

باغ و بہار عباسی
۱۳۶۰ھ

— ❦ معروف ہے ❦ —

عباسیانِ کاکوری

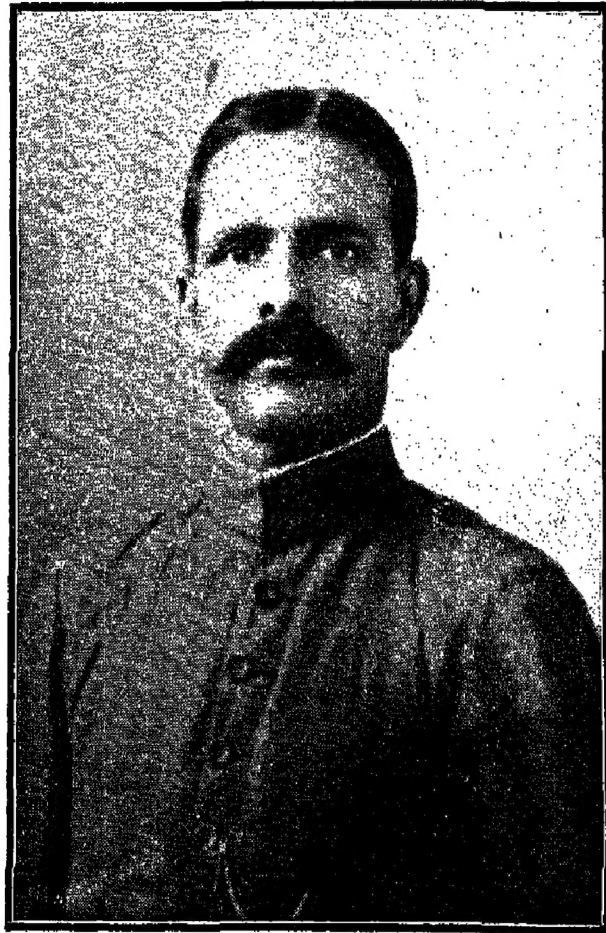
— ❦ مؤلف ❦ —

محمد حسن عباسی کاکوری

۱۳۶۴ھ = ۱۹۴۵ء

کتب خانہ خجانب مولانا عبدالحی انصاری فرنگی علی

از



مصحف حصہ تہماسی (صفحہ ۱۷۶)

فہرست مضامین کتاب عباسیان کا کوری

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	نمبر
...	...	فہرست مضامین	...
...	...	صاحبان تصادیر کے نام جن کی تصویریں کتاب میں	...
...	...	مقدمہ	...
...	...	ہندوستان و سید پور کا کوری میں عباسیوں کی آمد کے متعلق روایات	...
...	...	حضرت عباس کی اولاد قاضی شیخ کلاں دہشت عباسیان کا کوری کے نام اور شیخ کلاں	...
...	...	عباسیان سید پور کا مختصر شجرہ	...
...	...	قاضی شیخ کلاں عباسی کی اولاد کی ایک شاخ کا شجرہ اور ان کے شاہدین سید پور کا شجرہ	...
...	...	قاضی محمد حافظ عباسی پسر دل قاضی عبدالحلیم ازبک قاضی شیخ کلاں کی اولاد کا شجرہ	...
...	...	ادراں کے حالات	...
...	...	مولف کے پیر خضر حضرت ملا صاحب شاہ علی اور قلندر کا عباسیان کا کوری کے متعلق مختصر شجرہ	...
...	...	قاضی محمد واعظ عباسی پسر سوم قاضی محمد حافظ کی اولاد کا شجرہ اور ان کے حالات	...
...	...	قاضی محمد واعظ عباسی کی نسل میں بی بی زین العابدین کی نسل اور ان کی اولاد کا شجرہ	...
...	...	شیخ توفیق عباسی پسر دوم قاضی عبدالحلیم کی اولاد کا شجرہ اور ان کے حالات	...
...	...	شیخ روح الدین عباسی پسر شیخ توفیق کی اولاد کا شجرہ اور ان کے حالات	...
...	...	شیخ روح الدین کی نسل میں بی بی سکونت دہلی کی نسل اور ان کی اولاد کا شجرہ	...
...	...	شیخ غلام عباسی پسر سوم قاضی سمیع عباسی کی اولاد کا شجرہ اور ان کے حالات	...
...	...	شیخ بہاء الدین عباسی پسر سوم قاضی شیخ کچک عباسی کی اولاد کا شجرہ اور ان کے حالات	...
...	...	شیخ بہاء الدین عباسی کی نسل میں بی بی عتیقہ زوجہ ملا علی محمد علی احمد علی احمد علی کی اولاد کا شجرہ	...
...	...	شیخ ابو عباسی پسر دل شیخ بہاء الدین کی اولاد کا شجرہ اور ان کے حالات	...
...	...	قاضی محمد حافظ عباسی کی زوجہ دوم کی اولاد کا شجرہ اور ان کے حالات	...
...	...	شیخ بہاء الدین عباسی کی نسل میں بی بی عتیقہ زوجہ ملا علی محمد علی احمد علی کی اولاد کا شجرہ اور ان کی تفصیل	...
...	...	عباسیان سید پور والہ آباد کے متعلق روایات	...
...	...	مولف کے چند مضمونات	...
...	...	ہر فرد کا نام جس کا تذکرہ کتاب میں آیا ہے جس کا صفحہ	...

فہرست تصانیف عباسیان کاگوری

نمبر	نام	صفحہ	نمبر	نام	صفحہ
۱	شیخ محمد بن عباسی (مؤلف)	۲۵	۲۵	شیخ اکرام علی خاں بن شیخ کاظم علی خاں	۱۲۶
۲	فرمان شاہی بنام قاضی پیارہ عباسی	۵۲	۲۶	احرام علی خاں بن شیخ اکرام علی خاں	"
۳	فرمان شاہی بنام قاضی حسین شیخ عبدالقادر عباسی	۵۳	۲۷	حافظ ساجد علی بن شیخ داجد علی	۱۲۲
۴	منشی اکرام علی بن شیخ اجد علی		۲۸	منشی مصطفیٰ علی عورت عبدالسلام بن شیخ داجد علی	"
۵	حسام علی		۲۹	ثامن علی بن حافظ ساجد علی	
۶	اشتمان علی عورت اشتمان احمد بن شیخ اکرام علی	۷۹	۳۰	ثابت علی بن	
۷	آفتاب احمد بن شیخ اقبال علی		۳۱	صادق علی بن منشی ثامن علی	
۸	فروغ احمد بن شیخ فاروق علی		۳۲	غلام علی بن	
۹	غلام علی بن شیخ اکرام علی	۷۹	۳۳	کرم علی بن	۱۲۳
۱۰	خشتاق علی بن	۷۹	۳۴	سردار علی	
۱۱	احتمام علی بن شیخ حسام علی	۸۲	۳۵	شجاعت علی بن منشی ثابت علی	
۱۲	انعام علی بن شیخ شرف علی	۸۱	۳۶	واسط علی بن	
۱۳	مشرقی علی بن	۸۲	۳۷	ادصاف علی بن منشی مصطفیٰ علی	
۱۴	قاضی شعیب علی خاں بن قاضی مری علی خاں	۱۱۲	۳۸	علاء الدین احمد بن شیخ صلاح الدین احمد	۱۶۶
۱۵	منشی شاد احمد خاں بن قاضی مری علی خاں	۱۱۳	۳۹	حافظ محمد الدین حمید بن شیخ بہار الدین حمید	۱۶۷
۱۶	علی حمید بن منشی خارا احمد خاں	۱۱۴	۴۰	منشی ضیاء الدین حمید بن	"
۱۷	اشتیاق احمد بن	۱۱۵	۴۱	محمد حسن (مؤلف ابن)	۱۷۶
۱۸	عارف کمال عورت محمد عارف بن شیخ علی حمید	۱۱۶	۴۲	نظام الدین حمید بن	"
۱۹	غلام حسین الدین بن منشی مختار احمد خاں	۱۱۷	۴۳	حمید حسن بن شیخ محمد حسن	۱۷۷
۲۰	سکی علی خاں بن قاضی مری علی خاں	۱۱۸	۴۴	رضاء الدین احمد بن منشی ضیاء الدین حمید	"
۲۱	ولی حمید بن منشی سکر علی خاں	۱۱۹	۴۵	جمیل الدین بن شیخ جمال الدین	۱۸۸
۲۲	ماخذ علی بن منشی شاہد علی خاں	۱۲۱	۴۶	حسین احمد بن منشی جمیل الدین	"
۲۳	اشمد علی بن منشی راشد علی	"	۴۷	محمد الدین بن شیخ عبدالصمد	۲۲۰
۲۴	ارشاد علی بن	"			

ہو کباقی

عباسیان کا کوری

باغ و بہار عباسی

۱۳۶۰ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قل هو الله احدہ الله الصمدہ لم یولد ولم یولدہ ولم ینک لہ کفو احدہ
ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولكن رسول الله وخاتم النبیین وكان الله
بکل شیئی علیماہ ان الله وملئکنہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا
علیہ وسلموا تسلیماہ اللهم صل وسلم علی سیدنا محمد والہ بقدر رحمہ وجمالہ۔

چہ کنم بیان کمال او بلغ العلیٰ بجمالہ
چہ فروغ کرد جمال او کشف الذج بجمالہ
من حیرتے زخمال او حسنت جمیع خصا
دل جان ماخیال او صلوا علیہ والہ

چار یاران نبی میں عاصی
طلب راہ قنایں لیکن
تبعیت مجھے ہر یار کی ہے
پیروی حیدر کراڑ کی ہے

اشد کا ناچیز بندہ اختر زمیں عاصی محمد بن عباسی ابن شیخ بہار الدین حیدر کا کوری
 (شجرہ نمبر ۶) عرض پر داز ہے کہ قصبہ کا کوری ضلع لکھنؤ میں یوں تو ہرسل کے شیخ زادگان تقریباً
 پانچ سو سال یعنی سنہ ۹۰۰ کے قبل سے آباد ہیں لیکن ان میں دو خاندان کے افراد زیادہ تعداد میں ہیں
 سب میں بڑی تعداد شیخ زادگان علوی کی ہے جنکی دو شاخ ہیں: (۱) ملکہ زادہ یا مولوی زادہ جو
 ملک بہار الدین کی قبا دین ملا ابوبکر جاسمی علوی (از بنابر حضرت ابوالقاسم بن حضرت محمد
 بن حضرت علی مرتضیٰ کی اولاد ہے) (۲) مخدوم زادہ جو حضرت مخدوم شیخ نظام الدین علوی
 معروف بہ شاہ بھیکہ (از بنابر حضرت علی بن حضرت محمد خفیف بن حضرت علی مرتضیٰ) کی اولاد
 ہے۔ علوی حضرات کے بعد شیخ زادگان عباسی کی تعداد ہے جو قاضی زادہ بھی کہے جاتے
 ہیں۔ کیونکہ انکے مورث اعلیٰ حسب فرمان بادشاہ دہلی نویں صدی ہجری میں پہلے پہل قصبہ
 کا کوری کے قاضی و متولی مقرر ہو کر آئے تھے۔ یہ حضرت عباس عم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم و درجی نذادہ کی اولاد ہے۔

علوی اور عباسی خاندانوں کے بعد شیخ زادگان صدیقی و فاروقی و عثمانی و انصاری اور
 منغل اور ٹھیکان کی تعداد ہے۔ ان میں سے غالباً منغل اور ٹھیکان آٹھویں صدی ہجری میں کا کوری
 آئے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ خاندان سادات یعنی حضرت بنو فاطمہؑ سے بھی یہ قصبہ خالی نہیں
 ہے۔ کتب تواریخ سے ثابت ہے کہ اس قصبہ کو سب سے پہلے اہل اسلام میں سے حضرات سادات
 کے قدم پاک نے سرفراز فرمایا کہ حضرت سید سالار مسعود غازیؒ نے چوتھی صدی ہجری میں کوری
 پر حملہ کیا اور اپنی یادگار چھوڑ گئے جسکا تذکرہ آئندہ صفحات میں آئیگا۔

حضرت مولانا خان نظام شاہ محمد علی حیدر قلندر مدظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ کاظمیہ کا کوری
 کی کتاب تذکرہ مشاہیر کا کوری کے مقصد میں قصبہ کا کوری کی مختصر تاریخ اور اس میں

۱۰۰ تذکرہ جیبی ۱۲۰۰ شہ تذکرہ شاہیر کا کوری ۱۲۰۰ شہ تذکرہ شاہیر کا کوری ۱۲۰۰ شہ تذکرہ

۱۰۰ شہ تذکرہ جیبی ۱۲۰۰ شہ تذکرہ شاہیر کا کوری ۱۲۰۰ شہ تذکرہ شاہیر کا کوری ۱۲۰۰ شہ

اہل اسلام کے ورود کا مفصل حال مرقوم ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے باشندگان ذاتی شخصیت و وجاہت کی بدولت ایسی ممتاز حیثیت رکھتے تھے کہ پچاسوں کتابوں میں ان کے تذکرے آئے ہیں۔ ذیل میں صرف ان کتابوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو اسی قصبہ کے باشندگان کی لکھی ہوئی ہیں اور جن میں مختلف خاندانوں کے نسب نامے درج ہیں۔

(۱) چشمہ فیض مصنفہ منشی فیض بخش علوی ملکزادہ (متوفی تقریباً ۱۲۳۱ھ) اس حضرت مصنف نے اپنی تحقیق کے مطابق اس قصبہ میں جتنے خاندان بھی اس وقت آباد تھے سب کے نسب نامے مع اکثر مقتدر ہستیوں کے حالات کے لکھے ہیں۔ زبان فارسی اور عبارت سلیس اور مضامین لچپ ہیں اور ہمارے دور رعایت تفصیلات ہیں۔ یہ ایک بیشل یادگار ہے۔ اب تک طبع نہیں ہوئی ہے۔

(۲) شجرۃ الانساب مولفہ مولوی ممتاز الدین حیدر علوی ملک زادہ (متوفی ۱۳۲۲ھ) شجرہ نمبر ۱ الف، اسکا مخد چشمہ فیض ہے۔ اس میں تمام خاندانوں کے نسب نامے شجرہ کی صورت میں درج ہیں اور حضرت مولف اور ان کے اخلاف نے نسل مابعد کے نام بھی اضافہ کئے ہیں۔ یہ بھی ہندو طبع نہیں ہوئی ہے۔ اکثر خاندانی مقدمات کے فیصلہ میں یہ کتاب سرکاری آلہ میں سد مانی گئی ہے چنانچہ اس وقت بھی یہ کتاب ایک مقصد میں الجھی ہوئی عدالت العالیہ چیف کورٹ میں داخل ہے۔ عرصہ دراز ہوا اسکی نقل مولوی مقبول الدین علوی ملک زادہ شجرہ الف، نے کی تھی اور اسکا تاریخی نام شجرۃ الاقران نکالا تھا۔ اپنی عنایت خاص سے یہ نقل انھوں نے مجھے مرحمت فرمائی اور اس سے بہت مفید معلومات حاصل ہوئے۔

(۳) کشف المتواری فی حال نظام الدین القاری مصنفہ حضرت رخصدا شاہ تراب علی قلندر علوی مخدوم زادہ (متوفی ۱۲۵۵ھ) یہ دراصل حضرت مخدوم نظام الدین قاری معروف بہ شاہ بھیکھ ۷ کا محفوظ فارسی زبان میں ہے۔ اس میں آپ کی اولاد کا تذکرہ بھی ہے۔

(۴۱) فیض الحجازی تتمہ کشف المتواری مولفہ منشی عبدالعلی علوی مخدوم زادہ رتوتی

(۵) انفات نسیم فی تحقیق احوال اولاد عبدالکریم مولفہ مولوی حکیم سہ علی علوی مخدوم

اولاد کے حالات ہیں جو حضرت مولف کے مورث اعلیٰ تھے۔ یہ کتاب بھی اردو زبان میں ہے

اس کتاب کو بعینہ نظر ثانی دوبارہ ۱۳۵۲ھ میں شائع کیا۔ ان دونوں کتابوں یعنی فیض السجاریہ و

ملک زادوں اور قاضی زادوں اور بعض دیگر خاندان والوں کے تذکرے بھی ہیں جن پر آئیں

قلینہ اور طبیبوہ موجود ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس خاندان میں اب بھی باذوق صحابہ موجود

(۶) شیخ ادگان صدیقی میں نشاۃ الحسنہ جلد ترقی ریڈیو کلکٹر متوفی ۱۳۳۱ھ

انہی کا کوری آنے کا حال بھی لکھا ہے اس سلسلہ پیش خیر ادگان انصاری اور شیخ ادگان بُتنامی

سید کہ قلم نہ کر اسے یہ کہتا رہے مطہر ہے۔

(۱) این مؤلفه فاسی عابدیه - خان بابا کی رستوی سے جبرہ ببر الیہ

انتظار : ۸۵۹۰ تا ۸۶۰۰ شمس ۲۴۵۰ تا ۲۴۶۰ شمس ۳۲۲۷ تا ۳۲۳۷ شمس ۲۲۶

۱- تذکره ۸۵۹ ۱۲ ۴۷ شاپور ۶۵ ۱۳ ۴۷ شاپور ۶۵ ۱۲ ۴۷ شاپور ۶۵ ۱۳ ۴۷ شاپور ۶۵

حضرت مولف نے اپنے جد اعلیٰ حضرت سیدنا عباسؓ ابن عبدالمطلب کی اولاد کے حالات فارسی زبان میں لکھنا شروع کئے اور بنو عباس کے ہندوستان اور کاکوری میں ورود کے واقعات لکھے جا رہے تھے کہ جناب مولف نے آخرت کی راہ لی اور کتاب کی ابتداء ہی نامکمل رہ گئی۔ ان کے برادر معظم قاضی دہلی علی خاں عباسی دہلوی سنہ ۱۳۳۸ھ شجرہ نمبر ۱۲ نے ایک روز ناچمچہ بزبان فارسی لکھا۔ اسیں بہت سے پر لطف واقعات مرقوم ہیں جن میں بعض ایسے بھی ہیں جن کا صیغہ راز میں رہنا ہی بہتر ہے۔ چنانچہ انکی ہدایت کی تعمیل میں یہ روز ناچمچہ نظر اغیار سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ تاہم برادر محترم قاضی راشد علی خاں عباسی نسیرہ مولف صبح وطن نے اس ناچمچہ کو دقتاً فوقتاً ملاحظہ کر کے بہت سی ایسی باتیں بتلائیں جن کا میں تلاشی تھا اور جن کا پتہ ملنا آسان نہ تھا۔ یہ دلولں کتابیں بھی غیر مطبوعہ ہیں۔

(۸) گلشن عباسی مولفہ قاضی نثار احمد عباسی دہلوی سنہ ۱۳۶۲ھ اسیں خاندانی بزرگوں کے حالات کے علاوہ خلفائے عباسیہ کے مختصر حالات بھی ہیں۔ اسطرح یہ کتاب ایک تاریخ کی حیثیت رکھتی ہے۔ چونکہ عباسیان کا کوری کی شاخ خلفائے عباسیہ کی شاخ سے جدا گانہ ہے اسلئے یہ کتاب نسب نامہ عباسیان کا کوری سے بہت علیحدہ ہو گئی ہے۔ انکی زبان اردو ہے اور تقریباً ۲۰ سال کی لکھی ہوئی ہے۔ ہنوز غیر مطبوعہ ہے۔

(۹) عباسیان کا کوری۔ مولفہ راقم الحروف محمد حسن عباسی تقریباً دس سال پہلے فنی حسین احمد عباسی دہلوی سنہ ۱۳۵۵ھ شجرہ نمبر ۱۶ بھی عباسیان کا کوری کا نسب نامہ لکھنا شروع کیا اور دو تین سال میں بہت محنت اور جانفشانی کر کے شجرات مرتب کئے اور بعض بزرگوں کے حالات جمع کئے لیکن نہ فراہم شدہ معلومات کو ترتیب دینے پائے نہ کتاب کا نام ہی تجویز کرنے پائے کہ مرگ مفاجات کی نذر ہو گئے اور اوراق پریشاں اپنی یادگار چھوڑ گئے۔ انکی وفات کے بعد انکی معظم مولوی محمد ضیاء الدین حیدر عباسی دہلوی شجرہ نمبر ۱۶ نے اپنے قابل

اور اکلوتے فرزند مولوی رضا الدین احمد عباسی دہلوی ۱۳۵۷ھ کو اس نسب کی ترتیب اور
میکل کیطرت متوجہ کیا۔ انھوں نے ان ادراق پریشاں پر نظر ثانی کر کے اس لحاظ سے کہ صرف
عباسیان کا کوری کا نسب نامہ لکھنا مقصود ہے نہ دائرہ کو حذف کیا اور از سر نو ہر خاندان کا شجرہ
بنایا اور تفصیلات لکھنا شروع کئے۔ صد ہزار افسوس کہ اس زوجہ عزیز نے عین شباب میں
کل من علیہا فان کو صبح کر دکھایا اور کتاب کا مسودہ بھی تیار نہ ہوا۔ راقم الحروف اور ^{۱۳۵۸ھ}
میں نشین لیکر مستقلاً وطن آیا تو پندرہ روز بعد ہی زوچشم سخت جگر محمد حیدر حسن عباسی (دہلوی) ^{۱۳۵۸ھ}
شجرہ نمبر ۱۶ نے داغ مفارقت دیا۔ ملازمت سرکاری سے قبل از وقت سبکدوش ہو کر اپنے خیال
میں گھر میں رہ کر آخر عمر گزارنے کے لئے جو سکون اور فراغت ساتھ لایا تھا وہ بھی مردہ ہو گئے
دنیا تاریک نظر آنے لگی اور دل بیٹھ گیا کیونکہ یہی دونوں بھائی یعنی حیدر حسن و رضا الدین احمد
ہمارے خاندان بھر کے چشم و چراغ تھے اور نہ جانے کیا کیا امیدیں ان دونوں کی ذات سے
وابستہ تھیں اس شکستہ دلی اور پریشاں خاطر کی کو دفع کرنے کے لئے صرف دو ماہ بعد حضرت
مولانا شاہ محمد تقی حیدر قلندر رح کی زبان مبارک سے وہ خواب سنا جس میں میرے آقا و ملا و شیخ
در و منداں جناب وارث الانبیا سلطان المجاہدین مرشدی و سیدی حضرت مولانا شاہ محمد حبیب
قلندر روحی فدائے اُن سے ارشاد فرمایا تھا کہ ”مولوٹی صاحب اور مومو سے بچھو کہ انکو قتل
ہوا اللہ احد بھی یاد ہے۔ ہم نے انکا سلوک اسی میں رکھا ہے۔“ (ملاحظہ ہو تذکرہ حبیبی ص ۸۶)
اس ارشاد اور ہدایت سے ایک سکونی کیفیت دل و دماغ میں آئی اور چند روز اس ارشاد
کے سانی سمجھنے میں غطاں پہنچاں رہنے کے بعد ذہن نشین ہوا کہ اس سورہ اخلاص میں
جناب باری عز اسمہ نے اپنی احدیت و صمدیت کے ساتھ ساتھ لم یلد و لم یولد فرماتے
ہوئے کفو سے اپنی غیریت کو ظاہر فرمایا جس سے واضح ہوا کہ کفو بھی کوئی چیز ہے اور اسکی
کچھ اہمیت ضرور ہے۔ اور چونکہ کفو کے لفظ کے بعد ہی لفظ احد سے اپنی وحدانیت کی تاکید فرمائی ہے
۱۷ تذکرہ ص ۱۲۲ ۱۸ تذکرہ ص ۱۲۳ ۱۹ تذکرہ ص ۱۲۴ ۲۰ تذکرہ ص ۱۲۵ ۲۱ تذکرہ ص ۱۲۶ ۲۲ تذکرہ ص ۱۲۷
یعنی راقم الحروف محمد حسن ۱۲

لہذا ہم پر لازم ہو کہ اسی تنزیہ میں غور و فکر کرتے رہیں اور کفو اور غیر کفو سب کو بھول جائیں۔
اللہ تعالیٰ بطفیل حضرات پیران عظام مجھ کو بھی اسکی توفیق عطا فرمائے اور خوش بگو کا الہ اکابر
ہو میں محو کر دے ۛ

رہ شاد تراب اپنی حقیقت کو سمجھ کر صوّت کے لیے کاہیکو غمناک نہ کرگا
اتنا ہوش آیا تھا کہ اخی معظم موصوف الصدر نے باصر اتمام مجبور کیا کہ نسب نامہ کی تکمیل کرو
اور عزیزان منشی حسین احمد و محمد رضا الدین احمد مرحومین کی محنت کو ٹھکانے لگاؤ۔ میں بھی بیچوکہ
بیکار و مہیش کچھ کیا کر۔ ٹوٹی ہوئی کمرہت باندھی کہ ایک روز دورانِ تلاوت کلام اللہ شریف
میں آیت کریمہ یا ایہا الناس ان اخلقکم من ذکر و انشی و جعلکم شعوبا و قبائل
لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ما ان اللہ علیم خبیرہ پر نظر پڑی تو سمجھ میں
آیا کہ قبائل کی شناخت اور پہچان ضروری چیز ہے اگرچہ اس پر فخر کرنا نازیبا ہے کیونکہ یہ بھی ارشاد
ہے کہ بزرگی اُسی شخص کیلئے ہر جن میں تقوے اور پرہیزگاری ہے۔

غرض کہ بسم اللہ کہہ کر قلم اٹھایا اور تین سال کی محنت میں الطابیدہا لکھ کر کتاب کا جامہ پہنا دیا۔
چونکہ کتاب کا نام مختصر اور بحث کی طرف اشارہ کرنے والا ہی موزوں و مناسب ہوتا ہے اسلئے
اس کتاب کا نام ”عجائبان کا کوری“ رکھا۔ اور اس لحاظ سے کہ اسکی ترتیب تدوین ۱۳۶۶ھ
میں شروع ہوئی تھی اسکا تاریخ نام ”باغ و بہار عجبارسی“ بھی ہے۔ خدا کرے یہ کتاب
فائدہ بخش اور کارآمد ثابت ہو اور بطفیل حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اہلبیت اطہار و جن میں
حضرت عباس بھی از دروئے احادیث صحیحہ شامل ہیں علیہم السلام اس ”غلام غلامان آل محمد“
کا خاتمہ بخیر ہو۔

غلطی کرنا انسان کی سرشت ہے اور یہ یقینی ہے کہ اس کتاب میں بھی بہت سی غلطیاں مل سکیں
ناظرین سے التماس ہے کہ انکے مطالعہ سے اپنی تفریح کے لئے میرا مضحکہ خوب اڑائیں اور
اپنا جی بہلائیں مگر اپنی دریا دلی اور خوش اخلاقی سے اپنے لئے دعائے خیر کرتے وقت کبھی مجھے

بھی یاد کر لیں۔ اللہ تعالیٰ بجزائے خیر دیگا۔ ربنا افرغ علینا صبرا و تو فنامسلمین۔
 مرا آشتیاں تو آجوا گیا یہ دعا ہی میری قبول ہو
 کہ جلیں جو خار جس چمن تو دھواں دل میں اٹھا کرے (ظفر دہلوی)

کتاب کی تقسیم چار حصوں پر ہے:-

(۱) تمہید۔ اس میں سبب تالیف کتاب کے علاوہ اس کی ترتیب و اخذات وغیرہ
 مذکور ہیں۔

(۲) مقصد۔ اس میں بنو عباس کے ہندوستان اور قصبہ کاکوری میں آنے کے
 متعلق روایات ہیں۔

(۳) نسب نامہ۔ اس میں عجایان کاکوری کے شجرات میں جن کو حضرت عباس ابن
 حضرت عبدالمطلب کے وقت سے اس سال یعنی ۳۶۳ھ تک اس شجروں میں تقسیم کیا ہے
 اور ہر شجرہ کے تحت میں تمام امی سائے مندرجہ شجرہ کے متعلق تفصیلات ممکنہ مختصراً تحریر کیے ہیں
 ان شجروں میں کل پیری اولاد درج ہے کیونکہ لفظ نسب کا اطلاق معمولاً پیری اولاد پر کیا جاتا
 ہے۔ شجروں میں خنری اولاد صرف وہ درج کی گئی ہے جن کے جد پدری کو کاکوری آئے
 ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہے یعنی جنکا ذکر چہتم فیض (مولفہ ۱۲۳ھ) میں نہیں ہے
 یا جنہوں نے ناہال میں پرورش پائی یا جن کی مستقل سکونت ناہال میں ہو گئی یا ان
 بیبیوں کی اولاد ہے جو اس وقت بقید حیات ہیں۔

چونکہ ابتدا ہی سے ملک زادوں اور مخدوم زادوں اور عباسیوں میں رشتہ مناکحت قائم
 ہے اور ملک زادوں کے نسب نامے مرتب موجود ہیں اگرچہ غیر مطبوع ہیں اور مخدوم زادوں کے
 نسب نامے مطبوع موجود ہیں اسلئے انکی تفصیل اس کتاب میں ضروری نہیں رہی البتہ حتی الامکا
 حوالہ جات کھدیلے ہیں کہ تلاش کرنے میں سہولت ہو۔ چند شجروں کی پشت پر بعض ایسی دختر
 اولاد کا شجرہ بھی بنا دیا ہے جن سے خصوصیت کے ساتھ یگانگت کا برتاؤ جاری ہے ان ظہری

شجرات کی تفصیل اصل کتاب میں نہیں ہے۔

(۴) ضمیمہ۔ مذکورہ بالا دس شجروں اور ظہری شجروں کے علاوہ آخر میں ایک ضمیمہ شامل ہے
ایم بی بی سجیدہ بنت شیخ شکر اسر عباسی (شجرہ نمبر ۱) کی اولاد کی تفصیل ہے! ایسے بعض
وہ خاندان بھی ہیں جو چشمہ فیض کی تالیف کے بعد کاکوری میں آباد ہوئے۔

چند امور اور بھی قابل لحاظ ہیں:-

(۱) جو اولاد صغریٰ میں فوت ہو گئی ہو وہ شجرہ میں درج نہیں ہو۔ البتہ عبارت کتاب میں مذکور ہو

(۲) جو اولاد دزدوچہ منکوہ سے نہیں ہو اسکو شجرہ میں درج نہیں کیا ہو مگر عبارت کتاب میں ذکر کر دیا،

(۳) برادری اور غیر برادری اور غیر کفو کے معنی یہ مراد لئے ہیں کہ

برادری سے وہ لوگ مراد ہیں جنہیں قدامت کے آپس میں قرابتیں ہوتی آئی ہیں اور بقولیکہ آنکھ
بند کر کے انہیں رشتہ نہ سمجھتے جاری ہو کفو اور تباہ دری کے الفاظ برادری کے مراد ہیں۔

غیر برادری سے وہ لوگ مراد ہیں جو اپنے اپنے مقام پر شریف النسب اور نجیب الطریق ہیں
مگر سابق میں ان سے رشتہ بندی نہیں تھی اور صرف ایسے بعض خاندان اب بھی احتیاط کرتے ہیں۔
غیر کفو سے وہ لوگ مراد ہیں جو منکوہ یا غیر منکوہ لونڈی یا باندی یا طوائف کے بطن سے

ہیں اور جن سے رشتہ نہ منکحت منقطع ہو عرفاً یہ بھی برادری کے بھائی کہے جاتے ہیں اور
تقریبات کے مواقع پر ایک دوسرے کے شریک کار رہتے ہیں۔ یہی غیر مذہب الیونڈ بھی شمار ہوگا۔

جن حضرات نے اس کتاب کی تالیف و تدوین و طباعت میں مدد کی ہے انکی شکر گزاری
مجھ پر واجب ہے میرا یقین ہے کہ زبان شکر یہ کے الفاظ کہنا محض رسمی بات ہے اور حقیقی اور
سچا شکر یہ وہ ہے جو دل میں تہ نشین ہو اور اسکا اظہار شکل ہو۔ یہاں دل ہی نہیں ہے تو شکر
کا کوئی لفظ کہنا یا لکھنا میرے لئے چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔ صرف اتنے پر اکتفا کرتا ہوں کہ
حضرات معاونین کے اسمائے گرامی درج ذیل کرتا ہوں۔ ان حضرات کے علاوہ بہت سے
اعزہ خاص ہیں جنہوں نے میری اس دعا پر اپنے اپنے خاندانی افراد کے متعلق مفید معلومات

زراہم کئے۔ ان میں قرابتدار خواتین بھی ہیں جن سے بہتر کوئی ذریعہ خاندانی حالات و معاملات کے معلوم کرنے کا ممکن نہیں۔ اسد تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور میری کسی خدمت کے ذریعہ سے میرا شکریہ پایہ ثبوت کو پہنچائے۔

۱	حضرت مرشد زادہ برحق زریبہ سجاد کاظمیہ صاحبہ لا۔ حافظ شاہ محمد علی حیدر علی کا کوری	شجرہ نمبر ۱
۲	حضرت موصوف لعلہ کے برادر زادہ شاگرد رشید جناب مولوی محمد مصطفیٰ حیدر علی	شجرہ نمبر ۲
۳	جناب مولوی حاجی نظام محمد مجتبیٰ حیدر علی	شجرہ نمبر ۳
۴	جناب مولوی مقبول الدین علوی صاحب	شجرہ نمبر ۴
۵	حاجی منشی امیر احمد علی صاحب بی۔ اے۔ صاحب نفحات النہیم	شجرہ نمبر ۵
۶	مولوی میسر الدین علوی صاحب ایڈیٹر کا کوری اخبار	شجرہ نمبر ۶
۷	مولوی نظم الدین حیدر علی صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔	شجرہ نمبر ۷
۸	سید نقی احمد صاحب	شجرہ نمبر ۸
۹	شیخ اسد عباسی صاحب مختار	شجرہ نمبر ۹
۱۰	قاضی نثار احمد خاں عباسی صاحب مرحوم صاحب گلشن عباس	شجرہ نمبر ۱۰
۱۱	قاضی راشد علی عباسی صاحب بی۔ اے	شجرہ نمبر ۱۱
۱۲	قاضی ولی حیدر عباسی صاحب	شجرہ نمبر ۱۲
۱۳	میر ملک عالی قدر قاضی علی حیدر عباسی صاحب	شجرہ نمبر ۱۳
۱۴	قاضی انوار علی عباسی صاحب	شجرہ نمبر ۱۴
۱۵	خان بہادر حاجی منشی انعام علی عباسی صاحب	شجرہ نمبر ۱۵
۱۶	خان بہادر مولوی نظام الدین حیدر عباسی صاحب	شجرہ نمبر ۱۶
۱۷	جناب منشی عبد الرؤف عباسی صاحب ایڈیٹر اخبار حق لکھنؤ	شجرہ نمبر ۱۷

اس کتاب کی تالیف میں مندرجہ ذیل کتابیں یکے کے مطالعہ میں رہی ہیں۔

تاریخ	کتاب	بیچ	مصنف یا مؤلف	مطبوعہ قلمی	سنہ		اشارہ کے حوالہ
					تالیف	طبع	
۱	تاریخ فرشتہ	فارسی	علامہ قاسم ہندو شاہ تشرابادی	مطبوعہ	۱۰۱۵ھ	۱۲۸۱ھ	
۲	بحر ذخار	"	مولوی وجیہ الدین شرن لکھنوی	قلمی	"	"	
۳	مراد المریدین	"	مولوی محمد مراد علی جوہری	"	۱۱۷۶ھ	"	
۴	نسب حضرت شاہ مجاہد	"	مولوی محمد فضل عباسی لاہوری	"	۱۲۷۶ھ	"	
۵	مہول المقصود	"	حضرت شاہ تراب علی قلندر کا کوڑی	مطبوعہ	۱۲۲۵ھ	۱۳۱۱ھ	مقصود
۶	کشف المتواری	"	"	"	۱۲۵۴ھ	۱۳۱۸ھ	
۷	اذکار الابرار	اردو	حضرت شاہ تقی حید قلندر کا کوڑی	"	۱۳۵۷ھ	۱۳۵۸ھ	ابرار
۸	تذکرہ شاہ کاکڑی	"	حضرت حافظ شاہ علی حید قلندر	"	۱۳۴۴ھ	۱۳۴۵ھ	شاہیر
۹	تذکرہ حبیبی	"	"	"	۱۳۵۷ھ	۱۳۵۹ھ	تذکرہ
۱۰	چشمہ فیض	فارسی	منشی فیض بخش کا کوڑی	قلمی	۱۲۳۱ھ	"	چشمہ
۱۱	شجرۃ الانساب اشجار القرآن	"	مولوی ممتاز الدین حید کا کوڑی	"	۱۳۲۰ھ	"	انساب
۱۲	فیض بجاری	اردو	منشی عبد العلی کا کوڑی	مطبوعہ	۱۳۲۰ھ	۱۳۲۰ھ	فیض
۱۳	نغمات نسیم	"	مولوی سہیل علی امجد کا کوڑی	دواشا	۱۳۲۱ھ ۱۳۵۲ھ	۱۳۲۱ھ ۱۳۵۲ھ	نغمہ
۱۴	صبح وطن	فارسی	قاضی عابد علی خاں عباسی کا کوڑی	قلمی	۱۲۹۷ھ	"	

۱۵	گلشن عباس	اردو	قلمی	۱۳۴۲ھ	۱۳۴۲ھ	۱۳۴۲ھ	قلمی	قاضی شہار احمد خاں عباسی کا کوری
۱۶	آئین تصب کا کوری	اردو	مطبوعہ	۱۳۴۲ھ	۱۳۴۲ھ	۱۳۴۲ھ	مطبوعہ	قاضی خادم حسن امینوی
۱۷	شجرات	اردو	قلمی	۱۳۵۱ھ	۱۳۵۱ھ	۱۳۵۱ھ	قلمی	منشی امیر حسن صدیقی کا کوری
۱۸	تذکرہ علماء	اردو	مطبوعہ	۱۳۴۴ھ	۱۳۴۴ھ	۱۳۴۴ھ	مطبوعہ	مولوی عنایت اللہ نصاری لکھنوی
	فرنگی محل							
۱۹	بقیر العباس	اردو	قلمی	۱۳۶۰ھ	۱۳۶۰ھ	۱۳۶۰ھ	قلمی	حکیم مولوی فرید احمد عباسی امرہوی
۲۰	النذر	اردو	قلمی	۱۳۶۰ھ	۱۳۶۰ھ	۱۳۶۰ھ	قلمی	حکیم مولوی ظہیر الدین عباسی جالپوروی
۲۱	آئینہ اودھ	اردو	قلمی	۱۳۸۷ھ	۱۳۸۷ھ	۱۳۸۷ھ	قلمی	مولوی شاہ سید ابوالحسن بکپوری
۲۲	تحقیق الانساب	اردو	قلمی	۱۳۵۱ھ	۱۳۵۱ھ	۱۳۵۱ھ	قلمی	مولوی محمود احمد عباسی امرہوی
	یعنی تاریخ امروہ							
۲۳	بیان الامراء	اردو	قلمی	۱۳۰۵ھ	۱۳۰۵ھ	۱۳۰۵ھ	قلمی	علامہ جلال الدین سیوطی
	ترجمہ تاریخ خلفاء							
۲۴	تاریخ خلفاء	اردو	قلمی	۱۳۰۵ھ	۱۳۰۵ھ	۱۳۰۵ھ	قلمی	خان بہلولوی مسیح الدین کاسوری
۲۵	سیر الصحابہ	اردو	قلمی	۱۳۰۵ھ	۱۳۰۵ھ	۱۳۰۵ھ	قلمی	مولانا سید نصاریٰ نقی دارالاصناف
۲۶	سیر الصحابیات	اردو	قلمی	۱۳۴۰ھ	۱۳۴۰ھ	۱۳۴۰ھ	قلمی	اعظم گڑھ
۲۷	صحابیات	اردو	قلمی	۱۹۲۳ھ	۱۹۲۳ھ	۱۹۲۳ھ	قلمی	مولانا نیاز محمد خاں نیاز فتحپوری
۲۸	رسالہ معارف	اردو	قلمی	۱۹۳۱ھ	۱۹۳۱ھ	۱۹۳۱ھ	قلمی	جناب شاہ سید نصیر صاحب آبادی

مقدمہ

بنو عباس کی ہندوستان میں آمد

نسب نامہ عباسیان کا کوری شروع کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بنو عباس کے ملک عرب سے ہندوستان اور کا کوری میں ورود کے متعلق جو روایات ہیں وہ قلمبند کر دئے جائیں چنانچہ چند اقتباسات نذر ناظرین ہیں۔

(۱) تاریخ فرشتہ مولفہ ۱۱۵۰ھ (الف) ذکر سلطان غیاث الدین بلبن بتوفی ۶۸۵ھ مدت سلطنت ۲۲ سال "سلطان غیاث الدین را ہمیں دولت و سعادت بس کہ خلیج پادشاہ و پادشاہزادگان کہ در زمان سلاطین ماضیہ بہند تشریف آورده بودند پانژدہ پادشاہزادہ از ترکستان و ماوراء النہر و خراسان و عراق و آذربایجان و فارس و روم و شام از آسیب پاہ چنگیزیہ از مرکز دولت خود پراگندہ شدہ در عہد او بہ دہلی رسیدند و ہر یک بر بساط عزت و امارت متمکن گشتہ در کمال ذوق و شوق دست بہتہ پیش تخت می ایستادند مگر دو پادشاہزادہ کہ در پائے تخت می نشستند و آل ہر دو از اولاد خلفائے عباسی بودند و ہر گاہ از پادشاہزادہائے ولایات دیزرگان وقت در عہد او بہندی آمدند اظہار بشاشت نمودہ شکر آگاہی بتقدیم می رسانید و ہر یک را محلہ علیحدہ تعین میکرد چنانچہ در دہلی پانژدہ محلہ از ایشان بہر سیدہ بودیکے محلہ عباسی....."

(ب) ذکر سلطان محمد تغلق شاہ متوفی ۷۵۲ھ مدت سلطنت ۲۷ سال "پہول در خاطر عاظر بادشاہ متمکن شدہ بود کہ سلطنت بے اجازت خلیفہ عباسی جائز نیست پیوستہ در این اندیشہ بود کہ اجازت حاصل نماید..... در ۷۴۲ھ حاجی سعید عزیزی ہمراہ اپنی پادشاہ آمدہ مشورہ حکومت و خلعت خلافت آورد..... در ہماں اوان مخدوم زادہ بغدادی

کہ ظلمہرا از دودمان عباسی بود بہند آمد۔ بادشاہ اقصیہ پالم اقبال کرد و دو لک تنگہ دیک
پر گنہ و کو شکیرے و تمام محصول زمین داخل حصار و باغات باغام او مقرر فرمود۔ و ہر گاہ
کہ مخدوم زادہ غم ملاقات کرتے سلطان از تخت فرود آمدہ گامے چند پیش رفتے و او را پہلو
خود بر تخت متکین ساختے و با دہ تمام پیش او نشستے۔“

راج ۲ ذکر سلطان فیروز شاہ بارہک۔ متوفی ۶۹۹ھ مدت سلطنت ۳۹ سال
"امام وز دیگر مخدوم زادہ عباسی و شیخ الشیوخ نصیر الدین محمود اودھی الملقب چراغ دہلی
دیگر علما و مشائخ و امراء کے کبار و ارباب غل بگی اتفاق نمودہ بمنزل ملک فیروز بارہک فتنہ گفتند
چوں بادشاہ مرحوم ولیعہدی تو تفویض کردہ و دیگرے شایستہ این امر خطیر عظیم الشان نیست
مناسب آنکہ پیش ازین ہماں سلطنت را معطل نہاری و بر تخت سلطنت جلوس نہائی۔ ملک فیروز
بارہک اظہار سفر حجاز و زیارت حرمین شریفین نمودہ ہر چند عذر آورد و سود نہ کرد آخر ناچار شدہ و
بست و سوم ماہ محرم سال مذکور بعد از آنکہ پنجاب و چند مرحلہ از عمر شریفیش طے شدہ بوبر تخت
بہا نزاری جلوس فرمود۔ و در آن عصر سر کہ از دودمان سلاطین غور بود خطاب او نمودہ
می یافت و آنکہ از خاندان خلفائے عباسی بود بہ مخدوم زادہ ملقب می گشت۔۔۔"

(۲) صبح وطن۔ مولفہ ۱۲۹۶ھ۔ "در مکتوب صد و سیوم از مکتوبات حضرت شاہ
غریب اللہ آبادی قدس سرہ (متوفی ۱۲۴۳ھ) کہ خواہہ عجلہ لغزیز خلیفہ شاہ محمد فضل اللہ آبادی
(متوفی ۱۲۴۳ھ) کہ دائرہ ایشان ہنوز بہ اللہ آباد مشہور است جامع مکتوبات تحریر فرمودہ اند
آمدن شیخ سراج الدین و حاج الدین در ہندوستان یافتہ می شود۔ و نیز بالا جلال تحریر شیخ فیض بخش
مرحوم ہم نشان می دہد۔ و تقریب ملاحظہ مکتوب مذکور این است کہ در ۱۲۵۵ھ یکمزار و دو صد
و پنجاب و بہشت ہجری الہیبرا (Ellenborough) گورنر جنرل کہ بر سبیل دورہ بمقام اللہ آباد
بود قاضی محمد محفوظ علی خاں (متوفی ۱۲۶۶ھ) از پیشگاہ جنت مکان امجد علی شاہ برسم سفارت
لہ حضرت شاہ غریب اللہ آبادی حضرت شاہ محمد فضل اللہ آبادی کے خلیفہ اور جانشین اور بھتیجے اور ادا

درالہ آباد فرستند شاہ غلام حیدر محمدی برادر زادہ شاہ اجل کہ از اولاد شیخ محمد فضل الہ آبادی انہ
خبر درود جناب ایشان شنوده رقمہ نوشتند کہ بزرگان مارا با آبا سے خاندانی شامعی مظفر الدولہ
بخشی الملک ابوالبرکات خان بہادر تہور جنگ و بخشی رفعت اسد خاں بہادر مر اسم اتحاد و
خصوصیت در میان بود خواہم کہ باز از سر نو بملاقات یک دیگر تازہ تر گرد و حضرت ایشان کہ
فی الجملہ از بیان بزرگان خود علم آں داشتند بخواست نوشتند کہ قطع نظر و ابطا اسلاف خصوصیت
دیگر ہم زائد از ازل است کہ عند الملاقات بیان خواہم کرد چنانچہ بروقت در خور در گرفتند کہ
با ما و جناب پیوند جدیت است۔ شاہ صفا کہ از ازل بیگانہ محض بودند بہ عجب فرو رفتند۔ قاضی
محمد محفوظ علی خاں فرمودند کہ اسامی شجرہ اجداد خود از وطن نویسانیدہ خواہم فرستاد با نام حداد
نویس مطابق باید کرد۔ چنانچہ بعد وصول در وطن نقلش فرستادند۔ شاہ صاحب مکتوب مذکور
کہ بسیار کہنہ بود بر آورده مطابق کردند۔ صحیح برآمد۔ و آں اصل مکتوب پیش قاضی صفا فرستادند
کہ ہنوز در کتب خانہ موجود۔ از شیخ ابوالبرکات میان ایں ہر دو بزرگوار تفریق گردید۔ اینجا
خلاصہ عبارت مکتوب مذکور می نویسم :-

”..... بہر حال نسب آں قبلہ اہل کمال بدین منوال است کہ حضرت ایشان قدس سرہ
پسر شیخ عبد الرحمن بن شیخ عبد البنی بن قاضی یعقوب بن قاضی جوبن قاضی خوجن بن مخدوم
شیخ ابوالبرکات بن مخدوم شیخ طاہر بن مخدوم شیخ علی بن مخدوم شیخ منہاج الدین بن مخدوم
علہ بچہ اسد کہ دوران تالیف میں برادر محترم مولوی مقبول الدین صاحب علوی ملکہ زادہ کا کوڑی (شجرہ بہرہ اہل)
کی غایت اوراق اصلی مرسلہ شاہ غلام حیدر محمدی الہ آبادی متیاب ہو گئے۔ اسلئے جو عبارت کہ صبح وطن میں رقم
تھی اصل سے مقابلہ کر تیکہ بعد میں کچھ زائد اقتباس سے اس کتاب میں لکھی گئی ہو۔ یہ ائمہ اقتباس کچھ تو ابتداء
میں ہر جہیں حضرت شاہ محمد فضل الہ آبادی کا شجرہ نسب مرقوم ہو اور کچھ آخر میں ہر جہیں خلفائے عباسیہ در
عباسیان کا کوری کے نسب میں حطیح پر تفریق ہوئی ہے وہ مذکور ہے۔ ۱۲

علہ یعنی حضرت شاہ محمد فضل الہ آبادی ۱۲

شیخ مظفر بن مخدوم شیخ اعلیٰ بن مخدوم شیخ حسین بن مخدوم شیخ تاج الدین بن مخدوم شیخ محمد بن مخدوم شیخ ضیاء الدین بن مخدوم شیخ میر بن مخدوم شیخ عین الدین بن کمال الدین بن مسعود بن محمود بن صدر بن حامد بن محمد بن قاضی علی عرف خواجگی بن احمد بن قاضی سمیعی بن قاضی علی بن قاضی احمد بن قاضی قاسم بن قاضی عبدالملک بن قاضی محمد حاکم قلعہ ٹھٹھہ بن ابراہیم بن مرفق بن ابراہیم بن اسمعیل بن محمد بن علی بن عبداللہ رئیس المفسرین بن عباس عم حضرت سیدنا

صلی اللہ علیہ وسلم۔

شیخ تاج الدین سراج الدین ہرود برادر ازواجی بغداد برآمدہ بدیار خراسان ماوراء النہر عبور کردہ دران وقت کہ تعلق بادشاہ فتح ٹھٹھہ کردہ بخندمت بادشاہ رسیدند بکین معاملات تہہ قرب یافتند۔ درآں اثنا شخصے بہ بادشاہ عرض کرد کہ نمدی پرگنہ است در صوبہ بھوجو کہ احوال بہ غازیو شہرت دارد در انجا راجہ است بچو تک نام خیلے متجرب و متکبر و تہر و سرکش بادشاہ دیکر تنبیہ اتیصال ادا قتاد۔ ایں ہرود برادر کہ حکومت پرگنہ نمدی بنام خود معلوم نمودہ و بدان شہر بردند بکمال جرأت عرض نمودند کہ آں جہ چہ خواہد بود ہر کس کہ ما مور خواہد شد از عمدہ تخریب ادا خواہد برآمد۔ بادشاہ داعیہ آن مقابلہ و مقابلہ از فیملیں ہرود برادر دریافتہ ایشان را رخصت انصاف بدان اطراف داد۔ ایں ہرود کس با بچاہ سوار متوجہ آں دیار شدند۔ و در اثنا راہ با کفار معتالہ کنان نزدیک قصبہ نمدی در جنگلے کہ ہنس گرہ نام دارد دواز قصبہ نیم کردہ جانب مغرب است اشتقامت گرفتند و پیغام اطاعت و انقیاد ہرا جہ دادند و اذ قبول نہ کردہ بہتیمہ جنگ قال برداخت و ما ہفت روز ہفت جماعت را بر ایشان فرستاد۔ و پیچ کسے فتحے نیافتہ۔ آخر راجہ مصلحت در گزاشتن قصبہ دید و در جنگل بھوجو کہ در انجا راجہ دیگر بود رفتہ در حمایت او گزینید ایں ہرود برادر بفرارغ خاطر در قصبہ درآمدند و خطبہ بنام بادشاہ خواندند و حقیقت را معرض پایست ساختند و از انجا خلعت عنایت شد و آں مقام با ایشان تفویض یافت۔ از اں وقت تا حال فرزند ان شیخ تاج الدین در انجا ریاست دارند۔ و شیخ سراج الدین برادر دومی آں بقعہ را تسلیم بردارد

فرزندان برادر نموده خود در دیار گور کہ احوال پہنگاہ زبان زد عام و خاص است محل اقامت انگند و در اں نواسے فرزندانش وقار و اعتبار دارند۔ ملا احسن اللہ نام عزیزے فاضل و درویش و بمکرم اخلاق موصوف را فقیر ملازمت کردہ در اں وقت کہ آں بزرگ برائے دیدن حضرت اشیاں قدس سرہ قدم رنجہ فرمودہ بود و بعد فتح باب سخن از ہر طرف ذکرے از انساب در میان آمد و سخن منجر بدان شد کہ شجرہ انساب باید دید بعد ملاحظہ ظہور یافت کہ اشیاں از فرزندان شیخ سراج الدین اندوینی نسب موافق افتاد۔ و اشیاں ہم می دانستند کہ فرزند ان شیخ تاج الدین در سید پور اند و ما مردم مدینیم کہ فرزندان شیخ سراج الدین در دیار شرقیہ استقامت دارند۔

الغرض شیخ منہاج الدین کہ جد حضرت اشیاں قدس سرہ بہشت واسطہ اند چارہ پیشرفتند شیخ زین الدین و شیخ عین الدین و شیخ معین الدین و شیخ علی۔ ہر سہ سپردل بشیخ کلمات انسانی بحضور پدید جہاں گزراں را گزاشتند۔ شیخ علی سپر چہارمی در دہ سالگی بعد فوت برادر اں ہمراہ طفلان بازی می کرد و بلا حظہ آزدگی خاطر ناکش کسی مزاحم او نمی شد۔ رونے شیخ منہاج الدین کتب خود را در آفتاب خشک می کرد و می گریست شیخ علی پد را در گریہ دیدہ پرسید کہ سبب گریہ چیست۔ فرمود کہ پسران رشید کہ عالم این کتب بودند رحلت نمودند و با پیر شیدم و ششما خود در سال و ششونہ لو و لعب با اطفال۔ ایں ہمہ کتب بعد مادر صندوق مقفل خواب ماند و بچکیں از نسل خود در ایں وقت نمی بینم کہ ایں کتب را بخوانند و اسرار آہنابہ اند۔ شیخ علی تسلی پد بزرگوار کرد کہ من می خوانم خاطر مبارک جمع باشد۔ شیخ شہاب خادم سخنان سخت بر زبان برانند۔ بدان معنون کہ پسران قابل مردند کہ ام کس را از اشیاں میلست کہ ایناں مہلتا قابلیت نہ از شیخ علی را حقیر آمد و بہاں وقت رسالہ صفت ایمان را بدست گرفتہ بطرف ظفر آباد کہ در آنجا اہل علم و درسن بودند رواں گشت۔ پارہ راہ رفتہ بود کہ مرے وحیہ صبیح ابض الحیہ از پیش پیداشد گفت السلام علیک اے خردک نیکو کار کجای روی گفست برائے اند و حقن علم۔ فرمود برگرد کہ مقصود تو بصول موصول شد۔ پارہ شکر پیشداد کہ بخور چوں در دہاں انداخت چشیش بنیادش انا گشت۔ دہر برگردید

باز طلبید و مہربانیا ظاہر ساخت و با ذراع التفات و بٹیرہ پان از زمیل بر آؤر دست
اد داد و فرمود کہ ایں را یہ پدر خود خواہی داد و سلام مارا خواہی ساند و خواہی گفت خضر سلام رسانیدہ پان
گذرانیدہ چوں شیخ علی چند قدم رفت آں پان را نیز خورد و معادرت بخانہ کرد۔

شیخ شہاب آمدن شیخ علی دیدہ بیانگ بلند گفت کہ یاراں پسینید کہ شیخ علی تحصیل علم
کرده آمدہ اند شیخ علی درون خانہ درآمد و پدر را دید کہ ہنوز از برداشتن کتب فارغ نشدہ کتابے برداشت
و بے تکلف خواندہ معنی آں بر زبان راند و ہر مطلب را بتوجہیات متعددہ موجد ساختن آغاز کرد
شیخ منہاج الدین پدر بزرگوارش حیران شد و متفسار فرمود۔ شیخ علی تمامی قصہ را کہ رقم پذیر خامہ
تحریر شد بیان نمود۔ و والد ماجد طلب پان خود فرمود کہ گفت آرا نیز خود دم۔ خوش شد فرمود کہ
حصہ مارا ہم تصرف نمودید مبارک باشد۔ روز بروز آفتاب رشد و کمال از انصافیہ حال او ہمکناس
ظہور میگرفت و از غیب انواع اعانت میدید و بہد وارد لوح مقدسہ میوہ کمال باطن می چید تا رسید
بجائے کہ رسید۔ شبے برویت جمال از حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم سعادت اندوخت۔
از انجناب عالیاں آب خطاب شد کہ اے علی از پشت تو فرزندان نیکوکار بسیار خواهند شد اما
آہنہارا دشمنان ہم بسیار خواهند بود۔ شیخ علی ازیں حرف اظهار اضطراب نمود و از آں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم جواب صادر شد کہ دشمنان آنرا شکوب و مخدول و مقہور خواهند بود۔ و اثر ایں عالم
بفضل ایزد بے ہمتا ہموارہ آشکارا است۔ و بعد از اں دعا ہائے دیگر ضمیمہ شد کہ آں عالم
از میان سایر فرزندان شیخ علی حضرت ایشان را قدس سرہ امتیاز کامل حاصل آمد۔

شیخ ابو البرکات درس و فتوی را در دوش کمال باطن ساخت۔ یکے از سلاطین شرقیہ کہ
جوہر پائے تخت ایشان بود بطرفے میرفت و در نماز مغرب قریب مسکن شیخ ابو البرکات
گذریش افتاد و شیخ در نماز بود۔ بادشاہ ہائے اقدان نمود و قرأتش بسیار پسند کرد و موضع بہتولی
علم پر گنہ بہیتری با و ازانی داشت و انجاء عمارات عالیہ طبع یافت و فقیر را بخار ہائے زیارت بر
آبائے کرام رفته۔ آثار عمارات و مساجد و مقابر باقی است و از مضمون ایں بیت عربی حاکی کہ

از نقش و نگار در دیوار شکسته آثار پدید است صنایع مجسم را
 در ان وقت این بزرگ با اولاد و اقربا در ان موضع سکونت داشت۔ و از آثار آجندہ
 از انچہ از زبان اسلاف معنی سموع است مراتب ثروت و جمعیت بسیار ظاہر میگردد۔ و آن
 موضع قریب سید پور است۔ و در سید پور در ان زمان بزرگے بود بیرون از دائرہ تکلیف شرعی شاہ
 سمن نام قدس سرہ کہ اکال مرقدہ آں بزرگ در انجا مطاف سکنت آں اطراف است۔ و آن تقبہ
 با ساکنانیش در شاہ حمایت و رعایت و عنایت آں صاحب ولایت است۔ شیخ ابوالبرکات
 را با آں بزرگ صاحبت و مواسست تمام بود۔ روزے قاضی آجندہ پسران خود را رتہ بعد از
 برائے احتساب براں بزرگ فرستاد و شیخ ابوالبرکات منع می کرد و میگفت کہ قلم تکلیف ازین عزیز
 مرفوع است۔ پسران قاضی رفتہ دست جرأت بہ شارب او دراز کردند و سزائے یافتہ از تقدیر
 مستعار تہی دست گشتند۔ و قاضی خود آمد و نفس رانی آں مقبول بردانی بخیران جاودانی مبتلا
 گردید۔ شیخ ابوالبرکات با وجود امتناع بہ تکلیف قاضی ہمراہ بود۔ شاہ سمن سرہ فرمود کہ تو چرا
 آمدی۔ شیخ التماس نمود کہ معلوم مخدوم است کہ من بکرہ آمدہ ام۔ فرمود بے میدانم کہ تو بدین آمدن
 راضی نبودی۔ ترا خواہ مخواہ آوردہ اند۔ زندہ من و فرزندان تو تا قیام قیامت خواہند بود۔ دیگر اں
 آب برسات اند کہ آمدند و رفتند۔ اثر سخن مبارکش ظاہر شد و منصب قضا بقاضی خوجن پسر شیخ ابوالبرکات
 تسلیم یافت و او دوازده پسر داشت۔ چہار از انہا در سید پور ماندند و ہشت دیگر از امہات علیہ السلام
 در اقطار انتشار یافتند و شیخ ابوالبرکات دوازده پسر داشت چہار در سید پور ماندند و ہشت
 در اقطار انتشار یافتند۔

لہ زندہ یعنی پراپا کپڑا۔ گڈڑی چٹھڑا۔ ہر چیز بزرگ اور عظیم اور بڑی اور خوشنک اور معنی ست کے بھی آیا ہے۔

جیسے زندہ پیل یعنی بڑا اقمی یا ست اقمی ۱۱ (غیاث اللغات و لغات کشوری)

علیہ لفظ طائے اوراق اسی میں توہین والی عبارت عاشیہ پر حرف ف بنا کر لکھی ہوئی ہے۔ اس سے مراد

دوازده پسر داشت کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

انساب اکثرے از عزیزان خلفائے عباسیہ میرسد و نژدے عزیزے از ان عزیزان بایضے ہمراہ داشت و حضرت ایشاں قدس سرہ در ان بیاض نگاہے می فرمودند۔ نسب آں عزیز در انجا مندرج بود و حضرت ایشاں قدس سرہ دیدند و بر زبان آوردند کہ نسب شما بخلفای رسد۔ آں عزیز گفت کہ فخر ما اذانت کہ نسب ما بخلفای میرسد حضرت ایشاں قدس سرہ فرمودند کہ فخر ما اذانت کہ نسب ما بخلفای نمی رسد و اشارت بآں نمودند کہ از خلفا بر اہلبیت نبوت سلام اللہ علی نبینا وعلیم چہ قسم ظلم و تم رفته۔ آں عزیز تبسم نموده خاموش شد۔

و باید دانست کہ خلافت در اولاد عباس رضی اللہ عنہ اول بر ابو العباس سفاح عبد اللہ بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس قرار گرفت بعد از ان ابو جعفر منصور برادر سفاح کہ مشہور بود بہ دو اہل بیت غلیفہ شد و پس از نژدے ہمدی بن ابو جعفر بعد از ان ہمدی بن بعد از ان ہمدی بن ہمدی خلافت یافت۔ بریں تقدیر جدا شدن نسب حضرت ایشاں قدس سرہ از اولاد خلفائے عباس از محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس است۔ زیرا کہ حضرت ایشاں قدس سرہ فرزند اسمعیل بن محمد بن علی مذکور اند و ابو العباس سفاح خلیفہ اول برادر اسمعیل بن محمد بن علی مسطور است۔ و نسب اعزہ چہ اگر کثرت بموجب رسالہ عربیہ میان شیخ رتضی مرحوم آنکہ ایشاں بہ ابو العباس سفاح می رسند باین طریق کہ عبد الملک بن ابو العباس الہاشمی بن محمد بن علی با منصور دو اہل بیت کہ پسر ابو جعفر بن محمد بن علی مذکور است می بود۔۔۔۔۔ و نسب جمال الدین پولس قدس سرہ کہ صاحب قریحات خرقہ معلومہ مرسوہ میان اہل تصوف قدس سرہ تعالیٰ ارواحہم از دست مے پوشیدہ است بموسی بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس میرسد۔ پس موسی و اسمعیل پسران محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس اند و عبد اللہ سفاح خلیفہ نخست آل عباس پسر محمد بن علی مذکور است۔۔۔۔۔ انتہی

تفصیل اسامی جملہ اخلاف از نظر گذشتہ مگر شیخ شاہ غلام حیدر محمدی الہ آبادی کہ ذکر ایشاں بتقریب تذکرہ بالا تحریر در آمد از اولاد قاضی خوجن و قاضی زادگان اینجا از نسل قاضی نعمت الدین شیخ ابو البرکات اند۔ و دیگر پسران شیخ ابو البرکات معلوم نہ شد کہ کچا کچا طرح

میتوقت انگذند۔ ہاں در نواح فرخ آباد شیخ پور نام موضعے است کہ آنجا ہم خانقا ہے از مشائخ موصوفہ عباسیان است منشی تفضل حسین خلیفہ شیخ احسان علی مرحومین ہمراہ زوجہ فاضلہ محبت علی خاں کہ بتوفیقہ کہ دار آغا شدند با صاحب سجادہ در غور و نند۔ آں بزرگوار با شراق باطن پرسیدند شاعباسی اید۔ منشی صاحب موصوفہ گفتند انہاں مادر خاں زادہ عباسیان است۔ فرمود ازیں است کہ بوے خرمیت می آید۔ چہ عجب کہ آں بزرگ نیز از اولاد شیخ ابوالبرکات منجملہ دوازده پسر بوردہ باشند۔ قاضی زادگان اینجا از وقت قاضی شیخ کہ فصل وہ پشت از قاضی محمد حافظ علی خاں در میان است اقامت پذیر کا کوری اند۔ داینا ہمہ چہ در ہندوستان و چہ در عربستان از طرف سلاطین و علاوہ خدمات دیگر منصب بزرگ تضاد اقامتاً مور بوردہ اند۔ راتم احرار و درکت تواریخ دیدہ ام کہ چون از آل ام المومنین خیر النساء حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا و آل عباس رضی اللہ عنہ کہ بہ ہندوستان آمدند خسرواں اینجا بپاس عظمت و نسبت اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در تحیل و تکویم پرداختہ بہ مخدوم زادہ تعمیر می کردند و بخدمت عمدہ تضاکہ در دارالاسلام بزرگترین درجات و عمدہ ترین خدمات است برمی گماشتند۔ اکنون ہم اگر دیدہ و شنیدہ شود درین مملکت ہند بیشتر عمدہ تضاد در ہیں دو خاندان سادات و عباسیہ خواہد یافت و فی الجملہ تصدیق این معنی از روایتے کہ در تاریخ فرشتہ بہ سوانح عمدہ غیاث الدین بلبن نقل می کنند مشرح است کہ بعد ہنگامہ جنگیز خاں اولاد شاہان شیردہ مقامات ولایت عرب و عجم کہ بہ ہند رسید بجز دو کس از بازوہ عباسیہ کسے را بجنور و خودش بار جلسہ نہاد۔ کوتاہی سخن باقی حال جداد قاضی زادگان از عظیم الدین خاں ہادرتا قاضی بایزیدند رج کتاب شیخ فیض بخش مرحوم است۔ حاجت بہ اعادہ ندارد۔ ہر کہ خواہد آغا بگرد۔ مرا کہ از بزرگان نامگاشتہ کتاب مذکور نگاشتہ ست دوست و خامہ افزا شتہ نقطہ

لے منشی تفضل حسین ابن شیخ احسان علی مخدوم زادہ قاضی عظیم الدین خاں عباسی دہچرہ ۱۱۸۱ھ کے واسطے

(۳) مکتوب شیخ اسد اللہ عباسی مورخہ ۸ اپریل ۱۹۲۳ء ۱۲۱۶ ربيع الآخر ۱۳۶۲ھ ازید پور ضلع غازی پور بنام قاضی راشد علی خاں عباسی کا کوری۔
کرمی و محترمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

دو تین روز ہوئے اتفاقاً کتابوں کی الٹ پھیر میں جناب کا خط جون ۱۹۳۲ء کا نظروں سے گزرا۔ یہ خط جناب چچا صاحب قبلہ مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم سابق منصف کے نام تھا۔ تاریخ کے مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خط چچا مرحوم کے انتقال کے بعد آیا ہے کسی کے ہاتھ میں پڑا ہے اور یوں ہی رکھ دیا گیا ہے۔ اس وقت جب میں اسے پڑھ رہا ہوں گوناگون خیالات سے متاثر ہوں۔ انسانی عروج و زوال کی تاریخ۔ زمانہ کی نیرنگیاں سب پیش نظر ہیں۔ عرصہ ہوا میں اپنے چھوٹے چچا مولوی فضل اللہ صاحب مرحوم نے بچپن میں سنا کرتا تھا کہ ہم لوگوں کے تعلقات خاندانی کا کوری سے ہیں مگر ایک مبہم سا خیال تھا۔ آیا اور نکل گیا۔ مگر جناب نے اپنے خط میں جو مختصر سا شجرہ خاندان عباسیہ کا لکھا ہے اس سے حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا ہے کہ آیا ہم لوگ بھی اسی خاندان عباسیہ سے ہیں۔ اگر ہیں تو بواپسی ڈاک آپ کو مطلع کریں کیونکہ آپ اس وقت خاندان عباسیہ کا شجرہ مرتب کر رہے تھے۔ انوس صد انوس کہ اس وقت کسی نے اس خط کا جواب نہیں دیا اور معلوم نہیں اب تک کیا کیا انقلابات ہو گئے۔

آپ نے جو کچھ شجرہ کے متعلق اور واقعات کے متعلق لکھا ہے ہو ہو ہمارے یہاں کے شجرہ سے ملتا ہے۔ ہمارے یہاں شجرہ زبان فارسی میں ہے جو قدیم بوسیدہ ہے مگر محفوظ ہے۔ جابجا عبارتیں پڑھی نہیں جاتیں مگر ضروری باتیں پڑھی جاتی ہیں شرمع کی عبارت جو میرے شجرہ میں ہے تحریر کرتا ہوں۔ "..... مجذوم شیخ تاج الدین بابر اور خود کہ سراج الدین نام دہشتند با اتفاق ہمدیگر در عہد خلافت و سلطنت تغلق شاہ بادشاہ دہلی از مقام سادہ کہ درجہ

لہ سادہ ملک فارس میں ایک قصبہ ہو جو تقریباً تثنیہ بل شہر قم سے جانب شمال و مغرب واقع ہے اسکے درمیان میں جیل حوض سلطان ہو۔ ساو کے مغرب میں شہر بہان اور شمال و شرق میں طران اور شمال میں شہر قرین آباد ہیں۔

کفایت خود داشتند بکرم و خواہش ربا لمنال و حسب بشارت نبوی صلعم چوں
تغلق شاہ چیمہ شیر ملک ٹھٹھہ قبو و اتفاق ملاقات با حضرت ایشاں اقاد خیلے اعزاز و اکرام
لموود با خود در دہلی آرد و از مائیدات غیبی و البتہ ہرچہ شاہ والا جاہ بلا زبان
ایشاں پیغام داد منظور فرمودہ توجہ مقابلہ و مجاہدہ کفرہ مقام سید پور متحدی شدند پس از طے
منازل داخل میں دیا ر شدند

کہ شکست دینے اور قبضہ کرنے کا ہے۔ ۱۸۷۷ء مواضعات معافی کے ملے تھے جو بموضع عباسیان
کے نام سے مشہور ہیں۔ اس وقت ان مواضعات میں سے صرف تیرہ مواضعات رہ گئے ہیں
باقی کل مواضعات زمانہ بند و بست میں راجہ بنارس کے ساتھ بند و بست کر ڈئے گئے۔

یقیناً حسیا اپنے لکھا ہے شیخ منہاج الدین رح آٹھویں پشت میں ہوئے۔ ان کے چار لڑکے
شیخ حسن الدین۔ زین الدین۔ معین الدین۔ شیخ رکن الدین عشرہ مخدوم شیخ علی ہوئے۔ مگر
اپنے شیخ رکن الدین کے بجائے علی الدین لکھا ہے۔ یقیناً بموجب آپ کی تحریر پہلے تین لڑکے
لا ولد فوت ہوئے اور اولاد کا سلسلہ بقول آپ کے علی الدین سے اور مطابق ہمارے شجرہ کے
شیخ رکن الدین عشرہ مخدوم شیخ علی سے چلا۔ انہی شیخ علی کا ایک طولانی قصہ بھی تحریر ہے
کہ کس طرح حضرت خضر علیہ السلام نے انہیں تعلیم دی بہر حال شیخ رکن الدین یا علی الدین سے کئی لڑکے
ظاہر مظهر طیب مطیب ہوئے۔ شیخ طاہر سے شیخ ابو البرکات جو اپنے زمانہ کے بہت بڑے
بزرگ گزے ہیں اور ہمارے مکان سے ایک فلاں گ کی دوری پر اکھنڈا رہے۔ اکھنڈا
اور حضرت شیخ ثمن صاحب کا زمانہ جن کا مزار دریائے گنگ سے تھوڑی دوری پر واقع ہے
ایک ہی تھا۔ شیخ ابو البرکات کے کئی لڑکے تھے مگر ہم لوگ شیخ احمد عرف قاضی خوجن کی اولاد
سے ہیں۔ مخدوم تاج الدین کا مزار ایک موضع حسن پور ہٹول میں ہے جو سید پور سے ڈیڑ میل
فاصلہ پر ہے۔

اسیں کوئی شک نہیں کہ ہم آپ ایک ہیں۔ مگر زمانہ نے ہم کو سطح علیحدہ کر دیا بہاری

خواہش ہے کہ ہم اپنے خاندانی تعلقات کی تجدید کریں۔ اگر آپ کے خط کا جواب آیا تو اشارہ
تعالے قصد ہے کہ آپ لوگوں سے ملوں اور زبانی سنوں اور سناؤں۔ اگر آپ کے یہاں کا
شجرہ مرتب ہو گیا ہو تو ایک نقل اس کی ضرور مرحمت فرمائیے۔ خدا کرے آپ موجود ہوں اور
یہ خط آپ کے ہاتھ میں پڑے کہ اس کا جواب مجھے مل سکے۔ آپ کے جواب کا میں بچپنی سے
انتظار کر ڈنگا۔ مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کے دور کے محمد یوسف عباسی دشاہ کلیم اللہ
عباسی ہیں۔ محمد یوسف کو خصوصیت کے ساتھ آپ لوگوں کے ساتھ غائبانہ محبت ہو گئی ہے۔
مجھے امید ہے کہ آپ ہم لوگوں کو ہرگز ناامید نہ کریں گے اور جواباً صوابی سر فراز فرمائیگی۔
(۴) چشمہ فیض مولفہ ۱۲۳۱ھ: (الف) الغرض از آباد شدن ملک معروف ملا
ابوبکر و سنیان و ہندوستان کہ صد ہا خانہ با احداث شد گلوڑ گدھ راتبیل کردہ مسمی بہ کاکوری
کردند و تحصیل شہاد و موضع از لکھنؤ و سندیلہ و مولان وغیرہ متعلق بہ قلعہ شہید گئیہ گو نہ صورت آبادی
نصب پذیرفت فرزندان قاضی عنایت اللہ منصب قضائے اینجا از حضور سلاطین تیموریہ حاصل
کردہ نیز آباد شدند۔ بعد ازاں صاحبان مرقوم الصدر دیگرمردم متفرق نیز از اطراف جو انب آباد
آباد شدند خصوص حضرت مخدوم بندگی من اللہ بزرگان آنجناب ایس قطعہ زمین را پسند
فرمودہ مکانہا ساختند۔

(ب) بیان تفصیل احوال قاضی و متولی نصبہ کاکوری و حقیقت نسبت و حبش ایشاں
در اصل از اولاد حضرت عباس عم حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ اند۔ اسچہ اذ
تحریر ایس رسالہ تحقیق یافتہ بحیر تحریر درمی آور دگر تحقیق دیگر ہم بہست۔ در وقت دریافت آن
بر حاشیہ نوشتہ خواہد شد۔ جد اعلیٰ ایشاں شیخ ابوالبرکات از دیار عرب آمدہ در غریب قرار
لے ہندوستان نیز نصبہ از راج ملک پنجاب است ۱۱ فیض۔

راقم الحروت کہتا ہے کہ یہ لفظ غالباً بھٹنڈا ہے جو پنجاب میں اب بھی ایک یوٹے حکشن بر۔ دہم کے جو باشندگان
یہاں آئے انکی شناخت اسی مقام کے نام سے قرار پائی جیلج قصہ بنام کے نام سے سنائی کہلائے۔

گرفتند۔ معزالیہ دو پسر داشتند۔ منہاج الدین و فخر الدین۔ فرزند ان منہاج الدین از غزنیں نقل کرده در سید پور بہتری آباد شدند۔ والے آلاں ہما بنجا موجود اند۔ و شیخ فخر الدین از غزنیں حرکت فرمودہ در بلدہ قنوج مسکن گزیدند۔ یک پسر گزاشتند قاضی عنایت اللہ ہر گاہ کا کوری خوب آباد شد و کسے قاضی آنجا بود خدمت قضاے اینجا را از حضور بادشاہ وقت حاصل کردہ سکونت اختیار کردند۔ یک پسر گزاشتند قاضی فضل اللہ۔ او یک پسر گزاشت قاضی شیخ کلاں۔ ایشاں پسر گزاشتند یکے قاضی نظام الدین دویم قاضی بہاؤی۔ خدمت قضاہ قاضی بہاؤی تعلق شد اگرچہ پسر کو چک بود اما بسبب علم و فضل برابر بزرگ شرف داشت لہذا لیاقت این کار ادا بود۔۔۔۔۔ قاضی بہاؤی ابن قاضی شیخ کلاں یک پسر گزاشت کہ او ہم قاضی شیخ نام داشت وہ کو چک شہرت داشت و ایں قاضی شیخ سوائے خدمت قضا خدمت تولیت کا کوری ہم پسند شاہی میداشت۔“

(۵) آئینہ اودھ مولفہ ۱۲۸۶ھ مطبوعہ ۱۳۰۵ھ۔۔۔۔۔ یہاں ایک گروہ علیاں کا ہے کہ جو بلقب قاضی زادہ نامزد ہیں۔ جکا شجرہ انساب یہ ہے۔۔۔۔۔ انکے بیٹے شیخ ابوالبرکات دیار عرب سے پہلے غزنیں تشریف لائے۔ انکے دو پسر اول شیخ منہاج الدین وہ غزنیں سے منتقل ہو کر قصبہ سید پور بہتری میں آباد ہوئے۔ دوسرے پسر انکے شیخ فخر الدین غزنیں سے منسلک قصبہ قنوج میں مسکن گزین ہوئے۔ انکے پسر قاضی عنایت اللہ نے حضور بادشاہ دہلی سے عہدہ قضاے قصبہ کا کوری کا حاصل کر کے سکونت قصبہ موصوف میں اختیار کی۔۔۔“

(۶) تاریخ قصبہ کا کوری مولفہ ۱۳۲۳ھ مطبوعہ ۱۳۴۳ھ۔۔۔۔۔ عین بہلول نے طلت کی اور سلطان دین پرورد سکندر خاں لودی تخت نشین ہوئے۔۔۔۔۔ اس وقت سے پرگنہ لگور گدھ براہ راست پٹھان حکام اودھ کے ماتحت ہوا۔ اسی عہد میں ۱۵۰۹ھ عین قاضی بہاری عباسی بادشاہ کی طرف سے کا کوری کے قاضی مقرر ہوئے۔ انکی اولاد کا کوری میں قاضی زادہ کہلاتے ہیں۔۔۔۔۔ بہائیوں بادشاہ کے نصف عہد میں شیر شاہ نے تخت دہلی پر

قبضہ کر لیا جس کے بعد اس کا بیٹا سلیم شاہ تخت نشین ہوا۔ اس بادشاہ کے عہد میں ستاری میر سیف الدین علوی نے اپنے نامور فرزند قاری امیر نظام الدین دکل کنبہ و قبیلہ کے کاگوری میں وارد ہوئے اور سکونت مستقل اختیار کی۔ انکی اولاد قصبہ میں معدوم زادہ کہلاتے ہیں۔

(۷) تذکرہ مشاہیر کاگوری مولفہ ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۱۷ء۔ سکند خاں لودی کے وقت میں تلوک چند (دلدراہہ ساہتہنا) مر گیا۔ جب سے پھر سلاطین لودی کے قبضہ میں قصبہ آیا۔ خوانین حکام اودھ کی ماتحتی میں رہا۔ اسی عہد میں یعنی ۱۵۰۸ء مطابق ۱۹۰۸ء میں قاضی زادوں کے مورث قاضی بہاری عباسی بادشاہ کی طرف سے قاضی مقرر ہو کر آئے اور یہیں سکونت اختیار کی جسکی اولاد اب تک قاضی زادہ کہلاتے ہیں۔

(۸) تحقیق الانساب ۱۳۵۱ھ مولفہ ۱۳۵۱ھ "عباسیان ہند"۔ یہ اسی عقیدت اور ارادت کا نتیجہ تھا کہ خاندان عباسی کے جو بزرگ مختلف وقتوں اور مختلف انونین اور ہند ہوئے یہاں کے سلاطین اور عام مسلمانوں نے بغیر معولی اعزاز و اکرام کے ساتھ ان کا خیر مقدم کیا۔ ابتدائی عہد اسلامی میں اکثر یہی حضرات مسلمانان ہند کے مذہبی پیشوا۔ دینی مقتدا۔ قاضی و مفتی۔ امام و خطیب ہوتے اور ادارات شرعیہ ہی کو تفویض ہوتیں۔ امیر المؤمنین ابو العباس عبد السلام کے عہد خلافت میں جب صوبہ ہند گماشتگان عباسی کے زیر تصرف آگیا دیگر حکام کے ساتھ بعض شرفائے عباسی وقتاً فوقتاً یہاں کے قاضی و حاکم مقرر ہوئے خلیفہ ہندی ابد کے زمانہ میں قاضی محمد بن ابراہیم بن فخر بن ابراہیم بن اسماعیل بن محمد بن علی بن حضرت عبد العباسؑ ٹھٹھہ کے عہدہ قضا پر امور تھے۔ ان کی اولاد میں بعد چند واسطوں کے تاج الدین ہوئے جنھوں نے بعد تعلق راجہ بھوجپور کا علاقہ فتح کیا جو اب ضلع غازی پور سے موسوم ہے یہاں کی ریاست انکولی۔ ان کے دو سکریٹری سراج الدین نے گوڑ و بنگال، کچھ علاقہ فتح کر کے وہاں اقامت اختیار کی۔ انکی اولاد وہاں موجود ہے (معارف اکتوبر ۱۹۳۱ء)

تاج الدین مذکور کی نسل میں حضرت شاہ اجل الہ آبادی کا دو دان والا شان ہے جس میں
بعد نسل علما و فضلا و شعرا و مشائخ طریقت و ارباب باطن ہوتے رہے۔ صاحب تحفۃ الکرام
(جلد ۳ صفحہ ۲۷) نے صوبہ سندھ کے ان اٹھارہ قبیلوں کی تشریح کی ہے جو عہد بنو امیہ و
بنو عباس میں یہاں آکر متوطن ہوئے۔ وہ لکھتے ہیں کہ جب سلطان محمود غزنوی نے سندھ پر
فرج کشی کی تو دامانگان بنو امیہ و بنو عباس کی قلیل جماعت وہاں موجود تھی۔ جو

”پابند عقائد عیال و اطفال بردہ کہ حالت ذہنی و فنی و اشتد بنا صوب و اوقات شرعیہ مکن

شدند و ازاں شہرہ قبیلہ ارباب نسب تحقیق کردند منجملہ آں ... عباسیان صدیقان

و فاروقیان و عثمانیان اند تا ہنوز اساطیر ایشاں در تمام سندھ مکن اند۔“

سندھ کے طبقہ قضاات قدیم کے متعلق جو نسب عباسی تھے لکھتے ہیں کہ ”طبقہ قضاات کہ وہ نور فضل
و کمال اشہر انام مرج خاص و عام بودند قاضی نعمت اللہ از قبیلہ قضاات قدیم کہ نسب شان
فتی بہ آل عباس می شود منجملہ دامانگان عبد ربیع گماشتگان عباسیہ است ...
اقدام علما و اکرم اتقیا بودہ“

بھاو پور اور سندھ کے علاوہ صوبہ سرحد اور پنجاب کے بعض مقامات میں عباسی خاندان
متوطن ہیں۔ مصطفیٰ آباد (ضلع انبالہ) میں مخدوم حیدر الدین عباسی خلیفہ شیخ جلال الدین تھانیسری
کی اولاد ہے۔ آپ کا فرار بھی وہیں ہے اور آپ وہاں کے شاہ ولایت ہیں۔ اسی طرح
جھکالیاں (ضلع گجرات) راہوں (ضلع جالندھر) اور بعض دیگر مقامات پر جن کے حالات زیر
کتاب تذکرہ عباسیان ہند میں درج کئے گئے ہیں عباسیوں کے خاندان ہیں پنجاب
کے علاوہ احمد آباد۔ بڑودہ۔ نرساری۔ جے پور۔ برہان پور میں نیز صوبہ بہار و بنگال اور صوبہ ممالک
متحدہ میں چراکھٹ (ضلع اعظم گڑھ) کا کوری۔ الہ آباد۔ لہر پور (ضلع سیتا پور) بریلی۔ بدایوں
بنہل وغیرہ میں سادات عباسی کے خاندان شاد آباد ہیں تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو

اقتباسات مندرجہ بالا میں جو روایتیں بنو عباس کے ہندوستان میں وارد ہونے کے متعلق ہیں ان پر تنقید کرنا بے سود ہے۔ کیونکہ قدیم تاریخ کی کتابیں اختلافات سے بھری ہوئی ہیں۔ ان اختلافات کو پاک و صاف کرنا یا ان سے اصل حقیقت نکالنا اگر ناممکن نہیں تو سخت دشوار ضرور ہے۔ اسلئے ہم صرف عباسیان کا کوری کے مورث اعلیٰ کے کا کوری میں کر آباد ہونے کے متعلق جو نتیجہ نکلتا ہے اسی پر اکتفا کریں گے۔

چشمہ فیض اور **آئینہ اودھ** کے اقتباسات نمبر ۴ و نمبر ۵ سے واضح ہے کہ آئینہ اودھ کی روایت کا ماخذ چشمہ فیض ہے۔ اسلئے صرف چشمہ فیض کی دونوں روایتوں کو دیکھنا ہے۔ روایت اول (نمبر ۱ الف) میں ہے کہ فرزند ان قاضی عنایت اسد قصبہ کا کوری کے عہد قضا کا فرمان حاصل کر کے کا کوری آئے اور روایت آخر (نمبر ۱ ب) کہتی ہے کہ خود قاضی عنایت اللہ فرمان شاہی لیکر کا کوری آئے۔ اسی کے ساتھ روایت دوم میں یہ بھی مذکور ہے کہ مخدوم شیخ ابوالبرکات عرب سے غزنیہ آئے اور انکے فرزند ان مہاج الدین و فخر الدین غزنیہ سے سید پور و تنوچ آئے۔ ان میں سے کوئی روایت بھی قابل وثوق نہیں کیونکہ اقتباس نمبر ۳ سے ثابت ہے کہ مخدوم شیخ ابوالبرکات کی قبر خاص سید پور میں ہے بلکہ ان کے سات پشت اد پر مخدوم شیخ تاج الدین کی قبر سید پور سے قریب موضع حسن پور میں موجود ہے۔ ان روایات کو مشکوک قرار دینے کے لئے خود صاحب چشمہ فیض کے یہ الفاظ کافی ہیں کہ ”انچہ تا وقت تحریر ایں رسالہ تحقیق یافتہ بخیر تحریر درمی آید مگر تحقیق دیگر ہم مست در وقت دریافت آں بر شاہیہ نوشتہ خواہ شد“۔ افسوس کہ حضرت مولف کو مزید تحقیق کرنے کا موقع نہیں ملا اور وہ ۱۲۳۵ھ کے قریب حلت کر گئے۔ اس کے متعلق مزید معلومات ۱۲۵۵ھ کے بعد حاصل ہوئے جو صبح وطن کے اقتباس (نمبر ۱۲) کی ابتدائی عبارت میں مذکور ہیں اور پھر ۱۳۶۲ھ میں ہوئے جو اقتباس نمبر ۱۳ یعنی مکتوب کرمی شیخ اسد اللہ عباسی میں منقول ہیں۔

تاریخ قصبہ کا کوری اور تذکرہ مشاہیر کا کوری کی روایتیں (نمبر ۶ و نمبر ۱۱) بھی

ہم مضمون ہیں یعنی یہ کہ قاضی بہاری شمس ۹۷۰ھ میں قصبہ کا کوری کے قاضی اول مقرر ہو کر یہاں آئے یہ بھی مشکوک ہیں۔ صبح وطن کے اقباس کی آخری عبارت کہتی ہے کہ "قاضی زادگان اینجا از وقت قاضی شیخ کہ فصل وہ پشت از قاضی محمد حافظ علی خاں در بیان است اقامت پذیر کا کوری اند" اور صفحات آئندہ میں قاضی پیارہ کے حال میں جس فرمان کی نقل ورج ہو اس سے بھی مترشح ہے کہ قاضی شیخ کلاں کی وفات ہو جانے پر ان کے پسر قاضی پیارہ کو اپنے والد کی جگہ پر کا کوری کا منصب قضا عطا ہوا تھا۔ اسلئے اب کوئی شک کرنے کی گنجائش نہیں قاضی شیخ کلاں ہی پہلے پہل قاضی مقرر ہو کر کا کوری آئے اور یہاں سکونت اختیار کی! افسوس کہ قاضی شیخ کلاں عباسی کے نام کا فرمان دستیاب نہیں ہوا۔



شجرہ نمبر

- | | |
|---------------------------------|---------------------------------|
| ۱۹۔ قاضی صدر | ۱۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب ہاشمی |
| ۲۰۔ قاضی محمود | ۲۔ حضرت عبداللہ |
| ۲۱۔ قاضی مسعود | ۳۔ امام علی |
| ۲۲۔ مخدوم شیخ کمال الدین | ۴۔ امام محمد |
| ۲۳۔ مخدوم شیخ عین الدین | ۵۔ امام اسماعیل |
| ۲۴۔ مخدوم شیخ میر | ۶۔ امام ابراہیم |
| ۲۵۔ مخدوم شیخ ضیاء الدین | ۷۔ امام مرقی |
| ۲۶۔ مخدوم شیخ محمد | ۸۔ امام ابراہیم رشتانی |
| ۲۷۔ مخدوم شیخ حاج الدین | ۹۔ قاضی محمد (حاکم قلعہ ٹھٹھہ) |
| ۲۸۔ مخدوم شیخ حسین | ۱۰۔ قاضی عبدالملک |
| ۲۹۔ مخدوم شیخ اعلیٰ | ۱۱۔ قاضی قاسم |
| ۳۰۔ مخدوم شیخ مظفر | ۱۲۔ قاضی احمد |
| ۳۱۔ مخدوم شیخ منہاج الدین | ۱۳۔ قاضی علی |
| ۳۲۔ مخدوم شیخ علی الدین عرف علی | ۱۴۔ قاضی یحییٰ |
| ۳۳۔ مخدوم شیخ طاہر | ۱۵۔ قاضی احمد |
| ۳۴۔ مخدوم شیخ ابوالبرکات | ۱۶۔ قاضی علی عرف قاضی خواجگی |
| ۳۵۔ قاضی عنایت اللہ (نعت اللہ) | ۱۷۔ قاضی محمد |
| ۳۶۔ قاضی فضل اللہ | ۱۸۔ قاضی حامد |
| ۳۷۔ قاضی شیخ کلاں عباسی | |

شجرہ نمبر ۱

حضرت عباس بن عبد المطلب ہاشمی

حضرت عباسؓ (ولادت تین سال قبل واقعہ اصحاب فیل واقع ۵۶۶ء یعنی کچھ سال قبل آغاز سنہ ہجری۔ وفات ۱۲۔ رجب ۳۳ء) بن عبد المطلب مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے انکے حقیقی بھائی حضرت عبد اللہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد تھے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف تین سال عمر میں بڑے تھے۔ انکا سلسلہ نسب حضرت آدم علیہ السلام تک اسی طریقہ پر پہنچتا ہے جطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ انکی کنیت ابو الفضل اور لقب خیر الناس تھا۔ انکو یہ فخر حاصل تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف ان کے مسکن مکان میں واقع ہوئی۔ تقریباً پانچ سال کی عمر میں یہ ایک مرتبہ کہیں گم ہو گئے تو ان کی والدہ ماجدہ نے جو بہت متمول خاندان سے تھیں منت مانی کہ جب یہ مل جائیں گے تو بیت اللہ شریف پر حریر و دیبا کا غلاف پڑھائیں گی چنانچہ انکے گھر آ جانے پر حریر و دیبا کا بیش قیمت غلاف خانہ کعبہ کو پہنایا گیا۔ سن شعور کو پہنچنے پر عرب کے دستور کے موافق انھوں نے علوم انساب و تاریخ و ادیان کی تعلیم حاصل کی۔ کم عمری سے ہی نہایت متقی و پرہیزگار و عظیم و شجاع و سخی تھے حضرت عبد المطلب کی وفات پر انکی عمر صرف گیارہ سال کی تھی اور انکے کسی اور بھائی موجود تھے جو عمر میں ان سے بڑے تھے لیکن قریش نے ان ہی کو بیت اللہ اور حرم محرم کی حفاظت کے منصب کے لئے منتخب کیا۔ انھوں نے بہت فیاضی اور سیر حشمتی اور اولوالعزمی سے تمام فرائض انجام دیے اور مقبولیت عامہ حاصل کی۔ زمانہ جاہلیت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معاون و مددگار رہے۔ جنگ بدر ۳۳ء کے زمانہ میں مشرف باسلام ہوئے۔ لیکن مصلحت عرصہ تک اسکا اعلان نہیں ہوا اور آپ مکہ معظمہ سے خفیہ طور پر کھارو و یثربین کے حرکات و سکنات کی اطلاع مدینہ منورہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجتے رہے

فتح مکہ (۶۱۰ء) سے قبل آنحضرت صلم کی ایما پر ہجرت کر کے مدینہ منورہ گئے۔ آنحضرت صلم کا ایک ارشاد انکے متعلق یہ بھی ہے کہ ”میں خاتم النبیین ہوں اور آپ خاتم المہاجرین ہیں۔“ انکے فضائل و مناقب کا احصاء آسان نہیں ہے۔ احادیث و سیر کی کتابوں کے مطالعہ سے انکی قدر و منزلت کا اندازہ ہو سکتا ہے تبرکاً چند احادیث اور بعض صحابہ کے اقوال کے ترجمے درج ذیل ہیں۔

(۱) حدیث شریف ہو کہ ”عباس مجھ سے ہیں اور میں عباس سے ہوں۔“

(۲) حدیث شریف ہو کہ ”عباس میرے چچا ہیں اور میرے باپ کے شل ہیں اور انکی اولاد میرے اہلبیت میں سے ہیں۔“

(۳) ایک روز آنحضرت صلم کی خدمت میں یہ حاضر ہوئے تو آپ انکی تعظیم کے لیے اٹھے اور انکی دونوں آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا اور اپنی داہنی طرف بٹھلایا اور فرمایا کہ ”میرے چچا عباس ہیں۔ میں اپنے خضر کرتا ہوں۔ اب جو شخص چاہے اپنے چچاؤں پر فخر کرے۔ لیکن مجھ کو کوئی نہیں پہونچے گا۔ میرے چچا قریش کے سردار ہیں صاحب سقاء و صاحب رفاہ و نہایت عقلمند و صاحب رائے ہیں۔“ انھوں نے عرض کیا کہ ”یا رسول اللہ آپ نے میرے لیے کیسی اچھی بات فرمائی۔“ ارشاد ہوا کہ ”اے چچا میں کیوں نہ کہوں۔ آپ میرے عم بزرگوار ہیں۔ میرے باپ کی جگہ میں میرے آبا کی نشانی ہیں۔ میرے وارث ہیں اور بہترین اہلبیت میں سے ہیں جنکو مجھ سے تعلق ہے۔“

(۴) ایک روز آنحضرت صلم انکے گھر تشریف لے گئے اور سلام کیا۔ انھوں نے اور انکے گھر والوں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے سب کو ایک جگہ بٹھلایا اور اپنی چادر ان سب پر اڑھادی اور فرمایا کہ ”اے اللہ میرے اہلبیت ہیں ان کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھا اور اپنے احسان سے ان کو ڈھانک لے جس طرح میں نے اپنی چادر سے ان کو ڈھانک لیا ہے۔“

(۵) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک مرتبہ عرب میں سخت قحط پڑا اور

بارش بالکل نہیں ہوئی۔ آپ نے حضرت عباسؓ کو ساتھ لے جا کر شہر سے باہر اہل مدینہ کے ساتھ نماز استسقاء پڑھی اور انکا ہاتھ پکڑ کر ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگی کہ ”یا اللہ ہم تیری بارگاہ میں تیرے نبی کے چچا اور انکے آبا کی یادگار کو وسیلہ بنا کر لائے ہیں۔۔۔۔۔ تو اس امت کو رسول اللہ کے چچا کے طفیل میں محفوظ رکھ۔ ہم تیری جناب میں ان کو سفارشی بنا کر مغفرت کے طالب ہیں۔“ انکے بعد تمام مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا ”اے لوگو! رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباسؓ کو اپنے والد کی جگہ جانتے اور ویسی ہی انکی تعظیم و تکریم کرتے تھے جیسی اپنے والد کی۔ انکی قسموں کو پورا کرتے تھے۔ اے لوگو! سیر دی کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انکے چچا عباسؓ رضی اللہ عنہ کے بارہ میں اور ان کو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں وسیلہ بنا کر اس مصیبت کے دفعیہ کی جو تم پر نازل ہے دعا کرو۔“ حضرت عباسؓ رضی اللہ عنہ نے جو اس وقت کافی مُسن ہو چکے تھے۔ روتے اور گرا گراتے ہوئے پوری جماعت کے ساتھ دعا مانگی جو مقبول ہوئی اور رحمت باری جوش میں آئی اور غوب بارش ہوئی۔

(۶) جب حضرت فاروق اعظمؓ نے بیت المقدس کا محاصرہ کیا اور وہاں کے عیسائی پیشواؤں نے محاصرین سے کہا کہ تم اپنے امیر کو بلاؤ کہ ہم انکو دیکھنا چاہتے ہیں اگر ان میں ویسے ہی اوصاف ہوئے جیسے ہماری کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں تو ہم قلعہ کا پھاٹکا کھول دیں گے اور جنگ سے باز آئیں گے تو سالار فوج اسلام بنی الملوہ حضرت عبید بن جراحؓ نے کل کیفیت حضرت امیر المومنینؓ کی خدمت میں لکھ کر بھیجی۔ آپ نے بیت المقدس تشریف لیجانے کا ارادہ کیا اور حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین تجویز فرمایا۔ حضرت جناب امیرؓ نے فرمایا کہ آپ خود نہ تشریف لیجائیں وہ لوگ کتوں کے مانند ہیں ممکن ہے کہ جیل کرتے ہوں۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ میں جہاد کے لئے حضرت عباسؓ کی وفات کے قبل جلدی کرتا ہوں کیونکہ جب تم انکو نہ پاؤ گے تو پھر ایسے فساد ڈھونڈیں گے جیسے پہاڑ انکے بعد آپ تشریف لے گئے اور بیت المقدس فتح ہو گیا۔

حضرت عمر فاروق عظمیٰ کی پیشین گوئی کا بالآخر یوں ظہور ہوا کہ حضرت عباسؓ کی وفات کے صرف تین سال بعد ہی مسلمانوں میں فسادات شروع ہو گئے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے ان فسادات کی ابتدا ہوئی اور ایسے ہی دیگر واقعات تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہیں۔

حضرت عباسؓ کے ذاتی اوصاف میں یہ بھی ذکر کرنا ضروری ہے کہ یہ بہت حسین و جمیل و دراز قد و بلند آواز اور عرب و دبیر رکھتے تھے۔ جہاد میں شریک ہوئے جنگ جنت کی فتح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے اونٹ کی لگام انکے ہی ہاتھ میں تھی۔ بادبو اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی بہت بزرگداشت کرتے یہ جیسا چاہیے ویسی ہی نبی مرسلؐ کی تعظیم و توقیر و عظمت جان و دل سے اور خفیہ و علانیہ ملحوظ رکھتے۔ ایسے ہی فضائل و مناقب کی بدولت جمیع علمائے متقدمین و متاخرین نے متفقہ طور پر انکی ذات اقدس کو اتنی اہمیت دی ہے کہ جمعہ اور عیدین کی نمازوں کے خطبات میں حضرات خلفائے اربعہ و حضرات نخبین پاک علیہم السلام کے اسمائے گرامی کے ساتھ انکا اور انکے بھائی حضرت حمزہؓ کا نام بھی شامل کیا ہے اور وہی خطبات اب بھی تمام ممالک اسلام میں پڑھے جاتے ہیں۔ حضرت عثمان غنیؓ کے عہد خلافت میں انکی وفات ہوئی۔ اور آپ نے ہی نماز جنازہ پڑھائی۔ اٹھاسی سال کی عمر پائی۔ جنت البقیع شہر مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔

انکا عقد حضرت ام الفضل بی بی الباتہ الکبریٰ بنت حارث کے ساتھ ہوا۔ حضرت ام المومنین بی بی خدیجہ الکبریٰ سب سے اول شرف باسلام ہوئیں انکے بعد یہ پہلی بی بی تھیں جو اسلام لائیں۔ انکی حقیقی بہنوں میں حضرت ام المومنین بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کا شرف ملا اور بی بی سلیمان رضی اللہ عنہا حضرت حمزہؓ ابن عبدالمطلب کے عقد میں اور بی بی اسماء رضی اللہ عنہا حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کے عقد میں تھیں۔ بی بی اسماء حضرت جعفرؓ کی وفات کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ کے عقد میں اور انکے بعد حضرت جناب امیر کے عقد میں

آئیں۔ ان چار بہنوں یعنی بی بی لبابہ الکبریٰ و حضرت بی بی میمونہ و بی بی سلمیٰ و بی بی اسماء کے متعلق آنحضرت صلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ چاروں مومنہ ہیں۔ ذات پاک نبویؐ سے ان بی بی کو یہ شرف حاصل تھا کہ آنحضرت صلم صرف ان چچی صاحبہ کی گود میں اپنا سر مبارک رکھ لیتے اور یہ آپ کے بال صاف کرتیں اور لنگھی کرتیں۔ انھوں نے ایک روز آنحضرت صلم کے حضور میں اپنا ایک خواب عرض کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور کے جسم اطہر کا ایک ٹکڑا میرے گھر میں ہے۔ آپ نے تفسیر فرمائی کہ حضرت سیدۃ النساء فاطمہ الزہراءؑ کے لڑکا پیدا ہوگا اور تم اسکو دودھ پلاؤ گی اور پرورش کرو گی۔ چنانچہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے تو انھوں نے انکو دودھ پلایا اور انکی پرورش کی۔ یہ بڑی عابدہ و زاهدہ تھیں ہر دو شنبہ و پنجشنبہ کو روزہ رکھتی تھیں۔ آنحضرت صلم سے انھوں نے تقریباً بیس حدیثیں روایت کیں۔ انکی وفات حضرت عباسؓ کی زندگی میں حضرت عثمان غنیؓ کے عہد میں ہوئی۔

حضرت عباسؓ کی اولاد میں دس فرزند اور تین صاحبزادیاں تھیں۔ حضرت ام الفضل کے بطن سے چھ فرزند فضل و عبد اللہ و عبید اللہ و قثم و عبد الرحمن و معبد اور ایک دختر ام حبیبہ اور دیگر ازواج کے بطن سے چار فرزند حارث و کثیر و عوف و تمام اور دو دختر آمنہ و صفیہ رضی اللہ عنہم ہوئے۔ ان میں سے اول الذکر چھ صاحبزادے جو حضرت ام الفضل کے بطن سے تھے وہ ہیں جن پر آنحضرت صلم نے اپنی ردائے مبارک و الکر دوائے مغفرت و سلامتی کی اور جن کو اپنے اہلبیت میں شامل کیا۔ جکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے انکے فرزند اکبر حضرت فضل کے نام سے حضرت عباسؓ کی کنیت ابو الفضل اور حضرت لبابہ الکبریٰ کی کنیت ام الفضل اختیار کی گئی تھی۔

انکی اولاد میں صرف ان بزرگوں کے اسمائے گرامی شجرہ نمبر ۱ میں درج کئے گئے ہیں جو سلسلہ بسلسلہ عباسیان کا کوری کے اجداد ہیں۔ ان میں سے بعض کا جو خاص اہمیت رکھتے تھے مختصر حال بھی کتاب میں لکھا گیا ہے۔ بقیہ حضرات کے حالات متقدمین کی

کتب تواریخ وغیرہ میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ تمامی حضرات کے حالات کا تلاش کرنا نہ آسان ہے نہ انکا فراہم ہو جانا مفید مطلب۔ علاوہ بریں اس کتاب کی ضخامت بلا ضرورت بڑھ جائیگی جو ہر لحاظ سے کتاب کے منشا کے خلاف ہوگا۔ حضرت عباسؓ کے صاحبزادگان میں حضرت عبدالاسد (مشہور بہ ابن عباس) کی اولاد میں عباسیان کا کوری بھی ہیں۔

حضرت عبداللہؓ ابن حضرت عباسؓ

حضرت عبداللہؓ (ولادت تین سال قبل ہجرت نبوی صلیہ وسلم - وفات ۶۸ھ) پدرم حضرت عباسؓ رضی اللہ عنہ میں پیدا ہوئے جب یہ پیدا ہوئے تو انکے والد ماجد انکو ایک کپڑے میں لپیٹ کر آنحضرت صلیہ وسلم کے حضور میں لائے حضور اور صلعم لے اپنا لالہ اب دہن انکے تالو میں لگایا اور ایک کان میں اذان اور دوسرے کان میں اقامت کہی اور عبداللہؓ نام رکھا اور فرمایا ”ابو خلفا کو لیجاؤ“ اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپؐ نے تین مرتبہ انکے منہ اور سینہ پر ہاتھ پھیر کر ابو الفقہا پھر سنتیں مرتبہ پٹھ پڑھا پھر ابو خلفا فرمایا۔ انکی کنیت ابو محمدؓ اور لقب جابرؓ کا مسمیٰ تھا۔ آنحضرت صلیہ وسلم کی دعا کی برکت سے علم و فضل میں یگانہ عصر ہوئے۔ مفسر و محدث و فقیہ و مؤرخ و خطیب و ادیب و مہندس و شاعر ایسی قابلیت کے تھے کہ تمام عرب میں انکی ذکاوت و ذہانت مسلمہ اور مشہور تھی۔ ان سے کئی ہزار حدیثوں کی روایت ہو جن میں سے بخاری اور مسلم پچانوے حدیثوں میں متفق ہیں اور اکثر میں منفرد۔ جمال باطنی کیساتھ جمال ظاہری سے بھی آراستہ تھے۔ ان دونوں صفتوں کے متعلق دو روایتیں نذر ناظرین ہیں (۱) حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے تھے کہ ”ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما تو رموز غیبی گویا اپنی آنکھ سے مشاہدہ کر لیتے ہیں۔“

(۲) مشہور مؤرخ اعمش کا قول ہے کہ ”میں جب ابن عباسؓ کو دیکھتا تو کہتا کہ سب آدمیوں سے زیادہ خوبصورت ہیں جب باتیں کرتے تو کہتا کہ یہ تمام آدمیوں سے زیادہ فصیح ہیں

اور جب حدیث بیان کرتے تو کہتا کہ یہ تمام آدمیوں سے زیادہ عالم ہیں۔
حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت کی ابتدا انکی عمر کے سولہویں یا سترھویں سال میں ہوئی
! و جو د انکی اتنی کم عمری کے حضرت امیر المومنین انکی اتنی قدر و منزلت کرتے کہ اپنی علمی لہجہ
اور مجالس شوریٰ میں کبار صحابہ اور شیوخ بدر کے ساتھ انکو شریک اور انکی رائے طلب
فرماتے۔

حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت جناب امیرؓ کے عہد خلافت میں یہ امیر حج بھی مقرر ہوئے
حضرت جناب امیرؓ کے زمانہ میں یمن و بصرہ و کوفہ کے حاکم رہے۔ جنگ جمل و صفین و غوارج
میں سپہ سالار و سردار لڑ کر تھے۔ حضرت جناب امیرؓ کو اپنا ایسا وثوق و اعتماد تھا کہ جنگ
صفین کے ملتوی ہونے پر جب فریقین کی طرف سے فیصلہ جنگ کے لئے حکم مقرر ہونے کی
تجویز ہوئی تو حضرت جناب امیرؓ نے اپنی طرف سے انکو منتخب فرمایا لیکن منافقین اور فزوق
مخالفت یعنی ہمراسیان امیر معاویہ نے اس اندیشہ سے کہ یہ بالکل ایمان داری اور انصاف سے
فیصلہ کرینگے جو امیر معاویہ کے خلاف ہوگا۔ اس انتخاب کو قبول نہیں کیا۔

انکی لہیت اور دریاہ کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوب انصاریؓ کو
یہ شرف حاصل تھا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت فرما کر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تشریف لگے
تو انکے ہی مکان میں فروکش ہوئے اور انھوں نے اپنا مکان مکہ کل اساس البیت کے آپکی
نذر کیا تھا، مقروض ہو گئے اور امیر معاویہ کے پاس دمشق جا کر حالت بیان کی۔ امیر معاویہ
نے کچھ اعتنائے کی تو حضرت ابوب انصاریؓ یہ قسم کھا کر انکے پاس سے چلے آئے کہ آئندہ
تم سے کبھی نہ طلب کروں گا۔ بعدہ انکے پاس بصرہ آئے۔ انھوں نے بہت تعظیم و تکریم کی اور
اپنا مکان انکے قیام کے لئے تجویز کیا اور ان سے کہا کہ "آج میں آپ کی ویسی خدمت
کرؤں گا جیسی آپ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی تھی" اور حکم فرمایا کہ "ہمارے اہل و
عیال دوسرے مکان میں چلے جائیں کیونکہ یہ مکان مکہ کل اساس البیت کے حضرت ابوب انصاریؓ کے

نذر کر دیا گیا۔ علاوہ بریں چالیس ہزار درہم نقد اور بیس غلام بھی پیش کئے۔
انکی وفات اکثر یا بہتر سال کی عمر میں بتقام طائف ہوئی اور وہیں دفن ہوئے۔
حضرت محمد بن حنفیہ بن جناب امیر نے ناز جنازہ پڑھائی اور فرمایا کہ خدا کی قسم آج دنیا سے
اس امت کا بڑا علامہ اٹھ گیا۔

روایت ہے کہ جب یہ دفن کئے گئے تو بلند آواز سے سنا گیا۔ یا ایہ تھا النفس المطمئنة
ارجی الی ربک راضیہ مرضیہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ مگر کہنے والا
نظر نہیں آیا۔

انکا عقد بی بی زرعہ بنت مشرک الکندیہ کے ساتھ ہوا۔ ان سے چھ فرزند علی عباس
محمد و فضل و عبد الرحمن و عبید اللہ اور ایک دختر بی بی لبابہ ہوئے اور ایک دختر
بی بی اسماء ام ولد کے بطن سے تھیں۔ ان میں سے امام علی کی اولاد میں عباسیان کا کری
ہیں۔

امام علی (ولادت ۳۰؎ وفات ۴۰؎) بن حضرت عبد اللہ بن عباس کی کینت
ابو محمد اور ابو الحسن تھے۔ کثرت عبادت و سجد کی بدولت انکا لقب سجاد تھا۔ انکی ولادت
اسی شب میں ہوئی جس میں حضرت جناب امیر کی شہادت واقع ہوئی۔ قبل اس واقعہ کے
جب یہ پیدا ہوئے تو حضرت ابن عباس انکو لیکر حضرت جناب امیر کی خدمت میں حاضر ہوئے
آپنے ان کو اپنی گود میں لیا اور اپنا لعاب دہن انکے منہ میں لگا کر عادی اور اپنے نام پر
انکا نام علی رکھا اور فرمایا کہ سلاطین کے باپ کو لیجاؤ۔ چنانچہ خلفائے عباسیہ ان کی
اولاد میں ہوئے۔ عبد الملک بن مروان خلیفہ اموی نے اس اندیشہ میں کہ یہ خلافت کے
مدعی ہیں انپر بڑے بڑے مظالم کئے اور سخت اذیتیں پہونچائیں اور بالآخر مقام حمیمہ ملک شام
میں انکو معہ اہل و عیال نظر بند رکھا۔

ابن خلکان نے لکھا ہے کہ "علی بن عبد اللہ بن عباس سید و شریف و فصیح و بلیغ
تھے۔

یہ اپنے والد کے چھوٹے بیٹے تھے اور تمام قریش میں سب سے زیادہ حسین اور خوبصورت اور بہت زیادہ نماز پڑھنے والے تھے۔ اسی وجہ سے سجاد کہے جاتے تھے:

انھوں نے اناٹسی سال کی عمر میں بمقام حمیمہ وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔
انکا عقد انکے چچا امام عبید اللہ کی دختر بی بی انتہ العالیہ کے ساتھ ہوا۔ انکے کہیں^{۲۱}
پسر اور بارہ دختر ہوئے۔ ان میں سے امام محمد کی اولاد میں عباسیان کا کوری ہیں۔

امام محمد (ولادت ۶۲ھ - وفات ۱۲۵ھ) خلف اکبر امام علی سجاد عباسی کی کینت
ابو ابراہیم تھی۔ یہ اپنے والد ماجد سے صورتاً بھی ایسے مشابہ تھے کہ بعض وقت امتیاز کرنا دشوار
ہوتا تھا۔ انکا علم و ذہن مشہور عام تھا۔ انکے معصروں اور بزرگانکے ہمنام تھے اور سب ایک
دوسرے کے بنی عم تھے۔ انکے متعلق صاحب مینایع المودۃ لکھتے ہیں کہ "ہر ایک ان میں کا
سید بزرگ اور عالم و عابد تھا کہ امامت کے لئے شایاں تھا" ان تینوں بزرگوں کے اسمائے
گرامی یہ ہیں۔

(۱) حضرت امام محمد طقب بہ باقر بن علی ابن حسین شہید دشت کربلا رضی اللہ عنہم

(۲) حضرت امام محمد بن علی بن جعفر طیار رضی اللہ عنہم۔

(۳) حضرت امام محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم۔

یہ زمانہ تھا کہ شاہان بنو امیہ اور انکے مقرر کردہ حکام اور عمال کی زیادتیوں اور ایذا
رسانیوں سے تنگ آکر تمام مسلمانان عرب و عجم چشم براہ تھے کہ حضور سرور عالم صلعم کا ارشاد کہ
"خلافت بنو عباس میں آئے گی" کب ظہور پذیر ہوتا ہے۔ حالات حاضرہ کو دیکھتے ہوئے
انھوں نے اس متعلق تحریک کی ابتدا کی اور ۱۲۳ھ میں ابو سلمہ خراسانی کو مجاز کیا کہ خراسان غیر
کے اطراف میں خلافت عباسیہ کے لئے پروپیگنڈا کریں۔ اس تحریک کو دو سال بھی نہیں
پورے ہوئے تھے کہ امام محمد کی وفات ہو گئی۔ انکا عقد بی بی رابطہ بنت عبد المداہ کے
ساتھ ہوا۔ انکے سات فرزند ابراہیم و عبد اللہ و منصور و عبد الصمد و داؤد و صالح و

اسمعیل ہوئے۔ یہ سب صاحبان علم و فضل تھے۔ ان میں سے آخر الذکر فرزند امام اسمعیل کی اولاد میں عباسیان کا کوری ہیں۔ یہیں سے عباسیان کا کوری اور خلفائے عباسیہ کے اجداد سے مفارقت ہوئی ہے۔

خاندان مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر چند ابتدائی خلفائے عباسیہ کا تذکرہ کر دیا جائے جس سے کچھ مفید معلومات حاصل ہو سکتے ہیں۔ انکے مفصل حالات کے لئے دیگر کتب تواریخ ملاحظہ ہوں۔

امام محمد عباسی کی وفات کے بعد انکے خلف اکبر امام ابراہیم (ولادت ۸۲۲ھ وفات ۸۳۲ھ) کو عام طور پر اور بالخصوص محبان اہلبیت اطہار نے اپنا امام قبول کیا اور انتقال خلافت کی کوشش میں انکے معین و مددگار ہوئے۔ کایا بیانی رونما تھی کہ آخری خلیفہ بنو امیہ مروان بن محمد اموی نے انکو مجبوس کر کے شہید کیا۔ انکی وصیت کے مطابق انکے بھائی امام عبداللہ انکے جانشین قرار پائے کیونکہ امام عبداللہ میں جوش و عالی حوصلگی و بلند ہمتی کے آثار نمایاں تھے۔

امیر المومنین ابو العباس عبداللہ لقبہ سفاح (ولادت ۸۰۸ھ وفات ۸۳۶ھ) پسر امام محمد عباسی اپنے برادر معظم امام ابراہیم کی شہادت کے بعد ہی ۸۳۲ھ میں بنو امیہ پر حملہ آور ہوئے اور انکے خلیفہ مروان مذکورہ بالا کو تہ تیغ کیا اور بنو عباس میں خلیفہ اول ہوئے۔ بنو امیہ پر انکی تیغ بیدریغ بہت مہیاک رہی اسلئے سفاح کے لقب مشہور ہوئے۔ چار سال نو ماہ انکی خلافت کو گزرے تھے کہ صرف اٹھائیس سال کی عمر میں بعارضہ چھپک انتقال کیا۔

امیر المومنین ابو جعفر منصور مشہور بہ دوانقی (ولادت ۸۹۵ھ وفات ۹۰۸ھ) پسر امام محمد عباسی اپنے بھائی خلیفہ اول سے عمر میں بڑے تھے لیکن انکے بعد خلیفہ ہوئے بائیس سال خلافت کی۔ انکے عہد میں ۹۰۹ھ میں شہر بغداد جو ویران پڑا ہوا تھا

ازہ سر نو آباد ہوا تیر سٹھ سال کی عمر میں بقضائے الہی فوت ہوئے۔
 امیر المومنین ابو عبد اللہ محمد لقب بہ ہمدی باللہ (ولادت ۱۲۶ھ۔ وفات ۱۶۹ھ)
 پسر امیر منصور عباسی اپنے والد کے بعد تخت خلافت پر بیٹھے۔ گیارہ سال کی سلطنت کے
 بعد اتفاقاً ایک زہر آلود امرود کھا کر وفات پائی۔ انکے عہد میں انکے بنی اعمام میں سے
 قاضی محمد (ازاد لاد امام اسمعیل بن امام محمد عباسی) قلعہ ٹھٹھہ صوبہ سندھ کے حاکم مقرر
 ہو کر ہندوستان آئے۔ ان قاضی محمد کا نام حضرت عباس رضی کی نسل میں نویں پشت پر آتا
 ہے۔ یہ عجایان کاکوری کے اجداد میں ہیں۔

امیر المومنین ابو موسیٰ محمد ثانی لقب بہ ہمدی باللہ (ولادت ۱۳۷ھ۔ وفات ۱۸۱ھ)
 پسر اول امیر ہمدی باللہ عباسی اپنے والد کے بعد تخت خلافت پر بیٹھے مگر عمر نے وفا
 نہ کی اور صرف ایک سال بعد وفات پائی۔

امیر المومنین ابو الفضل ہارون رشید (ولادت ۱۳۸ھ۔ وفات ۱۹۳ھ) پسر دوم
 امیر ہمدی باللہ عباسی اپنے بھائی کے بعد خلیفہ ہوئے اور بیست سال بہت کن بان
 سلطنت کی۔ انھوں نے حضرت مولانا مشکلا علی کرم اللہ وجہہ کے مزار اقدس کا صحیح
 موقع دریافت کر کے مقبرہ بنوایا اور شہر نجف اشرف آباد کیا اور بغداد سے مکہ معظمہ
 مدینہ منورہ کے راستہ میں ہمانسراے وغیرہ تعمیر کئے۔ صرف چوبیس سال کی عمر میں بقضائے
 الہی فوت ہوئے۔ انکے تین مختلف ازواج کے بطن سے تین پسر ہامون و امین و
 اسحاق ہوئے یہ سب یکے بعد دیگرے بخلات ترتیب عمر خلیفہ ہوئے۔

امیر المومنین محمد امین رشید (ولادت ۱۹۷ھ۔ وفات ۱۹۷ھ) پسر دوم امیر ہارون
 عباسی اپنے والد کے بعد خلیفہ ہوئے۔ انکے بڑے بھائی ہامون مقرر ہوئے اور جنگ
 درپیش ہوئی مگر قبل فیصلہ جنگ یہ ایک غلام کے ہاتھ سے مقتول ہوئے۔ پانچ سال
 سے کم سلطنت کی اور ستائیس سال کی عمر پائی۔ انکی اولاد میں قصیہ مہمونہ ضلع کھنڈ

شجرہ نمبر ۱

قاضی معین الدین معروف بہ حضرت شاہ مینا قلندرؒ اور حضرت شاہ محمد تقی قلندرؒ
تھے (ملاحظہ ہو ابرار صفحہ ۱۷۷-۱۷۸) اسی خاندان کے ایک رکن کرم محترم شیخ محمد
وہاج الدین عباسی بی بی ملے، آئی سی ایس ہیں جو کلکٹری کے عہدہ پر فائز اور فی الوقت
گورنمنٹ سکریٹریٹ لکھنؤ میں محکمہ معلومات عامہ کے افسر علی ہیں۔

امیر المومنین مامون رشید (ولادت ۱۸۷۷ء - وفات ۱۹۲۸ء) پسر اول امیر
ہارون رشید عباسی اپنے بھائی امیر ابن رشید کے بعد خلیفہ ہوئے بیس سال کی سلطنت
کے بعد اڑتالیس سال کی عمر میں وفات پائی۔

امیر المومنین اسحاق ملقب بہ مقصم باللہ (ولادت ۱۸۷۷ء - وفات ۱۹۲۷ء) پسر دوم
امیر ہارون رشید عباسی اپنے بھائی امیر مامون رشید کے نامزد کردہ ولیعہد تھے۔ چنانچہ
انکے بعد خلیفہ ہوئے۔ نو سال سلطنت کرنے کے بعد تقضائے الٰہی انچاس سال کی عمر میں وفات
پائی۔ انکی اولاد میں حضرت مجتبیٰ معروف بہ شاہ مجاہد قلندرؒ لاہور روپی (ضلع میتا پور)
تھے (ملاحظہ ہو ابرار صفحہ ۱۷۷) حضرت قلندر صاحب کے کوئی اولاد نہیں ہوئی البتہ انکے
برادر حقیقی شاہ محمد حسین قلندرؒ کے اولاد ہوئی مگر اب انکی بھی پوری اولاد باقی نہیں ہے۔
امام اسماعیل ابن امام محمد عباسی کے وقت سے مخدوم شیخ تاج الدین تک کے حالات
بالکل پردہ خفایں ہیں۔ باوجود تلاش و تفحص کوئی قابل اطمینان تفصیل نہیں معلوم ہو سکی۔ مجبوراً انکی
اولاد میں نسلاً بعد نسل ان افراد کے ناموں ہی پر اکتفا کی جاتی ہے جو اس کتاب سے تعلق رکھتے
ہیں۔ تاہم جن بزرگوں کے متعلق جو کچھ معلومات بھی دستیاب ہوئے ہیں وہ اپنی اپنی جگہ پر
لکھے جائیں گے۔

امام اسماعیل کے پسر امام ابراہیم اور انکے پسر امام موفق اور انکے پسر امام ابراہیم ثانی
اور انکے پسر قاضی محمد ثانی ہوئے۔

قاضی محمد ثانی ابن امام ابراہیم ثانی خلیفہ عباسیہ امیر المومنین مہدی باللہ (متوفی ۱۹۲۹ء)

عہد سلطنت میں قلعہ ٹھٹھہ صوبہ سندھ کی حکومت کے عہدہ پر مامور تھے۔ اس طرح بنو عباس بنو قاضی محمد ہی پہلے بزرگ ہیں جو دوسری صدی ہجری کے وسط میں ہندوستان میں تشریف لائے۔ قاضی محمد حاکم قلعہ ٹھٹھہ کے پسر قاضی عبد الملک اور ان کے پسر قاضی قاکم اور ان کے پسر قاضی احمد اور ان کے پسر قاضی علی ثانی اور ان کے پسر قاضی یحییٰ اور ان کے پسر قاضی احمد ثانی اور ان کے پسر قاضی علی ثالث ہوئے جو قاضی خواجگی کے لقب سے مشہور تھے۔ قاضی عبد الملک کے وقت سے قاضی علی خواجگی تک بنو عباس سلاطین دہلی کے قاضی لشکر اور درباری اور امرا ہوتے رہے۔

قاضی علی خواجگی کے پسر قاضی محمد ثالث اور ان کے پسر قاضی حامد اور ان کے پسر قاضی صدر (صدر الدین) اور ان کے پسر قاضی محمود اور ان کے پسر قاضی مسعود اور ان کے پسر قاضی کمال الدین اور ان کے پسر قاضی عین الدین اور ان کے پسر قاضی میر اور ان کے پسر قاضی ضیاء الدین اور ان کے پسر قاضی محمد رابع اور ان کے پسر مخدوم تاج الدین ہوئے۔

مخدوم شیخ تاج الدین ابن مخدوم شیخ محمد عباسی (جیسا کہ مقدمہ کتاب میں مذکور ہو چکا ہے) مع اپنے بھائی شیخ سراج الدین کے بادشاہ دہلی کی طرف سے راجہ جوہاں حاکم صوبہ بھوجپور (جو اب ضلع غازی پور مشہور ہے) کی سرکوبی کے لیے سید پور بہتیری آئے اور راجہ کو شکست دیکر پرگنہ ندی کی حکومت کا فرمان حاصل کیا۔ کچھ عرصہ بعد ان کے بھائی شیخ سراج الدین صوبہ گڑنگال جا کر وہاں آباد ہو گئے اور یہ خود ہمیں سید پور میں رہے۔ ان کی اولاد اب بھی وہاں موجود ہے اور شاہی معافی کے موافقات پر قابض و متصرف ہے۔ ان کی قبر سید پور ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر موضع حسن پور بھٹولیس ہے۔

مخدوم شیخ تاج الدین عباسی کے پسر شیخ حسین اور ان کے پسر شیخ اعلیٰ اور ان کے پسر شیخ مظفر اور ان کے پسر شیخ منہاج الدین ہوئے۔

مخدوم شیخ منہاج الدین ابن مخدوم شیخ مظفر عباسی کے چار پسرین بنو الدین

ومعین الدین وعلی الدین ہوئے۔ ان میں سے اول الذکر تینوں فرزندان تحصیل علوم کرنے کے بعد نوجوانی میں اپنے والد ماجد کے سامنے ہی لا ولد فوت ہوئے۔

مخدوم شیخ علی الدین عباسی معروف بہ مخدوم شیخ علی پسر حجام مخدوم شیخ منہاج الدین عباسی کا نام ایک روایت میں رکن الدین بھی آیا ہے۔ انکی عمر صرف دس سال کی تھی جب انکے پڑھے لکھے بھائیوں کی وفات ہو گئی۔ انکے والد ماجد کو عالم و قابل فرزندوں کی وفات کا صدمہ تو تھا ہی اسکے ساتھ یہ غم بھی تھا کہ انکے بعد خاندان سے علم و فضل کا شرف جاتا رہے کیونکہ شیخ علی اس وقت کم سنی کے ساتھ ساتھ کھیل کود کی طرف رغبت رکھتے تھے۔ ایک روز انکے والد اپنی کتابوں کو دیکھ کر جو دھوپ میں پھیلی ہوئی تھیں آبدیدہ ہوئے انھوں نے انکو روتا ہوا دیکھا تو پوچھا کہ رونے کی کیا وجہ ہے۔ وہ بولے کہ ان کتابوں کے قدر دان جو تھے وہ تو رخصت ہو گئے اور میں بوڑھا ہوا اور تم کم عمر اور کھیل کود میں پڑے ہو میرے بعد یہ کتابیں پڑی رہیں گی اور میری نسل میں اور کوئی نظر نہیں آتا کہ ان کو پڑھے اور ان سے فائدہ اٹھائے۔ بس تا یہ کہ انکی شامل حال ہوئی۔ انکے قلب نادان نے پٹا کھایا۔ اور انھوں نے باپ سے عرض کیا کہ آپ پریشان نہ ہوں میں تحصیل علم کر ڈنگا۔ یہ کہہ کر سالہ صفت ایمان ہاتھ میں لیکر اسی وقت چل کھڑے ہوئے کہ ظفر آباد (جوابل علم و عمل کا مسکن تھا) جا کر علم حاصل کریں۔ آبادی سے تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ ایک پیر مرد بزرگ صورت کا سامنا ہوا۔ انھوں نے بعد سلام علیک کے پوچھا ”اے ہونہار بچے کہاں چلے“ انھوں نے جواب دیا کہ علم حاصل کرنے جاتا ہوں۔ انھوں نے ان کو ذرا سی شکر عنایت کی اور فرمایا کہ ”اسکو کھا لو۔ تمہارا مقصد حاصل ہو گیا۔ اب واپس جاؤ“ تعمیل کرتے ہی انکی آنکھیں کھل گئیں اور دل جاگ پڑا اور علوم ظاہری و باطنی کے دروازے کھل گئے۔ یہ واپس چلے تو انھوں نے پھر بلایا اور بزرگانہ شفقت و مہربانی کے ساتھ اپنی زنبیل سے ایک پان کا بیڑا نکال کر ان کو دیا اور فرمایا کہ یہ اپنے والد کو دیدینا اور

کہنا کہ حضرت انحضرتؐ نے سلام کہا ہے تب یہ واپس ہوئے اور چند قدم چل کر وہ پان بھی خود ہی کھالیا۔ چونکہ گھر سے نکلے ہوئے انکو تھوڑی سی دیر ہوئی تھی اسلئے ان کو واپس آنا دیکھ کر انکے والد کے قدیم خادم شیخ شہاب نے پکار کر کہا۔ ”یارو دیکھو شیخ علی عالم و فاضل ہو کر آ بھی گئے“ یہ سیدھے اپنے والد کے حضور میں گئے جواب تک وہ دھوپ میں بھلی ہوئی کتابیں بھی نہیں اٹھا چکے تھے اور دست برداشتہ ایک کتاب لیکر اسکو پڑھنے لگے اور اسکی عبارت کے معانی اور مطالب عقلی اور نقلی طریقہ پر بیان کرنا شروع کر دئے۔ انکے والد یہ رنگ دیکھ کر حیران اور ششدر ہوئے اور راجہ در یافت کیا۔ انھوں نے تمام سرگذشت سنائی۔ وہ بہت محظوظ اور مسرور ہوئے اور سجدہ شکر بجالائے اور ان سے حضرت انحضرتؐ کا فرستادہ پان مانگا۔ انھوں نے عرض کیا کہ وہ تمہیں نے کھالیا۔ اس پر وہ اور بھی خوش ہوئے اور فرمایا کہ ”تم نے ہمارا حصہ بھی لے لیا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔“ اس تاہید غیبی اور بخشش الہی کی بدولت انکے علم و فضل میں نونِ دوئی رات چوگنی ترقی ہوتی رہی اور یہ بڑے صاحبِ رشد و ہدایت ہوئے۔

مخدوم شیخ علی عباسی کے چار سپر شیخ طاہر شیخ مطہر و شیخ طیب و شیخ مطیب ہوئے انہیں سے شیخ طاہر عباسیان کا کوری کے اجداد میں تھے لہذا صرف انکی اولاد بھی جائیگی۔ انکے ایک سپر ابو البرکات ہوئے۔

مخدوم شیخ ابو البرکات سپر مخدوم شیخ طاہر عباسی اپنے زمانہ کے ایک صاحبِ باطن و عالم و قاری بزرگ تھے۔ اپنے کمال کے چھپانے کی غرض سے درس و تدریس شغل بنالیا تھا۔ سلاطین شرقیہ میں سے ایک بادشاہ نے ایک مرتبہ انکی اقتدا میں نماز پڑھی۔ انکی قرأت سکرانہ مسرور ہو کر موضع بھٹولی (پرگنہ بہتری) جاگیر میں نذر کیا۔ وہاں شاندار عمارتیں تعمیر ہوئیں اور یہ بفرغت اپنے علمی اور عملی مشاغل میں مصروف رہے۔ وہاں سے تھوڑی دور پر قصبہ سید پور میں اسی زمانہ میں ایک مجذوب بزرگ شاہ سمن رہتے تھے۔ یہ انکی

خدمت میں اکثر جاتے اور وہ اپنی بہت عنایت فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ انھوں نے ان سے فرمایا کہ ”میری گدڑی اور تیری اولاد قیامت تک رہیگی اور سب برساتی پانی ہیں کہ آیا اور گیا۔“ اس ارشاد کا یہ اثر ہوا کہ ان کے پسر قاضی خواجہ احمد کو سید پور کی قضا کی منصب ملا اور وہاں انکی اولاد اب بھی موجود ہے جن میں بہت سے افراد صاحبِ وجاہت و اہل کمال ہوتے آئے ہیں۔ انکا مزار سید پور میں زیارت گاہ ہے۔ ان کے مختلف ازواج کے لطین سے بارہ پسر ہوئے۔ ان میں سے آٹھ پسر تفرق اطراف ملک میں جا کر آباد ہو گئے اور چار پسر سید پور میں رہے۔ افسوس ہے کہ ان کے کل پسر ان کے نام نہیں دریافت ہو سکے۔ اول لڑکے ہیں قاضی عنایت اللہ اور آخر الذکر ہیں قاضی خواجہ احمد تھے۔

قاضی خواجہ احمد عرف قاضی خوجن پسر مخدوم شیخ ابوالبرکات عباسی سید پور میں رہے اور انکی اولاد اب بھی وہاں موجود ہے۔ ان کی اولاد میں حضرت شاہ محمد افضل آبادی (متوفی ۱۲۳۴ھ) اور ان کے برادر زادہ و داماد و جانشین حضرت شاہ محمد یحییٰ معروف شاہ خوب اللہ آبادی (متوفی ۱۲۴۴ھ) بھی تھے جن کا دائرہ شہر الہ آباد میں اب بھی موجود اور دائرہ شاہ اجل کے نام سے مشہور ہے۔ اور سلسلہ سجادگی برقرار و قائم ہے۔ قاضی خوجن کی اولاد کا مختصر شجرہ جو کمری شیخ اسد اللہ عباسی سید پوری کی عنایت سے دستیاب ہوا ہے بطور شجرہ نمبر (الف) شامل کتاب ہذا ہے۔

قاضی عنایت اللہ ابن مخدوم شیخ ابوالبرکات عباسی سید پور سے منتقل ہو کر قنوج آئے فیض بخش علوی اور قاضی القضاۃ مولوی نجم الدین علی خاں بہادر علوی کلنڈر گانہ نے اپنے اپنے تصانیف میں انکا نام قاضی عنایت اللہ لکھا ہے مگر قاضی عابد علی خاں عباسی نے انکا نام قاضی نعمت اللہ لکھا ہے۔ چونکہ وہ دونوں صاحبانِ معصرتھے اور قاضی صاحب سے پہلے گزرے ہیں اور انکا زمانہ پیشرو اجداد سے قریب تر تھا اسلئے ان کی روایت کہ قاضی عنایت اللہ نام تھا صحیح ماننا چاہئے۔ البتہ اس بارہ میں کہ کاکوری کا منصب قضا

سب پہلے قاضی عنایت اللہ کو حاصل ہوایا انکے دتے قاضی شیخ کلاں کو تفویض ہوا قاضی عابد علی خاں عباسی کی روایت صحیح مانی جائے گی کیونکہ چشمہ فیض کے ابتدائی صفحات میں مرقوم ہے کہ "فرزند ان قاضی عنایت اللہ منصب تضاے ایجا از حضور سلاطین تیموریہ حاصل کردہ نیز آباد شدند" اور صفحات مابعد میں مذکور ہے کہ "قاضی عنایت اللہ ہر گاہ کا کوری ہو آباد شد رکسے قاضی آنجا بنود خدمت تضاے ایجا را از حضور بادشاہ وقت حاصل کردہ سکونت اختیار کردند" معلوم ہوتا ہے کہ عبارت دوم میں کتابت کی غلطی ہوئی اور قاضی عنایت اللہ کے الفاظ کے قبل فرزند ان کا لفظ لکھنے سے رہ گیا۔

قاضی شیخ عنایت اللہ کے پسر شیخ فضل اللہ ہوئے اور انکے پسر قاضی شیخ کلاں عباسی ہوئے۔ انکا حال شجرہ نمبر ۲ میں ملاحظہ ہو۔



شجرہ نمبر ۲

قاضی شیخ کلاں نمبر۹ قاضی عنایت (نعت اللہ عباسی شجرہ)

قاضی شیخ کلاں عباسی (وفات قبل ۹۰۰ھ) نے بادشاہ دہلی سے قضاۃ کا فرمان حاصل کیا اور قاضی اول قصبہ کاکوری ہو کر یہاں تشریف لائے چنانچہ قاضی عابد علی خاں عباسی صبح وطن میں لکھتے ہیں: "موسو دایں اور اراق از والد مرحوم و از دیگر بزرگانی شنود کہ راجہ ساتا بوجہ فردوغی در عہد سلطان شرقی بدست یکے از آبائے من قاضی شیخ نام مقبول و مقهور شد بعد ازاں براسے معموری این معمورہ مامور شد ندوبہ گلزار پور موسوش گردانیدند کہ ازاں ہنگام تا ایندم بلا فصل نقل اینجا آباد و مرجع داد بیدادیم بلکہ مبغیر مودند کہ بارہا اندرین بارہ با شیخ ضامن موصوف مباحثہ ظریفانہ ماند و از ہر دو سو تو جہیات و مادیات پسندیدہ عقلاً و نقلاً مبایاں آمد و گاہے کیسوںہ شد۔ انکے فرزند رشید قاضی پیارہ کے نام کا فرمان (جسکی نقل صفحات مابعد میں ملے گی) بھی ظاہر کرتا ہے کہ انکی وفات کے بعد وہ فرمان قاضی پیارہ کو عطا ہوا تھا یعنی انکے نام کا بھی کوئی فرمان تھا جو دست برد زمانہ سے تلف ہو گیا۔ انھوں نے کاکوری میں سکونت اختیار کی اور قصبہ کا نام گلزار پور رکھا۔ یہ نام اُس زمانہ میں کاغذات میں درج ہوتا رہا لیکن زباں زد خاص و عام نہیں ہوا اور پرانا نام ککور گڑھ بھی نہ رہا بلکہ کاکوری مشہور ہوا جو اب صرف ہندوستان میں نہیں بلکہ دنیا بھر میں مشہور ہے۔

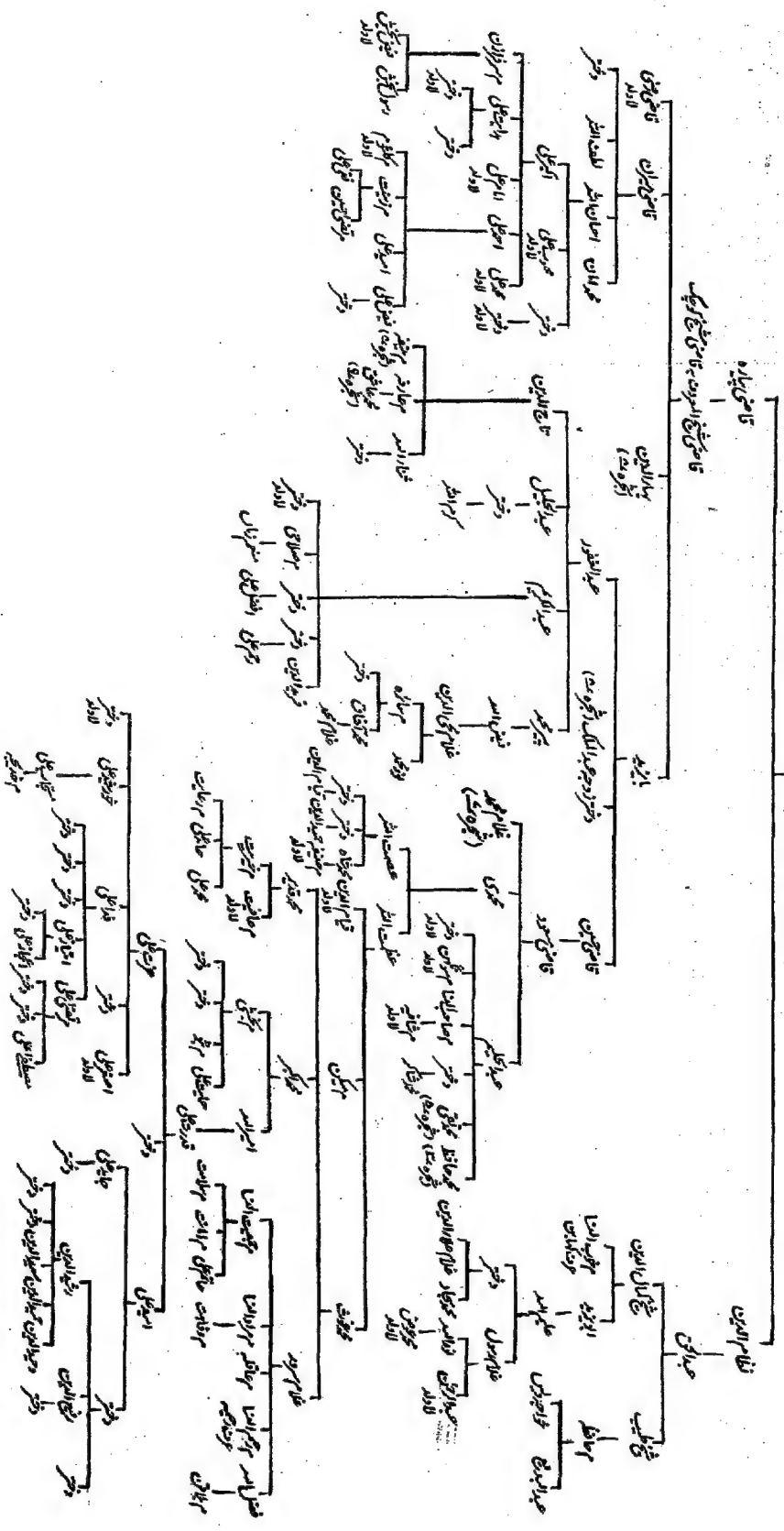
افسوس ہے کہ صحت کے ساتھ نشان نہیں ملتا کہ کس جگہ پر ابکا مسکو نہ مکان تھا لیکن جیسا مولوی مقبول الدین علوی فرماتے ہیں قرین قیاس ہے کہ جو قطعہ اب اعاطہ کرامت اللہ خاں کے نام سے موسوم ہے اسی میں یہ اگر آباد ہوئے تھے۔ اسی گوشہ آبادی کے جوار میں مندرجہ ذیل آثار قدیمہ موجود ہیں جو اسکے شاہد ہیں کہ یہی تختہ انکے تحت تصرف میں آیا تھا۔

نحوه پاره

مجموعه پاره ۱۴۲۰۴۸

فاصله بین شغل الموند به فاصله بین شغل کارهای

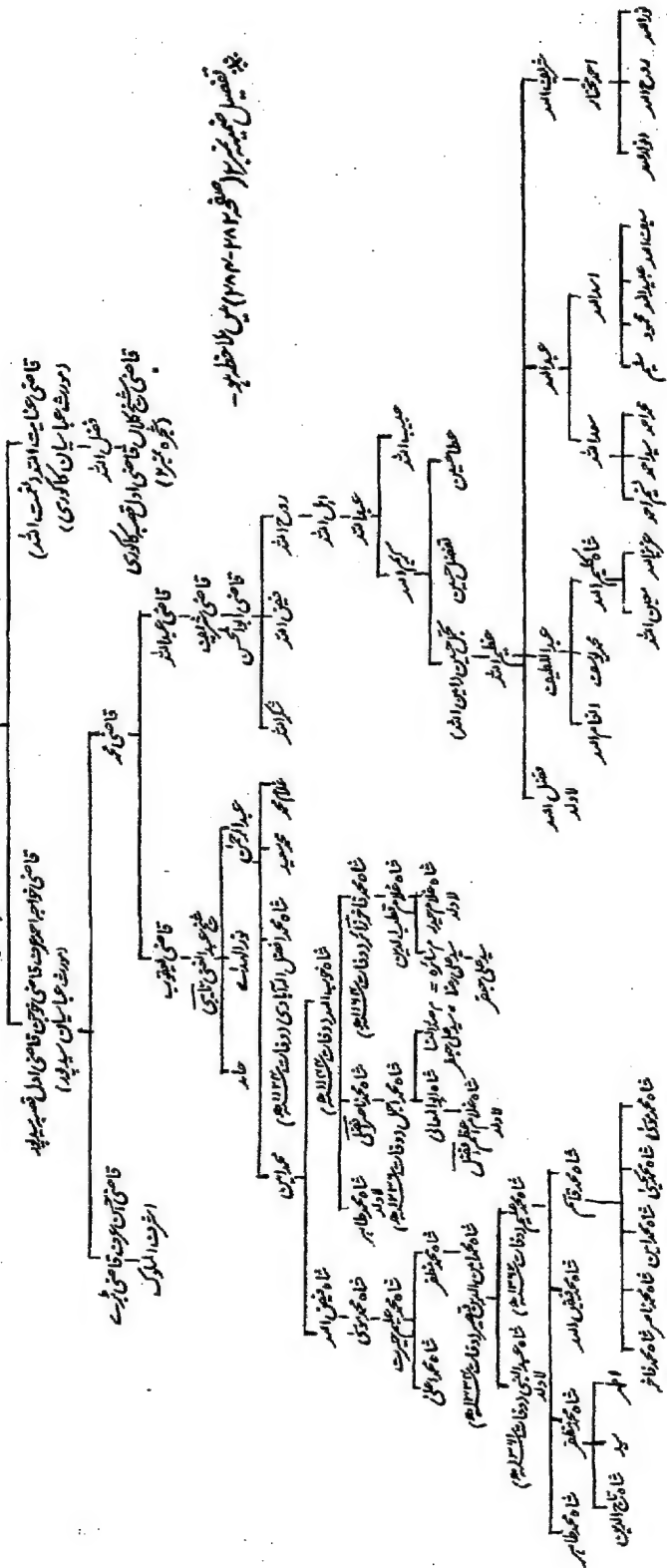
محاسبات کاروری



شجرہ منبرا (الف) متعلقہ صفحہ ۴۶

محضر شریعہ عباسیان سید ابوبکر بن علی رضی اللہ عنہما

مخدوم شیخ ابوالکبر بہت کمال کا شیخ طاہر عباسی (شجرہ ہند ۱)



(۱۱) اسی جانب آبادی کے کنارہ پر سالاری مالاب واقع ہے جسکے مشرقی کنارہ پر حضرت سید سالار سعود غازی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ اس مزار کے متعلق قاضی عابد علی خاں عباسی نے صبح و ظن میں لکھا ہے ”وہم قاضی محمد حافظ مرحوم و مغفور کہ در زمانہ خود از عمدہ ترین اہل درع و تقویٰ بودند حضرت سید سالار را بنجواب دیدند و پرسیدند کہ مزار تقدس مدار در بہر اہج مشہور وہم قبرے در قصبہ میں است۔ فرمودند ہاں انگشتے از دست من آنجا دفن است“ اس مزار کی ہنگامی و غیرہ کے سلسلہ میں ساری مالاب اور اسکے جوار کی زمین کی معافی کے فراہم جنگی نقل آئندہ صفحات میں ملے گی انکی اولاد کے پاس موجود ہیں۔

(۱۲) حضرت سید سالار کے مزار کے شمال میں تقریباً چار سو قدم کے فاصلہ پر قاضی شیخ کلاں کے پرپوتے حضرت قاضی رضی عباسی (شجرہ ہذا کی قبر ہے۔

(۱۳) احاطہ کرامت اللہ خاں میں ساگر مالاب کے کنارہ پر ایک قدیم عمارت کی ایک تختہ سہ دری کی دیوار بوسیدہ حالت میں اب بھی موجود ہے جو متولیوں کے مسکنہ مکانات کی یادگار ہے۔ اسکے متعلق چشمہ فیض میں بایں الفاظ اشارہ ہے کہ ”وایں مالاب ساگر کہ پائین خانہ شیخ خیر اللہ و شکر اللہ اجداد شیخ غلام قادر واقع است“۔ یہ حضرات قاضی رضی عباسی کے حقیقی بھائی قاضی بہار الدین عباسی کی اولاد میں تھے اور قاضی بہار الدین اپنے والد قاضی شیخ کو چاک کے بعد متولی منصب مقرر ہوئے تھے۔

قاضی شیخ کلاں کے دو فرزند شیخ نظام الدین و شیخ پیارہ ہوئے۔

شیخ نظام الدین پسر اول قاضی شیخ کلاں عباسی کی پسری اولاد اب باقی نہیں ہے دختر ہی اولاد کا کوری اور بنجورا اور سندیلہ میں موجود ہے۔ کا کوری میں اسطرح ہے کہ انکے پوتے شیخ کمال الدین کی دختر کا عقد انکے بھائی قاضی پیارہ کے نیا کر میں قاضی سعود بن قاضی حسین کے ساتھ ہوا جن کی اولاد میں موجودہ وقت کل عباسیان کا کوری ہیں۔ اور

دختری اولاد جو دیگر قببات میں ہے اب کا کوری سے تعلقات نہیں رکھتی۔ کئی کئی پشتیں گزر چکی ہیں اور ان لوگوں کی سکونت اپنے اپنے دادہیلی مقامات پر ہے۔ اسلئے صرف اتنے پر اکتفا کی جاتی ہے کہ اولاد دختری میں صرف ایک نسل کے نام شجرہ میں آجائیں تاکہ عند الضرورت تلاش میں مدد مل سکے۔ شیخ نظام الدین کے ایک پسر عبدالحق ہوئے جو ۹۹۲ء میں بقید حیات تھے۔

شیخ عبدالحق کے دو پسر شیخ طیب اور شیخ کمال الدین ہوئے۔ شیخ طیب پسر اول شیخ عبدالحق عباسی کے زوجہ منکومہ سے صرف ایک دختر بی بی حلقہ ہوئیں اور غیر کفو اولاد میں ایک پسر محمد جعفر اور ایک دختر مسماۃ راجی ہوئے۔ اس غیر کفو اولاد کی نسل کا اب پتہ نہیں ہے کہ کیس جاتی بھی ہے یا نہیں۔

بی بی حلقہ بنت شیخ طیب عباسی کا عقد اہل برادری میں مخدوم شیخ قیام الدین برادر مخدوم شیخ سعدی صدیقی کا کوری کے خاندان میں ہوا۔ ان کے دو پسر عبدالباقی و غلام دیس ہوئے یہ دونوں صاحب اولاد ہوئے۔ مزید حالات کے لیے ان کے دادہیلی شجرے ملاحظہ ہوں۔

شیخ کمال الدین پسر مخدوم شیخ عبدالحق عباسی کے ایک پسر ابو زید اور ایک دختر حوب النساء ہوئے۔ ان بی بی حوب النساء کا بی بی کا عقد حبیبہ اور پسر کو ہو چکا ہے قاضی مسعود ازہار قاضی پیارہ عباسی (شجرہ ذرا) کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد کی تفصیل آئندہ صفحات میں ملے گی۔

شیخ ابو زید پسر شیخ کمال الدین عباسی کے ایک پسر علیم اللہ ہوئے۔ ان کے ایک پسر غلام رسول اور ایک دختر ہوئے۔

ان دختر کا عقد سندیلہ میں شاہ روح اللہ ازہار شاہ علاء الدین سندیلہ کے ساتھ ہوا

انکے دو پسر محمد سجاد اور غلام علار الدین ہوئے۔ انکی اولاد سندیلہ میں موجود ہے۔ اپنے
جد امجد کی درگاہ کی جانشینی و سجادگی انسے متعلق ہے۔
شیخ غلام رسول پسر شیخ علم اللہ عباسی کے دو پسر عبد الرحمن و نور اللہ ہوئے۔
شیخ عبد الرحمن پسر اول شیخ غلام رسول عباسی بنگ خور مشہور تھے یہ لاؤلف فوت ہوئے
شیخ نور اللہ پسر دوم شیخ غلام رسول عباسی کے ایک پسر محمد عوض عرف اگماؤن ہوئے
جکا عقد شیخ بدیع الدوراں کی دختر کے ساتھ ہوا ۱۲۱۲ھ میں لاؤلف فوت ہوئے۔ انکی وفات
پر شیخ نظام الدین عباسی کی پسری اولاد کا خاتمہ ہو گیا۔

قاضی شیخ پیارہ پسر دوم قاضی شیخ کلاں عباسی

قاضی شیخ پیارہ (وفات ۲۰ ربیع الاول ۱۰۰۰ھ) پسر دوم قاضی شیخ کلاں عباسی کے
نام کے متعلق صاحب تذکرہ مشاہیر کاکوری (صفحہ ۶۹) میں لکھتے ہیں کہ ”انکے نام میں مختلا
ہے۔ منشی فیض بخش کاکوری اپنے نسب نامہ موسومہ چشمہ فیض میں انکو بجائے بہاری کے
پہاڑی بہائے ہندی لکھتے ہیں اور قاضی عابد علی خاں اپنے رسالہ صبح وطن میں قاضی پیارہ
لکھتے ہیں۔ قاضی خادم حسن علوی کاکوری تاریخ قصبہ کاکوری میں انکا نام قاضی بہاری
اس دلیل سے لکھتے ہیں کہ سلطان سکندر لودی کا فرمان عہدہ قضا انکے نام کا مجلد حقیقت بندہ
ضلع لکھنؤ میں موجود ہے جسکا سنہ تحریر ۹۰۷ھ ہے۔“

”تاریخ فرشتہ“ مقالہ دوم ذکر سلطان سکندر لودی (صفحہ ۱۰۲) میں مرقوم ہے کہ ”جو غلام
خاں حبیب الحکم بجانب دہلی متوجہ شد صفر آں خبر شنیدہ قبل از رسیدن خواص خاں در شب شنبہ
ماہ صفر ۹۰۷ھ صبح توسع ماتہ از قلعہ برآمدہ پیش سلطان سپہل رقت و قید گشت و خواص خاں دہلی
را تصرف شدہ بکومت مشغول گشت و قتل است کہ زنا را در سے یو دین نام در موضع کا پتھن
سکونت داشت روزے در حضور مسلمانان اقرار کرد کہ اسلام حق است و دین من نیز درست است۔“

ابن سخن ازوشائع شدہ گوش علمار سید قاضی پیارہ و شیخ بدر کہ در لکھنوتی بردند و بہ نقیض یکدیگر
نثرے میدادند اعظم ہمایوں بن خواجہ بایزید حاکم آل ولایت زنار دار رابع قاضی و شیخ مذکور
بخدمت بادشاہ پنہیل فرستاد۔

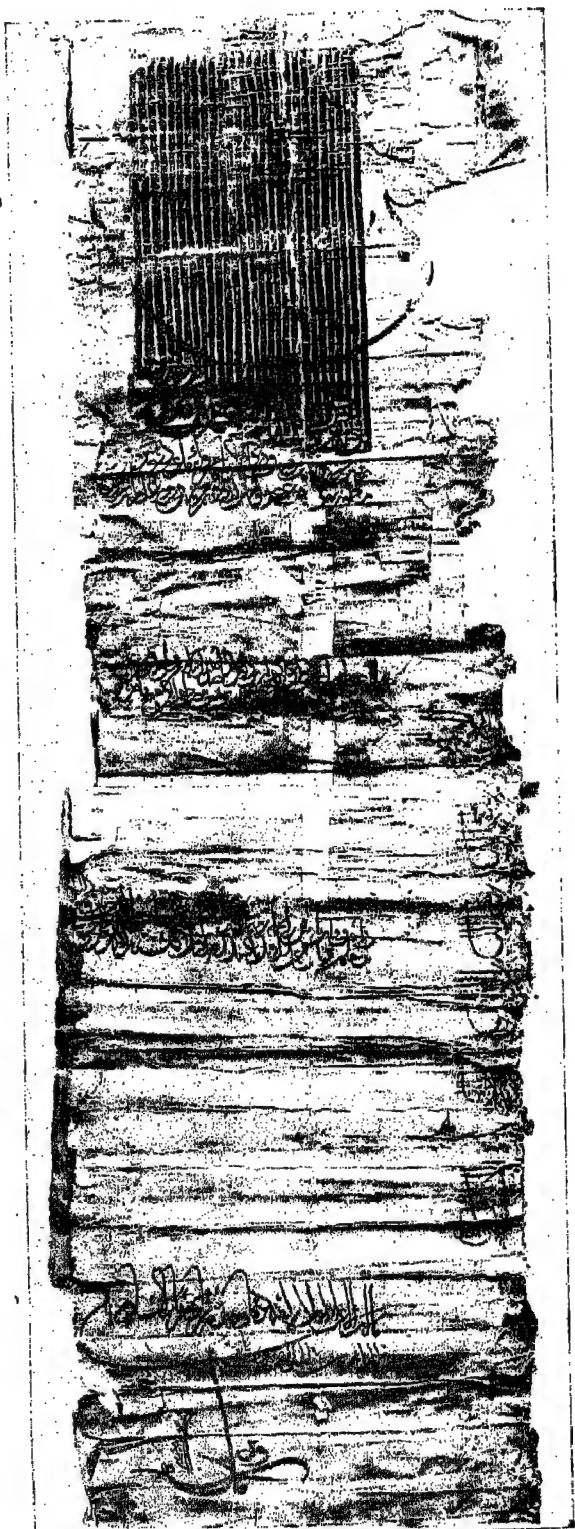
سلطان سکندر لودی بادشاہ دہلی کے عہد ۸۹۴ھ تا ۹۲۳ھ کا ایک فرمان قاضی
ولی چدر خاں ابن قاضی سہمی علی خاں (شجرہ نمبر ۴) کے پاس موجود ہے جو اگرچہ بہت کہنہ اور
بوسیدہ ہے اور ایسے خط میں لکھا ہوا ہے کہ تمام و کمال صحیح طور پر پڑھا نہیں جاتا نقطے بھی بہت
کم دئے ہیں اور بعض حروف بھی مٹے ہوئے ہیں تاہم اس میں قاضی پیارہ کے حروف و الفاظ بہت
اچھی طرح پڑھے جاتے ہیں۔ اس فرمان کی نقل درج ذیل ہے۔ جو الفاظ پڑھے نہیں جاسکے
انکی جگہ خالی چھوڑی گئی ہے۔

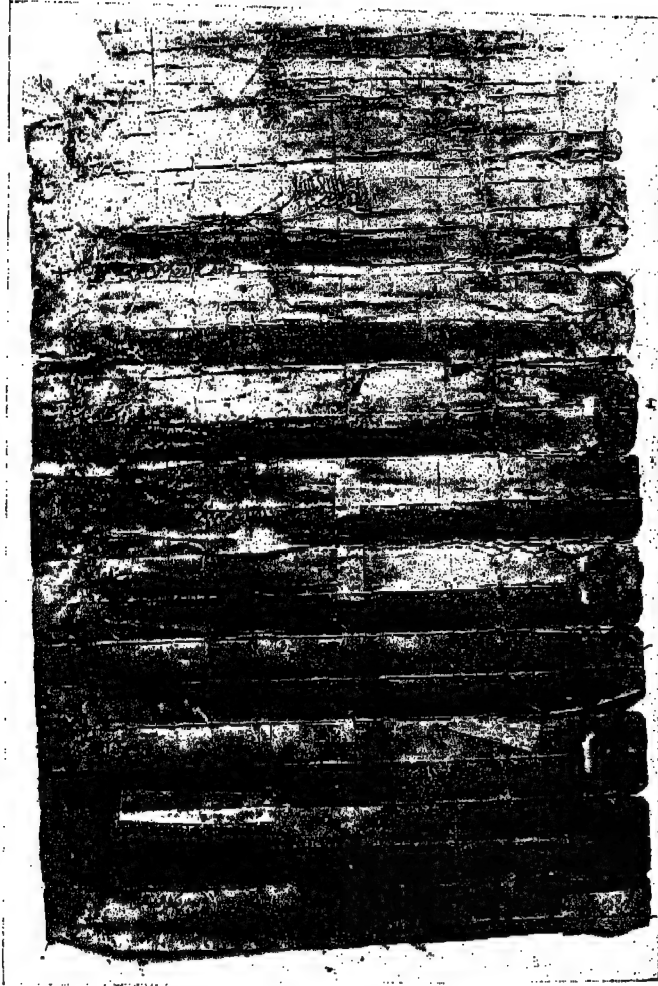
عبارت بخط طغریٰ

چوں بحضرت شریعت رفعت و درگاہ عالم پناہ خسروانہ ماعرضہ داد کہ بر
طبق سند مسطور شدے عرضہ بنوشت از دوفور مرحمت و فرط طاعت

۱۔ بعضے گویند لکھنوتی عبارت است از گور ونگالہ اکنار دریائے بزرگ و بعضے گویند از گور تا سرحد بہار لکھنوتی است
و از آن طرف گور تا بنارس و اکنار دریائے بزرگ بنگالہ باشد و اور تحقیق نیز جنگ گویند از این فرشتہ مقالہ ہنقم ص ۲۹۳
اساتذہ کلہ پٹیا بڑنیکا میں ہے کہ شہر گور دریائے گنگا کے بوب کے کنارے پر شہر الہ کے جنوب میں آباد تھا۔
سلطان سلاطین کی آمد کے قبل گیارہویں صدی عیسوی میں گور کے بادشاہ کشمیر نے اپنے فرشتہ تہوج اور نیپال اور اڑیسہ
کے کنائے تک پہنچائے اور گور کا نام بدل کر اپنے نام پر لکھنوتی رکھا جو لکھنوتی مشہور ہے ۱۲
۲۔ اتم اکھروف عرض کرتا ہے کہ نقشہ صوبہ بنگالہ سے معلوم ہوا کہ کلکتہ سے شمال میں تقریباً دو سو میل کے فاصلہ
پر گور آباد تھا اور اسکے مقابل میں دریائے گنگا کے بچیم کے کنارہ پر راج محل آباد ہے۔

عکس فرمان سلطان سکندر لودی بنام قاضی پیمار (صفحه ۵۲)





عکس فرمان سلطان جلال الدین محمود اکبر بادشاہ غازی
بنام قاضی حسین و عبدالغفور (صفحہ ۵۴)

فرمودہ... با اصحاب مناصب دولت... دینی غالباً صدر اسکیہ مع فراخی دربارہ
وجہ معاش منصب قضا و تولیت در سواد قصبہ کا کوری سبق مصطفیٰ آباد...
قاضی شیخ کلاں داشت وفات یافت ممر آن جملہ... با مناصب مطہرہ بر
قاضی پیارہ پسر او مقرر و ستیقم دارد بر حکم فرمان الاعلیٰ... با پسندیدہ اقتد
بمشیت اللہ تعالیٰ و بالاکام الاعلیٰ اعلاہ اللہ کریما و تعدہ شرقا و
غربا... فی العاشر من الشهر... پنجرہ نضلی

یہی فرمان ہے جب کا عکس مجلد حقیقت بند و بست میں شامل ہے اور جس میں اچھی طرح نہ پڑھے
جانے کی وجہ سے قاضی خادم جن نے قاضی بہاری سمجھا ہے۔ چونکہ اصلی فرمان میں قاضی پیارہ
ہائے ہوز کے ساتھ پڑھ لیا گیا ہے اور یہی املا تاریخ فرشتہ میں بھی ہے لہذا اب کوئی شک باقی
نہیں رہتا کہ صحیح نام قاضی پیارہ ہے۔

صاحب چشمہ فیض انکے متعلق لکھتے ہیں: "خدمت قضا بقاضی بہاری متعلق شد۔
اگرچہ پسر کو چک بود اما بسبب علم فضل بر برادر بزرگ شرف داشت لہذا لیاقت اس کار
اور اورد" اسکی تصدیق تاریخ فرشتہ کے مذکورہ بالا اقتباس سے بھی ہوتی ہے کہ انکی قابلیت
ایسی تھی کہ دربار شاہی میں ایک مسئلہ شرعی کی بحث کے سلسلہ میں پیش ہوئے۔ اسی بابہ کے
بعد جو ۹۸۷ میں بادشاہ کے روبرو بمقام سنبل ہوا تھا فرمان مندرجہ صدر قاضی پیارہ کو
عطا ہوا جس کا سنہ تحریر ۹۸۷ء ہے۔

قاضی شیخ پیارہ کے ایک پسر قاضی شیخ ہوئے جو اپنے دادا کے ہمنام تھے۔
قاضی شیخ المعروف بہ قاضی شیخ کو چک روفا ت یکم ربیع الاول ۱۰۰۰ھ پسر قاضی
پیارہ عباسی کا لقب شیخ دانشمند تھا۔ چونکہ یہ اپنے دادا کے ہمنام تھے اسلئے یہ قاضی شیخ
کو چک اور وہ قاضی شیخ کلاں کے نام سے مشہور ہوئے۔ صاحب چشمہ فیض لکھتے ہیں۔

”ادہم قاضی شیخ نام داشت وہ کوچک شہرت داشت وایں قاضی سوائے خدمت قضا خدمت تولیت کا کوری ہم بسند بادشاہی میداشت۔“ انکے چار پسر قاضی بایزید و قاضی بہاء الدین و قاضی میران و قاضی رضی ہوئے۔

قاضی بایزید (وفات قبل ۹۹۹ھ) پسر اول قاضی شیخ کوچک عباسی اپنے والد کے بعد قاضی قصبہ رہے چشمہ فیض میں ہے۔ قاضی بایزید کہ فرزند ان اور شہداء اعتبار پیدا کر دند۔ ذاتی شخصیت و دو جاہت میں ممتاز تھے۔ انکی اولاد نسلاً بعد نسل کا کوری میں موجود و آباد ہے۔ انکے بھائیوں کی پسر اولاد اب یہاں نہیں ہے البتہ قاضی بہاء الدین کی اولاد پری سندیلہ میں موجود ہے جسکی تفصیل شجرہ نمبر ۹ میں ملاحظہ ہو۔ انکے دو پسر شیخ حسین و شیخ عبد الغفور اور ایک دختر ہوئے ان دختر کا عقد ان کے چچا قاضی بہاء الدین کے پسر شیخ عبد الملک کے ساتھ ہوا انکی اولاد شجرہ لمبرہ میں ملاحظہ ہو۔

قاضی حسین پسر اول قاضی بایزید عباسی اپنے والد کے بعد قاضی قصبہ ہوئے۔ سلطان جلال الدین محمد اکبر شہنشاہ ہند کا عطیہ فرمان جو انکے اور انکے بھائی شیخ عبد الغفور کے نام پر قاضی ولی حیدر خان (شجرہ نمبر ۴) کے پاس موجود ہے۔ یہ بھی بہت بوسیدہ حالت میں ہو و اس میں بھی آخری سطر کے اکثر الفاظ نہیں پڑھے جاسکے ہیں۔ اسکی نقل درج کی جاتی ہو و ہولہذا ”هو الغنی“

فرمان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی مہر جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی

دریں وقت حکم فرمودیم کہ چوں مواجہی پانصد و پنجاہ و پنج بیگہ زمین بموجب فرمان عالی شان باسم شریعت کتاب فضیلت آیات قاضی بایزید قاضی پرگنہ کا کوری از سرکار لکھنؤ و جامعہ بتاریخ ۲۲ شہر ربیع الثانی ۹۹۹ھ گزشتہ و از جملہ اراضی مذکورہ مواجہی یک صد و ہفتاد و سہ بیگہ زمین از سواد قصبہ موضع دلیہ

بازرع سید پورا پر گئے مذکورہ بموجب ضمن دروجہ مدد معاش قاضی مشار الیہ ابناء
 او مقرر ہوئے مشار الیہ و دیعت حیات پڑھ و پر گئے مذکورہ بخالصہ شریفیہ انتقال
 یافتہ دریں ولا شخت آب فضیلت اکتساب شریعت آیات قاضی حسین
 و عبد الغفور فرزند ان متوفی مذکور بدرگاہ خلائق پناہ آمدند بدو صبح برسید
 بجلیہ علم آراستہ اند و از ممد و دیگر و ہمیشی ندارند بحسب استحقاق مشار الیم از
 ابتدائے خلیفہ ایں سال از اضنی مذکورہ از حال ضمن دروجہ مدد معاش مشار الیم
 معین و مقرر شد و امجدیل القدر تضاے پر گئے مذکورہ را با شریعت آب فضیلت آیات
 قاضی حسین مذکور تفویض فرمودیم چنانچہ از کمال دیانت و پربزرگاری او
 متصور است بلوازم و مراسم امر مذکور قیام نمایند و حاصل از اضنی مذکورہ را سال
 بسال صرف معیشت خود نموده بامر مذکور و دعائے دوام دولت قاہرہ مشغول باشند
 قدغن باید کہ عمال و متصدیان مہمات سرکار مذکور تخصیص کردی و صاحب تہام
 و صیغہ دار و کارکن حال و استقبال آن پر گئے برس موجب مقدمان زمین مذکورہ
 را بتصرف ایشان گذارند و در اتمار و استقرار ایں حکم کوشیدہ تغییر و تبدیل بدال
 راہ ندہند و تغلب بالوجہات و انحرافات و عوارضات چون قلعہ و پیشکش و سادی
 و جرمانہ و مضابطانہ و ازینم و صدجہی قانون گوئی و تکرار زراعت خود کاشتہ و باغات
 محرقہ و کل تکالیف دیوانی فراحت نہ رسانند ہر سالہ فرمان مجددہ طلبند و اگر از محال
 دیگر مدی یا باز یافت نمایند

بملاحظہ عالیجناب صدارت پناہ افادت و شگاہ واقف موافق العلوم و احکم
 کاشف غوامض المسائل علی الوجہ الاتم سلالہ اعظم المشائخ فی الاصلین از بحرین
 الشریفین مربی العلماء و الفضلاء مقوی الصلحا و الاتقیاء معین الدین شیخ عبد الباقی صدر
 اس عبارت کے نیچے چند مہرین ثبت کی ہوئی ہیں۔ انوس کہ انکے پڑھ لینے میں

قیل صرہا ہر مہر کے ملحق اطلاع یابی کی تاریخیں محرم ۹۸۳ھ کی لکھی ہوئی ہیں۔
قاضی حسین کے صرف ایک پسر قاضی مسعود ہوئے۔

قاضی مسعود پسر قاضی حسین عباسی اپنے والد کے بعد عہدہ قضا پر ممتاز رہے انکا
عقد بی بی خوب النساء عرف کھابن بی بی بنت شیخ کمال الدین نمبرہ شیخ نظام الدین عباسی
شجرہ ہذا کے ساتھ ہوا۔ انکے تین پسر قاضی عبدالحکیم وقاضی محمدی وقاضی غلام محمد
ہوئے۔

قاضی عبدالحکیم (وفات ۲۹ ربیع الاول ۱۰۸۵ھ) پسر اول قاضی مسعود عباسی اپنے
والد کے بعد قاضی قصبہ ہوئے۔ اب کا کوری میں عباسیوں کی چھ سات پشت گز چکی تھیں
افراد خانہ لانی میں کافی اضافہ ہو چکا تھا اور آبائی مکانات میں گنجائش نہیں رہی تھی لہذا انھوں
نے سالاری مالاب کے جنوب میں اپنے لئے مکان بنایا جسکی طرف ذیل کے فرمان میں بھی اشارہ
یہ مکان غالباً قاضی صاحب کی موجودہ محسرا و دیر انخانہ کے مشرق میں تھا جو بعد کو مسمار ہو گیا۔
اسی وقت سے یہ خطہ محلہ قاضی گڈھی کے نام سے موسوم ہوا اور انکی اولاد نے وقتاً فوقتاً
اسی جوازیں اپنے اپنے واسطے علیحدہ علیحدہ مکانات تعمیر کئے۔ انکو سلطان بہادر شاہ بادشاہ
دہلی کے دربار سے جو فرمان عطا ہوا تھا اسکی نقل درج ذیل ہے:-

”متصدیان ہما ت حال استقبال پر گنہ کا کوری سرکار صوبہ اودھ بداند
درینو لا ظاہر شد کہ مالاب سالاری واقع قصبہ مذکور یا انام درگاہ شہداء رقبہ
سلطان الشہداء است و اہتمام درگاہ مذکور از قدیم شریعت و فضیلت پناہ قاضی
محمد عبدالحکیم تعلق دار دو مالاب مذکور کہ متصل آبادی سرائے قاضی مشارالیه
است آب آل بمردم سرائے مذکور احتیاج می شود اکثر سواد مالاب مذکور قابل
آبادی و نشاندن و زرخان است لہذا زمین سواد مالاب مذکور تالاب حوض کہ واقع
بلا فصل از سرائے مذکور است بہ قاضی مسطور دادہ شد تا بخاطر ہمواری رقبہ آباد

سازد و در زخاں نشاند و قدغن بلنج نماید کہ احدے بدون اجازت و رضائے قاضی مذکور
مداخلت نہ نماید و مالاب و سواد زمین آں در اختیار و تصرف مشارالیه دریں باب
تاکید تمام دانند۔ تحریر فی التاریخ دہم شہربیع الاول ۱۰۸۷ھ

مہر بہادر شاہ

انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے پہلا عقد چودھری شجاعت خاں ازبائر چودھری
مبارک خاں صدیقی کا کوری کی دختر کے ساتھ اور دوسرا عقد قصبہ سترکھ میں ہوا۔ زوہد اولے
صرف ایک دختر اور زوہ ثانیہ سے دو پسر محمد حافظ و محمد تقی اور تین دختر صاحب النساء
اور بی بی سونگھن اور ایک آور ہوئے۔

دختر اول قاضی عبد حکیم عباسی کا نام نہیں معلوم ہوا ہکا عقد شیخ ضیاء اللہ ابن شیخ ابو
ازفرزدان مخدوم شیخ سعدی صدیقی کا کوری کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر شیخ محمد شاکر
ہوئے جسکی اولاد میں چار پشت بعد شیخ روشن علی ہوئے جو لا ولد ہے۔

بی بی صاحب النساء عرف صاحبی دختر دوم قاضی عبد الحکیم عباسی کا عقد شیخ
محمد خرم ابن شیخ محمد اکرم مخدوم زادہ (لفظ ۱۴۰) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر بی بی
شافیہ ہوئیں جن کا عقد اپنے ماموں قاضی محمد حافظ کے پسر شیخ محمد اکبر عباسی (نجرہ)
کے ساتھ ہوا مگر لا ولد فوت ہوئیں۔

بی بی سونگھن دختر سوم قاضی عبد حکیم عباسی کا عقد سندلیہ میں ہوا مگر کوئی اولاد
نہیں ہوئی۔ انھوں نے ایک لڑکی پرورش کر لی تھی جسکے دو پسر خیر الدین و عین الدین
ہوئے۔ ان دونوں بھائیوں کے مزید حالات نہیں معلوم ہوئے۔

دختر چہارم قاضی عبد حکیم عباسی کا بھی نام نہیں معلوم ہوا۔ اہکا دامخ غریب ہو گیا
ناکھذا فوت ہوئیں۔

قاضی محمد حاکم پسر اول قاضی عبد حکیم عباسی کے متعلق شجرہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔
 شیخ محمد تقی۔ پسر دوم قاضی عبد حکیم عباسی کے متعلق شجرہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔
 قاضی محمد علی پسر دوم قاضی مسعود عباسی کی پسر اول ادلاہ اب کا گوری میں نہیں ہے البتہ
 جے پور میں موجود ہے۔ جیسا کہ آئندہ سطور میں واضح ہوگا۔ انکے دو پسر عظمت اللہ و عصمت اللہ
 ہوئے۔

شیخ عظمت اللہ پسر اول قاضی محمد تقی و پسر محمد غوث قیام الدین اور ایک دختر
 بی بی میکن ہوئے۔

بی بی میکن کا کچھ حال نہیں معلوم ہوا۔

شیخ قیام الدین پسر دوم شیخ عظمت اللہ عباسی کے ایک غیر کفو عورت کے بطن سے
 ایک پسر محمد واعظ ہوئے جس کا عقد مسماۃ جانی بنت (غیر کفو) قاضی عبد الاحد عباسی (شجرہ نمبر ۳)
 کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر مسماۃ خربوزیا ہوئیں۔ یہ دونوں ماں اور بیٹی محرم ۱۲۸۲ھ میں فوت
 ہو گئیں اور شیخ قیام الدین کی اولاد کا خاتمہ ہو گیا۔

شیخ محمد غوث پسر اول شیخ عظمت اللہ عباسی تین پسر غلام سرور و محمد اکبر و محمد قلید
 ہوئے۔

شیخ غلام سرور پسر اول شیخ محمد غوث عباسی کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے پہلا
 عقد بی بی رابعہ بنت شیخ محمد قائم ابن شیخ اسد اللہ مخدوم زادہ (دفتر ۶۹) کے ساتھ ہوا۔ بی بی رابعہ
 رابعہ قاضی راجو عباسی (شجرہ نمبر ۹) کی پوتی کی بیٹی تھیں۔ اور دوسرا عقد بی بی حمیدہ بنت شیخ
 محمد شرف ازبائری شیخ عبد الملک عباسی (شجرہ نمبر ۸) کے ساتھ ہوا۔ زوجہ اولیٰ سے صرف
 ایک پسر فضل اللہ اور دو دختر نانیہ سے چار دختر رحم النساء و عاقلہ و مراد النساء
 جمعیت النساء ہوئے۔

شیخ فضل اللہ پسر شیخ غلام سرور عباسی کے دو عقد یکے بعد دیگرے اپنے ماں

شیخ محمد عزیز اذ احفاد شیخ محمد عادل بن قاضی راجو عباسی (شجرہ نمبر ۱) کی دو دختروں کے ساتھ اپنے ہوئے۔ زوجہ اولیٰ لاد لد فوت ہوئیں اور زوجہ ثانیہ بی بی نادرہ سے ایک دختر بلاقن ہوئیں۔ بی بی بلاقن بنت شیخ فضل اللہ عباسی کا عقد شیخ حسین علی ابن شیخ احمد اسد از بنابر قاضی راجو عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد شجرہ نمبر ۱ میں ملاحظہ ہو۔

بی بی رحم النساء دختر اول شیخ غلام سرور عباسی کا عقد شیخ کرامت اللہ اسد خاں از بنابر قاضی غلام محمد عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد شجرہ نمبر ۱ میں ملاحظہ ہو۔

بی بی عاتقہ دختر دوم شیخ غلام سرور عباسی کا عقد اپنے چچا شیخ محمد اکبر کے پسر شیخ امیر اللہ شجرہ ہذا کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کا تذکرہ اپنی جگہ پر آئیگا۔

بی بی مراد النساء عرت مراد بی بی دختر سوم شیخ غلام سرور عباسی کا عقد شیخ محمد تقی ابن شیخ غلام مینا ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر بی بی رفاقت ہوئیں جبکہ عقد اپنے چچا شیخ محمد تقی کے پسر شیخ ہدایت اللہ عرت ہدایاں ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکے اولاد شجرہ الانساب میں ملاحظہ ہو۔

بی بی جمعیت النساء عرت جمعیت بی بی دختر چہارم شیخ غلام سرور عباسی کا عقد شیخ ہدایت اللہ ابن شیخ غلام سرور ملک زادہ (یعنی برادر کلان ششی فیض بخش مورخ) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر حاتم علی اور دو دختر امانت النساء و سلامت النساء ہوئے۔

شیخ حاتم علی ملک زادہ کا عقد بی بی رعایت النساء بنت شیخ عبدالواحد عباسی (شجرہ ۱) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اس شجرہ میں ملاحظہ ہو۔

بی بی امانت النساء دختر اول جمعیت بی بی کا عقد شیخ نبی بخش ابن شیخ جمال اللہ از بنابر ملک عبدالصمد کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد شجرہ الانساب میں ملاحظہ ہو۔

بی بی سلامت النساء دختر دوم جمعیت بی بی کا عقد حافظ غلام مرتضیٰ ابن حافظ عزیز اللہ

مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے نفحہ ۹۷ ملاحظہ ہو۔ انکی اولاد میں اہلیہ زوات جنگ بہادر ضمیمہ نمبر ۱ اور زواجہ ثانیہ مولوی وسیم الدین علوی ضمیمہ نمبر ۱ بھی تھیں۔
شیخ محمد اکبر پسر دوم شیخ محمد غوث عباسی کے ایک پسر امیر اللہ اور ایک دختر بی بی بخشی ہوئے۔

بی بی بخشی کا عقد شیخ محمد یار ابن شیخ اللہ یار از مبارک شیخ محمود پسر دوم حضرت مخدوم بندگی من اللہ صدیقی کا کوری کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر حایت علی اور تین دختر ہوئے جن میں سے ایک کا نام بی بی بٹو تھا۔ بی بی بٹو کا عقد شیخ قلندر علی ابن شیخ محمد وزیر مخدوم (فیض ۷۶) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد داد بیالی نسب نامہ میں ملاحظہ ہو۔ بی بی بخشی کی بقیہ اولاد کا حال نہیں دریافت ہوا۔

شیخ امیر اللہ پسر شیخ محمد اکبر عباسی کا عقد اپنے چچا شیخ غلام سرور کی دختر دم بی بی کا قلم شجرہ ہذا کے ساتھ ہوا اور صرف ایک پسر قدرت علی ہوئے۔

گزارش ضروری

شیخ غلام سرور شیخ محمد اکبر موصوف الصدور کی اولاد مذکورہ بالا حسب تحریر فیض بخش ملک زادہ مورخ لکھی گئی چنانچہ انکی مولفہ کتاب حتمہ فیض غیر مطبوعہ ۱۸۵۵ء کا اقتباس یہ ہے "غلام سرور ... بہکاح دوم باسماء حمیدہ بنت شیخ محمد مشرف ابن محمد غوث کرد از بطن او چار دختر متولد شدند ... چارم عاقلہ کہ با امیر اللہ بنی عم خود کہ خدا بود ... محمد اکبر یک پسر و یک دختر گذاشت امیر اللہ و اسماء بخشی۔ امیر اللہ پسر عم خود و اسماء عاقلہ کہ خدا بود۔ ہر دو پسر گذاشتہ فوت کردند و اسماء بخشی بہ محمد یار پسر شیخ اللہ یار کہ خداست ... قدرت علی ابن عاقلہ بنت غلام سرور۔"

تصہ کا کوری کے مخدوم زادوں اور عباسیوں کی نسل سے ایک ایک خاندان خاص شہر

جیپور دراجپٹانہ) میں عرصہ دراز سے آباد ہے۔ ان حضرات نے وطن اصلی کی یاد تازہ رکھنے کے لئے وہاں اپنے مکانات ایک ہی خطہ میں بنائے ہیں اور اس محلہ کا نام کاکوری رکھا ہے۔ انکی موروثی جائیداد اب بھی یہاں موجود ہے اور کبھی کبھی ان میں سے بعض صاحبان یہاں آتے بھی ہیں۔ ایک مدت سے ان سے بیاہ درمی قریب قریب متقطع تھی لیکن تقریباً بیس سال ہوئے یہاں کے دو عباسیوں نے انکے خاندان میں رشتہ بندی کی تجدید کی ہے جیسا آئندہ صفحات میں واضح ہوگا (شجرہ نمبر ۳ و شجرہ نمبر ۶ ملاحظہ ہوں) غزیری شیخ حسین احمد عباسی (شجرہ ۱) کو اپنے زمانہ قیام اودھ میں ان لوگوں سے ملنے جلنے کا زیادہ موقع ملا تھا۔ انکے طلب کرنے پر شیخ رشید الدین مخدوم زادہ نے جیپور سے ایک یادداشت لکھ کر ان کے پاس بھیجی تھی جسکی نقل مجتبہ درج ذیل ہے۔

”شجرہ نسب رشید الدین ولد امام الدین اولاد شیخ عالم سپرکلاں حضرت شیخ نظام الدین مخدوم بھیکہ کاکوری ج۔ ۱، مخدوم شیخ نظام الدین مخدوم بھیکہ رحمۃ اللہ علیہ (۲) شیخ عالم (۳) حیات اللہ عرف جلد کئی (۴) محمد جعفر (۵) بالومیاں۔ یہ نام اس وجہ سے ہے کہ بالومیاں کی منت مانی گئی تھی۔ پیدا ہونے پر بالومیاں نام مشہور ہو گیا (۶) محمد عارف (۷) محمد میر۔ (۸) غلام غزیر (۹) محمد شاہ (۱۰) قطب علی (۱۱) محمد واسع (۱۲) امام الدین و روح اللہ (۱۳) امام الدین کے پسران رشید الدین و رفیع الدین (۱۴) رشید الدین کے تین پسر وحید الدین و حمید الدین و سعید الدین اور دو دختر۔

نمبر ۱ حضرت مخدوم شیخ نظام الدین بھیکہ رحمۃ اللہ علیہ کی شادی تصبہ بڑ گاؤں علاقہ خیر آباد میں ہوئی تھی۔ نمبر ۲ موضع کٹولی میں کد خدا ہوئے۔ نمبر ۳ نمبر ۴ کے کد خدا ہونے کا حال معلوم نہیں ہے۔ نمبر ۵ بدختر محمد عارف پسر محمد اعظم نمبر ۶ مخدوم صاحب کد خدا ہوئے۔ نمبر ۷ نمبر ۸ کی شادی اپنے خاندان میں ہوئی ہیں۔ نمبر ۹ کی شادی نواسی حبیبہ بنت عبد اللہ مخدوم زادہ کاکوری سے ہوئی۔ دختر حبیبہ اللہ کی شادی فضل عظیم ساکن ایٹھی سے ہوئی تھی

دختر فضل عظیم کی شادی ہمراہ مولوی اسد علی پسر مولوی حمد اسد صاحب یلوی ہوئی۔ دختر
مولوی اسد علی کی شادی ہمراہ طب علی نمبر ۱۱ ہوئی ہے نمبر ۱۱ کا عقد ہمراہ دختر اطہر علی پسر
مولوی صہر علی بن مولوی حمد اللہ صاحب سندیلوی ہوا ہے۔ نمبر ۱۲۔ امام الدین کی شادی
دختر کلاں شیخ اسید علی بن قدرت علی پسر محمد اکبر قاضی زادہ کا کوری ہوئی۔

شیخ امیر علی صاحب کی شادی ہمراہ دختر کاظم علی بن سراج الدین بن اطہر علی بن مولوی محمد اکبر
بن مولوی حمد اسد صاحب سندیلوی ہوئی۔ نمبر ۱۳ رشید الدین کا عقد ہمراہ دختر خور و شیخ غوث علی
صاحب برادر شیخ امید علی صاحب مذکور الصدر ہوا۔ عزت علی صاحب کی شادی دختر
خادم حسین صاحب پسر زادہ از فرزندان حضرت مخدوم بندگی ایٹھوی ہوئی، ہر دین الدین
پسر رشید الدین کی شادی دختر فدا علی صاحب بن شیخ عزت علی صاحب سے ہوئی ہے۔
دختر کلاں رشید الدین کی شادی ہمراہ قاضی علی بن فدا علی بن شیخ عزت علی و دختر خور و
کی شادی ہمراہ شفیق احمد عباسی مولوی زادہ کا کوری ہوئی ہے

نوٹ: شجرہ نسب عزت علی صاحب خسر رشید الدین و شجرہ نسب اعزلی سندیلوی دیکھنے
سے عقد کا پتہ چل سکتا ہے فقط

شجرہ شیخ عزت علی صاحب قاضی زادہ کا کوری

محمد عظیم ابن شیخ عبد اسد پسر نجم شیخ مخدوم نظام الدین بھیکہ رحمۃ اللہ علیہ کے تین پسر
پیدا ہوئے۔ محمد باقر۔ عبد الہادی۔ محمد عارف۔ عبد الہادی کی دختر کا عقد ہمراہ حبیب
منصب دار کا کوری ہوا۔ دختر حبیب اللہ کی شادی محمد اکبر قاضی زادہ کا کوری سے
ہوئی۔ محمد اکبر کے بیٹے امیر اللہ کی شادی ہمراہ دختر اللہ یار اولاد خوب اللہ برادر
حبیب اللہ منصب دار کا کوری ہوئی۔ امیر اللہ کے قدرت علی پیدا ہوئے۔

قدرت علی کی شادی ہمراہ دختر محمد یار اولاد عبد لکرم بن حضرت شیخ مخدوم بھیکہ

۱۵ شجرہ نمبر ۱۔ مولوی زادہ سوا لکھا ہے قاضی زادہ ہونا چاہئے۔

ہوئی ہے۔ قدرت علی کے دو پسر شیخ امید علی صاحب و شیخ غرت علی صاحب نے
شیخ امید علی صاحب کی شادی دختر مولوی کاظم علی بن سراج الدین بن اطہر علی بن مولوی
اکبر علی بن مولوی حمد اللہ صاحب سندیلوی ہوئی ہے۔ شیخ امید علی صاحب کی دختر کلا
کی شادی شیخ امام الدین صاحب کے ہمراہ ہوئی۔ شیخ امام الدین صاحب کے پسر شید الدین
کی شادی ہمراہ دختر غرت علی صاحبہ کور الصدر ہوئی ہے۔

غرت علی صاحب کی شادی بدختر خادم حسین صاحب پیرزادہ از فرزندان حضرت
مخدوم بندگی ایٹھوی ہوئی ہے۔ شیخ غرت علی صاحب کے تین لڑکے دو لڑکی پیدا ہوئی
فدا علی۔ صغریٰ۔ خورشید علی۔

فدا علی صاحب کی شادی ہمراہ دختر امید علی صاحب برادر شیخ غرت علی صاحبہ ہوئی۔
فدا علی صاحب کے دو لڑکے تین لڑکی پیدا ہوئیں مرضی علی کی شادی ہمراہ دختر شیخ
رشید الدین ہوئی ہے! متیاز علی پسر دم کی شادی ہمراہ دختر رفیع الدین برادر رشید الدین
ہوئی ہے۔ دختر کلاں کی شادی ہمراہ مستجاب علی پسر خورشید علی مندرجہ بالا ہوئی۔ دختر
دوم کی شادی ہمراہ قاضی نگار احمد خاں صاحب خلف قاضی رضی علی خاں صاحب
دختر سوم کی شادی ہمراہ وحید الدین خلف رشید الدین ہوئی ہے۔
صغریٰ علی صاحب کی شادی ہمراہ دختر جاوید علی پسر شیخ امید علی مندرجہ بالا ہوئی ہے
کوئی اولاد نہیں ہے۔

خورشید علی کی شادی ہمراہ ہشیرہ رشید الدین ہوئی۔ ایک پسر مستجاب علی
صاحب اولاد ہیں۔

اس تحریر سے یہ ایک بات معلوم ہوئی کہ شیخ محمد اکبر ابن شیخ محمد غوث عباسی کی زوجہ
شیخ حبیب اللہ منصب دار کی دختر تھیں (چشمہ فیض ۲۲۴) غیر مطبوعہ میں ہے کہ شیخ حبیب
منصب دار و شیخ خوب اللہ کی والدہ حضرت مخدوم شیخ بھیکہ کے پسر نجم شیخ ثمن کی دختری
سے شجرہ نمبر ۲

اولاد میں تھیں، مگر یہ اختلاف پیدا ہوا کہ حسب تحریر حشمہ فیض شیخ محمد اکبر کے پسر شیخ امیر اللہ کا عقد اپنے چچا شیخ غلام سرور کی دختر بی بی عاتقہ کے ساتھ ہوا اور تحریر منقولہ بالا کہتی ہے کہ شیخ امیر اللہ ابن شیخ محمد اکبر کا عقد شیخ اللہ یار کی دختر کے ساتھ ہوا۔ اور ان دونوں تحریروں میں شیخ امیر اللہ کے ایک ہی پسر شیخ قدرت علی لکھے ہیں۔

حشمہ فیض اور شجرۃ الانساب میں شیخ اللہ یار ابن شیخ ولی محمد صدیقی کی اولاد میں کوئی دختر لکھی نہیں ہے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ رشید الدین صاحب کی یادداشت کسی غلطی پر مبنی ہے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ قدیم واقعات کے متعلق ایسے اختلافات ہونا کچھ بعید نہیں ہے۔

شیخ رشید الدین مخدوم زادہ کی تحریر منقولہ بالا سے عباسیان جیو پر کا سلسلہ نسب تو واضح ہو گیا۔ اب ابکا مختصر حال اور ما بعد کی نسل کی تفصیل جو منشی شفیق احمد عباسی (شجرہ نمبر ۱۶) دادا شیخ رشید الدین مذکور سے معلوم ہوئے لکھے جاتے ہیں :-

شیخ فدا علی عباسی (وفات ۱۰۸۰ھ) ارحامی لاویۃ ۱۲۲۴ھ، پسر اول شیخ عزت علی عباسی خاص جیو میں سرآوردہ وکیل تھے۔

شیخ مرتضیٰ علی پسر اول شیخ فدا علی عباسی سانہ میں ذی عزت وکیل ہیں۔ اکثر وہاں کی مینو سلاطی کے چرین میں رہے اور درگاہ حضرت شاہ حسام الدین سوختہ رو کے مہتمم ہیں۔ تقریباً ساٹھ سال کی عمر ہے۔ انکے ایک پسر مصطفیٰ علی اور دو دختر موجود ہیں۔ شیخ مصطفیٰ علی پسر شیخ مرتضیٰ علی عباسی کی عمر تقریباً بائیس سال ہے۔ کالج میں زیر تعلیم ہیں ابھی عقد نہیں ہوا ہے۔

دختر اول شیخ مرتضیٰ علی عباسی کا عقد سندلیہ میں منشی عبد القلاح بی۔ اے۔ ابن منشی عبد الرود صدیقی کے ساتھ ہوا ہے۔ ایک منیر الحسن دختر موجود ہے۔ دختر دوم شیخ مرتضیٰ علی عباسی کا ہنوز ناگفتہ ہیں۔

شیخ امتیاز علی پسر دوم شیخ فدا علی عباسی رایست جیپور میں سب انپکٹر پولیس ہیں۔ تقریباً پچیس سال کی عمر ہے۔ انکے ایک پسر اعجاز علی اور ایک دختر ہر دو ناکتھا موبو ہیں شیخ اصغر علی پسر دوم شیخ عزت علی عباسی رایست جیپور میں انپکٹر پولیس رہے نشین لینے کے بعد فوت ہوئے۔ پابند صوم و صلوة اور مسجد گزار تھے۔ انکے کوئی اولاد نہیں ہوئی شیخ اعجاز علی پسر شیخ امتیاز علی عباسی کی عمر تقریباً چوبیس سال ہے۔ کالج میں زیر تعلیم ہیں۔

شیخ خورشید علی (وفات ۱۳۳۲ھ) پسر سوم شیخ عزت علی عباسی رایست ٹیالا میں تعمیرات وغیرہ کی ٹھیکہ داری کرتے تھے۔ شیخ مستجاب علی پسر شیخ خورشید علی عباسی رایست جیپور میں محکمہ کورٹ آف وارڈس میں اسسٹنٹ منیجر رہے۔ اب خانہ نشین ہیں۔ انکے مرن ایک دختر خدیجہ ہیں جو ہنوز ناکتھا ہیں شیخ محمد قدیر پسر سوم شیخ محمد غوث عباسی کے دو دختر بی بی عافیت و بی بی خیریت ہوئیں۔

بی بی عافیت دختر اول شیخ محمد قدیر کا عقد شیخ محمد امجد علی بن شیخ محمد آرام مخدوم زادہ ازبک پسر شیخ عالم پسر اول مخدوم شیخ بھیکہ کے ساتھ ہوا اور لا لد فوت ہوئیں۔ بی بی خیریت دختر دوم شیخ محمد قدیر کا عقد اپنے بہنوئی کے بھائی شیخ ولی اللہ (وفات ۱۳۲۹ھ) ابن شیخ محمد آرام مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر محمد علی و حامد علی اور ایک دختر بی بی رعایت ہوئے۔ انکے حالات نسب نامہ مخدوم زادہ گامین ملاش کے جائیں۔

شیخ عصمت اللہ پسر قاضی محمدی عباسی کے ایک پسر محمد شاہ اور دو دختر ہوئے شیخ محمد شاہ پسر شیخ عصمت اللہ عباسی کا عقد بی بی سکن بنت شیخ انور ازبک پسر شیخ

عبد القادر مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر بی بی حنیفہ ہوئیں جنکا عقد شیخ غلام اولیا بن قاضی محمد حافظ عباسی (شجرہ نمبر ۳) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی لاؤلفوت ہوئیں۔ انھوں نے ایک لاکا محمد عنایت بطور متبنی پرورش کیا تھا وہ بھی لاؤلفوت ہوا۔ شیخ محمد شاہ کے ایک غیر کفو عورت سے ایک اور دختر مسماۃ بختیہ ہوئیں جنکا عقد شیخ حبیب اللہ مخدوم زادہ کے پسر غیر کفو شیخ نظام الدین کے ساتھ ہوا۔ انکے اولاد ہوئی مگر اب لاپتہ ہے۔

شیخ عصمت اللہ عباسی کی دختر اول کا عقد تصبہ دیوہ میں ہوا۔ انکے ایک پسر شیخ حمید تین ہوئے جو ہمیشہ بنگال میں رہے۔ وہیں جمودار تھے عقد نہیں کیا۔ انکے ایک غیر کفو عورت کا ایک پسر ہوئے۔ وہ اسی جوار میں رہ گئے۔

شیخ عصمت اللہ کی دختر دوم کا عقد لکھنؤ میں ایک شیخ زادہ بجزری کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر قیام الدین ہوئے انکا حال اس سے زائد نہیں معلوم ہوا۔

— — — — —
شیخ غلام محمد مجتہد قاضی مسعود عباسی کے متعلق شجرہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔

— — — — —
شیخ عبد الغفور (وفات ۱۱۰۳ھ) پسر دوم قاضی بایزید عباسی کا عقد شیخ محمد صالح ازبائر شیخ عبد الرحیم پسر دوم قاضی ہار الدین عباسی (شجرہ نمبر ۴) کی دختر کے ساتھ ہوا۔ چار پسر پیر محمد و عبد الکریم و عبد الجلیل و تاج الدین ہوئے ان میں سے کسی کی پسر یا اولاد اب باقی نہیں ہے۔

شیخ پیر محمد پسر اول شیخ عبد الغفور عباسی کے ایک پسر شیخ فیض اللہ ہوئے۔ انکے ایک پسر شیخ غلام محی الدین ہوئے۔ انکے ایک پسر شیخ نور محمد اور ایک دختر سائرہ ہوئے۔ شیخ نور محمد کا حال کچھ نہیں معلوم ہوا۔ غالباً لاؤلفوت ہوئے۔

بی بی سائرہ بنت شیخ غلام محی الدین عباسی کا عقد شیخ محمد صادق ازخاندان مخدوم

شیخ سعدی کا کوری کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر محمد آفاق اور ایک دختر ہوئے۔ شیخ محمد آفاق کے پسر غلام محمد ہوئے جسکے مزید حالات نہیں معلوم ہو سکے۔ بی بی سائرہ کی دختر کا عقد شیخ عبدالغنی ابن شیخ غلام محمد عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد شجرہ نمبر ۹ میں ملاحظہ ہو۔

شیخ عبدالکیرم پسر دوم شیخ عبدالغفور عباسی کے ایک پسر فرید الدین اور چار دختر ہوئے جن میں سے ایک کا نام بی بی صلاحی تھا۔

شیخ فرید الدین پسر شیخ عبدالکیرم عباسی کا حال کچھ نہ دریافت ہو سکا۔

شیخ عبدالکیرم عباسی کی دختر اول کا عقد خواجہ ویس صدیقی نواسہ شیخ یلب عباسی (شجرہ ہذا) کے پسر دوم جسکا نام نہیں معلوم ہوا، کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر رحم علی ہو جو صاحب اولاد تھے۔ شیخ عبدالکیرم عباسی کی دختر دوم کا عقد سندیلہ میں ہوا۔ انکے ایک پسر فضل علی ہوئے۔ شیخ عبدالکیرم عباسی کی دختر سوم بی بی صلاحی کا عقد شہر کھنؤ محلہ ایتلی پورہ میں ہوا۔ انکے ایک پسر شیخ منعم زماں ہوئے۔ ان تینوں دختران کی اولاد کے لئے انکے پسران کے دادھیالی نسب نامے ملاحظہ ہوں۔ شیخ عبدالکیرم عباسی کی دختر چہارم اولاد فوت ہوئیں۔

شیخ عبدالجلیل پسر سوم شیخ عبدالغفور عباسی کے صرف ایک دختر ہوئیں۔ یہیں معلوم ہوا کہ انکا عقد کس خاندان میں ہوا۔ انکے ایک پسر شیخ کرم اللہ عرف مہنگے ہوئے۔ انکا بھی کچھ حال نہیں دریافت ہوا۔

شیخ تاج الدین پسر چہارم شیخ عبدالغفور عباسی کے ایک پسر ثناء اللہ اور دو دختر عارفہ و منیفہ ہوئے۔

شیخ ثناء اللہ پسر شیخ تاج الدین عباسی کے صرف ایک دختر ہوئیں جسکا عقد ابہنی پھوچی بی بی عارفہ کے پسر شیخ محمد عاشق ابن شیخ عتیق اللہ عباسی از نبار قاضی راجو عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے شجرہ نمبر ۹ ملاحظہ ہو۔

بی بی عارفہ دختر اول شیخ حاج الدین عباسی کا عقد شیخ عتیق اسد عباسی مذکورہ بالا کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کیلئے شجرہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو۔ بی بی مینفہ دختر دوم شیخ حاج الدین عباسی کا عقد شیخ محمد غوث ابن شیخ اجالے از بنا کر قاضی بہاء الدین عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے شجرہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔

قاضی شیخ بہاء الدین پسر دوم قاضی شیخ کوچک عباسی کے متعلق شجرہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو

قاضی میران پسر سوم قاضی شیخ کوچک عباسی کی اولاد کے متعلق صاحب شجرہ فیض لکھتے ہیں ”احوال فرزندان ایشان بلا فاصلہ تحقیق نیافتہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ بعد دریافت ذرشتہ خواہد با جمال ابن قدراست کہ شیخ احسان اسد وقاضی لطف اسد و محمد امان درشتہ اویند۔ شیخ احسان اسد از بنا کر قاضی میران در محلہ مخدوم شیخ سعدی بعلت ارث والدہ خود سکونت میداشت۔ جوان وجیہ خوش ظاہر سنجیدہ در شاہجہاں آباد تربیت یافتہ نشست مبرفات و تقرر معقول داشت۔ دستار و زقار قدیم کہ پسند دربار سلاطین گردد اختیار کردہ بود۔ با فرزندان شیخ مکرّم اسد کہ عبارت از غلیل اسد خاں و شیخ ثناء اللہ باشند بدوستی و محبت گردانیدہ بنقاد سال عمر یافت پسر گزاشتہ فوت کرد۔ احوال قاضی لطف اسد مرقوم شد۔ وراثت شیخ محمد امان ہم نوشتہ خواہد شد“

اس عبارت سے یہ پتہ نہیں لگتا کہ خود قاضی میران کے کتنے پسر یا دختر تھے بلکہ اتنا معلوم ہوتا ہے کہ شیخ محمد امان وقاضی لطف اللہ و شیخ احسان اللہ قاضی میران کے احفاد تھے۔ یہ بھی نہیں کھلتا کہ یہ تینوں صاحبان پیری اولاد میں تھے یا کیا صورت تھی۔ شیخ محمد امان از احفاد قاضی میران عباسی کے متعلق کچھ بھی مزید حالات نہیں معلوم ہو

قاضی لطف اللہ از احفاد قاضی میران عباسی کے متعلق چشمہ فیض کی مٹی گردانی سے یہ تحقیق ہو کہ وہ قاضی میران کی دختری اولاد میں اور قاضی میران کے بھائی چانی بہار الدین کی پسری اولاد میں تھے۔ ان کے متعلق شجرہ نمبر ۱ اولاد شیخ عبد الرحیم پسر شیخ بہار الدین لیا خطہ شیخ احسان اللہ از احفاد قاضی میران عباسی کے ذاتی اوصاف مذکورہ بالا فارسی عبارت میں بیان ہو گئے۔ اسی عبارت میں ان کی اولاد کے متعلق لکھا ہے کہ ”پسر گزاشہ فوت کرد“ لیکن شجرہ الانساب میں ہے کہ ان کے ایک دختر دانی بی بی اور دو پسر محبوب علی و اکبر علی ہوئے اور دانی بی بی کا عقد شیخ محمد نواز ابن ملک عباد اللہ از نبار ملک بڑے ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ شیخ محمد نواز کے شجرہ میں مرقوم ہے ”محمد نواز بمسماۃ دانی بی بی دختر شیخ احسان اللہ قاضی زادہ بجنور کہ بالفعل بہ محلہ مخدوم شیخ سعدی سکونت دار کد خدا بود“ چشمہ فیض میں انہی شیخ محمد نواز کے متعلق لکھا ہے ”ملک عباد اللہ عن باوی یک پسر گزاشہ محمد نواز نام داشت۔ اور تصبہ بجنور بدختر عمہ شیخ احسان قاضی زادہ کہ بالفعل در محلہ مخدوم شیخ سعدی سکونت داشتند کہ خدا بود و آں منکوحہ دانی بی بی نام داشت۔ از بطن او دختر متولد شد مادر و دختر ہر دو لا ولد فوت شدند۔ ان اقتباسات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ شیخ احسان اللہ کا قاضی میران کی پسری اولاد میں ہونا اور دانی بی بی کا شیخ احسان اللہ کی دختر ہونا قابل یقین نہیں ہے۔ اس متعلق زیادہ کھوج کرنے کی ضرورت بھی نہیں کیونکہ دانی بی بی کی دختر کے لا ولد فوت ہونے سے اس نسل ہی کا خاتمہ ہو گیا۔

شیخ محبوب علی پسر اول شیخ احسان اللہ لا ولد فوت ہوئے۔
 شیخ اکبر علی پسر دوم شیخ احسان اللہ کا عقد تصبہ بجنور میں ہوا۔ ان کے چار پسر محمد علی و احمد علی و امام علی و ہدایت علی اور ایک دختر سرفراز بن ہوئے۔
 شیخ محمد علی و شیخ امام علی پسران اول و دوم شیخ اکبر علی لا ولد فوت ہوئے۔
 شیخ احمد علی پسر دوم شیخ اکبر علی کے دو پسر فیض علی و امید علی اور دو دختر زینت

اور کلثوم ہوئے۔ شیخ انیس علی پسر اول شیخ احمد علی کا عقد تصبیہ صنفی اور محلہ سلیم میں ہوا۔ اسکے ایک دختر ہوئی جو کا عقد اسکے بھانجہ شیخ مرتضیٰ حسین (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ شیخ امید علی پسر دوم شیخ احمد علی کہیں باہر جا کر مفقود و انجبر ہو گئے۔ بی بی زینت دختر اول شیخ احمد علی کا عقد سندیلہ میں چودھری محمد بخش ابن منصب علی (جس کے ایک جہدی ہونے کا واسطہ تھا) کے ساتھ ہوا۔ اسکے دو پسر مرتضیٰ حسین و نقی علی ہوئے۔ چودھری مرتضیٰ حسین پسر اول زینت بی بی کا عقد اپنے ماموں شیخ انیس علی کی دختر (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ جیسا مذکور ہو چکا۔ چودھری نقی علی پسر دوم زینت بی بی کا عقد اپنے نانا شیخ احمد علی کی بیٹی دختر شیخ ہدایت علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ ان دونوں بھائیوں کی اولاد کے لئے اسکے دواھیالی نسب نامے تلاش کئے جائیں۔

بی بی کلثوم دختر دوم شیخ احمد علی کا عقد اپنی پھوپھی بی بی سرفرازن کے پسر شیخ فیض بخش (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ لا ولد فوت ہوئیں۔ شیخ ہدایت علی پسر چہارم شیخ اکبر علی کا عقد تصبیہ دیوہ میں حافظ حسین بخش مفتی کی دختر کے ساتھ ہوا۔ اسکے دو دختر ہوئیں۔ دختر اول کا عقد اپنے چچا شیخ احمد علی کے لڑاے شیخ نقی علی پسر زینت بی بی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا جو اوپر مذکور ہو چکا۔ دختر دوم کا عقد شیخ منظر علی آہر کے خاندان میں ہوا۔ یہ بی بی لا ولد فوت ہوئیں۔

بی بی سرفرازن بنت شیخ اکبر علی کا عقد شیخ جید بخش مینائی کے ساتھ ہوا اور دوسرا رسول بخش فیض بخش ہوئے۔ شیخ رسول بخش کا کچھ حال دریافت نہیں ہوا۔ شیخ فیض بخش کا عقد اپنے ماموں شیخ احمد علی کی دختر بی کلثوم (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا جو مذکور ہو چکا ہے۔ یہ لا ولد فوت ہوئے۔

قاضی میران کی دختر کا عقد شیخ جلال الدین میرہ شیخ عبدالرحیم ابن قاضی بہاء الدین

عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے شجرہ نمبرہ ملاحظہ ہو۔
 مذکورہ بالا تفصیل سے واضح ہو گیا کہ قاضی میران کی پسری یا دخترى اولاد اب کا گوری
 میں نہیں ہے۔ پسری اولاد باقی ہی نہیں۔ البتہ دخترى اولاد ممکن ہے کہ اپنے اپنے وادیالی
 مقامات میں موجود ہو۔

قاضی رضی پسر چہارم قاضی شیخ کو چک عباسی کامل اولیاد اللہ میں تھے۔ انکی ایک
 کرامت زباں زد خاص و عام ہے کہ انکے مزار کے اوپر جو نیم کا درخت ہے اسکی پتی میں جمعرات کے
 روز تلخی نہیں رہتی۔ کتاب ستطاب اصول المقصود میں ہے کہ حضرت مرشدنا شاہ محمد کاظم
 قلندر کو ان سے ایسی فیض حاصل تھا اور آپ کے خلیفہ شاہ قدرت اللہ بلگرامی اکثر انکے مزار پر
 حاضر ہو کر راقبہ کیا کرتے تھے۔ انکا مزار خام ہے اور قصبہ کی آبادی سے تقریباً نصف میل کے
 فاصلہ پر جانب شمال واقع ہے اور نیمیا پیر بابا کے نام سے مشہور ہے۔ انکے اہل و عیال کا
 کہیں پتہ نہیں لگا اور نہ کسی نسب میں مذکور ہے۔ غالباً مجرور ہے۔ تاریخ اور سال وفات
 بھی نہیں دریافت ہوا۔

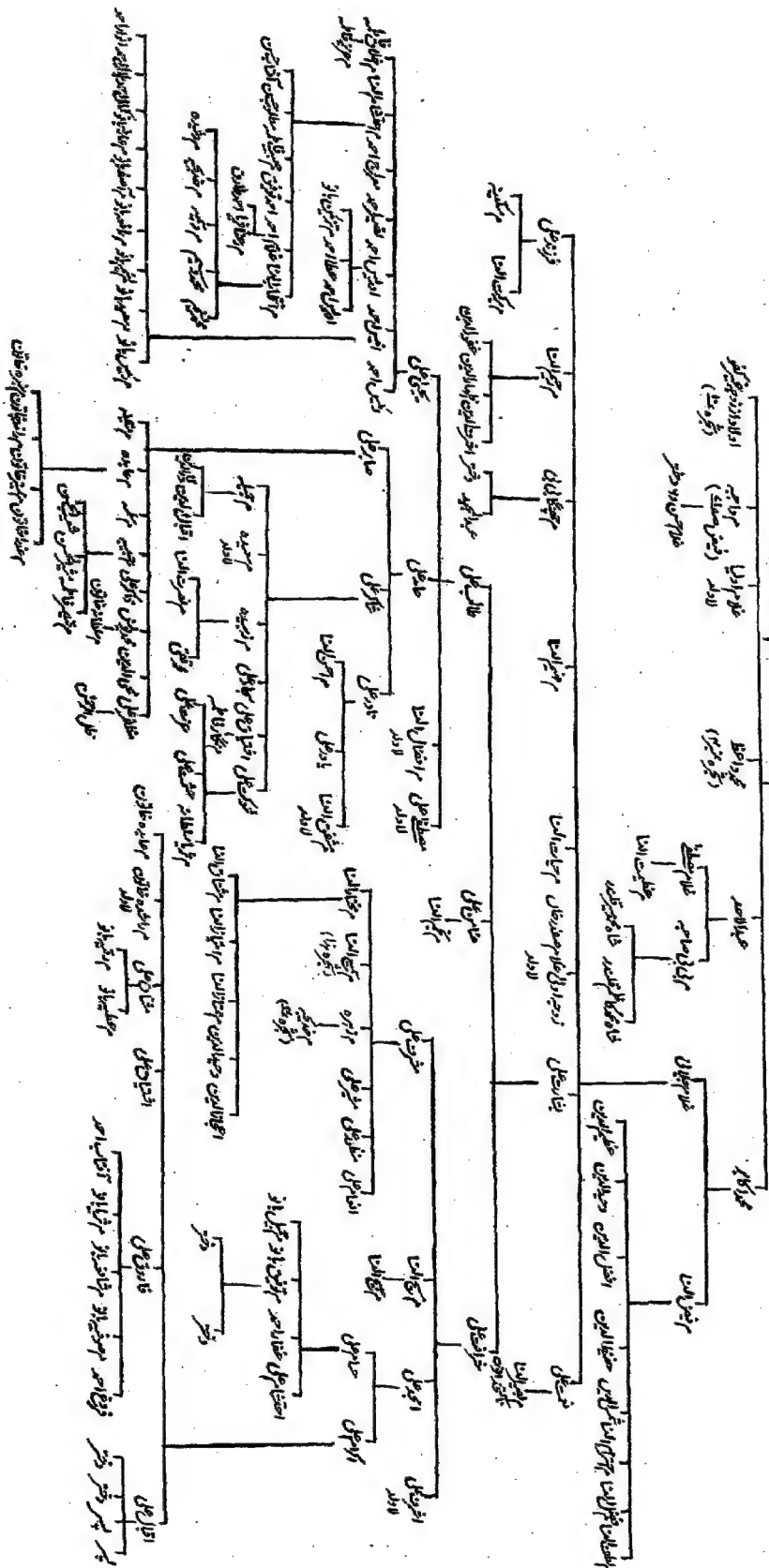
عباسیان کا گوری

۷۲

نحوہ نمبر ۲

عنايتان کا کری

تقاضی محمد حافظ سپر اول قاضی محمد عبد الحکیم عباسی رتبه ۱۵
بخش فزاید مصدق ۱۹۸۰-۸۱



جناپ فی لی صاحبہ و فریاضی عبد اللہ صاحبی ابن قاضی محمد عبدالقادر عباسی رجبہ ہنہ ۱۳ (۱۹۰۳ء) ذی حجہ ۱۲۸۵ھ بمطابق ۱۳۱۱ھ (۱۹۰۳ء) ابن حافظ ضلیہ ابن حافظ علی ابن علی علیہ السلام (۱۹۰۳ء)

حضرت مرشدنا شاہ محمد کاظم قلندر علی رحمتہ اللہ علیہ (نغمہ صفا)

حضرت مرشدنا شاہ ابراہیم علی قلندر علی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۶)

حضرت مرشدنا شاہ مفتی علی قلندر علی رحمۃ اللہ علیہ (فقہ ص ۱۱۷)

حضرت مرشدنا شاہ جید علی قاسم رحوی رحمۃ اللہ علیہ (فوفص ۱۲)

شاه و اجیب علی قلندر و علوی در لغت معنی (۱۱۱۱) مولانا صاحب علی علوی در لغت معنی (۱۱۱۱)

حضرت مرشدنا شاہ علی اکبر قلندر ریلوئی اہلسنم الدین علیہ (رحمہم اللہ) درویشاۃ واجلہ قلندر ریلوئی شریجہ ہذا

مرد و چه حضرت حافظ شاعر علی الاطلاقند

نود و نه تن از اهلین از اهل کربلا علی (ع) (مصلحه ۱۱)
حضرت مرثدا و دو ساله خفا علی (ع) و اهل کربلا علی (ع) (مصلحه ۱۲)

رویشی محمد علی علوی
اربع صحت

حضرت مولانا شاہ علی محمد ریلوی رکن اعظم ص ۱۲۷) حضرت مولانا شاہ علی محمد ریلوی رکن اعظم ص ۱۲۷)

مشی غلام حسین جیلانی
ملکی

[illegible]

الوزارات المعنية

$\frac{1}{\sqrt{2}} \begin{pmatrix} 1 & i \\ 0 & 1 \end{pmatrix}$

سید الشہداء علیؑ کے نام سے شروع کرتا ہوں کہ یہ دعا ہے کہ

روزِ غمِ اپنے پیڑ مرشدِ برحق

فائدہ - جو چیز درالسا، اخص شہر کا قریباً شاہ کی گلیاں ہے۔ اس میں کوئی نسب، سمنیں دکھائی دے کر جناب بی بی صاحبہ کی گل ادا دلگھی جا

ابن قحطانی، ایمان کا حال و دلچسپ کردار ہے

حضرت مولانا حافظ شاہ علی الزکریا درختہ انشاعطیہ کا جلیان کا لاہری ہے۔ ابائی سلسلہ رکھنے والے کے ساتھ حضرت ابی ابراہیم علیہ السلام کا بھی بہ نسبت حضرت

شجرہ نمبر ۳

قاضی محمد حافظ ابن قاضی عبد کلیم عباسی (شجرہ ۲)

قاضی محمد حافظ (ولادت ۱۰۸۵ھ وفات ۳ صفر ۷۶۴ھ) پسر اول قاضی شیخ عبد کلیم عباسی کی ولادت شہنشاہ عالمگیر اور رنگ زیب غازی کے جلوس کے بارہویں سال ہوئی۔ یہ شہنشاہ موصوف سے صورتاً بہت مشابہ تھے ایسا کہ اگر انکی عدم موجودگی میں تخت شاہی پر بٹھادے جاتے تو پہچان لینا مشکل تھا۔ فاضل مستند و خوش تقریر و ذہین و متقی پرنسز کا و فیاض تھے مکنہ پروری و غرب پروری صفت خاص تھی۔ قاضی قطبہ ہونے کی حیثیت سے اعزہ اور اہل برادری کے معاملات کا فیصلہ کمال دیانت داری اور غیر جانبداری سے کرتے تھے۔ قرب و جوار میں بہت عزت کی نظروں سے دیکھے جاتے اور انصاف و تدبر کا ڈھنگا بجا تھا۔ آبائی زمینداری قصبہ کاکوری مع دیہات پرگنہ پرتابض و تصرف تھے جس کے متعلق سلاطین دہلی و شالمان جو نیوہ کے متعدد فرامین حاصل تھے جو کا غذات بندوبست سرکار انگریزی میں شامل ہیں چنانچہ گریٹر ضلع لکھنؤ مرتبہ ۱۸۵۷ء میں مذکور ہے کہ پرگنہ کاکوری جسکا قریب ساٹھ میل ہر مسلمان شیوخ قاضی زادگان کاکوری کی ملکیت میں تھا سلطان محمد شاہ بادشاہ دہلی کا فرمان جو انکے نام حضرت سید سالار مسعود غازی کی درگاہ کے اہتمام کے متعلق قاضی راشد علی خان عباسی (شجرہ نمبر ۴) کے پاس موجود ہے اسکی نقل درج ذیل ہے۔

حضرت سلطان الشہد سالار مسعود غازی

مہر ۱۱۲۴ھ

ابو المنصور خاں بہادر صفدر جنگ فدوی محمد شاہ بادشاہ غازی
متصدیان حال و استقبال پرگنہ کاکوری سرکار لکھنؤ مضاف صوبہ اتر پردیش

اودھو بداند دریں ولا بطور پیوست کرتا لالاب سالاری واقع قصبہ مذکور یا تمام درگاہ شہد اور نقائے متصل سرائے شریعت و فضیلت پناہ قاضی محمد حافظ است و اہتمام درگاہ مذکور از قاضی مشارالیمہ تعلق دارد و موجب سند جاگیر داران علمان پیشین کہ بنام شریعت و غفران پناہ قاضی عبدالحکیم والد قاضی مذکور بر آب تالاب مسطور زمین سواد آں کہ قابل آبادی و نشاندن درختان است قبض و تصرف مالکانہ دارد احوال نیز بدستور معمول آب تالاب و آراضی سواد آں بقاضی مشارالیمہ بخشیدیم و معارف نمودیم تا بخاطر جمع سوادش را ہموار ساختہ آباد سازند و درختان نشانند و قدغن بلیغ دانند کہ احدے بدون اجازت و رضائے قاضی مذکور و اولادش در تالاب مسطورہ داخل نہاید تالاب و زمین سواد آں در اختیار و تصرف قاضی مشارالیمہ و اولادش گذارند دریں باب تاکید تمام دانستہ حسب المسطور عمل آرند۔ تحریر فی التایخ پانزدہم رمضان المبارک ۱۲۵۳ھ مطابق ۱۲۵۳ھ

چنانچہ حضرت سید سالار کی یادگار میں بہرائچ کے میلہ کے بعد ہی یہاں محلہ قاضی گڈھی میں ہر سال ماہ جیٹھ کے دوسرے اتوار کو میلہ لگتا ہے جو لوہڑیائی صحبت کے لقب سے مشہور ہے۔ اب سے پندرہویں سال قبل تک ایک ششہانہ روز مجمع رہتا تھا اور کافی دوکانیں آتی تھیں لیکن اب چند گھنٹوں کے لئے دس پانچ مقامی دوکاندار آجاتے ہیں اور باہر ہو ہو جاتا ہے۔

قاضی صاحب کی اقبالندی اور خوش نصیبی یہ بھی تھی کہ انکے فرزند ان دنیرگان بھی دولت مند و خوش طالع و صاحب علم و وجاہت ہوئے۔

فی زمانہ جرح مجلس اور دیوانخانہ قاضی صاحب کے مکان کے نام سے مشہور ہے اسکی بنیاد انکے وقت میں پڑی۔ پھر انکے اخلاف حسب ضرورت مکان میں ترمیم و توسیع کرتے

رہے۔ ان کو حضرت شاہ اشرف سلوئی سے بیعت تھی۔ چو اسی سال کی عمر پائی۔ اپنے لائق اور جوانمرد پوتے شیخ غلام مصطفیٰ کی شہادت کا صدمہ ایسا سخت ہوا کہ ان کے بعد صرف پچھ ماہ زندہ رہے۔ انکی تاریخ وفات ع "حافظ دین محمد بوداؤ" ہے۔ قبر حضرت سید سالار کے قبرستان میں ہے جو سالاری مالاب کے مشرقی کنارے پر واقع ہے۔

انکا عقد تصبیہ جو اس ضلع بارہنکی میں حضرت شاہ نصیر الدین چراغ دہلی کے اولاد میں لی بی ملوکن (وفات ۱۲ رمضان ۱۱۵۲ھ) کے ساتھ ہوا جن سے چار پسر محمد اکابر و عبد الاحد و محمد واعظ و غلام اولیا اور ایک دختر بی بی واجبہ ہوئے۔ انھوں نے دوسرا عقد ایک غیر کفو عورت مسماۃ ماریہ سکھ بنارس کے ساتھ کیا تھا۔ ان زوجہ کی اولاد کیلئے شجرہ نمبر ملاحظہ ہو۔ بی بی واجبہ دختر قاضی محمد حافظ عباسی کا عقد شیخ محمد مسیح بن ملا بدیع الزماں محمد دم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد فیض الجاری ص ۱۷ میں ملاحظہ ہو۔

شیخ محمد اکابر اولاد ۱۱۵۲ھ۔ وفات ۲۴ صفر ۱۱۵۲ھ پسر اول قاضی محمد حافظ عباسی کا تاریخی نام شیخ میثم تھا۔ حافظ قرآن اور فارغ التحصیل تھے۔ حافظہ ایسا قوی تھا کہ شرح وقایہ اور بعض اور کتابیں زبانی یاد تھیں صحت ایسی اچھی تھی کہ آخر وقت تک نہ بال سفید ہوئے نہ دانت گرے بسلسلہ ملازمت بنارس و غازی پور و گورکھ پور و اناؤہ وغیرہ میں کثیر قیام رہا اور بہت آن بان و شوکت و شان سے عمر بسر کی اعزہ و احباب و ارباب مل کنج دت کرنے میں شغف تھا صاحب شہ پہ فیض لکھتے ہیں۔ "شیخ محمد اکابر بہ فوجداری زمانہ مامور بودند و پنجاہ سوار در رسالہ ایشان نوکر شد۔ بیشتر برادران کا کوری بودند۔ در بنارس خاص حلی و دیوانخانہ سنگین سے منزلہ احداث فرمودند و خوشیاں خود راجہ مستورات طلب فرمودند چنانچہ قاضی محمد حافظ والد خود راجہ والدہ نیز مکلف شدند۔ والد و والدہ معہ الہیہ شیخ صاحب و قاضی محمد واعظ برادر سیم بازن و فرزندان کہ عبارت از ابوالبرکات خاں و رفعت اللہ خاں و شیخ عبدالباسط است و شیخ عبد الاحد برادر دوم بافرزند خود شیخ غلام مصطفیٰ و سلوئی

حمید الدین کہ ہمیشہ زادہ بی بی شانیہ بردند و دیگر اطفال صغیر ہمراہ رفتند و مدتہا آنجا بودند و برائے تعلیم ایشایاں معلم عالم نگاہداشتند۔ و بنی اعوام چنانچہ شیخ محمد سلم و شیخ محمد نوح و برادران متولی محمدیہ و محمد بنیہ و شیخ حبیب اللہ از فرزندان شیخ عالم من ابنائے محترم شیخ بھیکہ و میان غلام شاہ ابن شیخ محمد غلام بہہ صاحبان دربارس بودند و سوائے درماہہ حضور یک روپیہ و دو روپیہ و دو واژہ آنہ یومیہ از شیخ محمد اکابر می یافتند و از ان غلہ نیز لوبہ فر بود۔ ہمہ با بحال خود ہا خوش بودند۔ ہر روز عید و شب شب برات برد۔ وطن میں محلہ قاضی گدھی کے جنوب میں تین قطعات اراضی خرید کر کے ایک محلہ اپنے فرزند رشید کے نام غلام جیلانی کا احاطہ آباد کیا اور اسی احاطہ میں نچتہ حویلی تعمیر کی جو اب بھی موجود ہے۔ آخر میں ملازمت ترک کر کے وطن میں خانہ نشین رہے۔ چوراسی سال کی عمر میں مرض استسقا انتقال کیا اور اپنی حویلی کے سامنے کشادہ اراضی میں دفن ہوئے اسی زمین میں ۱۳۳۵ھ میں شیخ اکرام علی عباسی نے (جو انکے نیرگان میں ہیں) قلمی ام کا باغ لگایا ہے۔ انکا سال وفات شیخ ہمہ اکابر سے ملتا ہے۔

انکے دو عقد ہوئے۔ عقد اول انکی پھوپھی کی دختر بی بی شانیہ (وفات ۱۲۶۵ھ) بنت شیخ محمد خرم بن شیخ محمد اکرم مخدوم زادہ رفیع منشا اس کے ساتھ ہوا مگر ان سے کوئی اولاد نہ ہوئی تو بوجہ خاص ان بی بی نے اپنے شوہر کو یہ کہہ کر کہ میں تمہاری اولاد کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ دوسرا عقد کرنے پر مجبور کیا۔ چنانچہ شیخ صاحب کا دوسرا عقد ساٹھ سال کی عمر میں قصبہ بجنور میں بی بی کافیہ بنت شیخ محمد روشن قانون گو کے ساتھ ہوا۔ لیکن انہوں نے کہ اس عقد دوم کے صرف چھ ماہ بعد زوجہ اے بی بی شانیہ کا انتقال ہو گیا اور انکی آرزو کہ اپنے شوہر کی اولاد دیکھیں پوری نہ ہوئی۔ ان زوجہ ثانیہ سے شیخ محمد اکابر کے ایک دختر فیض النساء اور ایک سہر غلام جیلانی ہوئے۔

شیخ صاحب کی خرید کردہ تین بانڈیاں سہ تان گلبدن و ولد دست و گلاب سے بھی اولاد ہوئی جنکی نسل دو ایک پشت بعد مفقود ہو گئی۔

بی بی فیض النساء بنت شیخ محمد اکابر کا عقد مولوی امام الدین بن الامام حمید الدین ملکہ اودہ محدث رقم ۱۶۶ کے ساتھ ہوا۔ انکے پانچ پسر شمس الدین و حفیظ الدین و افضل الدین و رحیمہ الدین و عظیم الدین اور تین دختر لطیفہ النساء و فضل النساء و احترام النساء ہوئے انہیں سے مولوی افضل الدین علوی کی اولاد کی تفصیل شجرہ نمبر ۶ الف میں درج ہے۔ اسی نسل میں مولوی مقبول الدین علوی و شجرہ نمبر ۶ الف اور مولوی نظم الدین حیدر علوی و شجرہ نمبر ۶ اور ان دونوں صاحبان کے اعزائے قریب موجود ہیں تفصیل کے لئے شجرۃ الاساب ملاحظہ ہو۔

نشین

شیخ غلام جیلانی (ولادت ۱۱۸۵ھ وفات ۱۲۵۸ھ) پسر شیخ محمد اکابر عباسی ہمیشہ خانہ لہے اور اپنے دادھیالی اور ناہنالی متروکہ پر بہت فراغت و امارت سے عمر بسر کی۔ انکی قبر اپنے والد کی قبر کے برابر میں ہے۔ انکا عقد انکے چچا زاد بھائی بخششی ابو البرکات خاں کی دختر بی بی طیبہ و شجرہ نمبر ۸ کے ساتھ ہوا تین پسر نعمت علی و بشارت علی و فرزند علی اور پانچ دختر حیات النساء و فہیم النساء و رحیم النساء و چھوٹا بی بی اور ایک اور ہوئے۔

دختر اول جبکا نام نہیں معلوم ہوا، شیخ غلام جیلانی عباسی کا عقد شیخ غلام صفدر خاں بن بخششی رفعت الدین عباسی کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی لا لد فوت ہوئیں۔ بی بی حیات النساء وفات ۱۲۳۱ھ ربیع الآخر ۱۲۳۱ھ و دختر دوم شیخ غلام جیلانی عباسی کا عقد بڑی بہن کے بعد شیخ غلام صفدر خاں بن بخششی رفعت الدین عباسی کیساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے شجرہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو۔

بی بی فہیم النساء و عرت بٹابی بی دختر سوم شیخ غلام جیلانی عباسی کا عقد شیخ اعظم

بن شیخ معز الدین عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے شجرہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو۔
بی بی رحیم النساء (وفات ۲۵ صفر ۱۲۹۶ھ) دختر چارم شیخ غلام جیلانی عباسی کا عقد
انکی چھوٹی کے پسر مولوی وحید الدین بن مولوی امام الدین ملک زادہ دفعہ ۱۶۶ کے
ساتھ ہوا۔ یہ اپنے شوہر کی زوجہ ثانیہ تھیں۔ ان سے تین پسرا شرف الدین و اطہار الدین
و غفور الدین ہوئے۔ انکی اولاد کے لئے شجرہ الانساب ملاحظہ ہو۔

چھنگالی بی (وفات ۵ جمادی الآخر ۱۳۳۵ھ) دختر پنجم شیخ غلام جیلانی عباسی کا
عقد شیخ غلام مینا ساحر بن شیخ فضل امام محمد دوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد
دفعہ ۷ میں ملاحظہ ہو۔

شیخ نعمت علی (وفات ۲۶ شعبان ۱۲۵۰ھ) پسر اول شیخ غلام جیلانی عباسی کا انتقال
کلکتہ میں ہوا۔ انکا عقد انکی چھوٹی کی دختر بی بی لطیف النساء بنت مولوی امام الدین ملک زادہ
کے ساتھ ہوا۔ انکی ایک دختر بصیر النساء ہوئیں جو ناکہ خدانوت ہوئیں۔ اور کوئی اولاد نہیں
ہوئی۔

شیخ بشارت علی (وفات ۳ رمضان ۱۲۵۹ھ) پسر دوم شیخ غلام جیلانی عباسی لکھنؤ
نواب معتد الدولہ بہادر کے پیشکار رہے اور اعزاز و اکرام سے زندگی بسر کی۔ اچھے ادیب اور
انشا پرداز تھے۔ انکی قبر انکے والد کی قبر کے پہلو میں ہے۔ انکا عقد شیخ جلال الدین حیدر
عباسی شجرہ نمبر ۴ کی دختر بی بی صدقہ النساء عرف جھبوی بی کے ساتھ ہوا۔ انکے تین پسر
شرافت علی و طالب علی و ضامن علی ہوئے۔

شیخ شرافت علی پسر اول شیخ بشارت علی عباسی کو حضرت شاہ تراب علی قلندر
سے بیعت تھی۔ انکا عقد شیخ اعظم علی عباسی شجرہ نمبر ۵ کی دختر بی بی رفیعہ النساء (وفات
۱۲ محرم ۱۲۹۶ھ) کے ساتھ ہوا۔ تین پسرا شرف علی و امجد علی و مشرف علی اور ایک دختر
میح النساء ہوئے۔

کھڑے ہوئے - شیخ آفتاب احمد عباسی حنفی شیخ اقبال علی عباسی
آرنے مقابل کرسی پر شیخ محمد حسام علی عباسی اور آرنے مقابل
فرش پر دو بچپان شیخ محمد فاروق علی عباسی کی

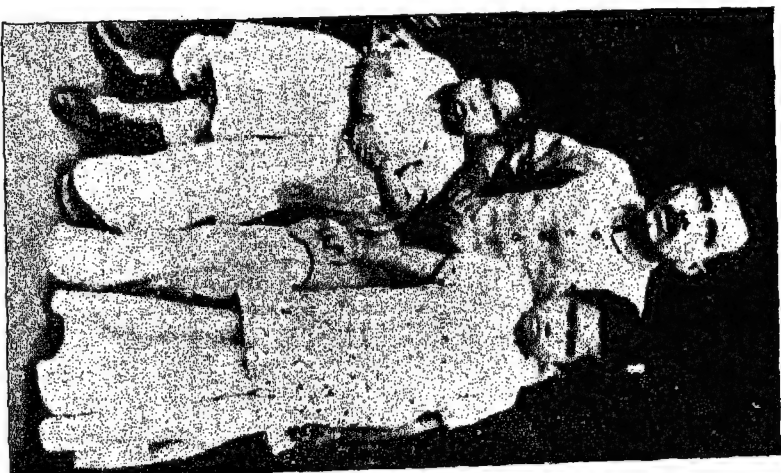


کھڑے ہوئے - شیخ فرورغ احمد عباسی خلف شیخ محمد فاروق علی عباسی
کرسی پر - شیخ اشتیاق احمد عباسی گون مین خورده سال بچی
شیخ محمد فاروق علی عباسی کی

کرسی پر درمیان مین - شیخ محمد ابرام علی عباسی صاحب



شیخ فاروق علی عباسی (اعلیٰ قابل)
انجینئر ڈسٹرکٹ فورٹ بارہنکی



شیخ محمد مشتاق علی عباسی اریستو
مع لڑکی دونوں خورده سال بچپان کے

بی بی مسیح النساب بنت شیخ شرافت علی عباسی کا عقد قصہ دریا بادی میں شیخ ہادی حسن ابن شیخ ہادی علی کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر صبیح النساء ولادت ۱۲۹۱ھ میں جس کا عقد انکے ماموں شیخ امجد علی کے پسر شیخ اکرام علی (شجرہ ہذا کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد اپنی جگہ پر آئیگی۔

شیخ اشرف علی عرف کویاں روفاں، ربیع الاول ۱۲۸۱ھ، پسر اول شیخ شرافت علی عباسی کا تخلص اعجاز تھا۔ عین جوانی میں فوت ہوئے۔ ان کا عقد بی بی نیاز النساء بنت شیخ مومن علی ابن قاضی ذوالفقار علی خاں مخدوم زادہ فیض ۱۲۸۱ھ کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی شیخ فرزند علی عباسی (شجرہ ہذا کی نواسی تھیں۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ امجد علی عرف رضانی میاں پسر دوم شیخ شرافت علی عباسی تحصیل بہو با ضلع ہیر پور میں فرق امین رہے۔ نیشن لینے کے بعد ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔ انکو حضرت شاہ تقی علی قلمند ر سے بیعت تھی۔ ان کا عقد انکے چچا شیخ ضامن علی کی دختر بی بی نجم النساء عرف جھڑی بی بی (شجرہ ہذا کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر اکرام علی و حسام علی ہوئے۔

شیخ اکرام علی (ولادت ۱۲۹۵ھ) پسر اول شیخ امجد علی عباسی عرصہ دراز تک ضلع ہیر پور میں فرق امین رہے۔ بعد ضلع مراد آباد تبدیل ہو کر گئے اور وہیں سے ۱۹۳۵ء میں نیشن پائی فی الحال اپنے فرزند دوم شیخ فاروق علی عباسی کے پاس معہ قبائل خاص بارہ بنگی میں قیام ہے کبھی کبھی ککوری آتے ہیں اور اپنے مخصوصین سے ملاقات اور اپنے نصب کردہ باغ کا جسکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے معائنہ کر کے واپس ہو جاتے ہیں۔ ان کا عقد انکی بھوپھی کی دختر بی بی صبیح النساب بنت شیخ ہادی حسن دریا بادی کے ساتھ ہوا۔ چار پسر اقبال علی و فاروق علی و شتیاق علی و مشتاق علی اور دو دختر راشدہ و عابدہ موجود ہیں۔ بی بی راشدہ (ولادت ۱۳۲۵ھ) دختر اول شیخ اکرام علی عباسی بیچاری مفلوج و مسذور اور ناگتھا ہیں۔

بی بی عابدہ (ولادت ۱۳۳۳ھ) دختر دوم شیخ اکرام علی عباسی کا عقد ان کے بنی اعمام میں شیخ نصیر احمد بن شیخ یحییٰ علی عباسی (شجرہ ذیل) کے ساتھ ہوا۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔
 شیخ اقبال علی (ولادت ۱۳۱۱ھ) پسر اول شیخ اکرام علی عباسی بھوپال میں محکمہ سائرس میں ملازم ہیں۔ انکا عقد بھوپال میں غیر برادری میں ہوا۔ دو پسر اور دو دختر کم عمر اور ناکتہذا موجود ہیں۔ اولاد اکبر ایک دختر ہیں جنکی عمر تقریباً چودہ سال ہے۔

شیخ فارق علی (ولادت ۱۳۳۲ھ) پسر دوم شیخ اکرام علی عباسی بارہ بنکی ڈسٹرکٹ بورڈ میں انجینیر ہیں۔ انکا عقد قصبہ امیٹھی میں شیخ مین الدین کی دختر بی بی جھٹن کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر فروغ احمد (ولادت ۱۳۴۹ھ) اور چار دختر صوفیہ بانو (ولادت ۱۳۵۸ھ) و شافعیہ بانو (ولادت ۱۳۵۳ھ) و ثریا بانو (ولادت ۱۳۵۸ھ) و دختر چہارم (ولادت صفر ۱۳۶۲ھ) موجود ہیں جو سب کم عمر اور ہنوز ناکتہذا ہیں۔

شیخ اشتیاق علی (ولادت ۱۳۲۲ھ) پسر سوم شیخ اکرام علی عباسی مین پوری میں ادیسر ہیں شیخ مشتاق علی (ولادت ۱۳۲۶ھ) پسر چہارم شیخ اکرام علی عباسی نے سب ادیسری کا امتحان پاس کیا۔ ریاست رام نگر دہلی ضلع بارہ بنکی میں ضلعدار ہیں۔ انکا عقد غیر برادری میں شاہجہاں پور میں ہوا۔ انکی زوجہ موجودہ انکی زوجہ اولے متوفیہ کی بہن ہیں۔ یہ بی بی شمیم مذہب اور سادات میں ہیں دو دختر عطیہ بانو (ولادت ۱۳۵۸ھ) و رقیہ بانو (ولادت ۱۳۶۱ھ) موجود ہیں۔

شیخ حسام علی (ولادت ۱۳۴۴ھ) پسر دوم شیخ امجد علی عباسی قصبہ دیوہ ضلع بارہ بنکی میں مولشی خانہ کے محرر ہیں۔ انکا عقد انکے چچا شیخ مشرف علی کی دختر بی بی سمیع النساء کے ساتھ ہوا۔ دو پسر احتشام علی (ولادت ۱۳۳۵ھ) و غفار احمد (ولادت ۱۳۴۴ھ) اور دو دختر توفیق بانو (ولادت ۱۳۳۲ھ) و جمیل بانو (ولادت ۱۳۵۵ھ) موجود ہیں اور ایک دختر ناکتہذا و فوت ہوئی۔
 احتشام علی و غفار احمد و جمیل بانو ہنوز ناکتہذا ہیں۔



ISHTIAQ AHMAD ABBASI
OVERSEER

اشتياق علي عرف اشتياق احمد عباسي
(صفحہ ۸۰)



Khan Bahadur
HAJI. M. INAM ALI ABBASI
(Kakorvi)

انعام علي عباسي (صفحة ۸)

بی بی توفیق بانو کا عقد مولوی حکیم الدین بن مولوی لطیف الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ دو دختر دو سال و دختر موجود ہیں۔

شیخ مشرف علی عرن تاتی میاں (وفات ۱۳۳۲ھ) پسر سوم شیخ شرافت علی عباسی ضلع ہمبر پور میں محکمہ ڈسٹرکٹ بورڈ میں ملازم ہے ضعیفی آنے پر ترک ملازمت کر کے وطن چلے آئے آخر عمر میں اپنے فرزند اکبر کے پاس آگرہ میں قیام رہا۔ وہیں وفات ہوئی اور دفن ہوئے انکا عقد بی بی طاہرہ (وفات ۱۳۲۶ھ) بنت مولوی بشیر الدین بن مولوی قطب الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا تین پسر انعام علی و منظور علی و مشیر علی اور تین دختر ترہرہ و سمیع النساء و مختار النساء ہوئے۔

شیخ انعام علی (ولادت ۱۲۸۴ھ) پسر اول شیخ مشرف علی عباسی اولیٰ خطاب خاں صاحب سے اور جنوری ۱۹۲۴ھ میں خطاب خان بہادر سے ممتاز ہوئے۔ محکمہ ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع آگرہ میں عرصہ دراز تک انجینئرہ کر نشین حاصل کی جس کا گزاری کے صلہ میں خطابات مذکور اور دیگر اسناد و انعامات پائے۔ حکام و افسران بالائیں ایسی مقبولیت و وقعت حاصل کی کہ نشین لینے کے بعد بھی اعزازی طور پر بہت سے سرکاری مقامات ملے وغیرہ ان سے تعلق میں جسکی وجہ قیام آگرہ میں رہتا ہے۔ آخری محضر خط بھی ہیں بلڈاتی مکان بھی بنا رہے بہت نیک طبیعت و خوش اخلاق و مسلمان دوست اور کنبہ پرور ہیں۔ اعزہ و احباب کی خدمت گزاری کا شوق ہے۔ دو مرتبہ حج بیت اللہ شریف کی سعادت پائی ہے حضرت مولانا شاہ حبیب الرحمن قلعہ کے مرید ہیں۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد انکے مامول حاجی مولوی وقار الدین کی پوتی بی بی خدیجہ عورت عاتقہ عورت من (وفات ۱۳۳۶ھ) ۱۳۳۶ھ) بنت مولوی لطیف الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی لا ولد فوت ہوئیں۔ دوسرا عقد انکے دوسرے مامول مولوی اصالح الدین کی پوتی بی بی ربیعہ عورت من (ولادت ۱۳۱۶ھ) بنت مولوی عین الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ بہنو زکوئی اولاد نہیں ہے۔

شیخ منظور علی عجا (ولادت ۱۲۳۵ھ) پسر دوم شیخ مشرف علی عباسی ضلع آگرہ میں
 موسیٰ خانہ کے محرم ہیں۔ انکا عقد اسی ضلع میں غیر برادری میں ہوا۔ صاحب اولاد ہیں۔
 شیخ مشیر علی عباسی (ولادت ۱۲۳۵ھ) پسر سوم شیخ مشرف علی عباسی ضلع آگرہ کے محکمہ
 ڈسٹرکٹ بورڈ میں اڈسیر ہیں۔ وہاں شہر میں انکا بھی ذاتی مکان ہے۔ انکا عقد بی بی نالہ
 عرف عائشہ (ولادت ۱۲۱۱ھ) جہادی الاولیٰ (۱۲۲۲ھ) بنت مولوی حافظ حمید الدین ابن مولوی
 علی الدین ملکزادہ کے ساتھ ہوا۔ ہنوز کوئی اولاد نہیں ہے۔

بی بی زہرہ دختر اول شیخ مشرف علی عباسی کا عقد انکے ماموں مولوی دیر الدین ملکزادہ
 کے پسر مولوی حبیب الدین عرف ستر اقبال لدین (شجرہ نمبر ۴) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی عین
 شباب میں بیوہ ہو گئیں اور چند سال بعد تھنا کر گئیں۔ انکے ایک دختر خدیجہ عرف مسجودہ
 ہوئیں جنکا عقد مولوی منصف الدین بن مولوی اطہر الدین ملک زادہ (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ
 ہوا۔ انکی اولاد کی تفصیل شجرہ نمبر ۵ میں ملاحظہ ہو۔

بی بی سمیع النساء دختر دوم شیخ مشرف علی عباسی کا عقد انکے چچا کے پسر شیخ حاتم
 ابن شیخ امجد علی عباسی (شجرہ نمبر ۶) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد مذکور ہو چکی۔

بی بی فحار النساء دختر سوم شیخ مشرف علی عباسی کا عقد انکے ماموں حاجی مولوی
 وقار الدین کے پوتے مولوی رئیس لدین (ولادت یکم رجب ۱۳۲۳ھ) ابن مولوی لطیف الدین
 ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ دو پسر اعجاز الدین و وحید الدین اور ایک دختر امتیاز النساء
 موجود ہیں۔ اور دو دختران شتاق النساء و ممتاز النساء صغریٰ میں فوت ہوئیں۔ موجودہ
 اولاد ابھی کم عمر اور ناکد خدا ہے۔

شیخ طالب علی عباسی وفات ۱۲۷۰ھ ربيع الآخر ۱۳۵۵ھ) پسر دوم شیخ بشارت علی عباسی کوثر
 شاہ تراب علی قلندری سے بیعت تھی۔ عہد شاہی میں سرکار مسیوڑہ کے اخبار نویس ہے بعد ازاں
 ۱۲۵۵ھ عباسی بریلی میں ناظر عدالت ہو گئے تھے۔ وہیں سے نیشن لیکچر وطن آئے۔ نیکنای اور



مشیر علی عباسی
(صفحہ ۸۲)

Mr. Mushir Ali Abbasi
Overseer
District Board, Agra.



احتشام علی عباسی
(صفحہ ۸۰)

Mr. Ehtisham Ali Abbasi
Agra.

زراعت سے عمر بسر کی بستر سال کی عمر میں وفات پائی اور خاندانی گورستان جدید میں دفن ہوئے جو غلام صفدر خاں کے احاطہ کے پورب طرت واقع ہے۔ انکا عقد بی بی اقبال النساء (وفات ۱۱۲۸ھ) بنت شیخ غلام صفدر خاں عباسی (شجرہ نمبر ۴) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر افضل النساء اور تین پسر مصطفیٰ علی و حامد علی و یحییٰ علی ہوئے۔

بی بی افضل النساء دختر شیخ طالب علی عباسی کا عقد فاضی سہی علی خاں ابن فاضی دمی علی خاں عباسی (شجرہ نمبر ۴) کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد کوئی زندہ نہیں رہی تفصیل اپنی جگہ پر مذکور ہوگی۔

شیخ مصطفیٰ علی (وفات ۱۲۸۷ھ) پسر اول شیخ طالب علی عباسی کم عمری ہی میں بہ عمر ۲۸ سال ناکہ خدا فوت ہوئے

شیخ حامد علی (وفات ۱۲۸۷ھ) پسر دوم شیخ طالب علی عباسی کو حضرت شاہ نقی علی قلند سے بیعت تھی۔ یہ جو پور میں دفتر کلکٹری میں ملازم ہے۔ نیشن لیکر وطن میں قیام کیا۔ اپنے پسر سوم شیخ صابر علی کی سسرال موضع بابو پور ضلع سیٹاپور گئے ہوئے تھے کہ وہیں انتقال کیا اور دفن ہوئے انکا عقد انکے ماموں شیخ غلام احمد خاں ابن شیخ غلام صفدر خاں (شجرہ نمبر ۴) کی دختر بی بی رفیق النساء کے ساتھ ہوا۔ انکے تین پسر نادر علی و شاکر علی و صابر علی ہوئے۔

شیخ نادر علی عجا (وفات ۱۲۸۷ھ) پسر اول شیخ حامد علی عباسی ذہین و طباع و ادیب تھے شعر و شاعری و مضمون نگاری کا شوق تھا۔ نادر تخلص کرتے تھے۔ اپنے زمانہ کے مشہور شعرا میں شمار ہوئے۔ چند تصنیفات موصوفہ جذبات نادر حصہ اول و دوم اور ناول دو لہن طاکو طبع ہوئے اور اکثر رسالہ جات وغیرہ میں انکا کلام شائع ہوتا رہا۔ عالم جوانی میں صرت چالیس سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے دادا کی قبر کے پاس دفن ہوئے۔ ان کا عقد بی بی شریف النساء بنت بی بی بنت منشی نقی علی ابن شیخ موئن علی مخدوم زادہ (فیض علی)

کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر یاور علی اور دو دختر مشفق النساء و حسن النساء ہوئے۔
 بی بی مشفق النساء جو اولاد اکبر تھی صرف اٹھارہ سال کی عمر میں ناکہ خدا فوت ہوئیں
 بی بی احسن النساء بنت متابی بی (ولادت ۱۳۱۳ھ) دختر دوم شیخ نادر علی عباسی کا
 عقد انکے چچا شیخ صابر علی کے پسر شیخ مظفر علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد
 کا ذکر اپنی جگہ پر آئیگا۔

شیخ یاور علی عبا (ولادت ۱۳۱۴ھ) پسر شیخ نادر علی عباسی پابند صوم و صلوة اور وظائف
 کے شوقین ہیں۔ ہنوز ناکہ خدا ہیں۔

شیخ شاکر علی عبا (وفات ۱۳۲۶ھ) پسر دوم شیخ حامد علی عباسی نے سرکاری ملازمت
 دختر کلکٹری میں کی۔ ملازمت کا زیادہ زمانہ مراد آباد میں گزرا۔ وہیں سے ملازمت پوری کر کے
 نیشن پائی اور پانچ سات سال لکھنؤ میں قیام رہا اور وہیں انتقال کیا۔ نعش کا کوری آئی اور اپنے
 آبائی قبرستان میں اپنی زوجہ کی قبر کے برابر جو چند ماہ قبل فوت ہو چکی تھیں دفن ہوئے۔ انکو مولانا شاہ
 وارث حسین صاحب سے بیعت تھی۔ انکا عقد بی بی محمود النساء بنت حبیب النساء (ولادت ۲۹
 شعبان ۱۳۲۵ھ) وفات ۱۶ محرم ۱۳۲۶ھ) بنت مولوی انوار الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا تین
 دختر زبیدہ و سعیدہ و جمیلہ اور چار پسر ہاشم علی و شوکت علی و اشتیاق علی و سجاد علی
 ہوئے۔ ان میں سے ہاشم علی صغیر ہیں فوت ہو گئے۔

بی بی عشرت النساء بنت زبیدہ خاتون (ولادت ۱۳۲۶ھ) دختر اول شیخ
 شاکر علی عباسی کا عقد منشی محمد جواد علوی پیش کا کوری دستوفی ۱۳ رمضان ۱۳۲۶ھ (۱۱
 آبکاری) ابن منشی ارتضیٰ علی شہر کا کوری مخدوم زادہ (نفر ۱۱) کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر
 نصرت النساء بنت کشور (ولادت ۵ رجب ۱۳۲۵ھ) اور ایک پسر محمد تقی (ولادت ۱۳۲۵ھ)
 موجود ہیں جو ہنوز ناکہ خدا ہیں۔

بی بی سعیدہ خاتون (وفات ۳۰ جمادی الآخر ۱۳۵۳ھ) دختر دوم شیخ شاکر علی عبا

کا عقد مولوی غیاث الدین ابن مولوی منعم الدین عبد القیوم ملک زادہ (نواسہ شیخ
نہال الدین عباسی شجرہ نمبر ۲) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد میں کئی بچے ہوئے مگر سب غرضی
میں فوت ہو گئے اور یہ بی بی عین جوانی میں تضا کر گئیں۔

بی بی جمیلہ خاتون (ولادت ۱۲۸۵ھ) دختر سوم شیخ شاکر علی عباسی کا عقد مولوی
قرالدین ابن مولوی سدید الدین ملک زادہ (نواسہ قاضی محفوظ علی خاں عباسی شجرہ نمبر ۲)
کے ساتھ ہوا۔ دو خور و سال پس اقبال الدین دو قار الدین موجود ہیں۔

شیخ شوکت علی (ولادت ۱۲۸۸ھ) بچہ ۱۲۲۲ھ) پسر اول شیخ شاکر علی عباسی انگریزی تعلیم
مائل کرنے کے بعد سے دفتر سنی وقف بورڈ لکھنؤ میں ملازم ہیں انکو حاجی مولانا عبد لکیر صاحب
فیض آبادی خلیفہ حضرت مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی سے بیعت ہے۔ انکا عقد بی بی
معین النساء عرف چھٹن (ولادت ۱۳۳۴ھ) بنت منشی امیر احمد علوی بی بی اے (پیشہ ڈبئی کلکٹر)
انف ۱۲۴۱ھ کے ساتھ ہوا۔ انکو بھی جناب حاجی صاحب موصوف سے بیعت ہے۔ ایک دختر خرابا سلطان
(ولادت ۱۳۵۸ھ) اور دو پسر حشمت علی عرف فرحت میاں (ولادت ۱۳۷۸ھ) و ارشاد (ولادت ۱۳۸۰ھ)
اور عزت علی (ولادت ۱۳۶۲ھ) موجود ہیں جو سب ابھی خور و سال ہیں۔ ایک پسر
جمال اشرف اور ایک دختر قدسیہ بانو اور بھی ہوئے تھے جو بحالت شیر خوارگی فوت ہو گئے
شیخ اشتیاق علی عباسی (ولادت ۱۳۳۲ھ) پسر دوم شیخ شاکر علی عباسی نے ایم اے کی
ڈگری حاصل کی۔ اینگلو عربی کالج دہلی میں پروفیسر ہیں۔ ان کو حضرت حافظ شاہ علی حیدر
مظفر سے بیعت ہے۔ انکا عقد ۱۳۶۱ھ میں بی بی نگہت فاطمہ بنت شیخ نصرت علی قدوائی
جگوری (ڈبئی کلکٹر) کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر نگار فاطمہ (ولادت یوم عید الفطر ۱۳۶۲ھ)
موجود ہے۔

شیخ سجاد علی عباسی (ولادت ۱۳۳۵ھ) پسر سوم شیخ شاکر علی عباسی نے بی بی لائے کی
ڈگری حاصل کی محلہ ڈاکخانہ جات لکھنؤ کے دفتر میں ملازم ہیں۔ انکو حضرت شاہ علی حیدر

مذللہ سے جمیت ہے۔ ہنوز ناکہ خدا ہیں۔

شیخ صابر علیؒ کے وفات ۴ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ) پسر سوم شیخ حامد علی عباسی بہت نیک طبیعت اور سادہ مزاج تھے۔ تقریباً ۴۰ سال کی عمر میں ہمت کر کے صرف دو سال میں قرآن حفظ کیا۔ حضرت مولانا حافظ شاہ علی الزرقانیؒ کے مرید تھے۔ انکا انتقال بعمر ۴۰ سال اپنی سسرال واقع موضع بابو پور میں ہوا اور وہیں دفن ہوئے، انکا عقد بابو پور ضلع سیتاپور میں بحسب رجب ۱۳۱۹ھ کو بی بی آمنہ بنت شیخ واجد علی صدیقی کے ساتھ ہوا۔ یہ بیوی غیر برادری میں شمار کیا گیا۔ لیکن کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ جب شیخ واجد علی بابو پوری شیخ زادگان صدیقی میں تھے تو انکے نسب میں کوئی سقم سمجھا جائے۔ انکے چار پسر مظفر علی و محی الدین و محمد یونس و ذاکر علی اور چار دختر جمیبہ عرف بڑا و عابدہ و سلمہ و شہینہ موجود ہیں۔ اپنی والدہ کے ساتھ یہ سب بابو پور میں رہتے ہیں۔

بی بی جمیبہ خاتون عرف بڑا بی بی (ولادت ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۸ھ) دختر اول شیخ صابر علی عباسی کا عقد بابو پور میں شیخ محمد احسن مرحوم تحصیلدار کے ساتھ ہوا تھا۔ انکے ایک دختر قیصر فاطمہ (ولادت ۲۲ رمضان ۱۳۳۸ھ) اور دو پسر شیر الحسن (ولادت ۱۳۳۹ھ) و محمد شعیب الحسن عرف شومیال (ولادت ۱۳۵۱ھ) موجود ہیں۔ یہ سب کم عمر اور ناکہ خدا ہیں۔

بی بی عابدہ خاتون (ولادت ۴ محرم ۱۳۳۲ھ) دختر دوم شیخ صابر علی عباسی کا عقد بابو پور میں شیخ زاہد حسین کے ساتھ ہوا۔ چار دختر۔ عذرا خاتون (ولادت ۴ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ) و حمیرہ خاتون (ولادت ۲ شوال ۱۳۵۵ھ) و رافعہ خاتون

۱۔ شیخ مظفر علی ابن شیخ صابر علی عباسی لکھتے ہیں کہ انکے نانا شیخ واجد علی قاضی نصرت اسد قاضی القضاۃ نصیر و ہرہ کی اولاد میں تھے اور وہ حضرت صدیق اکبرؓ کی نسل میں تھے (ملاحظہ ہو مرآۃ الانساب مصنفہ علی عبد الوہاب جلال خان کسب طہانی ضلع علیگڑھ اور آٹا ریاد کما مصنفہ راجہ امام علیخان تعلقات راجہ علی صاحب باغ۔

(ولادت ۲، ربیع الآخر ۱۳۵۵ھ) و فیروزہ خاتون (ولادت ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۶۰ھ) موجود ہیں۔
یہ سب ابھی کم عمر اور ناکہ خدا ہیں۔

بی بی سلمہ خاتون (ولادت ۱۳۳۵ھ) بی بی تینہ خاتون (ولادت ۸ شعبان ۱۳۳۹ھ)
دختران سوم و چہارم شیخ صابر علی عباسی ہنوز ناکہ خدا ہیں۔

شیخ مظفر علی عباسی عرف پیائے میاں (ولادت ۱۱ رمضان ۱۳۳۵ھ) پسر اول شیخ صابر علی
عباسی کا قیام بوجہ اپنی ناہنالی جائیداد کے اپنی والدہ صاحبہ کے ساتھ مع اپنے بھائی بہنو
کے بارپور میں رہتا ہے۔ کبھی کبھی کا کوری بھی آجاتے ہیں۔ انکا عقد انکے چچا شیخ نادر علی
عباسی کی دختر بی بی احسن النساء عرف منابی بی کے ساتھ ہوا۔ جیسا مذکور ہو چکا ہے۔ ایک پسر
محمد ظلال الرحمن عرف احمد میاں (ولادت ۲، رجب ۱۳۵۵ھ) موجود ہیں جو زیر تعلیم اور
ناکہ خدا ہیں۔

شیخ محی الدین عباسی عرف جانی میاں (ولادت ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ) پسر دوم شیخ
صابر علی عباسی کا عقد قصبہ لاسرلوہ ضلع بیتلپور میں شیخ احسان الحق کی دختر کے ساتھ ہوا۔
ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔

شیخ یونس علی عباسی (ولادت ۵ جمادی الآخر ۱۳۲۵ھ) پسر سوم شیخ صابر علی عباسی کا عقد
مونہ بادن ضلع ہر روئی میں مولانا سجاد حسین کی دختر کے ساتھ ہوا۔ ایک صغیر السن دختر
سلطانہ خاتون عرف غوثیہ (ولادت ۹ ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ) موجود ہیں۔

شیخ ذاکر علی عباسی (ولادت ربیع الاول ۱۳۳۵ھ) پسر چہارم شیخ صابر علی عباسی ہنوز
ناکہ خدا ہیں۔

شیخ محیی علی عباسی عرف مٹھن میاں (وفات ربیع الآخر ۱۳۳۳ھ) پسر سوم شیخ طالب علی
عباسی حضرت شاہ تقی علی قلندر کے مرید تھے۔ بہت نیک و خوش اخلاق و نکسر مزاج
تھے۔ شاعری کا ذوق تھا چنانچہ مکمل دیوان مرتب ہے مگر غیر مطبوعہ ہے۔ اکثر رسالہ جات میں

ان کا کلام شائع ہوتا رہا۔ دفتر عدالت دیوانی میں شپکاری اور منصری کے خدمات پر مامور رہے۔ ملازمت کا زیادہ زمانہ اضلاع بجنور و مراد آباد میں گزرا جہاں یہ مدوح رہے۔ پیش نہیں لینے پائے تھے کہ چند روز کی علالت کے بعد مراد آباد میں جاں اس وقت متعین تھے انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے۔ ان کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی افتخار النساء بنت مولوی نعیم الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی شیخ نہال الدین عباسی (شجرہ نمبر ۶) کی نواسی تھیں۔ ان سے ایک سپر ہوا تھا۔ جو چند ماہ زندہ رہ کر فوت ہو گیا اور اسکے بعد ہی یہ بی بی بھی تضا کر گئیں۔ دوسرا عقد بی بی نادرہ عوف ندن بی بی (ولادت ۱۳۵۲ھ) بنت شیخ عبدالحمد ابن شیخ غلام مینا ساحر مخدوم زادہ (نظم ۶۳) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی ابھی بقید حیات ہیں اپنے دو دختر احتشام النساء و اخلاق فاطمہ اور پانچ سپر رئیس احمد و انیس احمد و ادیس احمد و نصیر احمد و معراج احمد ہوئے۔

بی بی احتشام النساء (ولادت ۱۳۵۶ھ) دختر اول شیخ یحییٰ علی عباسی کے یکے بعد دیگرے دو عقد پہلا عقد شیخ شکر علی بن حکیم اصغر علی مخدوم زادہ (نظم ۳۳) کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر انتخاب النساء اور دو سپر غلام احمد اور احمد توفیق ہوئے تھے کہ یہ بی بی ۹ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ کو بیوہ ہو گئیں تب ان کا دوسرا عقد ان کے مرحوم شوہر کے بھانجہ شیخ مسرور الحسن ابن شیخ معشوق حسن مخدوم زادہ (نظم ۹۵) کے ساتھ ہوا۔ ان سے دو سپر مطلق حسن و آقا حسن اور ایک دختر حبیب فاطمہ ہوئے۔ انکی دختر اول بی بی انتخاب النساء (وفات ۱۳۸۵ھ) کا عقد مولوی محمد شفیع حجت اللہ ابن مولوی سلاست اللہ انصاری فرنگی علی لکھنوی کے ساتھ ہوا۔ دو سپر محمد وسیم و محمد نسیم اور تین دختر و تین ورثیدہ کو چھوڑ کر عین جانی میں تضا کر گئیں۔ یہ سب بچے ابھی کم عمر اور زیر تعلیم ہیں۔ اور اپنے والد کے پاس رہتے ہیں۔ بی بی احتشام النساء کے سپر اول شیخ غلام احمد فرقت عرف جانی مسیاں

(ولادت ۱۳۲۹ھ) ابن شیخ شوکت علی مخدوم زادہ نے بی اے کی ڈگری حاصل کی اور دفتر سکرٹریٹ لکھنؤ میں ملازم ہیں۔ علم ادب کا ذوق ہے۔ نظم وثر کلام اکثر اخبارات وغیرہ میں شائع ہوا کرتا ہے۔ انکا عقد انکے باموں شیخ انیس احمد عباسی کی نذر اول کے ساتھ ہوا۔ ایک صغیر السن دختر رعنا ثریا اور ایک پسر (ولادت ۱۳۶۳ھ) موجود ہیں بی بی اخلاق فاطمہ عرف چھتی (ولادت ۱۳۲۲ھ) دختر دوم شیخ یحییٰ علی عباسی کا عقد مولوی حافظ محمد ادریس ابن مولوی محمد یوسف معروف مفتی صاحب مرحوم انصاری فرنگی محلی (علمائے ۱۹۳۹ء) کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر عزیز فاطمہ (ولادت ۱۳۳۹ھ) موجود ہیں جو ابھی ناکتہ ہیں۔ بی بی احتشام النساء کی قبیہ اولاد بھی ابھی ناکتہ ہے۔

شیخ رئیس علی عباسی (وفات ۱۳۳۵ھ) پسر اول شیخ یحییٰ علی عباسی کم عمری ہی میں یتیم ہوئے مگر پھر بھی خدا داد ذہانت کی بدولت انگریزی تعلیم قابلیت کے ساتھ حاصل کی اور عدالت دیوانی میں ملازمت کی حسن کارگزاری نے منصرمی اور پیشکادی کی خدمات پر ترقیاں دی گئیں۔ اعزہ و اقربا میں ہر دلعزیز تھے۔ جہاں یہے نیکنام اور مدد دہ رہے۔ بہت توجہ سے اپنے چھوٹے بھائیوں کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہے۔ افسوس کہ عمر نے وفات کی اور عین جوانی میں تقریباً پینیس سال کی عمر میں عرصہ تک بوایری امراض و تب مزمن میں طویل رہ کر انتقال کیا اور حسب وصیت خود حضرت شاہ صغنت قلندر کی درگاہ میں مسجد کے پائیں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی ادیب النساء بنت شیخ جمیل الدین عباسی (شجرہ نمبر ۶) کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک دختر عفت بانو (ولادت ۲۹ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ) انکی یادگار ہے جو ہنوز ناکہ خدا ہیں۔ یہ حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ کی مریہ ہیں۔

شیخ انیس احمد (ولادت ۱۳۳۱ھ) پسر دوم شیخ یحییٰ علی عباسی انگریزی تعلیم میں بی اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد دفتر سکرٹریٹ میں ملازم ہوئے۔ تھوڑے دن بعد ملازمت سے کڑی ترک کر کے اخبار ہدم لکھنؤ کے ایڈیٹر رہے۔ پھر انگریزی اخبار اسٹیشن گلوتہ کے درنا کلر

ایڈیٹر ہے۔ اسکے بعد اپنا ذاتی اخبار حقیقت لکھنؤ سے جاری کیا جسے روزنامہ ہونے کی وجہ سے عام مقبولیت حاصل کی ہے۔ اسی اخبار کی وجہ سے لکھنؤ میں قیام ہے۔ شہر میں سینکڑوں شجر ہیں اور سرکاری پریس ایڈوائزر کی کمیٹی صدر بہ متحدہ کے یہی واحد مسلمان ممبر ہیں بہت منکر اور نیک طبیعت اور سلامت روی پسند ہیں۔ ادبی خدمات کا شوق ہے۔ انکا عقد بی بی شاکرہ (ولادت ۱۳۱۲ھ) بنت شیخ مصطفیٰ احمد (تحصیلدار) ساکن قصبہ نیوتنی کے ساتھ ہوا۔ چھ دختر سرور النساء رئیس بانو وسعید بانو ونسیم بانو (ولادت ۱۳۲۵ھ) و راقعہ بانو (ولادت ۱۳۲۵ھ) و آصفہ بانو (ولادت ۱۳۲۵ھ) و عارفہ بانو (ولادت ۱۳۲۶ھ) اور تین پسر کمال احمد (ولادت ۱۳۵۲ھ) و ہلال احمد (ولادت ۱۳۵۵ھ) و انوار احمد (ولادت ۱۳۶۰ھ) موجود ہیں۔

بی بی سرور النساء رئیس بانو (ولادت ۱۳۲۳ھ) دختر اول شیخ انیس احمد عباسی کا عقد انکی پھوپھی بی بی احتشام النساء کے پسر اول شیخ غلام احمد فرقت بی، اے۔ (شجرہ نڈا) ابن شیخ شوکت علی مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا جو اوپر مذکور ہوا۔ انکے ایک صغیر البن دختر عنایتیہ (ولادت ۱۳۱۳ھ) اور ایک شیرخوار پسر احمد طارق موجود ہیں۔ بی بی سعید بانو (ولادت ۱۳۲۲ھ) دختر دوم شیخ انیس احمد عباسی لکھنؤ یونیورسٹی میں بی، اے، کے درجہ میں تعلیم پا رہی ہیں۔ انکا عقد ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ کو منشی آصف علی علوی ابن منشی منظور علی مخدوم زادہ (لفظ ۵۳) کے ساتھ ہوا منشی آصف علی علوی محکمہ جہاز رانی میں لفٹنٹ کے عہدہ پر ممتاز ہیں اور ہونہار ہیں۔

شیخ انیس احمد عباسی کی بقیہ اولاد زیر تعلیم اور ناکتہ ہے۔

شیخ ادریس احمد (ولادت ۱۳۱۳ھ) پسر سوم شیخ یحییٰ علی عباسی نے انگریزی تعلیم ایک تک حاصل کی۔ محکمہ آبکاری مالک متوسط میں ملازم ہیں اور آج کل بنگام کٹنی منلج جلیپور متعین ہیں۔ انکا عقد غیر برادری میں بی بی سلمہ (وفات ۸ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ) بنت شیخ معظم علی

ساکن محمود آباد ضلع سیتا پور کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی تین کم ہونے چھوڑ کر تضا کر گئیں اور محمود آباد ہی میں دفن ہوئیں۔ انکے دو پسر اولیس احمد (ولادت ۱۳۵۳ھ) و عطا احمد (ولادت ۱۳۵۵ھ) اور ایک دختر نرمن بانو (ولادت ۱۳۵۶ھ) موجود ہیں۔

شیخ نصیر احمد (ولادت ۱۳۵۳ھ) پسر چہارم شیخ یحییٰ علی عباسی نے انگریزی تعلیم یافتہ، ایک حاصل کی، جگہ ریلوے میں ملازم اور کانپور میں متعین ہیں۔ انکا عقد بی بی عابدہ بنت شیخ اکرام علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔

شیخ معراج احمد (ولادت ۱۳۵۳ھ) پسر پنجم شیخ یحییٰ علی عباسی نے انگریزی تعلیم حاصل کی۔ شہر بہرائچ سے اخبار غازی جاری کیا ہے۔ انکا عقد بی بی اقبال النساء (ولادت تقریباً ۱۳۵۳ھ) دختر منشی علی حسن مرحوم کا کوری کے ساتھ ذیحجہ ۱۳۵۶ھ میں باندہ میں ہوا۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔

شیخ ضامن علی پسر سوم شیخ بشارت علی عباسی کو حضرت شاہ تقی علی قلندر سے بیعت تھی۔ انکا عقد انکے چچا شیخ فرزند علی عباسی کی دختر اول بی بی برکت النساء (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک دختر بی بی نجم النساء بنت جھڑی بی بی ہوئیں جنکا عقد جیسا مذکور ہو چکا ہے انکے چچا شیخ شرافت علی کے پسر شیخ امجد علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔

شیخ فرزند علی (وفات ۲۹ رجب ۱۳۸۳ھ) پسر سوم شیخ غلام حبیبانی عباسی کا عقد بی بی حمیت بنت شیخ علی بخش مخدوم زادہ (لقب منہ) کے ساتھ ہوا۔ بی بی شیخ معز الدین حیدر عباسی (شجرہ نمبر ۱) کی نواسی تھیں۔ انکے دو دختر برکت النساء و سکینہ ہوئیں۔

بی بی برکت النساء دختر اول شیخ فرزند علی عباسی کا عقد انکے چچا شیخ بشارت علی پسر شیخ ضامن علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اوپر مذکور ہو چکی۔

بی بی سکینہ دختر دوم شیخ فرزند علی عباسی کو حضرت شاہ تراب علی قلندر سے

بیعت تھی۔ انکا عقد شیخ مومن علی ابن قاضی ذوالفقار علی مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کیلئے فیض ملے ملاحظہ ہو



شیخ عبدالاحد (وفات ۸ صفر ۱۲۷۲ھ) پسر دوم قاضی محمد حاتم عباسی کا عقد بی بی بنی بنت بی بی ندیدی (شجرہ نمبر ۸) زوجہ شیخ محمد منتخب ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی شیخ اُجیلے ازبائر قاضی بہا الدین عباسی (شجرہ نمبر ۸) کی نواسی تھیں۔ انکے ایک دختر اور ایک پسر غلام مصطفیٰ ہوئے۔ شیخ عبدالاحد نے زوجہ مذکورہ کے انتقال کے بعد اپنے والد ماجد کی جات ہی میں دو کینز بن سماء بختانی و شام کنور خریدی تھیں جو انکے تصرف میں ہیں ان دونوں کے بطن سے بھی اولاد ہوئی لیکن دو ایک پشت بعد اولاد یا مفقودہ انجبر ہو کر ختم ہو گئی اسلئے تفصیل لکھنے کی ضرورت نہیں۔

شیخ عبدالاحد عباسی کی دختر معروف بہ بی بی صاحب کا عقد شیخ شاہ محمد کاشف علوی چشتی ابن شیخ خلیل الرحمن مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکے دو صاحبزادہ حضرت عارف باللہ شاہ محمد کاظم قلندر بانی خانقاہ کاظمیہ کاکوری و شاہ میر محمد قلندر عرف میرن ہوئے۔ انکی اولاد کے لئے نفع ملے ۹۹ ملاحظہ ہوں۔ ان بزرگوں کے حالات کے لئے اصول المقصود وروض الازہر و انتصاح و اذکار الابرار و تذکرہ مشاہیر کاکوری ملاحظہ ہوں۔ قاضی محمد حاتم نے اپنی نشست کا دیوانخانہ اپنی بہو زوجہ شیخ عبدالاحد کے نام تملیک کر دیا تھا۔ اسی مکان میں شیخ عبدالاحد کا قیام رہا اور اس کے مشرقی والان میں حضرت شاہ محمد کاظم قلندر کی ولادت ہوئی۔ اب یہ مکان قاضی راشد علی خاں کے قبضہ میں ہے۔ اس کا بہت ساحصہ گر گیا تھا۔ کچھ مرمت ہو گیا ہے۔

ان کو شہادت کا مرتبہ نصیب ہوا جس کا واقعہ یہ ہے کہ ان کے عم معظم موصوف الصلۃ نے سکندرہ سے انکو ایک سو سوار سپاہیوں کے ساتھ خزانہ شاہی لیکر لکھنؤ روانہ کیا۔ راستہ میں بقام ڈیرہ پور ڈاکوؤں سے مقابلہ ہو گیا۔ ڈاکو تعداد میں زیادہ تھے۔ ان کے سپاہی بھاگ کھڑے ہوئے۔ یہ تنہا لڑتے رہے۔ آخر سینہ پر ایک نیزہ لگا اور پار ہو گیا۔ انھوں نے گرتے ہوئے بکا کر کہا کہ ”گواہ رہنا میں نے نیزہ سینہ پر رکھا ہے نہ کہ پیٹھ پر“ اور کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے جام شہادت پیا۔ صرف اٹھائیس سال کی عمر ہوئی۔ انکا عقد بی بی مصری (وفات ۱۱۸۵ھ)

بنت شیخ محمد کبیر ملک زادہ از نابکر ملک عبدالصمد کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر بی بی عظیمہ بنت (وفات ۱۲۲۵ھ بمطابق ۱۸۱۰ء) ہوئیں جبکہ عقد شیخ غلام حسین ابن شیخ غلام حسن مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کیلئے فقرہ ۱۳ ملاحظہ ہو۔

قاضی محمد واعظ پسر سوم قاضی محمد حافظ عباسی کے متعلق شجرہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو۔

شیخ غلام اولیا (وفات ۱۱۹۵ھ) پسر چہارم قاضی محمد حافظ عباسی کا عقد بی بی حنیفہ بنت شیخ محمد شاہ نبیرہ قاضی محمد عباسی (شجرہ نمبر ۲) کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی اور یہ بے نام و نشان فوت ہوئے۔

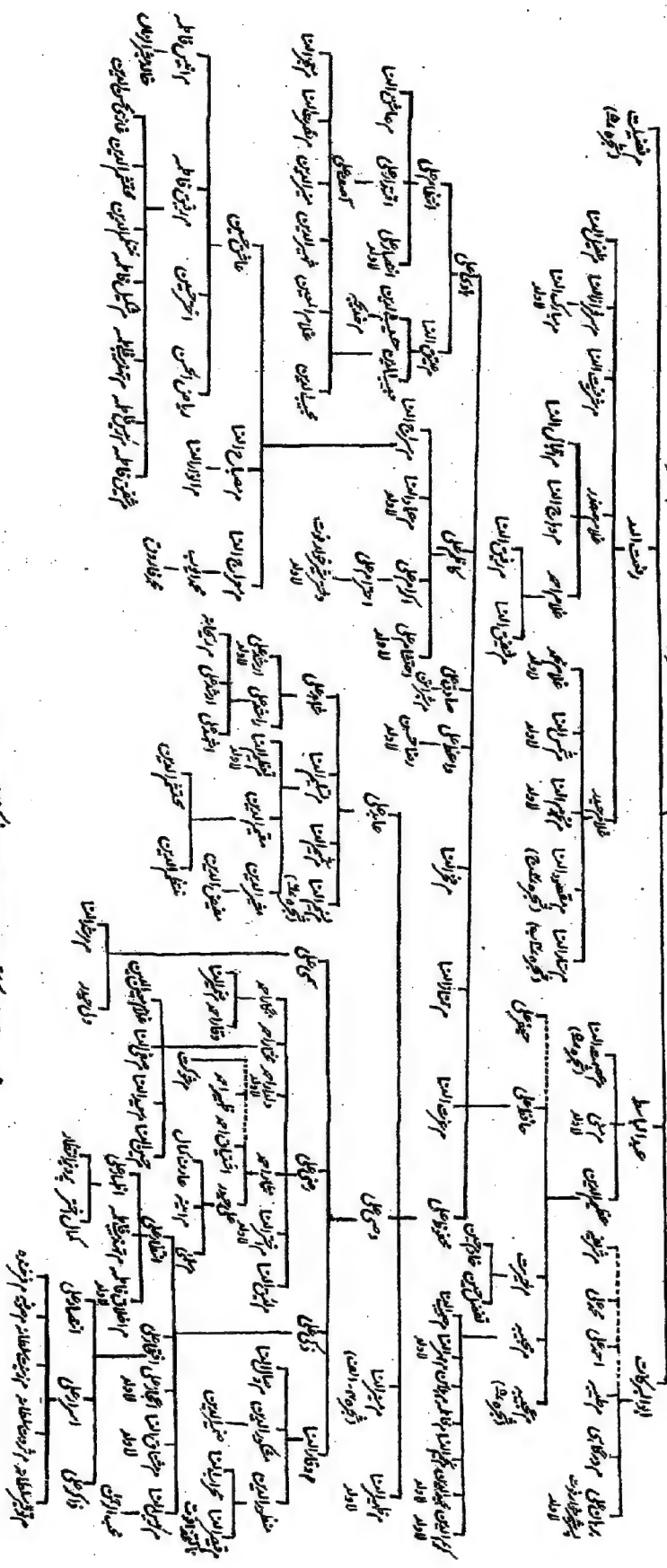
قاضی محمد حافظ عباسی کی غیر کفو اولاد کے متعلق شجرہ نمبر ۱۰ ملاحظہ ہو۔

شجرہ نمبر ۹۲

شجرہ نمبر ۹۵ (صفحہ ۹۵-۱۳۶)

قاضی محمد اعجاز عباسی لہ پور قاضی محمد حافظ اختر (شجرہ نمبر ۱۳۶)

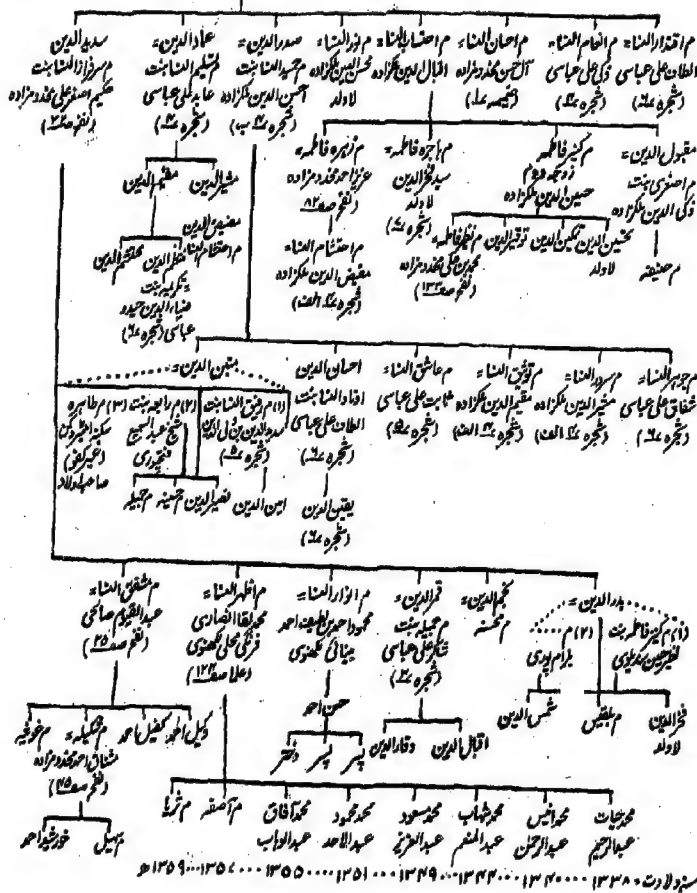
عباسی کا گوری



نوٹ: یہ شجرہ خاندان کے ایک حصہ ہے جو کہ خاندان کے دیگر حصوں سے ہے۔

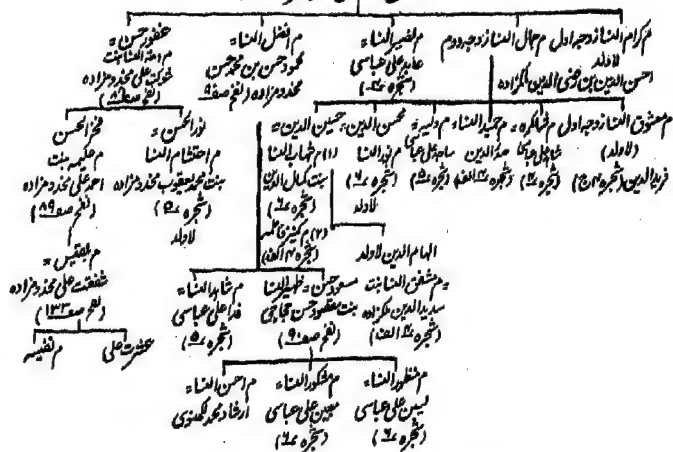
شجرہ شریعہ

بی بی منیر النساء دختر قاضی محفوظ علی خاں بہادر عباسی (شجرہ منبر) در جدیہ مولوی شہید الدین علوی مفتی غلام الدین خاں بہادر ملکا زادہ



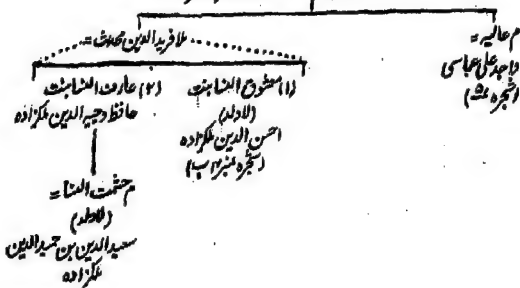
شجرہ منبرؐ رب

ابن ابی ساریس و اخترا دل شیخ غلام حیدر خاں عباسی (تقریباً ۱۸۷۰ء) در دستبرد فضل الرحمن علی (نواسہ شیخ سمر الدین حیدر عباسی) و توفیق
ابن شیخ ثابت علی محمد مرادہ (نظم مصنف)



شجرہ منبر ۴ ج

بی بی مقصود السناد خرم شیخ غلام حیدر خان عباسی (شجرہ نمبر ۱۰) دروہ جہان بہادر مولوی مسیح الدین خان مکرانہ
(ڈا س شیخ غریب الدین عباسی (شجرہ نمبر ۱۰))



شجرہ نمبر ۲

قاضی محمد واعظ عباسی بن قاضی محمد حافظ عباسی (شجرہ ۳)

قاضی محمد واعظ عباسی (ولادت ۱۱۱۴ھ۔ وفات یکم جمادی الاول ۱۱۹۹ھ) پیر
 سم قاضی محمد حافظ نے اپنے والد ماجد سے علوم درسیہ پڑھ کر فراغ حاصل کیا۔ بہت ذہین اور
 قوی الحافظ تھے۔ فن سپہ گری میں استاد کامل اور بہت بڑا اور بہادر تھے۔ شاہی فوج
 کے ساتھ بہت سی لڑائیوں میں شریک ہوئے اور واد شجاعت دی تیر و تفنگ و غیر فکے
 اتنے زخم کھائے تھے کہ ایک گھٹنا ایسا بیکار ہو گیا تھا کہ بغیر پیر پھلپائے بیٹھ نہیں سکتے تھے،
 سخاوت اور غربا پروری میں ممتاز درجہ تھا۔ خوش اوقات و عابد و زاہد ایسے تھے کہ ہر وقت
 با وضو رہتے اور خلوت و جلوت میں کلام اللہ شریف کو اپنے پاس رکھتے اور تلاوت کیا
 کرتے تھے۔ ذاتی اوصاف مثل علمی قابلیت و شجاعت و تدبیر کی بدولت سرکار شاہ اوڈ
 میں بہت عزت حاصل تھی۔ اور اہم و سچپیدہ معاملات میں شیر کار بنائے جاتے تھے،
 اپنے والد کے بعد عمدہ قضا پر مامور رہے۔ پچاسی سال کی عمر میں انتقال کیا اور آبائی
 قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی سعیدہ (وفات ۲۶ ذی الحجہ ۱۱۹۹ھ) بنت ملا
 محمد غوث ابن ملک ابو انجیر ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ تین فرزند ابو البرکات عبد الباسط
 و رفعت اللہ اور ایک دختر فضیلت النساء ہوئے۔

بی بی فضیلت النساء دختر قاضی محمد واعظ عباسی بہت خوش نصیب و پرہیزگار
 و بامروت بی بی تھیں۔ انکے والد اپنی تمام اولاد میں ان کو سب سے زیادہ عزیز
 رکھتے تھے۔ انکا عقد انکے بنی اعمام میں شیخ محمد عالم ابن شیخ محمد اہلم عباسی کے

ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے شجرہ نمبرہ ملاحظہ ہو۔
 شیخ ابو البرکات خاں عباسی (ولادت ۱۱۳۲ھ - وفات ۱۲۳۳ھ ذیقعدہ ۱۲۰۲ھ)
 پسرادل قاضی محمد داعظ کو دربار بادشاہ دہلی سے خطابات طالب جنگ خاں بہادر اور
 سرکار اودھ سے نواب مظفر الدولہ بخشی الممالک تھوڑی جنگ خاں بہادر عطا ہوئے۔
 انھوں نے علوم مروجہ وقت یعنی فارسی اور عربی کی تحصیل اپنے جدا جدا قاضی محمد حافظ عباسی
 سے کی۔ بعدہ الہ آباد میں نواب صفدر جنگ ناظم صوبہ الہ آباد کی وفات میں یرانیوں کی صحبت
 کا موقع ملا تو فارسی زبان میں ایسا ملکہ حاصل کیا کہ یہ خود اہل زبان مانے گئے اور شیخ محمد علی خیرتی
 جیسے مشہور شاعر نے اپنا کلام بغرض اصلاح انکے سامنے پیش کیا۔ عربی زبان پر بھی انتہائی عبور
 تھا۔ اکثر ایسا اتفاق ہوا کہ اہل عرب سے تمام دن صرف زبان عربی میں اہل زبان کے لب
 و لہجہ کے ساتھ گفتگو کرتے رہے۔ ذہانت و طلاقت لسانی کا یہ عالم تھا کہ مخاطب کو اپنی شکست
 مان لینا پڑتی تھی۔ حافظہ ایسا قوی تھا کہ جس کتاب یا مضمون کو ایک مرتبہ پڑھایا جو عبارت
 سنی از بر یاد ہو گئی۔ شاعری میں برکت اور بینا اور کلیم تخلص کرتے تھے جن میں سے آخر میں
 صرف بنیادہ گیا تھا۔ شیخ عبدالرضا متین اور سراج الدین علی خان آزاد اور قزلباش خاں امیر
 دہلوی کے شاگرد تھے۔ فارسی کلام کا دیوان مرتب ہو گیا تھا لیکن افسوس ہے کہ تلف ہو گیا
 تلاش معاش کے سلسلہ میں اولاً راجہ مہنی بہادر صوبہ دار اٹاوا کے یہاں ملازم ہوئے۔ کچھ
 عرصہ بعد نواب وزیر الممالک شجاع الدولہ بہادر کے رفقائے رہے جو اس زمانہ میں سلطنت
 دہلی کی طرف سے صوبہ اودھ کے صوبہ دار تھے۔ وہاں اپنی قابلیت اور تدبیر کا ایسا سکہ جھانکا کہ
 نواب احمد خان گلش فرما کر وائے فرخ آباد نے ان کو طلب کر کے اپنا مشیر کار بنایا۔ اسکے بعد
 گورکھ پور کے فوجدار مقرر ہوئے اور وہاں بڑے بڑے کارہائے نمایاں کئے صاحب اصول المقصود
 (۲۳۵) تحریر فرماتے ہیں بخشی صاحب دراکل دیار اہل اقتدار و صاحب فوج پیادہ و سوار شہ

داد گورکھ پوتا کاکر پانگ ہمہ تبصر فخر اور دندر۔ دراکل زماں دولت و ثروت ایشاں بے اندازہ
 شد و نقارہ حکومت و امارت بلند آوازہ گردید۔ ہر سردار و قلعہ دار کہ جنگ کیند سید ریخ تہ تیغ
 کردند باہنگی قلعہ جات آنجا بزدور شجاعت و دہد بہ اقبال مفتوح گردید۔ آخر کار با انگریزاں
 جنگ رو بہ کار شد۔ باربراں ظفر یافتند و شکست دادند۔ ان کامیابیوں کے صلہ میں سلطان
 شاہ عالم بادشاہ دہلی کے دربار سے خطاب مذکورہ بالا عطا ہوا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ نواب
 شجاع الدولہ بہادر نے اپنا دار السلطنت لکھنؤ سے فیض آباد منتقل کیا کیونکہ فیض آباد حد و دولت
 کے لحاظ سے قریب قریب وسط میں واقع تھا۔ نواب صاحب ممدوح ان کو اپنے ساتھ
 فیض آباد لے گئے اور تمام فوج کا بخشی (وزیر فوج یا سپہ سالار) مقرر کیا اور خطابات مذکورہ بالا
 اور خلعت اور چار سو سواروں کا رسالہ اور دو ہزار روپیہ کی تنخواہ اور دیگر عطیات سے سرفراز
 کیا۔ اور انکے اعزہ و اقربا وغیرہ کی کارگزاریاں جو انکی معیت میں مختلف لڑائیوں میں واقع
 ہوئیں ان سے معلوم کیں اور خود انکے ہی تجویز کردہ انعامات اور عہدوں سے انکو متاثر کیا۔ اس
 سب کے علاوہ خاص کاکوری کی حکومت بھی انکو عطا کی تاکہ ان کے برادران وطن پر کوئی غیر
 عہدہ دار کمرانی نہ کرے۔ جب نواب بین الدولہ سعادت علی خاں (خلف دو لیعہد نواب
 شجاع الدولہ بہادر) اور مرزا جنگ علی جن کی عمر اسوقت چودہ اور پندرہ سال کی تھی سرکار
 غیر آباد کی حکومت پر متعین ہوئے تو بخشی صاحب انکے اہلیق مقرر ہوئے کہ حکومت کرنے
 اور رعایا پروری اور ملک کی قدر و منزلت بڑھانے کے طور اور طریقے سکھاتے رہیں چنانچہ
 انھوں نے اپنے چھوٹے بھائی بخشی رفعت اسد خاں کو عہدہ بخشی گرمی کا جائزہ دیا اور خود
 غیر آباد چلے گئے۔ غرض کہ دولت و ثروت اور اقبال و وجاہت اور ذہانت اور قابلیت
 اور شجاعت و سخاوت میں تمام منصبہ کے لئے مایہ نخر اور یادگار زمانہ ہوئے۔ اپنی علمی
 قابلیت کے پندار اور اہل فارس کی صحبت اور حکومت وقت کے اثرات سے ایسے شگفتہ
 ہوئے کہ مذہب تبدیل کر دیا اور شیعہ ہو گئے۔

خیر آباد سے والہی پرانا وہ میں میاں الماس علی خاں چکلا دار کی رفاقت میں رہے، وہ ان سے بہت خلوص و عقیدت رکھتے اور غیر معمولی طرز پر ان کی خدمت کرتے تھے۔ ان پر ایسا وطن میں بخشی صاحب کے دیوانخانہ کی تعمیر ہوئی اور مسجد کی بنیاد پڑی۔ یہ مسجد اب بھی میاں الماس کی مسجد کے لقب سے کاکوری میں موجود ہے بخشی صاحب اس دیوان خانہ میں تعزیرہ داری کرتے اور حضرت شہید دشت کربلا علیہ السلام کی یادگار میں ایک چھپر کھٹ رکھتے تھے جسکو محلہ کے اور تعزیروں کے ساتھ عاشورا کے روز کر بلا تک لیجاتے تھے۔ اس تعزیرہ داری کی وجہ سے دیوانخانہ امام باڑہ کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اب مکین نہ ہونے کی وجہ سے کھنڈر ہو گیا ہے، بخشی صاحب نے اکثر سال کی عمر میں وطن ہی میں وفات پائی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے جو محلہ فاضلی گڑھی کی آبادی کے متصل مشرق جانب واقع ہے۔ انکا عقد بی بی امۃ الزہرا (ہمیشہ شاہ صیغت آمد قلندر) بنت شیخ اسد اللہ ازبائرن محمد و شیخ سعدی صدیقی کاکوری کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر برہان علی اور دو دختر درگاہی اور طیبہ ہوئے۔ اور ایک غیر کفو عورت کے بطن سے دو پسر احمد علی و محمد علی اور ایک دختر شریفیہ نام ہوئے۔ یہ دونوں لہران یعنی احمد علی و محمد علی لاؤد فوت ہوئے اور انکی بہن مسماۃ شریفیہ کا عقد محمد قاسم لکھنوی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کا حال کچھ نہیں معلوم ہوا۔

بی بی درگاہی دختر اول بخشی ابو البرکات خاں عباسی کا عقد شیخ محمد عوض ابن شیخ محب الرحمن مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کیلئے نفہ منہ ملاحظہ ہو پنجواں دیگر افراد کے انکی اولاد میں بی بی نادرہ والدہ شیخ انیس احمد عباسی (شجرہ نمبر ۳) بھی ہیں۔ بی بی طیبہ دختر دوم بخشی ابو البرکات عباسی کا عقد شیخ غلام جیلانی ابن شیخ محمد اکابر عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کیلئے شجرہ نمبر ۳ ملاحظہ ہو۔ بخشی شیخ برہان علی عباسی (ولادت ۱۱۶۲ھ۔ وفات ۱۲۰۹ھ۔ ربيع الاول ۱۱۹۹ھ) لہران

ابو البرکات خاں نے کتب درسیہ عربی و فارسی کی تحصیل ملاحمید الدین ملک زادہ محدث سے کی بہت صالح اور بہادر اور با منش جوان تھے۔ جب ان کے والد ۱۱۰۱ھ بقی شاہزادگان مقرر ہو کر خیر آباد گئے تو کاکوری کی حکومت کا عہدہ انکو تفویض ہوا۔ بخشی صاحب کے ڈیرہ پورگل پور (ضلع کانپور) کے زمانہ قیام میں یہ اور ان کے چچا زاد بھائی قاضی عظیم الدین خاں بھی ہاں گئے ہوئے تھے کہ ایک قضیہ میں گنواروں کے ہاتھوں یہ شہید ہوئے۔ ایسے بایاقت اور ہوشمند سپہر کی وفات سے جسکی عمر اسوقت صرف اٹھائیس سال تھی بخشی صاحب بالکل ٹوٹ گئے اور گویا دنیا ترک کر کے وطن چلے آئے۔ انکا عقد ان کے چچا قاضی عبدالباسط کی دختر بی بی منی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک سپہر ہوا تھا جو اپنی پیدائش کے دو چار روز بعد ہی فوت ہو گیا اور بخشی جی کی سپہری اولاد ختم ہو گئی۔

قاضی عبدالباسط عباسی (وفات ۱۲۰۵ھ) پر دوم قاضی محمد غلط اپنے والد کے بعد قاضی قصبہ ہے بہت قابل و دانشمند و نیک بخت تھے تمام عمر کبھی ٹوٹا اور غلام سے بھی نا ملائم گفتگو نہیں کی۔ نواب آصف الدولہ بہادر کے عہد حکومت میں لا آباد کے چکلہ دار رہے۔ بہت شان و شوکت سے حکومت کی اور باغی راجگان و زمینداران کی قزاقی سرکوبی کرتے رہے۔ اسی سلسلہ میں راجہ ہنڈیا سے مقابلہ ہوا اور اسی جنگ میں یہ شہید ہوئے اور وہیں ہنڈیا میں دفن ہوئے۔ انکا عقد انکی چھوٹی بی بی واجبہ کی دختر خیر النساء بنت بنت شیخ محمد شیخ مخدوم زادہ (فیض ص ۱۷) کے ساتھ ہوا۔ دو دختر عصمت النساء اور منی اور ایک سپہر عظیم الدین ہوئے۔

بی بی عصمت النساء دختر اول قاضی عبدالباسط عباسی کا عقد شیخ معز الدین ابن شیخ محمد عالم عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد شجرہ نمبر ۱۳ میں ملاحظہ ہو۔

بی بی منی (وفات ۱۲۰۵ھ) دختر دوم قاضی عبدالباسط عباسی کا عقد ان کے

چچا نجشی ابو البرکات خاں کے سپر شیخ برہان علی (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا جو اوپر مذکور ہوا۔
یہ بہت کم عمری میں بیوہ ہوئیں اور طویل عمر ہو کر لاؤ لد فوت ہوئیں۔

قاضی عظیم الدین خان بہادر عباسی (وفات ۱۱۲۱ھ) (پس قاضی
عبد الباسط بہت وجیہ اور دلیر اور غور تھے خلقاً بایاں ہاتھ کسی قدر کمزور تھا پھر بھی مقابلہ
ہونے پر حریف پیش نہیں پاتا تھا۔ اپنے عم نامہ رنجشی ابو البرکات خاں کے ساتھ گور کھپور
میں رہے اور لڑائیوں میں شریک ہو کر ایسے کارہائے نمایاں کئے کہ دربار دہلی سے خطاب
خان بہادر سے سرفراز ہوئے۔ زاب آصف الدولہ بہادر اور وزیر الممالک نائب سعادت علی خاں
بہادر انکی بہت قدر و منزلت کرتے تھے کسی معاملہ میں دربار اودھ سے کبیدہ خاطر ہو کر رہا
بھٹا و پٹنا (بند لکھنڈ) چلے گئے۔ وہاں ہمارا جہ بہادر نے انکو ہاتھوں ہاتھ لیا اور چالیس ہزار
روپیہ سالانہ کی معافی دینے کے علاوہ ایک معاہدہ کیا کہ جس قدر ملک ہمارا جہ کی فوج کی مدد
سے فتح کریں گے اس میں سے نصف راہست میں شامل ہوگا اور دوسرا نصف انکی ملکیت
قرار پائے گا۔ مگر شیت آہی نہ تھی۔ یہ اپنے انتظامات میں مصروف تھے کہ بمقام کالپی مرض
ہیضہ میں مبتلا ہوئے اور دفعتاً وہیں وفات ہوئی۔ لاش کا کوری لائی گئی اور آبائی قبرستان
میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی امہ الرسول (وفات ۱۲۳۲ھ) ہمشیرہ شیخ
کرامت اللہ خاں عباسی (شجرہ نمبر ۲) کے ساتھ ہوا تین دختر عجیبہ و مجیبہ و خیریت النساء
اور ایک سپر حافظ علی ہوئے۔ ایک غیر کفو عورت کے بطن سے بھی ایک سپر جعفر علی ہوئے
جنکا انتقال ۱۲۳۳ھ ذیقعدہ ۱۲۳۶ھ کو ہوا۔ انکی اولاد کا حال نہیں دریافت ہوا۔

بی بی عجیبہ (وفات ۱۱۳۳ھ رمضان ۱۱۳۳ھ) دختر اول قاضی عظیم الدین عباسی کا عقد
شیخ اوصاف علی سپر شیخ محمد عالم عباسی کے ساتھ ہوا انکی اولاد شجرہ نمبر ۵ میں ملاحظہ ہو
بی بی مجیبہ دختر دوم قاضی عظیم الدین عباسی کا عقد مولوی حفیظ الدین مولوی ام الدین

ملک زادہ (نعم ۱۶۶) کے ساتھ ہوا۔ انکی پسری اولاد اب باقی نہیں ہے۔ مزید تفصیل شجرۃ الانساب میں ملاحظہ ہو۔

بی بی خیریت النساء (وفات ۵۱۵۰ھ) دختر سوم قاضی عظیم الدین عباسی کا عقد شیخ احسان علی ابن شیخ غلام حسین مخدوم زادہ (فیض ۵۲۰) کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر تفضل حسین و خادم حسین ہوئے یہی منشی تفضل حسین تھے جنکا تذکرہ مقدمہ کتاب میں صیح وطن کے اقباس میں آیا ہے۔ انکی اولاد میں حاجی صدیق حسن علوی بن منشی صفدر حسن مخدوم زادہ اور منشی احسان حسین علوی بی لے ابن منشی عرفان حسین مخدوم زادہ وغیرہ موجود ہیں قاضی حافظ علی عباسی خاں بہادر (ولادت ۱۱۶۵ھ۔ وفات ۱۲۰۵ھ) پسر قاضی عظیم الدین خاں بہادر کو دہلی سے خطابات عالیجاہ احتشام الدولہ ممتاز الملک اور سرکار اودھ سے خطاب خان بہادر عطا ہوئے تھے۔ تعلیم و تربیت اپنے خاندان کے بزرگوں سے پائی۔ فضائل علمی میں ممتاز اور آباؤی منصب قضا پر سر فراز ہے۔ بہت خوش تقریر اور اولوالعزم اور فیض رساں تھے۔ اولاً وزیر الممالک نواب سعادت علی خاں بہادر کی مصاحبت میں رہے اور اپنی استعداد و قابلیت کا سکہ جایا۔ چنانچہ خطاب خان بہادر کی کے ساتھ چکلہ داری کا عہدہ ملا اور رائے بریلی و میر آباد وغیرہ میں تسخیر رہے۔ بدظمی کو دفع اور انکی اصلاح کرنے کے لئے اکثر مقامات پر بکار خاص مامور رہے۔ انکے تدبیر اور حکمرانی کا رنگ دیکھ کر اور انکی ہی تحریک پر نواب وزیر الممالک بہادر نے انکو شہنشاہ دہلی کے دربار میں اس اہم خدمت پر بھیجا کہ ملک ہندوستان کا ٹھیکہ ایسٹ انڈیا کمپنی سے نکال کر نواب وزیر الممالک کو دیدیا جائے چنانچہ دربار شاہی میں انکے معروضات سننے کے بعد سلطنت برطانیہ سے معاملت کئے جانکی تجویز ہوئی مگر نواب وزیر الممالک بہادر کی ناگہانی موت نے معاملہ درہم برہم کر دیا اور بار دہلی اپنی حق تقریر و جاہلیت آتی تھی اسے انکی کے صلہ میں خطابات مذکورہ بالامعہ خلعت فاخرہ کے

انعامات لیکر یہ واپس ہوئے۔ نواب غازی الدین حیدر بادشاہ اودھ کے دربار میں بھی انکی
 ویسی ہی قدر و منزلت رہی جیسی نواب وزیر الممالک بہادر کے عہد وزارت میں تھی۔ اہم
 ملکی معاملات کے تصفیہ کے لئے دربار اودھ سے بحیثیت سفیر نواب گورنر جنرل بہادر کے پاس ہی
 جاتے تھے چنانچہ لارڈ ڈامرسٹ گورنر جنرل ہند نے ایک مرتبہ خلعت اور ہاتھی اور گھوڑے اور
 جھالدار پالکی اور سواروں کا ایک دستہ معہ توپخانہ کے ان کو عطا فرمایا تھا۔ دربار اودھ سے
 ایک کوٹھی اور مجلس ابھی معانی میں ملی تھی جو محلہ خیالی گنج لکھنؤ میں واقع تھی یہ عمارت بعد کو
 جب قیصر باغ کی تعمیر ہوئی ہے تو اس میں شامل ہو گئی۔ اعزہ و احباب کے صد ہا افراد کو برسر کار
 کیا اور بیگانہ و بیگانہ کی کما حقہ خدمت کرتے رہے۔ خوش اخلاقی اور مقبولیت ایسی حاصل
 کی کہ اپنے ایک فرزند ارجمند شیخ کاظم علی کے نکاح کی تقریب میں خاندان شاہی اور امرائے
 دربار اودھ کو مدعو کیا تھا۔ یہ تقریب سعید انکی تعمیر کردہ کوٹھی موسوم بہ بارہ درہی میں منعقد ہوئی
 تھی۔ یہ کوٹھی اب گر رہی ہے۔ اسکے ہر چار طرف پائیس باغ تھا جس کو برہما برس اڑا
 رہے تھے بعد اب قاضی راشد علی خاں عباسی نے پھر گلزار بنایا ہے۔ ان کو حضرت عارف اللہ
 شاہ محمد کاظم قلندر سے سبقت تھی۔ انکی قبر بارہ درہی مذکورہ کے متصل آبائی قبرستان میں
 ایک خطیرہ کے اندر ہے۔

انکے در عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا نکاح بی بی خیر النساء (وفات ۱۲۱۳ھ) سے
 بنت قاضی القضاہ مولوی نجم الدین علی خاں بہادر ملک زادہ کے ساتھ اور دوسرا عقد بی بی
 فیم النساء (وفات ۱۲۱۹ھ شوال ۱۲۱۹ھ) بنت حاجی مولوی امین الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔
 زوجہ اولے سے دو پسر محفوظ علی و واعظ علی اور ایک دختر عزت النساء اور زوجہ ثانیہ
 سے تین پسر صادق علی و کاظم علی و ہادی علی اور دو دختر ممتاز النساء و فخر النساء
 ہوئے۔

نہوٹ :- خان بہادر قاضی حافظ علی خاں کی تمام اولاد ذکور کے نام کے ساتھ یہاں تعبیر میں قاضی اور خان کے الفاظ استعمال ہوتے آئے ہیں۔ جہاں تک راقم الحروف کا علم ہے قاضی صاحب موصوفت یا دیگر صاحبان کو جو خطابات یا العات عطا ہوئے وہ سب شخصی اور ذاتی تھے نہ لکھتینی۔ علاوہ بریں عمدہ قضا تو صرف ایک فرد کے لئے مخصوص تھا اسلئے قاضی اور خان کے الفاظ کا استعمال ہر نام کے ساتھ صحیح نہیں کہا جاسکتا۔ چنانچہ راقم نے قاضی کا لفظ صرف اس مرد کے لئے مخصوص رکھا ہے جو اس عمدہ جلیلہ پر ممتاز رہا اور دیگر افراد کیلئے شیخ کا لفظ استعمال کیا ہے البتہ ایسی امتیاز کیلئے خاں کا لفظ ترک نہیں کیا ہے اگرچہ موجودہ وقت قاضی زادگان میں پیشتر افراد خود ہی ان دونوں الفاظ کو ترک کر دیا ہے اور متفق رائے ہیں کہ حکومت وقت کے عطا کردہ خطابات معمولاً ذاتی ہوتے ہیں نہ لکھتینی کہ تمام نسل مابعد ان خطابات سے ملقب ہوتی رہے۔ لہذا ایسے افراد کے نام کے ساتھ خان کا لفظ بھی نہیں لکھا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ حکومت وقت کے عطا کردہ خطابات اگر لکھتینی بھی ہوتے تھے تو اسکے جاری کردہ احکام و فرامین کا نفاذ اس حکومت کے بقا تک رہتا تھا اور حکومت کے انتقال کے ساتھ تا وقتیکہ جدید حکومت کی طرف سے تجدید نہ ہو حکومت سابقہ کے احکام بھی فنا ہو جاتے تھے۔

بی بی غرت النساء (وفات ۶ ربیع الآخر ۱۲۴۲ھ) دختر اول قاضی حافظ علی خاں عباسی کا عقد شیخ محمد بخش بن شیخ علی بخش مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد کیلئے نفحہ ص ۶ ملاحظہ ہو۔

بی بی ممتاز النساء (وفات ۱۱ شعبان ۱۲۹۱ھ) دختر دوم قاضی حافظ علی خاں عباسی کا عقد انکے پھوپھی زاد بھائی شیخ تفضل حسین علوی کے پسر شیخ کاظم حسین مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کیلئے فیض ص ۶ ملاحظہ ہو۔

بی بی فخر النساء دختر سوم قاضی حافظ علی خاں عباسی کا عقد حافظ حبیب الدین ابن حافظ غوث علی مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے نفحہ ص ۹۲ ملاحظہ ہو۔ ان

تینوں بہنوں کو حضرت شاہ تراب علی قلندر سے بیعت تھی۔
 قاضی محفوظ علی خاں عباسی (ولادت ۱۹ جاری الاولیٰ ۱۲۰۸ھ وفات ۱۲۶۷ھ)
 شوال ۱۲۶۷ھ) پسر اول قاضی حافظ علی خاں کو دربار اودھ سے والا جاہ وقار الدولہ
 کے خطابات عطا ہوئے تھے۔ بہت ذی لیاقت و مدبر و سرچشم تھے۔ شاہی انعامات کی
 بدولت نہایت فارغ البالی اور آن بان سے عمر بسر کی اور اعزہ و اقربا کے ساتھ سلوک و
 مراعات کرتے رہے۔ ابتدائے ملازمت میں پہلے بیسوارہ کے چکھ دار رہے پھر اپنے حسن نظام
 اور تدبیر کی بدولت متفرق علاقہ جات مثل گونڈہ و بانگن موہراچ وغیرہ میں بد نظمی کی
 اصلاح کے لئے کار خاص پر جایا گئے۔ سفارت کے اہم فرائض کئی مرتبہ انجام دئے۔ ایک
 ایسی ہی سفارت کے سلسلہ میں ۱۲۵۸ھ میں نواب گورنر جنرل بہادر کے پاس الہ آباد جایا گیا
 اتفاق ہوا اور وہاں حضرت شاہ غلام حیدر محمدی عباسی سے ملاقات کا موقع ملا جو اس
 کتاب کے مقدمہ میں مذکور ہو چکا ہے۔ شاہی دربار میں شاہزادگان عالی مرتبت کے علاوہ
 نواب گورنر جنرل بہادر اور صاحب ریڈنٹ بہادر اور دیوان اعظم یعنی وزیر سلطنت اور
 خان بہادر مولوی مفتی خلیل الدین خاں ملک زادہ کا کوری سفیر سلطنت اور اکو (قاضی
 محفوظ علی خاں) کرسی نشین ہونے کا شرف حاصل تھا ورنہ اور بڑے بڑے عہدہ دار
 سب ہی کھڑے رہتے تھے۔ دربار میں کسی کو چاہے کیسا ہی معذور کیوں نہ ہو کسی سواری پر
 جانے کی اجازت نہ تھی لیکن انکے لئے بحالت علالت و ضعف جسمانی تالاب بارگاہ سلطانی
 ہوا دار پر جانا معاف تھا۔ پرگنہ کا کوری اور منسلکہ مواضع کی تعلقداری کا عطیہ ملا تھا۔
 جبکی مالگذاری اس زمانہ میں چوراسی ہزار روپیہ تھی۔ انکی ذاتی کوٹھی اور مجلسراشہر لکھنؤ میں
 بھی تھی جو زمانہ غدر ۱۸۵۷ء میں ہیلی گارڈ (لکھنؤ ریڈنسی) کی زد میں تباہ و سار ہو گئی۔ بعدہ
 اراضی متعلقہ ہیلی گارڈ اور سیول اسپتال کے حدود میں شامل ہو گئی۔ باوجود دولت و

و ثروت کے بہت متقی و پرہیزگار و دیانتدار اور نماز روزہ کے شائق اور اراد و وظائف کے پابند اور شب بیدار تھے۔ حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ سے بیعت تھی۔ انکی قبر بارہ درمی کے متصل آبائی قبرستان میں ہے۔ قبر کے گرد خشتی خیلرہ بنا ہوا ہے۔ انکی وفات کی دو تاریخیں خوب ہیں دیہوڑا اولیاء اللہ حقیقت علیہم ۱۲۶۴ھ یدخل جنة نعیم ۱۲۶۴ھ

انکا عقد بی بی طفیل النساء (وفات غرہ شوال ۱۲۹۶ھ) مرض فاج بنت بخشی رفت اشہاں عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ دو دختر ظہیر النساء و منیر النساء اور دو پسر وصی علی و عابد علی ہوئے۔

بی بی ظہیر النساء (وفات ۳ جمادی الاخریٰ ۱۲۵۵ھ) دختر اول قاضی محفوظ علی خاں عباسی عین شباب میں ناکتھ فوت ہوئیں۔

بی بی منیر النساء (وفات ۶ ذیقعدہ ۱۳۰۵ھ) دختر دوم قاضی محفوظ علی خاں عباسی کا عقد مولوی رشید الدین خاں ابن مفتی خلیل الدین خاں ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد شجرہ نمبر ۱۴۱ (الف) میں ملاحظہ ہو۔

قاضی وصی علی خاں عباسی (ولادت ۲۳ رجب ۱۲۳۳ھ وفات ۲۵ جمادی الاخریٰ ۱۳۱۰ھ) پسر اول قاضی محفوظ علی خاں نے فارسی و عربی کی تعلیم کی تکمیل مختلف اساتذہ سے کی حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ سے بیعت کی اور انکے صاحبزادہ حضرت شاہ تقی علی قلندرؒ اور پسر حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بہت عقیدت و خلوص و ارادت رکھتے تھے ان حضرت کے فیض صحبت سے علمی قابلیت میں خوب ترقی ہوئی اور فن ادب سے خاص ذوق پیدا ہو گیا انکا تحریر کردہ روزنامہ بزبان فارسی ایک بیش قیمت ایمنج ہے جو غیر مطبوعہ انکی اولاد کے پاس موجود ہے۔ اسمیں بعض اہل برادری کے ایسے معاملات بھی مذکور ہیں جن کا ظاہر ہونا

مناسب نہیں ہے۔ لہذا قاضی صاحب کی وصیت ہے کہ اس روز نامچہ کا مطالعہ نظر اغیار سے محفوظ رکھا جائے۔ اسی روز نامچہ میں ایک یادداشت سے واضح ہوتا ہے کہ محلہ قاضی گدھی کی مسجد کا تذکرہ بخشی ابراہیم کے خاں کے حال میں آیا ہے دراصل بخشی صاحب کے والد ماجد قاضی محمد واعظ کی تحریک اور تجویز پر بیان الماس علی خاں نے تعمیر کرائی تھی اور ساٹھ سال بعد انکی بھگوانی میں شیخ صلاح الدین احمد عباسی نے اپنے والد شیخ عزیز الدین حیدر (شجرہ نمبر ۱) کی خواہش کی تعمیل میں عمارت مسجد پر استرکاری بنوائی اور حجرہ وغیرہ مکمل کرائے۔ انکی دوسری تصنیف شاہان اودھ کی تاریخ زبان فارسی ہے جو بھی غیر مطبوعہ ہے۔ یہ نہایت وجہ و نفیس مزاج و خوش بیان و شجاع و مہذب اوقات تھے۔ سرکار اودھ میں اپنے والد کے بعد انکے جانشین اور قاضی قصبہ تسلیم کیے گئے اور حرب ستور قدیم مراعات وغیرہ قائم رہے۔ لارڈ ہارڈنگ و ایسرائے و گورنر جنرل ہند نے جب یہ پنجاب سرکار اودھ انیسے ملاقات کے لئے کانپور گئے انکو خلعت سے سرفراز کیا ہنگامہ غدڑ شاہ کے بعد باغیوں کے سرکاری ہونے کے شبہ میں یہ اور مولوی صلاح الدین احمد (شجرہ نمبر ۲) اور شیخ طالب علی (شجرہ نمبر ۳) کہیں روز انگریزی فوج کے تحت لکھنؤ میں نظر بند ہے۔ بالآخر مولوی صلاح الدین احمد کے ماموں بھائی مولوی اکرام اللہ خاں نواب یار جنگ بہادر (ضمیمہ نمبر ۱) کی سستی و کوشش سے بغوت تمام بری ہوئے۔ بعدہ خود انھوں نے حکام سرکار سے ملکر بہت سے اہل وطن کو بغاوت کے الزام سے بری کرایا سرکار بہادر نے انکے کارہائے نمایاں جو انھوں نے دوران ہنگامہ غدڑ میں چند یورپین افراد کو پناہ دینے کے سلسلہ میں کئے تھے معلوم ہونے پر انکا عہدہ قضا برقرار رکھا اور قصبہ کانپور دار و جاگیر دار بنایا۔ چنانچہ انھوں نے تمام اہل برادری کے لئے انکی مقبوضہ اراضیات کو بھی مالگذازی سے معاف کرایا۔ یہ ایسا سلوک کر گئے کہ اہل قصبہ ہمیشہ انکے مداح اور ممنون رہیں گے۔ قرب و جوار میں انکے انصاف اور رعب اور دبہ کا چرچا رہتا تھا۔ پرانی وضع اور قدیم لباس کے پابند تھے۔ راقم الحروف کو اپنے لڑکپن میں

بزرگان وطن میں سے انکو اور شیخ سعید الدین عثمانی کو چوگوشیہ ٹپنی اور کلی دار ابجن کے اوپر چھوٹا کوٹ اور زردنخل کا گھٹیلہ جزا پہنے ہوئے دیکھنا یاد ہے۔ انھوں نے بعارضہ فلج سرٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان متصل بارہ درمی میں دفن ہوئے۔

انکا عقوبی بی و ہاج النسابت شیخ غلام صفدر خاں عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر وقار النساء اور تین پسر ذکی علی و رضی علی و سمی علی ہوئے۔

بی بی وقار النساء (وفات ۵ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ) دختر قاضی وصی علیخان سی کا عقد مولوی غفور الدین (وفات ۵ رجب ۱۳۰۱ھ) ابن مولوی قاضی و جلد لین خاں ملک زادہ (نقش ۱۵۵) کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر منظور الدین و شکور الدین اور ایک دختر وصال النساء ہوئے۔

بی بی وصال النساء تیکابی بی کا عقد شیخ جمیل الدین عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے شجرہ نمبر ۶ ملاحظہ ہو۔

مولوی منظور الدین علوی (ولادت ۸ اشعبان ۱۲۷۵ھ - وفات ۲ رمضان ۱۳۳۵ھ) پسر اول بی بی وقار النساء حضرت حافظ شاہ علی اوز قلندر کے شاگرد اور مرید تھے۔ فارسی زبان پر اچھا عبور تھا۔ شاعری کا مذاق رکھتے تھے اور عربی و فارسی و اردو تینوں زبان میں شعر کہتے تھے۔ سرور تخلص تھا۔ اسی صوبہ متحدہ میں تحصیلداری کے عہدہ پر رہے۔ بعد ختم ملازمت وطن میں قیام کیا۔ بعارضہ فلج انتقال کیا اور اپنے آبائی قبرستان واقع جھالا باغ میں دفن ہوئے۔ انکا عقد انکے ماموں قاضی رضی علیخان عباسی (شجرہ ہذا) کی دختر بی لیتق النساء (وفات ۲۰ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ) کے ساتھ ہوا۔ دو دختر قیصر النساء و محراب النساء اور ایک پسر ہوئے۔ یہ پسر صغریٰ ہی میں فوت ہو گئے اور دختر اے بی بی قیصر النساء نے سترہ سال کی عمر میں بعارضہ طاعون انتقال کیا اور اپنے والدین کے ہاتھوں سپرد خاک ہوئیں۔ انکی دختر دم بی بی

محراب النساء بنت بگن (ولادت یکم محرم ۱۳۱۲ھ) کا عقد مولوی نظم الدین حیدر ملک زادہ
 نواسہ شیخ الطائ علی عبت آسی (شجرہ نمبر ۶) کے ساتھ ہوا۔ اولاد شجرہ نمبر ۱۱ میں ملاحظہ ہو
 مولوی مشکور الدین علوی (ولادت ۲۱ صفر ۱۲۸۳ھ۔ وفات ۵ شعبان ۱۳۲۶ھ)
 پسر دوم بی بی وقار النساء حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر کے شاگرد اور حضرت شاہ
 حبیب حیدر قلندر کے مرید تھے۔ اسی صوبہ متحدہ میں محکمہ پولیس میں سب انسپکٹر رہ کر
 نیشن پائی اور برض استسقا وطن میں وفات پائی اور اپنے بڑے بھائی کی قبر کے برابر
 اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی رابعہ (ولادت ۴ رثوال ۱۳۱۳ھ)
 بنت منشی سلطان جہن محمد زادہ (فیض ۱۳۰۷ھ) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی بقید حیات ہیں انکو
 حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر سے بیعت ہے۔ انکے ایک پسر ضمیر الدین عرف شبتی
 (ولادت غرہ شوال ۱۳۲۲ھ) موجود ہیں۔ بہنوز ناکتھڑا ہیں۔ انکے والد اور چچا کا تمام عمر
 قیام اپنے نامہال یعنی جناب قاضی صاحب کے مسکن مکان میں رہا چنانچہ یہ بھی ہیں
 رہتے ہیں۔ نیک طبیعت اور ملنسار ہیں۔

شیخ ذکی علی خاں عباسی (ولادت ۵ ارجادی ۱۲۶۰ھ۔ وفات ۱۲ شعبان ۱۳۲۸ھ)
 پسر اول قاضی وصی علی خاں کو عربی اور فارسی میں کافی دستگاہ تھی۔ شعر گوئی میں فراڈ تخلص
 تھا اور مولوی محی الدین خاں ذوق ملک زادہ سے تلمذ تھا۔ انکا ایک شعر نذر ظہرین ہو
 باغ میں وہ سرو قد خود آرائی ہو آج ہر شاہ و چرخ پر چشم تماشائی ہو آج
 حافظہ بہت قوی تھا بشنوی مولانا روم کے دلدادہ تھے۔ ملازمت سرکار انگریزی
 میں انسپکٹر ریٹ کے عہدہ پر عرصہ تک کام کیا تھا کہ جہن کے مرض میں مبتلا ہوئے جو باوجود
 علاج و معالجہ کے نہ گیا اور مجبوراً ترک ملازمت کر کے خانہ نشین ہو گئے۔ حضرت شاہ
 تراب علی قلندر سے بیعت تھی۔ عمر طبعی کو پہونچکر انتقال کیا اور اپنے جدی قبرستان میں

دفن ہوئے۔ انکا عقد انکی پھوپھی بی بی میسر النساء کی دختر بی بی العام النساء (وفات ۲۳ شعبان ۱۳۲۲ھ) بنت مولوی رشید الدین خاں ملک زادہ (شجرہ ۴۰ الف) کے ساتھ ہوا۔
دو دختریں النساء و شتآن النساء و زمین پسر اعجاز علی و افتخار علی و انتظار علی ہوئے۔

بی بی رئیس النساء (وفات ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۶ھ) دختر اول شیخ ذکی علی عباسی کو حضرت شاہ علی اکبر قلندر سے بیعت تھی۔ انکا عقد شیخ عبد الوحید نیرنگ (نعم ۶۳) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر محب الرحمن عرت توصیف احمد (ولادت ۱۳۱۹ھ) موجود ہیں۔ یہ کلکتہ میں محکمہ فراہمی سامان جنگ (سپلائی ڈیپارٹمنٹ) میں ملازم ہیں۔
انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا نکاح بی بی قریشہ خاتون بنت شیخ عزیز الحسن مجوزی (نعم ۱۰۲) کے ساتھ ہوا جو صرف دو سال بعد ایک شیر خوار دختر چھوڑ کر فوت ہوئیں۔ یہ دختر بھی چار سال بعد قضا کر گئی۔ دوسرا عقد بی بی امینہ (ولادت تقریباً ۱۳۲۹ھ) بنت سید فخر الحسن (از نبار محمد دوم شاہ سید الہدیٰ المعز و پچھوٹے محمد صاحب) خیر آبادی کے ساتھ ۲۴ رذی الحجہ ۱۳۵۶ھ کو ہوا۔ بیہوز کوئی اولاد نہیں ہے۔

بی بی مشتاق النساء (ولادت ۱۵ رجبہ ۱۲۸۹ھ۔ وفات ۱۵ رمضان ۱۳۶۲ھ) دختر دوم شیخ ذکی علی خاں عباسی کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر سے بیعت تھی۔ انکا عقد انکی خالہ کے پسر شیخ تلمطف علی ابن شیخ الطواف علی کے ساتھ ہوا (ملاحظہ ہو شجرہ نمبر ۶)۔ یہ بی بی لا ولد برض ہبضہ صرف ۲۴ گھنٹہ بیمار رہ کر فوت ہوئیں اور اپنے شوہر کی قبر کے قریب دفن ہوئیں۔

شیخ اعجاز علی خاں عباسی (ولادت یکم ذیقعدہ ۱۲۶۹ھ۔ وفات ۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۲۲ھ) پسر اول شیخ ذکی علی خاں کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر سے بیعت تھی۔

بہت نیک اور صلح پسند تھے۔ اپنے چھوٹے بھائی شیخ انتظار علی عباسی کے ساتھ بھوپال میں قیام تھا کہ بعارضہ ٹیپو نیا مقام رائسین انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی مشتاق النساء (ولادت تقریباً ۱۲۹۹ھ) دختر دوم منشی عبدالعلی ابن شیخ سعادت علی مخدوم زادہ (فیض ۲۵) کے ساتھ ہوا مگر کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ یہ بی بی ابھی بقید حیات ہیں شیخ اعجاز علی عرف افتخار علی خاں عباسی (ولادت ۳ شعبان ۱۲۸۵ھ - وفات ۲۱ شوال ۱۳۲۵ھ) پسر دوم شیخ ذکی علی خاں کو اور اوڑھلا ٹٹ وعلیات کا بہت شوق تھا۔ وطن ہی میں مرض ہیضہ انتقال ہوا اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا نکاح غیر برادری میں موضع کو پاضلع چھپرہ صوبہ بہار میں بی بی کلثوم بنت محی الدین خاں کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی کا کوری میں قتل طور پر رہتی ہیں۔ تین پسر ذاکر علی و اسرار علی و انتصار علی موجود ہیں۔

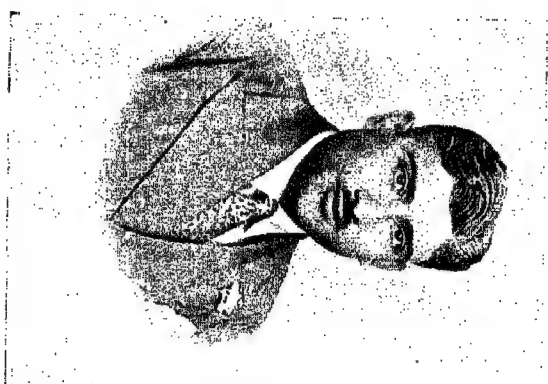
شیخ ذاکر علی عباسی (ولادت ۱۳۲۳ھ) و شیخ انتصار علی عباسی (ولادت ۱۳۳۱ھ) پسران اول و سوم شیخ افتخار علی فاضل لعل اور ناگتہ ہیں۔

شیخ اسرار علی عباسی (ولادت ۱۳۲۸ھ) پسر دوم شیخ افتخار علی نے انگریزی تعلیم حاصل کی اور محکمہ تعلیمات کی سرکاری ملازمت میں ڈرائنگ ماسٹر ہیں۔ آج کل لکھنؤ میں متعین ہیں۔ انکا عقد تصنیف نگرام ضلع لکھنؤ میں خان بہادر سیر سید حسین ڈپٹی کلکٹر مرحوم کی نو بہی بی بی شافہہ ریحانہ خاتون بنت شیخ مکرم احمد کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی نے عین جوانی میں بھلا رنجگی ۲۶ محرم ۱۳۶۲ھ کو اناؤ میں انتقال کیا اور نگرام میں دفن ہوئیں۔ انکے پانچ دختر تو قیر سلطانہ عرف شامانہ (ولادت ۱۱ محرم ۱۳۵۵ھ) و ثروت سلطانہ (ولادت ۲۶ ربیع الآخر ۱۳۵۶ھ) و زینت سلطانہ (ولادت ۸ جمادی الآخر ۱۳۵۸ھ) و صوفیہ سلطانہ (ولادت ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۹ھ) و فرخندہ سلطانہ (ولادت ۵ ذیقعدہ ۱۳۶۱ھ) ہیں ان میں سے آخر الذکر دو بچیاں بحالت شیرخوارگی فوت ہوئیں۔ بقیہ تینوں بچیاں پرورش پا رہی ہیں شیخ انتظار علی عباسی (ولادت یکم رمضان ۱۲۹۹ھ - وفات یکم ذیحجہ ۱۳۶۲ھ)



KAZI INTIZAR ALI KHAN ABBASI

انتظار علي عباسي (صفحه ۱۱۱)



IZHAR ALI ABBASI

اظهار علي عباسي (صفحه ۱۱۲)



اسرار علي عباسي
(صفحة ۱۰۱)

پسر دم شیخ ذکی علی خاں نے اپنے چھوٹے چچا شیخ سہمی علی عباسی کے سایہ عاطفت میں ابتدائی تعلیم حاصل کی اور بعدہ علیگڑھ کالج سے بی اے کی ڈگری لی اور اسی صوبہ متحدہ میں سرکاری ملازمت میں داخل ہوئے۔ شروع میں کچھ عرصہ تک ڈاکٹر کڑ زراعت و کاغذات دہلی کے دفتر میں ہے پھر محکمہ آبکاری میں انسپکٹر مقرر ہوئے اور ترقی کرتے ہوئے اسسٹنٹ کنسٹرکٹری کے عہدہ سے ۱۳۵۷ھ میں نشن پائی۔ دوران ملازمت میں ریاست بھوپال میں ڈپوٹیشن پر کسی سال محکمہ آبکاری کے افسر اعلیٰ رہے۔ بہت نیک خصلت و رنجاء مرعج و کتبہ پرور تھے۔ اپنے فرزند رشید شیخ انظہار علی عباسی کے پاس کلکتہ میں مقیم تھے کہ مرض فاج میں مبتلا ہوئے اور چند ماہ کی علالت کے بعد وہیں وفات پائی اور دفن ہوئے۔ انکا عقد انکی بڑی بھادج کی بڑی ہمشیری بی اشتیاق النساء (وفات ۲ محرم ۱۳۳۲ھ) بنت منشی عبدعلی مخدوم زادہ (فیض ۲۵) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی عین جوانی میں عرصہ تک علیل رہ کر بتمام کفوفت ہوئیں اور کاکوری میں قاضی صاحبان کے قبرستان میں دفن ہوئیں۔ انکے دو دختر اخلاق فاطمہ و تہذیب فاطمہ اور ایک پسر انظہار علی ہوئے جو سب اپنی والدہ کی وفات کے وقت صغیر السن تھے۔ ان بچوں کی پرورش ان کی بڑی چچی نے کجوان کی خالہ بھی ہیں۔

بی بی اخلاق فاطمہ (ولادت ۱۳۰۲ھ شوال ۱۳۲۲ھ - وفات ۱۳۵۳ھ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ) دختر اول شیخ انتظار علی عباسی کا عقد مولوی کلیم الدین بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی (ہمیشہ زادہ منشی احتشام علی مخدوم زادہ فیض ۵۴) ابن مولوی سدید الدین ملک زادہ (شجرہ لمبرہ) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی عین شباب میں ملا ولد فوت ہوئیں۔

بی بی تہذیب فاطمہ (ولادت ۱۳۳۲ھ) دختر دوم شیخ انتظار علی عباسی کا عقد منشی مظہر علی ایم لے۔ ایل ایل بی (ہمیشہ زادہ منشی احتشام علی مخدوم زادہ - فیض ۵۴) ابن منشی انظہار علی مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکا قیام اپنے شوہر کے ساتھ کلکتہ میں

رہتا ہے وہ وہاں رکالت کرتے ہیں۔ ہنوز کوئی اولاد نہیں ہے۔
 شیخ اظہار علی عباسی (ولادت ۱۱ جمادی الاخریٰ ۱۳۲۲ھ) پسر شیخ اظہار علی عباسی
 انگریزی تعلیم میں رڑ کی کالج سے انجینیری کی ڈگری حاصل کی اور تقریباً پندرہ سال سے
 آسام بنگال ریلوے میں ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ پر ممتاز ہیں حال میں
 یعنی ۱۳۶۱ھ میں فوجی خدمات کے سلسلہ میں سرکار بہادر سے میجر کا اعزازی عہدہ عطا
 ہوا ہے۔ نیک مزاجی اور کنبہ پروری میں اپنے والد ماجد کے قدم بقدم ہیں۔ انکا عقد بی بی
 ثریا خاتون بنت خاں صاحبہ فشی شفیق الحسن ابن منشی حافظ مقبول حسن مخدوم زادہ ریاض
 کے ساتھ ہوا۔ دوپسر کا ال اختر (ولادت ۲۵ رجب ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۶ء) اور
 پرویز انتظار (ولادت ۱۵ رمضان ۱۳۵۵ھ) مطابق ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء) موجود ہیں جو
 ابھی کم عمر اور زیر تعلیم ہیں۔

قاضی رضی علی خاں عباسی (وفات، ۱۱ جمادی الاخریٰ ۱۳۲۲ھ) پسر دوم قاضی
 دعی علی خاں اپنے والد کے بعد قاضی قصبہ ہوئے۔ عرصہ تک پرگنہ کلاوی کے سب رجسٹرار
 اعزازی طور پر رہے۔ سرکار بہادر کے درباری ہونے کا شرف حاصل تھا۔ سسرالی ہالہ
 کی وجہ سے اپنی اہلیہ کے موروثی مکان میں سکونت اختیار کی لیکن کچری کرنے کے لئے
 اکثر اپنے آبائی مکان میں اجلاس کرتے تھے۔ حضرت شاہ تقی علی قلندر کے مرید تھے۔
 تقریباً ستر سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ ان کی
 وفات کے بعد کوری کے عہدہ قضا کا خاتمہ ہو گیا۔ انکا عقد انکے ماموں شیخ غلام
 کی دختر دوم بی بی شفیق النساء شجرہ ہذا کے ساتھ ہوا۔ دو دختر لیلیٰ النساء و اختر النساء
 اور پانچ پسر نثار احمد و دلدار احمد و مختار احمد و سردار احمد و نگار احمد ہوئے۔
 بی بی لیلیٰ النساء دختر اول قاضی رضی علی عباسی کا عقد انکے پھوپھی کے بہر
 مولوی منظور الدین (شجرہ ہذا) ابن مولوی غفور الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی



WAQAR INTIZAR ABBASI
URF
KAMAL AKHTER ABBASI

وقار انتظار عباسی
عزت اکمال اختر

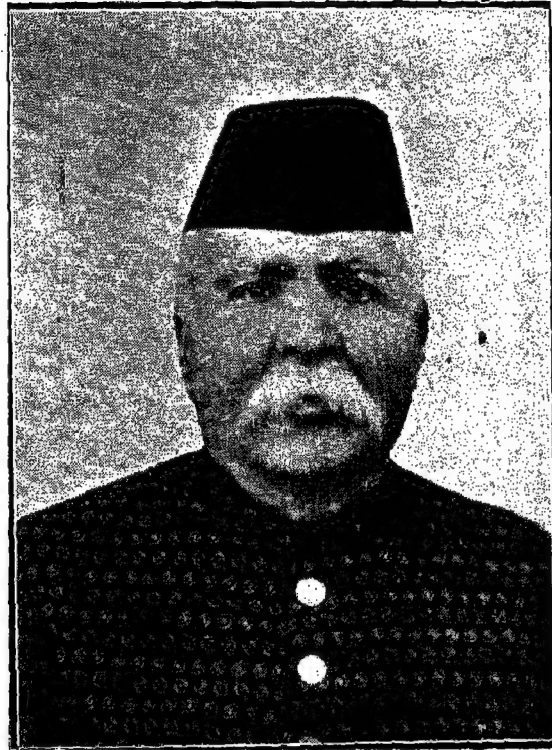
INTIZAR SHAFIQ ABBASI
URF
PERVEZ ABBASI

انتظار شفیق عباسی
عزت پرویز

+ صفحہ ۱۱۲ +



قاسمی رازی علی خان بختیاری



قاضی نثار احمد خان عباسی

اولاد کا ذکر آچکا ہے۔

بی بی اختر النساء (وفات ۱۲۹۶ھ) زوجانی میں تاجگذاری ہوئیں۔

شیخ نثار احمد خاں عباسی (ولادت ۱۲۸۵ھ - وفات یکشنبہ ۲۱ رجب ۱۳۶۲ھ)

پسر اول قاضی رضی علی خان کو حضرت حافظ شاہ علی اور قلندر ۲۲ سے بیعت تھی۔ یہ بہت غریب پرورد اور عایا و متوسلین کے سپرد تھے۔ ہمیشہ خانہ نشین رہے۔ حاصلِ عزمہ کے سوا کہیں آنے جانے کی عادت نہیں رکھی۔ بہت محنت و جانفشانی سے ایک نسب نامہ موسوم بگلشن عباس لکھا جس میں اپنے خاندانی حالات کے علاوہ خلفائے عباسیہ کی مختصر تاریخ بھی لکھی۔ اس کتاب کے چھپنے کی نوبت نہیں آئی۔ مرض الموت کے دوران میں انکے پسر دم اکو بمرض علاج لکھنؤ لے گئے لیکن چند روز بعد ہی لکھنؤ میں انتقال ہوا اور کاکوری میں گورستان جدید میں دفن ہوئے جو آبائی قبرستان کے قریب ہی واقع ہے۔ انکے دو عقد ہوئے۔ عقد اول قصبہ گدھی بھلول ضلع بارہ بکنی میں بی بی منظور النساء (وفات ۱۲۸۵ھ) عہدِ الہی (۱۳۲۲ھ) بنت شیخ امتیاز الزماں صدیقی کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر علی حیدر و شتیاق احمد ہوئے۔ عقد دوم غیر کفو میں ہوا مگر ان بی بی سے کوئی اولاد نہیں ہوئی یہ بی بی بقید حیات ہیں۔ ایک باندی کے بطن سے بھی انکے ایک پسر ظہیر احمد (ولادت ۸ صفر ۱۳۳۵ھ) اور ایک دختر شوکت النساء عرف باز موجود ہیں۔ ظہیر احمد کا قیام کاکوری میں ہے اور شوکت النساء کا عقد کانپور میں ہو گیا ہے۔

شیخ علی حیدر عباسی (ولادت ۱۳۳۵ھ) پسر اول شیخ نثار احمد خاں عالی مرتبت شیر الملک عالی قدر بہادر کے خطا بات سے سرفراز ہیں۔ انھوں نے ہندوستان میں تعلیم پانے کے بعد ولایت میں اعلیٰ تعلیم چل کی۔ وہاں سے واپسی پر چندے سیتا پراد و رلیا کے اضلاع میں اعزازی حیثیت سے صیغہ مال کا کام سیکھتے رہے۔ طبیعت کی جودت اور عروج کی طلب کی بدولت اسل اعزازی ملازمت سے مستعفی ہو کر ریاست بھوپال پہنچے

دہاں اس زمانہ میں انکے ماموں عالی مرتبت معین الملک خان بہادر شیخ متین الزماں خاں (ڈپٹی کلکٹر صوبہ متحدہ) مشیر الہام کے معزز عہدہ پر ممتاز تھے۔ انکی مدد سے ان کو ریاست عالیہ میں پولیٹیکل سیکریٹری کا عہدہ ملا۔ اس سیاسی خدمت پر انکے جوہر نمایاں ہوئے اور ۱۳۵۵ھ (۱۹۳۴ء) سے مشیر الہام کے عہدہ پر فائز ہیں۔ حسن خدمات کے صلہ میں دربار بھوپال سے مذکورہ بالا خطابات اور دیگر انعامات کے عطیائے اسی دوران میں ایک مرتبہ بکار خاص منجانب ایران والیان ہند ڈائریکٹر مقرر ہو کر ٹرکیشن کے ساتھ کام کیا۔ بعدہ اسی ایران کی طرف سے مشیر کا مقرر ہو کر گول میز کانفرنس کی شرکت کے لئے اعلیٰ حضرت فرما کر وائے بھوپال کے ساتھ ولایت گئے ۱۳۶۱ھ (۱۹۴۰ء) میں ہنر مینس ہمارا جہ صاحب بہادر ریوا (جمیکہ منڈ) نے انکے خدمات مستعار لے کر اپنا چیف ایڈوائزر مقرر کیا اور ریوا ٹرکیشن آف انکو ائری ۱۹۴۲ء کے اجلاسوں میں اپنے تمام معاملات کی پرہوی انکے سپرد کی اور اپنے بعض دیگر سیاسی معاملات بھی جو سرکار برطانیہ سے اچھے ہوئے تھے انکے سپرد کئے۔ انھوں نے بہت خوش اسلوبی اور کامیابی کے ساتھ تمام معاملات طے کئے والیان ہند میں نیک نامی حاصل کی۔ حق یہ ہے کہ انھوں نے اپنی دیانت اور قابلیت سے اپنے بزرگان سلف کا نام روشن کیا اور فی زمانہ ظاہری وجہات و شخصیت میں اہل قصبہ کے ممتاز ارکان میں ہیں۔ باوجودیکہ ابتدائے عمر سے اس وقت تک ہمیشہ کاکوری سے باہر رہے۔ لیکن انکو آبائی وطن سے انس اور محبت ہے اور قصبہ میں اپنی یادگار چھوڑنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکے حب وطن سے اہل وطن کو مستفیض اور مستفید کرے۔ انکے دو عقد ہوئے ہیں۔ پہلا نکاح انکی خالہ کی دختر بی بی رضی اللہ تعالیٰ

۱۔ مشیر الہام - Political Member of the Executive Council

۲۔ Chief Adviser.

۳۔ Rewa Commission of Enquiry of 1942



محمد علی جناح



عالیہ ترین شہزادی لکھنؤ علی خاں بی
مشرکہ لکھنؤ بیگم لکھنؤ



قاضی اشتیاق احمد خان عباسی برٹلریٹ

چودھری فداحسین تعلقدار سببہ ضلع بارہ بنگی کے ساتھ اور دوسرا عقد بی بی زبیدہ بگم بنت مولوی سلام الدین خاں چیت جج عدالت العالیہ ہائی کورٹ بھوپال کے ساتھ ہوا۔ عقد دوم کا شمار غیر برادری میں ہے۔ زوجہ اول کا قیام بشیر کھنویں اور زوجہ دوم کا قیام بھوپال میں ہوتا ہے۔ خوش اخلاقی اور ملنساری میں زوجہ دوم نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔ زوجہ اول سے دو دختر سلمیٰ (ولادت ۱۳۴۲ھ ۱۹۲۳ء) داعینہ (ولادت ۱۳۴۲ھ ۱۹۲۴ء) اور زوجہ دوم سے ایک پسر عارف کمال (ولادت ۱۳۵۰ھ ۱۹۳۹ء) موجود ہیں۔

شیخ اشتیاق احمد عباسی (ولادت ۱۳۱۱ھ) پسر دم شیخ شمار احمد خاں نے ہندوستان میں بی۔اے کی سند لینے کے بعد ولایت جاگیر برٹری کی ڈگری حاصل کی۔ خاص لکھنویں کالت کرتے ہیں۔ اپنے برادر معظم کے ساتھ ریاست ریوا کے سیاسی معاملات کی پیروی بہت کامیابی کے ساتھ کی اور انعامات حاصل کئے۔ انکا عقد انکے اموں کی دختر بی بی عائشہ بنت شیخ تین الزاں خاں کے ساتھ ہوا جو عرصہ دراز تک مرض دق میں طویل رہنے کے بعد عین جوانی میں ۱۳۶۱ھ میں فوت ہوئیں۔ ان سے کوئی اولاد نہیں ہے۔ دوسرا عقد ۱۳۶۲ھ میں مشہور فلم اشارہ بی انجری بانی فیض آبادی کے ساتھ ہوا۔ اس پیوند کا شمار غیر کفو میں ہے۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔

شیخ دلدار احمد خاں عباسی (وفات بہر ربیع الآخر ۱۳۶۲ھ) پسر دوم قاضی رضی علی خاں کو جناب مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی سے بیعت تھی۔ یہ ہمیشہ خانہ نشین رہے۔ ان کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی بندہ بنت منشی نظیر حسن وکیل ساکن قصبہ دیوہ ضلع بارہ بنگی کے ساتھ اور دوسرا عقد غیر برادری میں موضع بہمن پور ضلع کھیری میں بی بی حفیظہ بیگم سلمیٰ شیخ سلام الدین خاں حضرت شیخ درویش رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں۔ انکا وطن بستی شیخ ضلع ہماچل (پنجاب) ہے۔ ریاست بھوپال میں بعدہ جلیلہ نصیر المہام وچیت جج عدالت العالیہ ہائیکورٹ فائز ہیں۔ عالی مرتبت

کے ساتھ ہوا۔ یہ سب لا ولد فوت ہوئے۔

شیخ مختار احمد خاں عباسی (ولادت ۱۲۹۱ھ) پسر سوم قاضی رضی علی خاں کو جناب مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی سے بیعت ہے۔ یہ ہمیشہ خانہ نشین رہے۔ عقد ہونے کے قبل کاکوری میں رہتے تھے اور عقد کے بعد کس سسرالی جائداد کی بدولت مع قابل بابو پور میں رہتے ہیں۔ انکا عقد بی بی آمنہ بنت شیخ واجد علی خاں رئیس بابو پور ضلع میتاپور کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی ابیہ شیخ صابر علی عباسی (شجرہ نمبر ۳) کی حقیقی بہن ہیں۔ انکے تین دختر حسین و سعید النساء و صفی النساء اور ایک پسر غلام معین الدین عتاجیری موجود ہیں۔

بی بی حسین النساء دختر اول شیخ مختار احمد عباسی کا عقد شیخ محمد حسین ابن شیخ احمد حسین مینائی رامپوری کے ساتھ ۱۳۵۵ھ میں ہوا۔ شیخ محمد حسین مولوی احترام الدین خلف مولوی قیام الدین ملک زادہ کاکوری کے برادر نسبتی ہیں۔ بہنو ز کوئی اولاد نہیں ہے شیخ مختار احمد خاں کی بقیہ اولاد اب تک ناکتخذا ہے۔

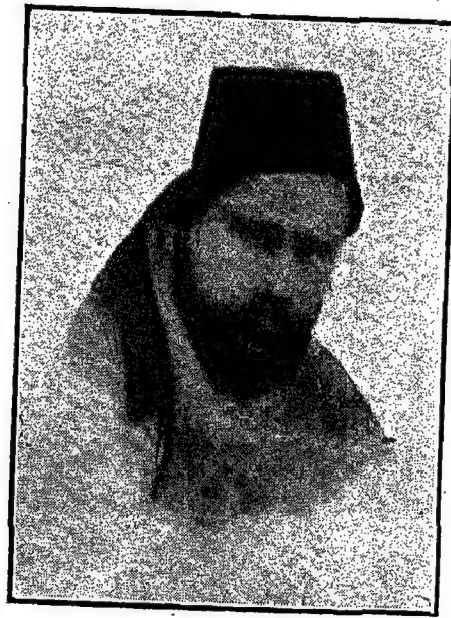
شیخ سردار احمد خاں عباسی (وفات ۲۵ شوال ۱۲۹۶ھ) پسر چہارم قاضی رضی علی خاں کم عمری میں لا ولد فوت ہوئے۔

شیخ نگار احمد خاں عباسی (ولادت ۱۳۱۱ھ) پسر پنجم قاضی رضی علی خاں کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت ہے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی مختار النساء (وفات ۸ محرم ۱۳۳۳ھ) بنت شیخ ممتاز علی محمد دم زادہ (دفن ۳۲) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی عین جوانی میں لا ولد فوت ہوئیں۔ دوسرا عقد بی بی صغیر فاطمہ (ولادت ۱۳۲۰ھ) بنت شیخ فدا علی عباسی دکا کوری الاصل جیپوری (شجرہ نمبر ۲) کے ساتھ ہوا اور یہ جیپور ہی میں رہنے لگے۔ انکے ایک دختر شمیم النساء (ولادت ۱۳۴۲ھ) اور ایک پسر وقار احمد (ولادت ۱۳۴۵ھ) موجود ہیں۔ یہ دونوں ناکتخذا ہیں۔

شیخ سہمی علی خاں عباسی (وفات ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ) پسر سوم قاضی وصی علی خاں کو



قاضی مسین الدین خان عباسی



قاضی سیدی علی خان عجمانی

حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے سلسلہ چشتیہ میں سمیت تھی۔ بانٹش منتظم و آن بان کے شخص تھے۔ سرکاری ملازمت میں عرصہ دراز تک تحصیلداری کے عہدہ پر رہنے کے بعد وطن آکر غازی نشین ہو گئے۔ جب یہ ہر راج میں تحصیلدار تھے اسی زمانہ میں جناب مرزا خداداد بیگ لکھنوی وہاں اکثر اسٹنٹ کسٹرن تھے۔ وہ اپنی مصنفہ کتاب ترجمہ خداداد در ذکر مسعود مطبوعہ ۱۳۰۲ھ میں انکی اس خوش نظامی و قابلیت کی بہت تعریف لکھتے ہیں جو انھوں نے حضرت سید سالار مسعود غازیؒ کی درگاہ کے خدمات کے متعلق کی تھی۔

اد اہل عمر میں قرآن مجید حفظ کیا تھا۔ اُسکا دور دو دوران ملازمت میں تقریباً پچیس سال منقطع ہوا بعد ترک ملازمت جب تھقل طور پر وطن واپس آئے تو از سر نو کلام پاک کو یاد کیا اور آخر عمر تک ہر سال ماہ رمضان المبارک میں اپنے محلہ کی مسجد میں محراب سنایا کئے۔ عطر بنانے اور باغ لگانے کا شوق تھا۔ تقریباً پچیس سال کی عمر میں بعارضہ فالج انتقال کیا اور اپنے والد ماجد کی قبر کے پہلو میں دفن ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے پہلا نکاح بی بی انصاف النساء (وفات ۱۳۰۳ھ جمادی الاول ۱۲۹۹ھ) بنت شیخ طالب علی عباسی (شجرہ نمبر ۳) کے ساتھ ہوا۔ ان زوجہ سے تین پسر و الفقار احمد اور دو اور ہوئے جو سب صغیر سن میں فوت ہو گئے اور بی بی لالہ نصرا کر گئیں۔ دوسرا عقد بی بی مبین النساء بنت نسی سلطان حسین مخدوم زادہ (فیض مکہ) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت تھی۔ ان سے دو دختر مرشد النساء و معز النساء اور ایک بیرولی حیدر ہوئے انھیں سے دختر دوم ناکد خدانوت ہوئیں۔

بی بی مرشد النساء عرف بیگم (ولادت ۱۳۰۵ھ وفات ۱۳۰۷ھ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ) دختر اول شیخ سہمی علی خاں عباسی کا عقد انکے بنی عم شیخ راشد علی ابن شیخ شاہ علی عباسی (شجرہ نمبر ۳) کے ساتھ ہوا۔ اولاد کا ذکر اپنی جگہ پر آئیگا۔

شیخ ولی حیدر خاں عباسی (ولادت محرم ۱۳۱۲ھ) پسر شیخ سہمی علی خاں کو حضرت

شاہ حبیب حیدر قلندر سے بیعت ہے۔ یہ ہمیشہ خانہ نشین ہے۔ قصبہ کی آبادی سے باہر ایک باغ میں انکے والد نے ایک جنگلہ بنوایا تھا اسی میں انکا مستقل قیام رہتا ہے۔ یہاں لڑا اور با اخلاق ہیں۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی متین النساء سیدہ (وفات ۱۳۲۲ھ) بنت خان بہادر مولوی سید جمال الدین دیوبی ضلع بارہ بنگا کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی نے عرصہ دراز تک مرض دق میں مبتلا رہ کر اپنی جوانی میں کچھ منٹری پر لاد لدا انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئیں۔ دوسرا عقد بی بی شرکت النساء (ولادت ۱۳۲۲ھ) بنت شیخ نظیر حسین قدوائی تعلقدار گدیہ ضلع بارہ بنگا کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کو جناب احمدیاں صاحب خلیفہ حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادی سے بیعت ہوئی۔ منسار اور غوشل خلاق بی بی ہیں۔ یہنوز کوئی اولاد نہیں ہے۔

شیخ عابد علی خاں عباسی (وفات ۲۵ شوال ۱۲۹۶ھ) پسر دوم قاضی محفوظ علی خاں کو عربی و فارسی میں کافی دستگاہ تھی اور علمی مشاغل کا ذوق تھا۔ فارسی میں مرزا غالب دہلوی کے ایسے شاگرد تھے کہ انشا پر دازی میں استاد مانے گئے۔ کتاب پنج آہنگ تصنیف مرزا غالب دہلوی میں انکے نام کا بھی ایک رقعہ شامل ہے۔ اردو شاعری میں زندہ لکھنوی ملاح لی۔ فریاد مخلص تھا۔ انکی دو نظمیں نالہ عارفانہ و نالہ عاشقانہ طبع ہو چکی ہیں قصبہ کا کردی کی ایک تاریخ بنام صبح وطن فارسی میں لکھنا شروع کی تھی مگر افسوس کہ عمر نے وفات کی اور کتاب نامکمل رہ گئی۔ ان کی قابلیت اور حسن کلام کی تعریف سنکر سلطان عالم داج علی شاہ بادشاہ اودھ نے اپنے دربار میں بلا بی عطا کی اور سات بار چہرے کے خلعت سے سرفراز کیا۔ ہمیشہ وطن میں رہے اور اپنے برادر معظم قاضی وصی علی خاں کے ساتھ کامل یک جہتی و اتحاد قائم رکھا۔ حضرت شاہ تراب علی قلندر سے بیعت تھی۔ تپ و لرزہ میں چند روز علیل رہ کر تقریباً پچاس سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی بصیر النساء (وفات ۵ ذیقعدہ ۱۲۹۶ھ) بنت شیخ



میرزا اسحاق خان عبّاسی

نفل حسن مخدوم زادہ (شجرہ نمبر ۳ ب) کے ساتھ ہوا۔ تین دختر نسیم النساء و نسیم النساء
و نسیم النساء اور ایک پسر شاہد علی ہوئے۔

بی بی نسیم النساء (وفات ۲۹ صفر ۱۳۵۳ھ) دختر اول شیخ عابد علی خاں عباسی
کا عقد شیخ علاء الدین احمد ابن شیخ صلاح الدین احمد عباسی (شجرہ نمبر ۶) کے ساتھ
ہوا۔ انکو حضرت شاہ تقی علی قلندر سے بیعت تھی اور بہت خوش عقیدہ اور خوش
اوقات بی بی تھیں۔ اہل برادری میں انکا رعب و داب مانا جاتا تھا۔ تقریباً چالیس
سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے خسر کی قبر کے پائیں دفن ہوئیں۔ اولاد کیلئے
شجرہ نمبر ۶ ملاحظہ ہو۔

بی بی نسیم النساء (وفات ۸ ذیحجہ ۱۳۵۲ھ) دختر دوم شیخ عابد علی خاں عباسی
کا عقد انکے بنی اعمام میں شیخ اکرام علی خاں عباسی (شجرہ نمبر ۷) کے ساتھ ہوا بہت
نیک نسل و صلح پسند و خوش اوقات بی بی تھیں۔ تقریباً چالیس سال کی عمر پائی
انکی قبر جدید قبرستان خاندانی میں ہے۔ انکی اولاد کا ذکر اپنی جگہ پر آئیگا۔

بی بی نسیم النساء (وفات ۲۵ صفر ۱۳۵۲ھ) دختر سوم شیخ عابد علی خاں عباسی
کو حضرت حافظ شاہ علی افرد قلندر سے بیعت تھی عین جوانی میں بجات زچگی
وفات ہوئی۔ انکی قبر انکی منجھلی بہن کی قبر کے پاس ہے۔ انکا عقد انکی چھوٹی
پسر مولوی عماد الدین (ولادت ۱۶ صفر ۱۳۵۲ھ وفات ۲۵ رمضان ۱۳۵۲ھ)
ابن مولوی رشید الدین ملک زادہ (شجرہ نمبر ۳ الف) کے ساتھ ہوا۔ بعد عقد صرف سا
سال زندہ رہیں۔ چار پسر امین الدین و نسیم الدین و مشیر الدین و مقیم الدین
اور ایک دختر تعظیم النساء ہوئے۔ ان میں سے پسران اول و دوم صرف دو دو
سال کی عمر میں اور دختر بارہ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

مولوی مشیر الدین علوی (ولادت ۲۰ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ) پسر اول بی بی

تسلیم النساء کا اردو ادب سے ذوق ہے۔ عرصہ تک اخبار ہندم لکھنؤ کے جنرل منیجر رہے اور اب اپنی ایڈیٹری میں کاوری اخبار شائع کرتے ہیں۔ قومی کاموں سے بھی خاص دلچسپی ہے انکا عقد انکے چچا مولوی صدر الدین خاں ملک زادہ کی دختر دوم بی بی سرور النساء (ولادت ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ وفات ۱۱ ذیحجہ ۱۳۳۶ھ) کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر مفیض الدین موجود ہیں۔

مولوی مفیض الدین علوی (ولادت ۲۵ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ) پسر مولوی میسر الدین علوی نے تعلیم انگریزی میں انٹرنس اور فارسی میں دبیر ناہر لکھنؤ (وشی الد آباد) اور اردو میں اعلیٰ قابلیت کے امتحانات پاس کئے ہیں۔ علم ادب کے دلچسپی ہے۔ سرکاری فوجی دفتر لکھنؤ میں ملازم ہیں۔ ہنوز ناکتھا نہیں۔

مولوی مقیم الدین علوی (ولادت ۲۷ ذیحجہ ۱۳۳۲ھ) پسر دوم بی بی تسلیم النساء کو حنفی حافظ شاہ علی الزرقانی سے بیعت ہے عرصہ دراز تک لکھنؤ میں وثیقہ اور کورٹ آن وارڈس کے دفتر میں ملازم رہے۔ اب خانہ نشین ہیں۔ انکا عقد بھی انکے چچا مولوی صدر الدین خاں ملک زادہ کی دختر سوم بی بی توشیق النساء عرف بیگم (ولادت ۱۳۳۲ھ وفات ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ) کے ساتھ ہوا۔ دو پسر منتظم الدین و محشم الدین چھوڑ کر عین جوانی میں یہ بی بی بی تضا کر گئیں۔

مولوی منتظم الدین علوی (ولادت ۱۱ شوال ۱۳۳۳ھ) پسر اول مولوی مقیم الدین ملک زادہ نے انگریزی تعلیم میں انٹرنس پاس کیا اور کلکتہ میں آسام بنگال ریلوے میں گارڈ ہیں انکا عقد ۵ اشعبان ۱۳۴۳ھ کو بی بی حکیمہ عرف کن دختر شیخ محمد ضیاء الدین حیدر عباسی (شجرہ نمبر ۶) کے ساتھ ہوا۔

مولوی محشم الدین علوی (ولادت ۱۶ جمادی الاول ۱۳۳۴ھ) پسر دوم مولوی مقیم الدین ملک زادہ نے انگریزی تعلیم میں ایف اے پاس کیا اور ڈرائنگ میں خاص مہارت حاصل



خانشاىب راشءءلى عباسى (صفءء ۱۲۱)

سندیلہ کے مدرسہ میں معلم ہیں۔ ہنوز ناکہ خدا ہیں۔

شیخ شاہد علی خاں عباسی (ولادت ۲۴ ربیع الاول ۱۲۹۹ھ۔ وفات ۵ صفر ۱۳۵۹ھ)
 پسر شیخ عابد علی خاں بہت سید و جید و خوش پوشاک و ہر دلعزیز تھے حضرت حافظ شاہ علی انور
 قلندر کے شاگرد اور حضرت شاہ تقی علی قلندر کے مرید تھے عین شباب میں صرف تیس سال کی
 عمر میں مرض تجسمہ میں مبتلا ہو کر وفات پائی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ ان کا عقد بی بی شاہدہ
 (ولادت ۵ رجب ۱۲۹۹ھ۔ وفات ۹ ربیع الآخر ۱۳۵۹ھ شجرہ نمبر ۲ ب) بنت لمویٰ حسن الدین
 ملک زادہ ازنبائر قاضی القضاۃ مولوی نجم الدین علی خاں بہادر کے ساتھ ہوا۔ ان کے دو پسر
 راشد علی و ارشد علی ہوئے۔ ان میں سے پسر دوم یعنی ارشد علی صرف سولہ ماہ زندہ ہو کر فوت ہوئے۔
 شیخ راشد علی عباسی (ولادت ۸ ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ) پسر شیخ شاہد علی خاں نے تعلیم و تربیت
 اپنے خسر اول شیخ سہمی علی خاں عباسی (جو ان کے والد کے چچا زاد بھائی تھے) اور اپنے چھوٹی زاد
 بھائی شیخ احترام علی خاں عباسی (شجرہ ہذا) کی نگرانی میں پائی اور کیننگ کالج لکھنؤ سے
 بی اے کی ڈگری لینے کے بعد کانپور زراعتی کالج اور لاہور زراعتی کالج میں امتیازی تعلیم حاصل کی،
 قصہ کے نمبر دار اور رٹن ایریا کیٹیگی کے حیرین ہیں۔ حسن خلق و شخصیت ذاتی و انصاف پسندی کی
 بدولت قرب و جوار اور سرکاری حکام میں کافی وقعت رکھتے ہیں۔ اپنی جائیداد و علاقہ کی
 لگائی اور دیگر قومی کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ اپنی انتظامی قابلیت اور دور اندیشی سے
 اپنے علاقہ میں اضافہ کیا۔ آبائی و مسکنہ مردانہ و زنانہ مکان کا بہت بڑا حصہ گویا از سر نو تعمیر
 کیونکہ وہ بالکل بوسیدہ اور خراب ہو گیا تھا۔ ایک زراعتی فارم کاکوری کے بلوے اسٹیشن اور
 آبادی کے درمیان میں نچتہ سڑک کے کنارہ پر قائم کیا۔ محلہ کی مسجد میں ایک برآمدہ بنایا اور
 صحن کو وسیع کر دیا ہے۔ مذہب کے پابند اور خوش اوقات ہیں۔ ان کے دو عقد یکے بعد دیگرے
 ہوئے۔ پہلا عقد حبیبہ کو رہو چکا ہے بی بی مرشد النساء بنت سہمی علی عباسی (شجرہ ہذا)
 کے ساتھ محرم ۱۳۳۳ھ میں ہوا اور دوسرا عقد رجب ۱۳۳۸ھ میں بی بی سمونہ خاتون بنت سید

نقی احمد سندیلوی (شجرہ نمبر ۵) از بنابر قاضی راجو عباسی (شجرہ نمبر ۹) کے ساتھ ہوا۔
 زوجہ اولیٰ یعنی بی بی مرشد النساء کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر سے بیعت تھی بہت
 نیک اور صالح پند تھیں عین جوانی میں فوت ہوئیں اور خاندانی قبرستان جدید میں دفن ہوئیں
 ان سے دو پسر اشہد علی و اشہر علی اور ایک دختر ہوئے اشہر علی اور دختر صفرائی
 میں فوت ہو گئے۔

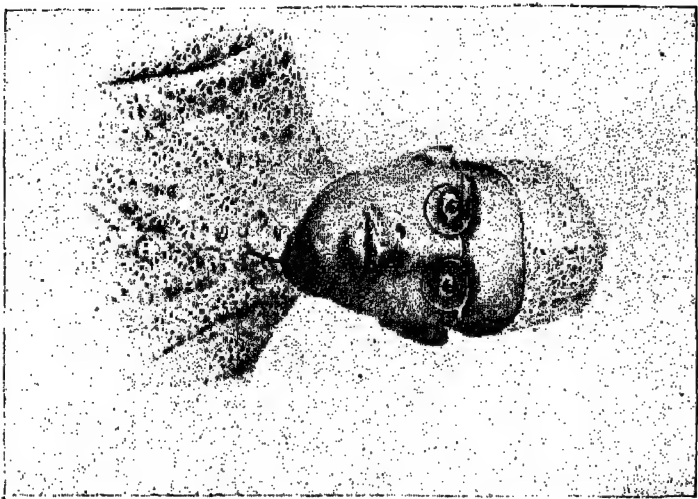
زوجہ ثانیہ یعنی بی بی مینو خاتون بہت سلیقہ شعار و خوش اخلاق و ذہین و ہمدردی
 ہیں۔ قومی خدمات سے دلچسپی ہے اور زمانہ مسلم لیگ کی سرگرم ممبر ہیں ان سے دو دختر ریحانہ
 و فرزبانہ اور ایک پسر ارشد علی ہوئے۔ دختر دوم صرت تین ماہ زندہ رہ کر بسع الاول ۱۳۶۳
 میں فوت ہوئیں۔

شیخ اشہد علی عباسی عرت شدن (ولادت ۱۴ شعبان ۱۳۳۲ھ) پسر اول شیخ ارشد
 نے فارسی میں دبیر کامل اور انگریزی میں ایف اے کے امتحانات آگرہ یونیورسٹی میں پاس
 لاپور پنجاب میں باغبانی کی تعلیم حاصل کی۔ اپنے والد کی نگرانی میں علاقہ کا کام دیکھتے
 ہیں۔ نیک طبیعت اور جوان صالح ہیں۔ انکا عقد بی بی عدیل فاطمہ بنت منشی محمد ایوب مخدوم
 (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ کو ہوا۔

شیخ ارشد علی عباسی (ولادت ۱۹ رمضان ۱۳۵۵ھ) پسر دوم شیخ ارشد علی
 زیر تعلیم ہیں۔

بی بی ریحانہ خاتون (ولادت ۲۸ رجب ۱۳۵۵ھ) دختر شیخ ارشد علی عباسی
 بھی زیر تعلیم ہیں۔

شیخ واعظ علی خاں عباسی (وفات ۲۱ شعبان یا غرہ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ)
 پسر دوم قاضی حافظ علی خاں کو حلقہ علوم درسیہ فارسی و عربی میں کافی دستگاہ تھی۔ ذہین



امیر علی حسی (صفحه ۱۲۲)



امیر علی حسی (صفحه ۱۲۲)

وطباع و بلند خیال و عالی دماغ تھے۔ دربارِ اودھ سے ملکی معاملات طے کرنے کے لئے اکثر تبرّز نواب و السرائے و گورنر جنرل بہادر کی خدمت میں بحیثیت سفیر بھیجے گئے جو جرائد سرکاری میں بھی مذکور ہے۔ دربارِ ٹونک نے جب انکے برادرِ بزرگ قاضی محفوظ علی خاں کو اپنی طرف سے سفیر بنا کر نواب و السرائے بہادر کی خدمت میں بھیجنا چاہا اور انھوں نے اپنی معذوری ظاہر کی تو انکی تجویز پر فرار داسے ریاستِ عمدۃ الامر نواب امیر خاں بہادر والی ٹونک نے انکو اپنا سفیر بنا کر کلکتہ بھیجا۔ انھوں نے تمام معاملات نہایت خوش اسلوبی سے طے کئے جسکے صلہ میں نوابِ عمدۃ الامر نے خلعت کے ساتھ اپنے دستخط ثبت کر کے ایک مطلقاً و مذہب قرآن مجید اور ایک پیش قیمت جواہر داتِ الموار اور ہاتھی اور گھوڑا مع سامانِ طلائی و نقرئی عطا فرمایا۔ ان انعامات کے علاوہ جاگیر کی معافی کی تجویز پیش تھی کہ مرضِ مہینہ میں کلکتہ میں دفن و وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ صرف بتیس سال کی عمر میں اپنے والد ماجد کی حیات میں اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ انکا عقد بی بی عظیم النساء (وفات ۳۲ شوال ۱۲۹۶ھ) بنت مولوی عیلم الدین ملک زادہ (نظم ۱۶۷) کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک سپر رضا حسن انکی یادگار ہو۔ شیخ رضا حسن خاں عباسی (وفات ۳ ذیقعدہ ۱۲۵۵ھ) پسر شیخ واعظ علی خاں حافظ قرآن مجید تھے۔ عین شباب میں عمر تقریباً تیس سال مرضِ مہینہ میں مبتلا ہو کر ناکہ حسداً انتقال کیا اور اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔

شیخ صادق علی خاں عباسی (وفات ۲۱ محرم ۱۲۵۵ھ) پسر سوم قاضی حافظ علی خاں بہت سعادت مند اور معاملہ فہم تھے۔ بسلسلہ ملازمت اپنے خسر مولوی تقی الدین ابن حاجی مولوی امین الدین ملک زادہ کے ساتھ فتنہ و سیکری میں رہے۔ وہیں ضعفِ معدہ و اسہالِ کبدی کے امراض میں چند ماہ علیل رہ کر وفات پائی اور دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی فرحت النساء بنت مولوی تقی الدین ملک زادہ مذکور کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک دختر شہزادتن انکی یادگار ہوئیں۔

نچکا عقد شیخ کمال الدین ابن شیخ نہال الدین عباسی (شجرہ نمبر ۶) کے ساتھ ہوا۔ اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہوگی۔

شیخ کاظم علی خاں عباسی (وفات ۱۲۹۶ھ) پسر چام قاضی حافظ علی خاں ریاست جدر آباد کن میں سوم تعلقہ دار تھے۔ عمر طبعی کو پہنچ کر وہیں دفن انتقال کیا اور دفن ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ عقد اول بی بی حشامہ النسابت مولوی مفتی حکیم الدین خاں ملک زادہ کے ساتھ اور عقد دوم بی بی ریاض النسابت شیخ امانت علی شیخ زادہ لکھنؤ کے ساتھ ہوا۔ زوجہ اولے سے صرف ایک دختر عماد النساء اور زوجہ ثانیہ سے ایک دختر سراج النساء اور دو پسر احشام علی و اکرام علی ہوئے۔

بی بی عماد النساء (وفات ۱۲۸۴ھ) حجابی (آخری ۱۲۴۳ھ) دختر اول شیخ کاظم علی خاں عباسی کا عقد لکھنؤ میں شیخ امین علی بن شیخ امانت علی کے ساتھ ہوا۔ یہ جوانی میں لا ولدت ہوئی۔ لکھنؤ میں دفن ہوئیں۔

بی بی سراج النساء (وفات ۱۳۰۵ھ) دختر دوم شیخ کاظم علی خاں عباسی کا عقد سید حامد حسین (بن سید طالب حسین بجنوری ثم الکا کوری) نواسہ شیخ عبد الواحد عباسی (شجرہ نمبر ۷) کے ساتھ ہوا۔ انکے دو دختر معراج النساء و مصباح النساء اور ایک پسر عاشق حسین ہوئے۔ بی بی معراج النساء (ولادت تقریباً ۱۲۹۲ھ) دختر اول بی بی سراج النساء کا عقد انکی پھوپھی کے پسر شیخ محمد یعقوب ابن شیخ محمد یوسف بجنوری (شجرہ نمبر ۷) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر شیخ محمد آریب (ولادت تقریباً ۱۳۲۲ھ) موجود ہیں جو ریاست بھوپال میں محکمہ کاغذات دیہی میں ملازم ہیں۔ انکا عقد بدایوں میں شاہ مرزا احمد علی بیگ کی دختر کے ساتھ ہوا۔ یہ پونہ غیر برادری میں شمار کیا گیا کہ انکے ایک پسر محمد فاروق (ولادت ۱۳۵۴ھ) موجود ہیں جو زیر تعلیم ہیں۔

بی بی مصباح النساء (ولادت ۱۲۹۲ھ) دختر دوم بی بی سراج النساء کا عقد شیخ محمد حسن ابن شیخ مظہر علی

ملک زادہ (محلہ جزیرہ گدھی) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی مرزبٹن بیس سال کی عمر میں ایک دختر انوار النساء کو چھوڑ کر فوت ہوئیں۔ بی بی انوار النساء (ولادت ۱۳۱۹ھ) دختر بی بی مصباح النساء کا عقد مولوی شمیم الدین ابن مولوی وسیم الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے ضمیمہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو۔

سید عاشق حسین (وفات ۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۲ھ) پسر بی بی سراج النساء منسار اور خوش مذاق اور منکر مزاج تھے۔ ریاست بھوپال میں محکمہ عدالت فوجداری میں ملازم رہے۔ تقریباً پینتالیس کی عمر میں بعارضہ سرسام بھوپال میں انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی حسین النساء عرف مناجان (ولادت ۱۳۰۹ھ) بنت مولوی حافظ حمید الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی بقید حیات ہیں۔ انکے دو دختر رفیقہ فاطمہ و انیس فاطمہ اور پانچ پسر ریاض الحسن و اختر حسین و اظہر حسین و اظہر حسین و شتاق حسین ہوئے۔ ان میں سے آخر الذکر تینوں پسر غرضی ہیں فوت ہوئے۔ بی بی رفیقہ فاطمہ (ولادت ۱۳۰۷ھ) دختر اول سید عاشق حسین کا عقد مولوی معز الدین حیدر عرف مسجدی (ولادت ۱۲ رمضان ۱۳۱۸ھ) ابن مولوی اظہر الدین حیدر ملک زادہ (شجرہ نمبر ۱ الف) کے ساتھ ہوا۔ مولوی معز الدین حیدر ریاست حیدر آباد دکن میں محکمہ تعلیمات میں ملازم ہیں۔ انکے چار دختر شفیقہ فاطمہ (ولادت ۱۳۵۰ھ) و انیس فاطمہ (ولادت ۲۲ ربیع الاخر ۱۳۵۲ھ) و تہذیب فاطمہ (ولادت ۱۳۵۸ھ) و شکیلہ فاطمہ (ولادت ۱۳۵۹ھ) اور تین پسر تنظیم الدین حیدر (ولادت یکم محرم ۱۳۵۷ھ) و محشم الدین حیدر (ولادت ۲ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ) و غازی محسن الدین (ولادت ۱۳۶۲ھ) (ولادت ۱۳۶۲ھ) سب کم عمر و ناکندہ موجود ہیں۔ اور کئی بچے صغریٰ میں فوت ہو گئے۔ بی بی انیس فاطمہ (ولادت ۲۹ رمضان ۱۳۳۳ھ) دختر دوم سید عاشق حسین کا عقد منشی مشیر الزمان راپوری کے ساتھ ہوا۔ جو حیدر آباد دکن میں ملازم رہ کر عہدہ منصفی سے

و خلیفہ یاب ہوئے اور وہیں قیام کئے ہوئے ہیں۔ انکے ایک پسر خالد مشیر الزماں (ولادت ۱۱۸۵ھ) موجود ہیں جو ابھی زیر تعلیم اور ناکد خدا ہیں۔ سید ریاض الحسن (ولادت ۱۲۲۲ھ) پسر اول سید عاشق حسین نے عثمانیہ سیرینو رٹی حیدر آباد کن سے بی لے اور ایل این بی کی ڈگریاں حاصل کیں اور خاص حیدر آبادین کا کرتے ہیں۔ ان کو حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ سے بیعت ہے۔ انکا عقد انکی پھوپھی بی بی مصباح النساء کی نواسی بی بی اشفاق النساء بنت مولوی شمیم الدین ملک شاہ (ضمیمہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔ سید حسین (ولادت ۱۲۱۸ھ) رمضان ۱۳۳۳ھ) پسر دوم سید عاشق حسین نے اپنے خالو شیخ مشیر علی عباسی (شجرہ نمبر ۲) کے سائیہ عاطفت میں اگرہ یونیورسٹی سے ایم لے کی ڈگری حاصل کی۔ ان کو حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ سے بیعت ہے۔ بنگال میں محکمہ آبکاری میں ملازم ہوئے تھے لیکن ناموافقت آب و ہوا کی وجہ سے وہاں سے ترک ملازمت کر کے چلے آئے اب اگرہ میں فوجی دفتر میں ملازم ہیں۔ ہنوز ناکد خدا ہیں۔

شیخ احتشام علی خاں عباسی عرف نواب علی خاں (وفات ۱۲۹۳ھ) پسر اول شیخ کاظم علی خاں اپنے والد کے ساتھ حیدر آباد کن میں تھے۔ عین شباب میں اپنے والد کے سامنے بعارضہ اسہال کبدی وہیں وفات پائی اور مدفون ہوئے۔ انکا عقد نہیں ہوا۔

شیخ اکرام علی خاں عباسی (وفات ۱۳۰۱ھ) پسر دوم شیخ کاظم علی خاں نے حیدر آباد کن میں وکالت کا امتحان پاس کیا۔ وہیں تحصیلدار مقرر ہوئے۔ وطن آئے ہوئے تھے کہ کسی نے جادو کیا اور ایک موٹھ اگرگری جس کے صدمہ سے وجع الصدر میں مبتلا ہوئے اور جو ان عمری میں وفات پائی۔ خاندانی قبرستان جد میں دفن ہوئے۔ انکا عقد انکے بنی عم شیخ عابد علی خاں کی دختر دوم بی بی شمیم النساء کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک پسر حرم علی دیکھا

اکرام علي عېاسي (صفحه ۱۲۶)



احترام علي عېاسي (صفحه ۱۲۷)



شیخ احترام علی خاں عباسی (ولادت ۱۲۸۹ھ، وفات ۱۲۹۴ھ) ۱۲ ذیقعدہ ۱۲۸۹ھ
پسر شیخ اکرام علی خاں بہت شوقین مزاج یا رہا باش خوش اخلاق۔ ملنسار اور نیک طبیعت تھے
انتظامی قابلیت بہت اچھی تھی۔ بخت طعام کے فن میں خاص درک تھا۔ اعزہ و اقربا کے یہاں
اکثر تقریبات میں بخت طعام کے منتظم ہوتے تھے۔ اعزہ کی امداد خفیہ طور پر کرتے تھے۔ باغات
نصب کرنے کا شوق تھا۔ راقم الحروف اور اسکے بھائیوں پر خاص شفقت کرتے تھے،
چنانچہ ہم لوگوں کا قلمی آم کا ایک باغ انکی یادگار ہے۔ قرب و جوار میں بہت وقعت اور عزت
رکھتے تھے۔ انکی ذات سے خاندان کا بھرم قائم تھا۔ اپنے صغیر السن یتیم و سیرامہ اور
بھائی قاضی راشد علی خاں عباسی کی تعلیم و تربیت اور انکی جائداد و علاقہ کی نگرانی و حفاظت
ایسی خوبی اور توجہ سے کی کہ باید و شاید۔ انکے موضع عین میں ایک میلہ قائم کیا جو اب بھی
ہر سال کاتک کے مہینہ میں ہوتا ہے اور صد ہا موشیوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے انکا
انتقال بعارضہ زہرا ہوا اور اپنے والدین کے پائیں قبرستان خاندانی میں دفن ہوئے۔
انکا عقد بی بی منیب النساء (وفات ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ) بنت منشی سلطان حسین مخدوم
(فیض مک) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی بہت بخیر اور کنبہ پرور تھیں۔ حج بیت اللہ شریف کی سعاد
ماصل کی۔ حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر سے بیعت تھی۔ انکی قبر انکے شوہر کی قبر کے
پہلوں میں ہے۔ اولاد میں صرف ایک دختر ہوئی تھی جو شیر خوار گی ہی کی مدت میں تضا
کر گئی اور کوئی یادگار نہ رہی۔

شیخ ہادی علی خاں عباسی (وفات ۲۹ جمادی الاول ۱۲۹۵ھ) پسر نجم قاضی حافظ
علی خاں ہمیشہ خانہ نشین رہے۔ انکو نانہالی ورثہ میں ایک مجلس اعلیٰ جمیل انکی سکونت رہی۔
یہ مجلس اکبھی خوبصورت عمارت تھی اب مسمار ہو رہی ہے۔ انکو حضرت شاہ تراب علی قلندر
سے بیعت تھی۔ بخار کے مرض میں انکا انتقال ہوا اور خاندانی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا
عقد بی بی مبارک النساء (وفات ۵ اردی حجبہ ۱۳۲۱ھ) بنت مولوی محمد بھی ملک زادہ کیسا

ہوا۔ ایک دختر عتیق النساء اور ایک پسر انتظام علی ہوئے۔
 بی بی عتیق النساء (وفات ۱۶ محرم ۱۳۳۱ھ) دختر شیخ ہادی علی خاں عباسی کا عقد
 مولوی دبیر الدین بن مولوی بشیر الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ دو پسر حبیب الدین و
 حبیب الدین ہوئے۔ مولوی حبیب الدین (ولادت ۱۵ ربیع الاول ۱۲۹۸ھ) پسر اول
 بی بی عتیق النساء نے انگریزی تعلیم حاصل کی اور چیف کورٹ لکھنؤ کے دفتر میں ملازمت کر کے
 نیشن یا ب ہوئے۔ فی الحال لکھنؤ کے فوجی دفتر میں پھر ملازم ہو گئے ہیں۔ اور وہیں قیام
 ہے۔ انکو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت ہے۔ انکے دو عقد ہوئے۔
 پہلا عقد بی بی عصمت النساء بنت منشی میر محمود علی مخدوم زادہ (فیض شاہ) کے ساتھ
 اور دوسرا عقد بی بی امیر النساء عرف چٹپن (جو انکے برادر نسبتی کی زوجہ مطلقہ تھیں)
 کے ساتھ ہوا۔ یہ دونوں بیبیاں بھی لکھنؤ ہی میں رہتی ہیں۔ زوجہ اولیٰ سے ایک پسر
 مجیب الدین (ولادت ۱۳۳۰ھ) اور ایک دختر نصرت النساء (ولادت ۱۳۲۸ھ)
 اور زوجہ ثانیہ سے ایک دختر معجز النساء (ولادت ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ) اور تین پسر غلام حسین
 عرف اجمیری (ولادت ۲۴ رمضان ۱۳۳۲ھ) و بشیر الدین (ولادت ۱۹ صفر ۱۳۳۶ھ)
 و شیر الدین (ولادت شوال ۱۳۳۹ھ) موجود ہیں۔ ان میں بی بی نصرت النساء دختر اول
 مولوی حبیب الدین ملک زادہ کا عقد مولوی قشام الدین ابن مولوی قیام الدین ملکنژاد
 کے ساتھ ہوا۔ صاحب اولاد ہیں۔ اور بی بی معجز النساء دختر دوم مولوی حبیب الدین
 ملک زادہ کا عقد ۱۳۶۶ھ میں مولوی محمد حامد بن مولوی غنایت اللہ انصاری فرنگی علی
 (علما ۱۵۲) کے ساتھ ہوا۔ بقیہ اولاد منہوز ناکتخذا ہیں۔ مولوی حبیب الدین عرف
 اقبال الدین (ولادت ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ وفات ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ) پسر دوم
 بی بی عتیق النساء کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت تھی۔ انگریزی تعلیم حاصل
 کرنے کے بعد محکمہ زراعت میں پوسہ صوبہ بہار میں ملازم ہے۔ وہاں سے مرض قح میں مبتلا

ہو کر وطن آئے اور عین جوانی میں وفات پائی۔ انکا عقد بی بی زہرہ بنت شیخ مشرف علی عباسی (شجرہ نمبر ۳) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اُس شجرہ میں مذکور ہو چکی۔

شیخ انتظام علی خاں عباسی (وفات ۱۹ شوال ۱۳۵۷ھ) پسر شیخ ہادی علی خاں۔

ہمیشہ خانہ نشین رہے۔ حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر رح کے مرید تھے۔ بڑے پیر پرست اور خادم مخلص تھے۔ اپنے پیر و مرشد اور مرشد زادہ برحق حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر رح کے خطوط وغیرہ کی کتابت کی خدمت بیشتر انکے سپرد رہی۔ خوشنویس اور تیز لکھنے والے تھے۔ بہت منکسر مزاج و نیک خلعت و مرجاں مرج شخص تھے۔ عمر طبعی کو پہونچکر کئی ماہ کی علالت کے بعد انتقال کیا اور اپنی خواہش کے موافق حضرت پیر و مرشد کے روضہ کے باہر چوتڑہ پر دفن ہوئے۔ انکی قبر انکے عزیز دوست اور پیر بھائی حکیم عبدالرحیم خاں رامپوری کی قبر کے پہلو میں جانب مشرق ہے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد انکے مامول مولوی رکن الدین بن مولوی محمد یحییٰ ملک زادہ کی دختر بی بی غنی النساء کے ساتھ اور دوسرا عقد بی بی عزیزہ النسابت شیخ ذاب علی قدوائی ساکن موضع بھیارہ ضلع بارہ بنکی کے ساتھ ہوا۔ یہ دونوں بیبیاں اپنی جوانی ہی میں فوت ہو گئیں۔ زوجہ اولے سے دو پسر انتصار علی و اقتدار علی اور زوجہ ثانیہ سے دو پسر ذوالفقار علی اور ایک اور اور ایک دختر عاشق النساء ہوئے۔ ان میں سے تین پسر انتصار علی و ذوالفقار علی اور میرے وہ جگانام نہیں دریافت ہوا صغیر سنی میں فوت ہوئے۔

بی بی عاشق النساء بنت شیخ انتظام علی خاں عباسی کا عقد غیر برادری میں ڈاکٹر

غیاث الدین بدایونی کے ساتھ ہوا۔ یہ مولوی اولاد کے اپنے شوہر کے ساتھ ہیں۔

شیخ اقتدار علی عباسی (وفات ذی حجہ ۱۳۵۷ھ) پسر شیخ انتظام علی خاں انگریزی

تعلیم حاصل کی۔ محکمہ ریلوے میں ملازمت کی اور الہ آباد اور کانپور میں متعین رہے تقریباً ۲۰ سال کی عمر ہی کو سرسام میں مبتلا ہو کر جان بحق ہوئے۔ گھنٹو سے لاش کا کوری آئی اور خاندانی قبرستان

قاضی زادگان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بنی بنی کینزہ خاتون بنت شیخ اقدار علی عباسی (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ صرت ایک پسر آصف علی عرف کمال (ولادت ۲ رمضان ۱۲۵۵ھ) انکی یادگار ہے جو زیر تعلیم ہے۔

شیخ رفعت اللہ خاں عباسی (ولادت ۱۱۴۲ھ۔ وفات ۱۲۲۲ھ) پسر سوم قاضی محمد واعظ دربار بادشاہ اودھ سے رفعت الدولہ نصرت جنگ خان بہادر کے خطابات سے سرفراز ہوئے۔ فارغ التحصیل و خوش اوقات اور بچے دیندار تھے۔ صاحب اصل المقصود تحریر فرماتے ہیں ”رفت اللہ خاں برادر واسطہ بخشی صاحب کہ در گردہ خود بہر اہمیت و صلاحیت نما و بخدا پرستی و محبت فقر سرفراز بودند“ حضرت شافعیہ باسط علی قلندر آبادی سے بیعت تھی حضرت شاہ محمد کاظم قلندر (جکی والدہ ماجدہ انکی چچا زاد بہن تھیں) عرصہ دراز تک انکے اور انکے برادر بزرگ بخشی صاحب موصوف الصدر کے ساتھ فرج میں ملازم رہے تھے۔ انسے ہی حضرت شید باسط علی قلندر کے اوصاف و کمالات شکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت و اجازت و خلافت سے سرفراز ہوئے۔ صاحب چشمہ فیض (جو انکے ہم عصر تھے) انکے متعلق لکھتے ہیں ”ہم رئیس وہم سپاہی وہم درویش بودند ہمیشہ بعزت گزرانیدند و تمام عمر برادر بزرگ رفیق و شریک ماندند خوش نصیب و خوش اوقات بود۔ با فقر اصحت می داشت، کم خواب و پلاس نزد او یکساں بود۔ نخوت و غرور در خاطرش نہ گردید۔ با وصف ثروت با ادنیٰ و اعلا یکساں سلوک می فرمودند و بیشتر ثنوی مولانا روم مطالعہ می کرد و ہمیشہ در بغل میداشت خط نسخ خوب می نوشت۔ برادر بزرگ از طریقین عالم معاشقہ بود کہ مفارقت یک لمحہ گوارا نیکند و در عالم سپاہ گری رتیم و قمت باید گفت فیلمان و اسپان خاصہ و سواری و دیگر لوازم ہم میداشت“ سرکار اودھ کی ملازمت کے زمانہ میں کئی جنگی معرکوں میں شریک ہوئے اور داد شجاعت دی اور دلیرانہ کاروائی نمایاں کئے۔ جب انکے برادر بزرگ نواب سعادت علی خاں

ولیعہ و شاہزادہ اودھ کے انا بقی مقرر ہو کر فیض آباد سے خیر آباد گئے تو یہی انکی جگہ پر بخشی فوج مقرر ہوئے اور خطابات مذکورہ بالا سے سرفراز ہوئے۔ دربار اودھ میں انکی قدر و منزلت ایسی تھی کہ صاحب قیصر التیاریں فرمایا اور دھکے تھے ہیں "جب جنت آرام گاہ (نواب آصف الدہلوی بہادر) نے مسند وزارت پر جلوس فرمایا ایک دن وقت صبح برسبیل تفریح تشریف فرمائے قصبہ مذکور (کا کوری) ہوئے۔ غلام حیدر خاں و غلام صفدر خاں رنعت اسد خاں کے بیٹوں کو طلب فرمایا اور خلعت سے سرفراز کر کے دروں کا دو سو یعنی چار سو روپیہ ماہوار وظیفہ مقرر فرمایا۔ از راہ قدر دانی و قدامت خدمات انکی قدر افزائی فرماتے رہے۔ دوران ملازمت میں بخشی گیری سے پہلے الہ آباد اور کوٹلیا کا سکنج اور گورکھپور میں چکھ دار اور بانس بریلی میں صوبہ دار رہے۔ وسیع الاخلاق و میرحشم و خیر تھے۔ دسترخوان بہت وسیع تھا ہمیشہ دس بیس مسلمان بھائیوں کے ساتھ کھانا کھاتے اور مسافریں و اہل حاجت کی خدمت کرتے تھے جہاں ہے نیک نام مقبول خاص و عام رہے۔ آبائی مجلس راغیرہ کی پشت پر دکن طرٹ ایک وسیع قطعہ اراضی کو پختہ ویدار سے محاط کر کے پختہ مکانات مسکوئے تعمیر کئے اور بہت سے خام مکانات میں شاگردیشہ لگوں کو آباد کیا۔ یہ محلہ انکے پسر دوم شیخ غلام صفدر خاں کے نام سے اب بھی غلام صفدر خاں کا احاطہ کیا جاتا ہے۔ افسوس کہ پختہ عمارتیں قریب قریب سب ختم اور منہدم ہو گئی ہیں یہ بھی اہل قصبہ کے لئے مایہ فخر تھے چہرہ راسی سال کی عمر میں وفات پائی اور آبائی قبرستان قدیم میں اپنے برادر بزرگ کی قبر کے برابر دفن ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد اگلی خال کی دختر بی بی ہدایت النساء بنت شیخ حفیظ اسد مخدوم زادہ (نعم منہ) کے ساتھ اور دوسرا عقد بی بی زینت النساء بنت مونا بی بی بنت شیخ سعادت اللہ مخدوم زادہ (نعم منہ) کے ساتھ ہوا۔ زوجہ اولیٰ سے ایک دختر شرفیت النساء اور زوجہ ثانیہ سے دو دختر سرفراز النساء و طفیل النساء اور دوسرے غلام حیدر و غلام صفدر ہوئے۔ زوجہ اولیٰ سے ایک پسر اور ایک دختر اور بھی ہوئے تھے جو صغر سنی میں فوت ہو گئے۔

بی بی شرفیت النساء و خرد اول شیخ رفعت اللہ خاں عباسی کا عقد شیخ غریب اللہ بن شیخ محمد نوح عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے شجرہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو۔
 بی بی سرفراز النساء (وفا ۱۲۱۲ھ رمضان ۱۲۱۲ھ) دختر دوم شیخ رفعت اللہ خاں عباسی کا عقد قصہ امیٹی میں شیخ محبوب علی کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر مبارک النساء ہوئیں جن کا عقد شیخ عظمت علی بن شیخ سلامت علی مخدوم زادہ (فیض منہ) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی لا ولد فوت ہوئیں۔ بی بی طفیل النساء دختر سوم شیخ رفعت اللہ خاں عباسی کا عقد بنی اعام میں قاضی محفوظ علی خاں ابن قاضی حافظ علی خاں عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد مذکور ہو چکی۔

شیخ غلام حیدر خاں عباسی (ولادت ۱۱۸۵ھ۔ وفات ۱۲۵۲ھ) پسر اول شیخ رفعت اللہ خاں کی ولادت کی تاریخ کسی نے لکھی ہے ع از روئے سیرت بخت سیدہ انکی ولادت کی بشارت حضرت شام فتح قلندر رح قلندر پوری نے انکے والد ماجد کو عالم رویا میں دی تھی جو کتاب تذکرہ مشاہیر کا کوری میں مفصل مذکور ہے۔ انھوں نے کتب درسیہ فارسی و عربی مولانا محمد فاخر عباسی الہ آبادی اور اپنے خاندانی علما سے پڑھ کر فراغ حاصل کیا۔ بہت فنی استعداد اور قابلیت والے تھے اور شاعری سے بھی ذوق تھا۔ دربار اوڈھ سے انکے والد کے وقت سے دوسو روپیہ ماہوار منصب مقرر تھا اور آباؤی زمینداری پر مشغول تھے۔ انکے والد کی وفات کے بعد دربار موصوف کی طرف سے سواروں کا ایک سالہ فوج معہ دو زنجیریل انکی خدمت میں تعین رہے۔ بادشاہ اودھ نے کئی مرتبہ انکو ملکی خدمات پر بھیجا چاہے لیکن انھوں نے یہ کہہ کر معذرت کر دی کہ ہم ملک خواران قدیم کو نہ حکومت کی خواہش ہے نہ اسکی قابلیت ہے۔ حالانکہ اس معذرت کی اصلی وجہ یہ تھی کہ یہ اپنے اوقات مضبوط میں رختہ اندازی نہیں پسند کرتے تھے۔ جب انکو اعتماد الدولہ اور انکے بھائی

غلام صفدر خاں کو اقتدار الدولہ کے خطابات عطا ہوئے تو انھوں نے سرور بار مودبانہ عرض کیا کہ ”ہم خاکساران غلام حیدر صفدر ہیں اس سے بڑھ کر ہمارے لئے اور کیا خیر ہو سکتا ہے۔“ باوجود دولت و ثروت اور امیرانہ شان و شوکت کے درویشانہ اور صوفیانہ روش پسند خاطر تھی عبادت گزار و شب بیدار اور پگھے دیندار تھے۔ مثنوی مولانا روم برابر مطالعہ میں رہتی تھی۔ کہا کرتے تھے ”یہ دنیا نمود بے بود اور فانی محض ہے۔“ حضرت شاہ محمد مصوم صدیقی ادبی کا کوری ثم الکھنوی سے اویسیہ سبیت تھی اور انکی روح پاک سے فیضیاب تھے۔ قاضی وصی علی خاں عباسی اپنے روزنامہ میں انکے متعلق لکھتے ہیں ”ایشاں ملک بودند کہ بہ لباس بشری درآمدہ بودند۔ کسے ندانست کہ از اولیا اند یا ابدال یا اوتاد۔ خرق عادات ظہور کرامات مثل اعلان خبر وفات خود بقید روز جمعہ و دیگر سوانح مشہور خاص و عام محتاج بیان نیست۔ قطع نظر عبادت و ریاضت و شب بیداری انے صفتے از صفات جناب مدوح اینست کہ گاہے پشت بسمت قبلہ نہ کردند و در شب و روز زائد از یک پاس خواب کردہ باشند ہمہ اوقات عبادت و طاعت بسر میفرمودند۔“

انھوں نے ایک پختہ مجلس راہی تمسیر کی تھی جو اب کین نہونے کی وجہ سے دیران ہے اور غارت گر رہی ہے۔ عمر طبعی کو پہونچکر وفات پائی اور آبائی قبرستان قدیم میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی وزیر النساء (وفات ۲۲ جمادی الاول ۱۱۲۷ھ) بنت شیخ اوصاف علی عباسی (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ انکے چار دختر تار النساء و مقصود النساء و نجوم النساء و شمس النساء اور ایک پسر غلام محمد ہوئے۔

بی بی تار النساء (وفات ۱۵ شعبان ۱۱۲۷ھ) دختر اول شیخ غلام حیدر خاں عباسی کا عقد شیخ فضل حسن بن شیخ ثابت علی مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کیلئے رقم ۸۹۰ اور شجرہ نمبر ۲ (ب) ملاحظہ ہوں۔ بی بی مقصود النساء (وفات ۲ محرم ۱۱۳۷ھ)

دختر دوم شیخ غلام حیدر خاں عباسی کا عقد خاں بہادر مولوی مسیح الدین خاں بن مولوی
علیم الدین خاں ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے نسب نامہ ملکزادگان
(شجرۃ الانساب) ملاحظہ ہو۔ بی بی نجوم النساء (وفات ۹ رجب ۱۲۳۵ھ) دختر سوم شیخ
غلام حیدر خاں عباسی کا عقد مولوی مجید الدین ابن مولوی جفیظ الدین ملک زادہ کے
ساتھ ہوا۔ یہ اولاد فوت ہوئیں۔ بی بی شمس النساء دختر چہارم شیخ غلام حیدر خاں عباسی
کا عقد شیخ خادم حسین ابن شیخ احسان علی مخدوم زادہ (فیض ص ۷۷) کے ساتھ ہوا۔ یہ
بھی اولاد فوت ہوئیں۔

شیخ غلام محمد خاں عباسی (وفات ۵ صفر ۱۲۶۵ھ) پسر شیخ غلام حیدر خاں ابن عالم شہا
میں ناکتہ ابا رضہ ہفتہ دفنات ہوئے اور اپنے والد کی قبر کے قریب دفن ہوئے۔
شیخ غلام صفدر خاں عباسی (ولادت ۲۳ رجب ۱۲۵۸ھ) پسر دوم شیخ رفعت خاں
کو جیسانڈ کو رہا اور بار بار بادشاہ اودھ سے خطاب اقتدار الدولہ عطا ہوا تھا۔ انھوں نے وطن
میں اپنے خاندانی علما سے اور مولانا محمد فاخر الہ آبادی سے تحصیل علم کیا اور فارغ التحصیل ہوئے
علمی قابلیت اعلیٰ تھی۔ فارسی کے شاعر تھے۔ تہذیب تخلص تھا۔ انکا فارسی کلام بہت ضخیم تھا
اور کتب خانہ بھی اچھا تھا لیکن دستبرد زمانہ سے سب تلف ہو گیا۔ اپنے برادر بزرگ شیخ غلام حیدر
خاں سے ایسی یک جہتی تھی کہ یک جان و دو قالب مانے جاتے تھے۔ دربار شاہی میں ہمیشہ دونوں
بھائی ساتھ جاتے تھے۔ انکو بھی دوسور دپیہ ماہوار شاہی منصب ملتا تھا۔ بہت فارغ البالی اور
سیرچی اور آن بان سے زندگی بسر کی۔ دولت و ثروت و جاہ و منزلت کے ساتھ ساتھ عابد
زادہ و صوفی منش تھے۔ حضرت سید شاہ علی مظہر قلندر بہرہ نبیرہ حضرت سید شاہ باسط علی قلندر لکھنؤ
سے صحبت تھی۔ انکی تعمیر کردہ مجلس انکے بڑے بھائی کی مجلس کے متصل موجود ہے۔ اسمیں اب تک
انکے صاحبزادہ کے لڑا شیخ نثار احمد خاں خلف قاضی رضی علی خاں عباسی کا قیام تھا اور اب

انکے بھائیوں اور اولاد کے تصرف میں ہے۔ تقریباً اٹھاسی سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان قدیم میں دفن ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے شیخ غلام جیلانی ابن شیخ محمد اکابر عباسی (شجرہ نمبر ۳) کی دو دختروں کے ساتھ ہوئے۔ زوجہ اولے ابن کا نام نہیں دریافت ہو سکا لہذا فوت ہوئیں۔ زوجہ دوم بی بی حیات النساء کے بطن سے دو دختر و ہاج النساء و اقبال النساء اور ایک پسر غلام احمد ہوئے۔

بی بی و ہاج النساء (وفات ۲۸ رمضان) دختر اول شیخ غلام صفدر خاں عباسی کا عقد انکی پھوپھی بی بی طفیل النساء کے پسر قاضی وصی علی خاں بن قاضی محفوظ علی خاں عباسی (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد پر مذکور ہو چکی۔

بی بی اقبال النساء (وفات ۱۱ ذیقعد ۱۲۸۵ھ) دختر دوم شیخ غلام صفدر خاں عباسی کا عقد شیخ طالب علی ابن شیخ بشارت علی عباسی کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد کے لئے شجرہ نمبر ۳ ملاحظہ ہو۔

شیخ غلام احمد خاں عباسی (وفات ۱۳ رمضان ۱۲۹۲ھ) پسر شیخ غلام صفدر خاں ہمیشہ خانہ نشین رہے اور اپنی آبائی جائیداد پر قناعت اور فراغت سے عمر بسر کی۔ عمر طبعی کو پہنچ کر وفات پائی اور خاندانی قبرستان قدیم میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی ثمر النساء بنت چودھری حسام علی کے ساتھ سلیم پور ضلع لکھنؤ میں ہوا۔ چودھری حسام علی شیخ جابر اسد مخدوم زادہ کا کردی کی اولاد میں تھے (نفر ۸۸) انکے دو دختر شفیق النساء و رفیق النساء ہوئیں۔

بی بی شفیق النساء بنت منمن بی بی (وفات یکم شعبان ۱۳۲۲ھ) دختر اول شیخ غلام احمد خاں عباسی کا عقد انکی پھوپھی کے پسر قاضی رضی علی خاں ابن قاضی وصی علی خاں عباسی (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد پر مذکور ہو چکی۔

شجرہ نمبر ۲

۱۳۶

عباسیان کا گری

بی بی رفیق النساء بنت تھی بی بی (وفات ۳۱۳ شوال ۱۳۳۳ھ) نخست مردم شیخ
عسلام احمد خاں عباسی کا عفت شیخ حامد علی ابن شیخ طالب علی عباسی کے ساتھ ہوا
انہی اولاد کے لئے شجرہ نمبر ۳ ملاحظہ ہو۔



شجرہ نمبر ۵

شیخ محمد تقی عباسی پسر دوم قاضی عبد کلیم (شجرہ ۲)

شیخ محمد تقی عباسی پسر دوم قاضی شیخ عبد کلیم عباسی کا عقد بی بی عیسیٰ بنت شیخ عیوض محمد از نبار قاضی بہاء الدین ابن قاضی شیخ کو چک عباسی (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا۔ دو فرزند محمد اسلم اور محمد نوح ہوئے۔

شیخ محمد اسلم عباسی پسر اول شیخ محمد تقی کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا نکاح جو دہری روح الامین سندیلو کی ہمیشہ کے ساتھ اور دوسرا عقد بی بی عالمہ بنت سید غریب اللہ (خویش شیخ نظام الدین ابراہیم آبادی) کے ساتھ ہوا۔ زوجہ اولیٰ سے صرف ایک پسر محمد عالم اور زوجہ ثانیہ سے ایک پسر روح الامین اور دو دختر کفایت النساء و عنایت النساء ہوئے۔ یہ دونوں دختران یعنی بی بی کفایت النساء و بی بی عنایت النساء کے بعد دیگرے قاضی القضاۃ مولوی نجم الدین علی خان بہادر ابن ملا حمید الدین محدث ملک زادہ کو بیاہی گئیں۔ دونوں کی اولاد میں ہست ذی علم و فن اور صاحب ثروت و درجاءت افراد ہوئے، تفصیل شجرۃ الانساب و رفحات النسیم ۱۵۷۷ء میں ملاحظہ ہو۔

شیخ روح الامین عباسی پسر دوم شیخ محمد اسلم عباسی کی اولاد کی تفصیل شجرہ نمبر ۶ میں ملے ہو۔ شیخ محمد عالم عباسی (وفات ۷۰۰ھ) پسر اول شیخ محمد اسلم اپنے برادر عینی بخشی ابراہیم کے خاں کی پیشی میں رہے اور ان کے پسر بخشی صاحب کی مہر تھی۔ ان کا عقد بی بی فضیلت بنت قاضی محمد واعظ عباسی (شجرہ نمبر ۴) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی نے جوانی میں اپنے والد از نیر اپنے شوہر کی زندگی میں وفات پائی۔ ان کے تین پسر اوصاف علی و معز الدین و زین الدین اور ایک دختر مناج النساء ہوئے۔

بی بی تاج النساء کا عقد انکے چچا شیخ روح الامین کے پسر شیخ جلال الدین حیدر کے ساتھ ہوا (ملاحظہ ہو شجرہ نمبر ۶)

شیخ اوصاف علی عباسی (وفات ۲۶ ذیقعدہ ۸۳۵ھ) پسر اول شیخ محمد عالم کا عقد بی بی عجیب النساء (وفات ۱۳ رمضان ۸۳۹ھ) بنت قاضی عظیم الدین خاں عباسی (شجرہ نمبر ۶) کے ساتھ ہوا۔ دو دختر مومنہ اور وزیر النساء اور ایک پسر قاسم علی ہوئے۔

بی بی مومنہ دختر اول شیخ اوصاف علی عباسی کا عقد شیخ فضل علی ابن شیخ کرامت خاں عباسی (شجرہ نمبر ۶) کے ساتھ ہوا۔ یہ زوجہ اول تھیں لا ولد فوت ہوئیں۔

بی بی وزیر النساء دختر دوم شیخ اوصاف علی عباسی کا عقد شیخ غلام حیدر خاں ابن بخشی رفعت اسد خاں عباسی کے ساتھ ہوا (ملاحظہ ہو شجرہ نمبر ۶)

شیخ قاسم علی عباسی (وفات ۵ ربیع الاول ۸۵۳ھ) پسر شیخ اوصاف علی نے وطن میں وفات پائی اور خاندانی قبرستان میں مولسری کے درخت کے نیچے دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی فاطمہ بنت مولوی حفیظ الدین ابن مولوی قاضی امام الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ دو دخترز ہر او مجید النساء اور تین پسر عالم علی و مہدی علی و واجد علی ہوئے۔

بی بی زہرا اکثرا فوت ہوئیں۔ بی بی مجید النساء (وفات ۱۸ ربیع الثانی ۸۳۱ھ) کا عقد شیخ سعید الدین (وفات ۲۳ رمضان ۸۳۲ھ بعمر ۹۶ سال) ابن شیخ غلام نجف عثمانی کے ساتھ ہوا (نفر ۵۸) انکے ایک پسر ہوا جو صغریٰ میں فوت ہوا اور ایک دختر بی بی توقین النساء (وفات ۲۳ جمادی الاول ۸۳۶ھ) ہوئیں جنکا عقد انکے چچا شیخ وحید الدین کے پسر شیخ محمد وراج الدین (ضمیمہ) کے ساتھ ہوا۔ انکے اولاد بہت ہوئی مگر کوئی بھی زندہ نہ رہی۔ یہ بی بی حضرت شاہ تقی علی قلندر کی مرید اور بہت خوش عقیدہ تھیں۔ پرانی وضع کی پابند اور ہوش گوش والی تھیں۔ تقریباً نوے سال کی عمر میں وفات ہوئی اور

حضرت شاہ تراب علی قلندر رح کی درگاہ کے پھاٹک کے مغرب جانب اپنے والد کی قبر کے برابر دفن ہوئیں۔

شیخ عالم علی عباسی (وفات ۱۲۸۷ھ) پسر اول شیخ قاسم علی حضرت شاہ تراب علی قلندر رح کے مرید تھے۔ انکا عقد بی بی صفری بنت قاضی جمال الدین ابن سید نصیح الدین قاضی پرگنہ بجنور (فیض صفحہ ۶۷) کے ساتھ ہوا۔ لا ولد فوت ہوئے۔

شیخ مہدی علی عباسی (وفات ۲۸ رمضان ۱۲۸۵ھ) پسر دوم شیخ قاسم علی کا عقد بی بی عیسٰی النساء (وفات ۱۲۹۰ھ) بنت شیخ امیر حسن ابن شیخ ثابت علی مخدوم زادہ۔ (نظم صفحہ ۸) کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک دختر بی بی وثیق النساء (وفات ۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۵ھ) ہوئیں۔ بی بی وثیق النساء بنت شیخ مہدی علی عباسی کا عقد شیخ محمد یعقوب (وفات ۱۲۷۱ھ) ابن شیخ شوکت علی مخدوم زادہ (فیض صفحہ ۷۸) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر محمد ایوب اور دو دختر احتشام النساء و صفری بانو ہوئے۔

شیخ محمد ایوب علوی (ولادت ربیع الاول ۱۲۹۲ھ) پسر شیخ محمد یعقوب مخدوم زادہ تقریباً ڈیڑھ سال اسلامیہ ہائی اسکول جلیپور میں مدرس رہے۔ پھر ریاست حیدر آباد وکن میں کالت کا امتحان پاس کیا اور کئی سال گلبرگہ اور اورنگ آباد اور ورنگل میں وکالت کی۔ اسکے بعد وطن چلے آئے اور ریاست محمود آباد میں ملازم ہوئے۔ وہاں ۳۲ سال تحصیلداری کے عہدہ پر بہت نیکنامی سے خدمات انجام دئے ۱۳۲۵ھ میں پنشن لیکر وطن آئے اور اپنی زمینداری کا کام دیکھتے ہیں۔ بہت نیک طبیعت اور خوش اوقات ہیں۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد قصبہ ہرگام ضلع سیتاپور میں بی بی سیم النساء (وفات ۲۶ رجبہ ۱۳۲۹ھ) بنت قاضی امیر احمد ابن قاضی کرم احمد (فیض صفحہ ۷۵) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی سے اولاد میں کئی بچے ہوئے مگر سب صغیر سن میں فوت ہو گئے۔ زوجہ اولیٰ کی وفات کے بعد دوسرا عقد بی بی مقیم النساء (ولادت ۱۳۲۵ھ) بنت چارم ششی مقصود احمد حجابی

(نفع منہ ۱۶) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت ہے۔ ان سے چھ بچے ہوئے جن میں سے پانچ صرف چند چند روز زندہ رہ کر فوت ہو گئے۔ اب صرف ایک دختر عدیل فاطمہ موجود ہیں۔

بی بی عدیل فاطمہ (ولادت ۱۳۲۲ھ) دختر شیخ محمد ایوب علوی کا عقد شیخ اشہد علی عباسی ابن قاضی راشد علی (شجرہ نمبر ۴) کے ساتھ ۱۳۲۳ھ میں ہوا۔

بی بی احتشام النساء بنت (وفات ۸ ذیحجہ ۱۳۲۱ھ) دختر اول شیخ محمد یعقوب مخدوم زادہ کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت تھی۔ یہ بہت ذہین اور طباع اور شاعرہ اور خوش خلاق بی بی تھیں۔ انکا عقد شیخ نور احسن ابن شیخ غفور حسن مخدوم زادہ (فیض منہ) کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

بی بی اصغری بانو (ولادت ۱۸ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ) دختر دوم شیخ محمد یعقوب مخدوم زادہ کے نام اصغری سے انکا سال ولادت نکلتا ہے۔ انکو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت ہے۔ بہت خوش عقیدہ نیک طبیعت اور ملنسار ہیں۔ انکا عقد سندلیہ میں سید نقی احمد بن خان بہادر سید علی احمد (فیض منہ) و شجرہ نمبر ۹ کے ساتھ ہوا۔ ان دو نسل جانا کا ناہال قاضی راجو عباسی (شجرہ نمبر ۹) کی نسل میں ہے۔ انکی اولاد کی تفصیل شجرہ نمبر ۹ میں ملاحظہ ہو۔ ان بی بی کا عقد سندلیہ میں ہو جانے سے یہاں کی رشتہ داری میں ایک گرنہ بعد ہو گیا تھا مگر انکی دختر بی بی سمیونہ خاتون کا عقد کاکوری میں قاضی راشد علی عباسی (شجرہ نمبر ۴) کے ساتھ ہونے پر قرابت کی تجدید ہو گئی۔ فالحمد للہ۔

شیخ واجد علی عباسی (وفات ۱۸ اردی حجبہ ۱۳۱۵ھ) پسر سوم شیخ قاسم علی کو حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ سے بیعت تھی۔ یہ اپنے آبائی مکان واقع محلہ قاضی گڑھی میں رہتے تھے۔ افسوس کہ اس مکان کا اب نام و نشان بھی نہیں باقی ہے۔ یہ اپنے فرزند اکبر حافظ شیخ ساجد کے پاس اوزنگ آباد دکن گئے ہوئے تھے کہ وہیں وفات پائی اور دفن ہوئے۔ تقریباً تیر سال

کی عمر مہربی۔ امکا عقد بی بی عالیہ النساء (وفات، ۱۲۳۲ھ) بنت خان بہادر مولوی
سیح الدین ملک زادہ (نفر ۱۶) کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر محیط النساء اور دو پسر جعد علی
اور مصطفیٰ علی ہوئے۔

بی بی محیط النساء عرت ملائم بی بی (ولادت، شعبان ۱۲۴۰ھ - وفات ۱۲۴۱ھ) حجابی الاخریٰ
دختر شیخ واجد علی عباسی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر سے بیعت تھی۔ بہت نیک
صفت اور ہر دو لغز تھیں۔ امکا عقد مولوی اطہر الدین حیدر (شجرہ نمبر ۱۲) ابن مولوی
اشرف الدین حیدر ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر مختار النساء اور دو پسر مظہر الدین
حیدر و منصف الدین حیدر ہوئے۔

بی بی مختار النساء (ولادت ۱۲۳۱ھ ربيع الآخر ۱۲۳۱ھ) دختر بی بی محیط النساء کا عقد شیخ
حسین احمد ابن شیخ جمیل الدین عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کی تفصیل شجرہ نمبر
میں ملاحظہ ہو۔

مولوی مظہر الدین حیدر علوی (ولادت ۱۲۴۰ھ شوال ۱۲۴۰ھ) پسر اول بی بی محیط النساء
ریاست حیدر آباد دکن میں ملازم ہیں۔ امکا عقد بی بی نعمت النساء (ولادت ۱۲۳۲ھ)
بنت مولوی افضل الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ دو دختر عظمت النساء (ولادت
حجابی الاولیٰ ۱۲۳۲ھ) و رفعت النساء (ولادت ۱۲۳۲ھ) و دو پسر
نصیح الدین عرف منہ پاشا (ولادت ۱۲۳۵ھ) و ناصر الدین (ولادت ۱۲۳۵ھ)
و انور الدین (ولادت ۱۲۳۵ھ) موجود ہیں۔

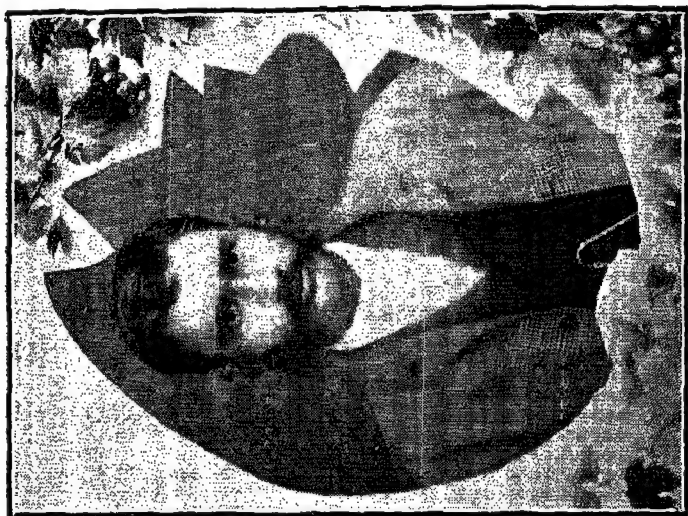
مولوی منصف الدین حیدر علوی (ولادت ۱۲۳۴ھ صفر ۱۲۳۴ھ) پسر دوم بی بی محیط النساء
بھی ریاست حیدر آباد دکن میں ملازم ہیں۔ امکا عقد بی بی خدیجہ عرف مسجد النساء (ولادت
۱۲۳۵ھ) بنت مولوی حبیب الدین ملک زادہ (شجرہ نمبر ۱۲) کے ساتھ ہوا۔ اور تین پسر
عقیل الدین (ولادت ۱۲۳۵ھ) و مسلم الدین (ولادت ۱۲۳۵ھ) و فیصل الدین

(ولادت ۱۳۶۲ھ) اور تین دختر فصیح النساء (ولادت ۱۳۴۶ھ) و عطیہ خاتون (ولادت ۱۳۵۲ھ) و شہیر النساء (ولادت ۱۳۵۶ھ) موجود ہیں۔

حافظ شیخ ساجد علی عباسی (ولادت ۲۸ محرم ۱۳۵۶ھ، وفات، رجاوی الاخریٰ ۱۳۵۸ھ) پسر اول شیخ واجد علی نے کلام اللہ شریف حفظ کیا۔ علمی قابلیت اچھی تھی۔ زمین و خوش فکر تھے۔ شعر و شاعری کا بھی ذوق تھا۔ وجہ و بانٹش اور آن بان والے تھے۔ دکن میں وکالت کا امتحان پاس کرنے کے بعد اورنگ آباد دکن میں بہت نیک نام اور مقبول عام وکیل ہوئے۔ وطن میں آبائی مکان واقع محلہ قاضی گدھی کے منہم ہو جانے کی وجہ سے اپنے ماموں ملا فزید الدین محدث ملک زادہ کا کوری کی خواہش کے تعمیل میں انکی مجلس کے متصل محلہ قلعہ (مولوی محلہ) میں اپنی رہائش کے لئے مردانہ کوٹھی اور زنانہ مکان تعمیر کیا اور شہر اورنگ آباد دکن میں بھی مردانہ کوٹھی اور زنانہ مکان بنوائے۔ آخر میں علیل ہو کر وطن آئے یہیں وفات پائی اور جناب مخدومہ کے خطیرہ میں (جو وسط آبادی قصبہ میں واقع ہے) دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی ولیہ خاتون عرفہ مہندا بی بی (وفات ہرذیقہ ۱۳۴۲ھ) بنت مولوی جن الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی بہت سمجھدار اور نیک طبیعت اور خوش اخلاق تھیں۔ تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہوئیں۔ انکی قبر کے پہلو میں تین سال بعد انکے شوہر دفن ہوئے ان بی بی سے تین پسر شامان علی و ثابیت علی و نظیر احسن کو انہیں سے نظیر احسن مغربی میں فوت ہوئے حافظ ساجد علی عباسی نے دکن میں ایک طوائف کے ساتھ عقد کیا تھا۔ یہ بی بی دکن ہی میں رہیں اور وہیں فوت ہوئیں۔ انسے دو دختر مقبول النساء اور افسر النساء ہوئیں۔

بی بی مقبول النساء دختر اول حافظ ساجد علی عباسی کا عقد لکھنؤ میں شیخ فاروق الدین (از شیخراؤگان محلہ کھالہ بادارہ و کٹوریہ گنج) کے ساتھ ہوا۔ یہ جوانی میں ایک سپر محمد داؤد کو چھوڑ کر فوت ہو گئیں اور لکھنؤ میں دفن ہوئیں۔

شیخ محمد داؤد (ولادت ۱۳۵۲ھ) پسر بی بی مقبول النساء اپنے دادھیال میں رہتے



مصطفیٰ علی عباسی (صفحه ۱۴۵)



ساجد علی عباسی (صفحه ۱۴۴)

گروپ



گروپ هوس: مسکوم علي دهباسي واسط علي دهباسي اوصات علي دهباسي سهامد علي دهباسي سونار علي دهباسي
 پوښه هوس: شجاعت علي دهباسي قاسم علي دهباسي قازم علي دهباسي صديق علي دهباسي

(صفحه ۱۳۳-۱۳۵)

آصفه م فائده
 م عارفه م

ہیں اور زیر تعلیم ہیں۔

بی بی افسر النساء (وفات ۱۲۶۲ھ) دختر دوم حافظ ساجد علی عباسی کا عقد اپنے بہنوئی کے بڑے بھائی شیخ غلام محی الدین کے ساتھ ہوا۔ تقریباً چالیس سال کی عمر میں انکی وفات ہوئی اور لکھنؤ میں دفن ہوئیں۔ انکے ایک پسر شہاب الدین اور دو دختر اشہر النساء و کشور النساء موجود ہیں۔ یہ سب ابھی کم عمر اور زیر تعلیم ہیں، ان سب کا قیام اپنے دادھیال شہر لکھنؤ میں ہے۔

شیخ ثامن علی عباسی (ولادت ۱۲۳۳ھ) پسر اول حافظ شیخ ساجد علی کہ حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر سے بیعت ہے۔ نیک طبیعت و مرد صالح و خوش عقیدہ ہیں۔ علیگڑھ کالج میں تعلیم پانے کے بعد حیدر آباد دکن میں وکالت کا امتحان پاس کیا اور ادراک آباد دکن میں وکیل سرکار ہیں۔ انکا عقد بی بی تمیز فاطمہ بنت شیخ حمایت علی مخدوم زادہ (فیض ۱۲۹۰ھ) کے ساتھ ہوا ایک دختر سعیدہ خاتون اور چار پسر صادق علی و محمد علی و مکرم علی و سردار علی ہوئے انہیں بے سعیدہ خاتون چار سال کی عمر میں فوت ہو گئیں۔

شیخ صادق علی عباسی عرف اختر (ولادت ۱۲۲۹ھ) پسر اول شیخ ثامن علی نے اپنے والد اور جد امجد کی تربیت میں دکن میں تعلیم پائی اور عثمانیہ یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری حاصل کی وہیں سرشتہ تعلیمات میں ملازم اور آج کل عثمانیہ انٹرمیڈیٹ کالج اورنگ آباد میں پروفیسر ہیں۔ انکا عقد ان کے والد کے چچا شیخ مصطفیٰ علی عباسی کی دختر بی بی ذکیہ بانو شجرہ ہذا کے ساتھ ہوا۔ دو دختر عارفہ خاتون (ولادت ۱۲۵۵ھ) و آصفہ خاتون (ولادت ۱۲۵۵ھ) و بی بی حمزہ (ولادت ۱۲۵۵ھ) اور ایک پسر لائق علی (ولادت ۱۲۶۲ھ) موجود ہیں جو سب صغیر السن ہیں۔

شیخ محمد علی عباسی عرف ظفر عباس (ولادت ۱۲۳۳ھ) پسر دوم شیخ ثامن علی نے عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن میں تعلیم پائی۔ ایم۔ ایس سی کی ڈگری لینے کے بعد ریاست علیہ

کے سول سروس کا امتحان پاس کیا اور لاہور (پنجاب) میں محاسبی کی تعلیم حاصل کی۔ ریاست عالیہ کے محکمہ فنانس (محاسبی) میں ملازم ہیں۔ یہ بہت سچا اور ہونہار ہیں۔ بہنوڑ نامکند ہیں۔

شیخ مکرم علی عباسی عرف آنجم اور شیخ سردار علی عباسی عرف قطب (ولادت ۱۲۳۵ھ) چاوی الاخریٰ (۱۳۳۵ھ) پسران سوم و چارم شیخ نامن علی توام پیدا ہوئے۔ دونوں زیر تعلیم اور نامکند ہیں۔

شیخ ثابت علی عباسی عرف نواب (ولادت ۱۲۳۵ھ) ارحامی الاثریٰ (۱۳۳۵ھ) پسر دوم حافظ شیخ ساجد علی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ سے بیعت ہے۔ انھوں نے علیگڑھ کالج سے بی۔ اے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں اور ریاست حیدر آباد دکن میں کچھ عرصہ وکالت کر نیکی بعد منصف مقرر ہوئے۔ اب ترقی کر کے زائد ناظم ضلع (ایڈیشنل سشن جج) کے عہدہ پر گلبرگہ میں متعین ہیں منصف باوصاف حمیدہ اور خوش عقیدہ اور کنہ پرور ہیں۔ بہت متدین اور پاس و لحاظ والے ہیں۔ انکا عقد بی بی عاشق النساء (ولادت ۱۲۶۶ھ) یقعدہ (۱۳۳۵ھ) بنت لوی صدر الدین ملک زادہ (شجرہ نمبر ۴۔ الف) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی بھی حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ کی مریدہ ہیں اور بہت ملنسار اور ہر دلعزیز ہیں۔ انکے تین پسر شجاعت علی و واسط علی و یوسف علی اور ایک دختر فائقہ خاتون ہوئے۔ ان میں سے یوسف علی صرف ایک سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔

بی بی فائقہ خاتون (ولادت ۱۲۵۵ھ) ربیع الاخر (۱۳۳۵ھ) دختر شیخ ثابت علی عباسی کو حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ سے بیعت ہے۔ بہنوڑ نامکند ہیں۔

شیخ شجاعت علی عباسی عرف پیائے (ولادت ۱۲۵۹ھ) حبیب (۱۳۲۹ھ) پسر اول شیخ ثابت علی کو حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ سے بیعت ہے۔ انھوں نے عثمانیہ یونیورسٹی سے بی۔ اے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں اور فی الحال اورنگ آباد دکن میں وکالت

کرتے ہیں مبغضی کے عہدہ کے لئے انتخاب ہو گیا ہے اور ضلع مجبور نگر میں تعیناتی ہوئی ہے بنی اور طبیعت دار ہیں۔ انکا عقد ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ میں بی بی سلمہ خاتون (ولادت تقریباً ۱۳۳۸ھ) بنت شیخ شدت علی صدیقی لکھنوی کے ساتھ ہوا۔

شیخ واسط علی عباسی عرف دلائے (ولادت، اربع الاول ۱۳۳۲ھ) پسر دوم شیخ ثابت علی نے عثمانیہ یونیورسٹی کے تحت انٹرنس کا امتحان پاس کیا ہے۔ ہنوز ناگتھا ہیں۔

شیخ مصطفیٰ علی عباسی معروف بہ عبد السلام (ولادت ۲۱ ذیقعدہ ۱۲۹۲ھ) وفات ۲۱ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ) پسر دوم شیخ واجد علی نے حیدر آباد دکن میں وکالت کا امتحان پاس کیا اور جالندہ میں کامیابی کے ساتھ وکالت کی۔ بامروت و خیر و مہان نواز تھے۔ جالندہ میں وفات پائی اور دفن ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد اہل برادری میں بی بی نبی النساء بنت سید حافظ علی سندیلوی کے ساتھ ہوا۔ ان سے دو پسر مجتبیٰ علی اور اوصاف علی اور تین دختر ذکیہ خاتون اور دو توام بچیاں ہوئے۔ ان میں سے مجتبیٰ علی اور دونوں توام دختران صغریٰ میں فوت ہو گئے۔ زوجہ اولیٰ کی وفات کے بعد شیخ مصطفیٰ علی عباسی کے جالندہ کی ایک غیر کفو عورت کے بطن سے دو پسر آصف علی و محمد علی اور تین دختر موجود ہیں۔ یہ غیر کفو اولاد اپنی والدہ کے ساتھ جالندہ میں سکونت رکھتی ہے اور یہاں سے تعلقات منقطع ہیں۔

بی بی ذکیہ خاتون (ولادت ۲۱ جمادی الاول ۱۳۳۲ھ) دختر شیخ عبد السلام علیہ کا عقد حبیبانہ کو رہا شیخ صادق علی ابن شیخ نامن علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کا ذکر ہو چکا ہے۔

شیخ اوصاف علی عباسی عرف تھے پاشا (ولادت ۲۰ محرم ۱۳۳۳ھ) پسر شیخ عبد السلام نے دکن میں تعلیم پائی عثمانیہ یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری حاصل کی اور ایل ایل بی کے امتحان کے لئے تیار ہوئے ہیں۔ انکا عقد ۱۳۷۹ھ میں قصبہ ہرگام ضلع سیتاپور میں بی بی

جلیس فاطمہ (ولادت ۱۳۲۲ھ) بنت قاضی افتخار احمد کے ساتھ ہوا۔
 شیخ معزالدین حیدر عباسی (وفات ۱۳ رمضان ۱۳۲۸ھ) پسر دوم شیخ محمد عالم کوہ باز دہلی
 سے خطاب خاں عطا ہوا تھا۔ یہ قراح گڑ کچھوڑ میں چکلہ دار رہے اور وہیں کارہائے نمایاں کئے، عمر بی
 کو پہنچ کر وطن میں وفات پائی اور آبائی قبرستان میں مونسری کے درخت کے نیچے دفن ہوئے۔ انکے
 دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی عصمت النسابت قاضی عبدالواسط عباسی رجبہ ۱
 کے ساتھ اور دوسرا عقد بی بی راحت النسابت میر حمید الدین ابن میر غیاث الدین قاضی قصبہ
 بجوڑ کے ساتھ ہوا۔ زوجه اولے سے صرت ایک دختر جمیعہ اور زوجه ثانیہ سے دو دختر بصیرت النسابت
 و رعایت النسابت اور دو پسر اعظم علی و معظم علی ہوئے۔ ان میں سے معظم علی صغریٰ میں فوت ہوئے
 بی بی جمیعہ دختر اول شیخ معزالدین حیدر عباسی کا عقد شیخ علی بخش ابن شیخ محمد عبوس خند زراہ
 (نفر ۷) کے ساتھ ہوا۔ شیخ علی بخش بخشی شیخ ابو البرکات خاں عباسی (شجرہ نمبر ۴) کے
 زراہ تھے۔ انکی اولاد کی تفصیل نفحات النہیم میں ملاحظہ ہو۔

بی بی بصیرت النسابت دختر شیخ معزالدین حیدر عباسی کا عقد شیخ ثابت علی ابن شیخ غوث اللہ
 مخدوم زراہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد نفر ۸ میں ملاحظہ ہو۔

بی بی رعایت النسابت دختر سوم شیخ معزالدین حیدر عباسی کا عقد شیخ امین علی ابن شیخ
 روح الامین عباسی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد شجرہ نمبر ۵ میں ملاحظہ ہو۔

شیخ اعظم علی عباسی (وفات ۱۲ شعبان ۱۳۲۸ھ) پسر شیخ معزالدین حیدر وطن میں وفات پائی
 اور اپنے والد کے پہلو میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی فہیم النسابت ثبانی بی بنت شیخ غلام جلالی
 عباسی رجبہ نمبر ۳ کے ساتھ ہوا۔ تین دختر علی النسابت و رفیع النسابت و شفیع النسابت ہوئیں۔ ان میں
 سے علی النسابت عمری میں فوت ہو گئیں۔

بی بی رفیع النسابت (وفات ۱۲ محرم ۱۳۲۹ھ) دختر اول شیخ اعظم علی عباسی کا عقد شیخ شرافت علی
 ابن شیخ بشارت علی عباسی کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد شجرہ نمبر ۵ میں مذکور ہو چکی۔

بی بی شفیق النساء دختر دوم شیخ اعظم علی عباسی کا عقد مولوی سلیم الدین ابن مولوی تقی الدین کلارہ کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد میں مولوی حنیف الدین اور انکے بھائی اور بہن موجود ہیں فرید تفصیل شجرۃ الانساب میں ملاحظہ ہو۔

شیخ اعظم علی عباسی کے دو دختر مسماۃ بنو جان طوائف سکھ کا پنور کے لطن سے بھی تھیں انہیں سے ایک مغربی میں فوت ہو گئی اور دوسری مسماۃ ہینگین کراچی ماں نے کا کوری بھیج دیا تھا شیخ صاحب موصوف کی بیوہ زوجہ نے اس دختر کی بھی پرورش کی اور کسمندی میں شیخ دلدار علی کے ساتھ عقد کر دیا۔ اولاد کا حال نہیں معلوم ہوا۔

شیخ زین الدین عباسی (وفات ۸۰۰ رجب الآخر ۸۰۰) پسر سوم شیخ محمد عالم کو فارسی اور عربی میں بہت اچھی قابلیت تھی ابتدائی تعلیم اپنے اموں بخشی ابوالبرکات خاں کی تربیت میں پائی اور پنی ذکاوت و لیاقت و دیانت سے ایسی مقبولیت حاصل کی کہ انکی بخشی گیری کی ہر کے تحویلدار رہے۔ بہت تشکیل و وجہ و بہادر تھے اور فنون سپہ گری میں خوب ملکہ رکھتے تھے۔ راجہ صاحب کوڑا کا کچھ کی رفاقت میں رہے اور راجہ صاحب انکی شجاعت کی قدر اور انکی خوش خلقی کی عزت کرتے تھے۔ خود درویش صفت تھے اور اصحاب فقر و فنا کی خدمت کرتے تھے۔ چالیس سال کی عمر تک عقد نہیں کیا۔ ایک مرتبہ راجہ صاحب کے ایک اور رفیق کے ساتھ میں شکار کے لئے جنگل میں گئے۔ پانی کی تلاش میں ایک فقیر کی کٹی پر پہنچے۔ وہ فقیر مجذوب تھے اور بڑا رہے تھے۔ انھوں نے جاتے ہی پانی مانگا۔ مجذوب صاحب نے پوچھا ”تمہارا نکاح ہوا یا نہیں“ جواب دیا ”نہ ہوا ہے یہ نکاح کرنے کا ارادہ ہے۔ اس وقت میں بہت پیاسا ہوں۔ پانی پلواد کیجئے“ مجذوب صاحب نے اسی وقت ایک ناگن بچڑی اور اسکا خون ایک برتن میں بچڑ کر ایک گھونٹ خود پیا اور ان کو دیا اور کہا ”پانی“ انھوں نے کہا ”یہ حرام ہے میں نہ پونگا“ مجذوب صاحب نے وہ خون انکے ساتھی کو دیا۔ انھوں نے پی لیا۔ فوراً ان میں جذبی کیفیت پیدا ہوئی اور وہ بڑا رتے ہوئے جنگل ہی میں کہیں چل دیے۔ تب مجذوب صاحب نے ان سے کہا ”جھوٹری میں پانی رکھا ہے پی لو دیکھتا

ہوں نکاح کب تک نہیں کرتے ہو۔ یا رکھو تم نکاح کرو گے اور اولاد ہوگی اور نسل بڑھے گی۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد یہ وطن آئے اور نکاح بھی کیا۔

انکے انتقال کا بھی عجیب واقعہ ہے۔ مرض الموت میں مبتلا تھے کہ ایک جمعہ کو انکے بنی انعام شیخ عزیز الدین حیدر و شیخ نہال الدین اور چند اور اعزہ بسلسلہ عبادت انکے پاس موجود تھے۔ پانخانہ گئے اور وہاں معمول سے زیادہ ٹہرے جب باہر آئے تو دریافت کرنے پر دیر ہونے کی یہ وجہ بتلائی کہ فرشتے میری روح وہیں قبض کرنا چاہتے تھے لیکن میں نے کہا کہ نجس مقام پر روح قبض کریں اور جمعہ کی نماز ہو جانے دیں۔ پھر جمعہ کی اذان کی بابت پوچھا معلوم ہوا کہ اذان ہو گئی۔ سب حاضرین کو نماز کے لئے نصت کیا اور خود کپڑے بدل کر اور سفید چادر اوڑھ کر لیٹ گئے بعد نماز جب وہ لوگ آئے تو ان سے کہا کہ ”تم لوگ گواہ رہنا میں کلمہ پڑھتا ہوں“ اور کلمہ شہادت پڑھ کر منہ بند کر لیا اور انتقال کیا پچھتر سال کی عمر پائی۔ آباؤی قبرستان سالار مسجد میں دفن ہوئے رانکا تعمیر کردہ مکان موجود ہے جو انکی اولاد کے استعمال میں بطور خانہ کسے ہے۔ انکا عقیدہ بی بی عظمت بنت شیخ عبدالعلی قانون گو بجزری کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر رضا علی و مظہر علی ہوئے، شیخ رضا علی عباسی (وفات ۲ ذیقعدہ ۱۲۷۴ھ) پسر اول شیخ زین الدین بمقام نواب گنج متعلقہ کاپتور میں چوروں کے ہاتھوں شہید ہوئے اور وہیں دفن ہوئے۔ انکا عقدان کے ناموں شیخ حشمت علی ابن شیخ عبدالعلی بجزری کی دختر بی بی اکرام النساء کے ساتھ ہوا مگر کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ شیخ مظہر علی عباسی (وفات ۲ محرم ۱۲۹۰ھ) پسر دوم شیخ زین الدین بہت شہ زور اور پہلوان تھے۔ انکا عقد بی بی ریاض النساء بنت شیخ حاتم علی ملک زادہ (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ تین دختر اسلم النساء و فرید النساء و مسلم النساء اور پانچ پسر واحد علی و فدا علی و اکبر علی و صغر علی و شہید علی ہوئے۔

بی بی اسلم النساء (وفات ۶ شوال ۱۳۱۴ھ) دختر اول شیخ مظہر علی عباسی کا عقد مولوی نظیر الدین ابن مولوی سلیم الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ اولاد فوت ہوئی۔

بی بی فرید النساء (وفات ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ) دختر دوم شیخ منظر علی عباسی کا عقد شیخ عبدالنعیم ابن شیخ غلام مصطفیٰ عباسی (شجرہ نمبر ۷) کے ساتھ ہوا۔ یہ بھی لا ولد فوت ہوئیں۔

بی بی مسلم النساء (ولادت ۱۲۵۷ھ) دختر سوم شیخ منظر علی عباسی کا عقد شیخ نظیر حسن ابن شیخ عبدالغفور عباسی (شجرہ نمبر ۷) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی بقید حیات اور صاحبہ ولاد ہیں۔

شیخ واحد علی عباسی پسر اول شیخ منظر علی عباسی چودہ سال کی عمر میں بعارضہ چچک نکاح فوت ہوئے۔

شیخ فدا علی عباسی (وفات ۵ رمضان ۱۳۳۲ھ) پسر دوم شیخ منظر علی حضرت شاہ تقی علی قلندر کے مرید تھے۔ صرف پندرہ سال کی عمر میں تلاش معاش کے لئے نکلے چند سال باندہ اور ساگر میں رہے اور امتحان وکالت پاس کرنے کے بعد بانس گاؤں ضلع گورکھپور میں تقریباً پچیس سال وکالت بہت نیک نامی سے کی۔ وہیں کیل سرکار بھی رہے۔ بہت نیک نفس و خوش اوقات و کتب پرورد و غیر متصف باوصاف حمیدہ تھے۔ پابند شریعت و تہجد گزار و ذاکر و شاغل تھے۔ آخر عمر میں علیل ہو کر وطن آئے پچپن سال کی عمر میں بعارضہ اسہال کبدی انتقال کیا اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے

نشی ارتضیٰ علی علوی شہر کا کردی نے قطعہ تاریخ خوب لکھا ہے وہ ہوا ہذا۔

جواب خدا بودید لے قی مہذب متین متقی مولوی

بسال وفاتش ز شتم شرر فدا لے علی شد بہ شاہ تقی

انکا عقد بی بی شاہ النساء (وفات ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ) بنت شیخ محمود حسن مخدوم زادہ

(لفح منہ) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کو حضرت حافظ شاہ علی (اور قلندر) سے بیعت تھی۔ انکی قبر انکے شوہر کے پہلو میں ہے۔ انکے تین پسر اقتدا علی و مجتبیٰ علی و محمد احمد اور ایک دختر صاحبہ

شیخ اقتدا علی عباسی (ولادت ۱۲۹۹ھ) پسر اول شیخ فدا علی کو حضرت شاہ

حبیب حیدر قلندر سے بیعت ہے۔ ابتدا میں دفتر وثیقہ لکھنؤ میں ملازمت کی پھر عمارات کی ٹھیکیداری کرتے رہے۔ اب بمقتضائے عمر بہت ضعیف ہو گئے ہیں اور خانہ نشین ہیں اکثر لکھنؤ میں قیام کرتا ہے

غوش عقیدہ اور یار باش بزرگ ہیں۔

انکا عقد انکی چھوٹی بھوپھی کی دختر اول بی بی مختار النساء بنت شیخ نظیر حسن عباسی (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کو حضرت حافظ شاہ علی ازرقندریؒ سے بیعت ہے انکے تین سپر اجتبا علی و اصطفیٰ علی و اظہر علی اور پانچ دختر حافظہ و کینزہ و سیدہ و ہاشمہ و عاتقہ موجود ہیں۔ شیخ اجتبا علی عباسی (ولادت ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ) پسر اول شیخ اقتدا علی نے البکترک انجینیئر کا امتحان پاس کیا اور سرکاری محکمہ بجلی میں ملازم ہیں۔ بہت سید اور ہونہار ہیں۔ انکا عقد بی بی عزیزہ خاتون (ولادت ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ) بنت شیخ سلطان یا درابن شیخ آل حسن مخدومزاد (ضمیمہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر علی رضا عرف الورکمال (ولادت، صفر ۱۳۶۲ھ) شیرخوار موجود ہیں۔

شیخ اصطفیٰ علی عباسی عرف حسن کمال (ولادت ۴ جمادی الاول ۱۳۴۳ھ) اور شیخ اظہر علی عباسی عرف حسن جمال (ولادت، ربیع الآخر ۱۳۴۶ھ) پسران دوم و سوم شیخ اقتدا علی ہونوز زیر تعلیم اور ناکتخدا ہیں۔

بی بی حافظہ خاتون (ولادت ۲ شوال ۱۳۲۲ھ) دختر اول شیخ اقتدا علی عباسی نے مسلم اسکول نسواں میں تعلیم پائی اور انٹرنس کے امتحان کی تیاری کر رہی ہیں۔ فی الحال کھنویں ایک نسواں اسکول میں معلمہ ہیں۔ انکا عقد منشی ظہیر احمد ابن شیخ رشید الدین مخدوم زادہ علی (نقہ ۷۴) کے ساتھ ہوا۔ ۱۳۶۲ھ میں بیوہ ہو گئیں۔ کوئی اولاد نہیں ہے۔

بی بی کینزہ خاتون (ولادت ذی الحجہ ۱۳۲۶ھ) دختر دوم شیخ اقتدا علی عباسی نے بھی مدرسہ میں تعلیم پائی۔ انکا عقد شیخ اقتدا علی ابن شیخ انتظام علی عباسی (شجرہ نمبر ۴) کے ساتھ ہوا۔ ۱۳۵۶ھ میں بیوہ ہو گئیں۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔

بی بی سیدہ خاتون (ولادت ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ) دختر سوم شیخ اقتدا علی عباسی نے بھی مدرسہ میں تعلیم پائی اور دبیر کمال کا امتحان پاس کیا۔ انکا عقد انکی چھوٹی بی بی صابرہ کے پسر سید

احسان اسد (شجرہ نڈا) بن سید اکرام اسد کرمانی کے ساتھ ہوا۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔
بی بی ہاشمہ خاتون (ولادت ربیع الاول ۱۳۳۶ھ) اور بی بی عاتقہ خاتون (ولادت
جمادی الآخر ۱۳۴۲ھ) دختران چہارم و پنجم شیخ اقتدا علی عباسی نے بھی مدرسہ میں تعلیم پائی
ہنوز ناکتہ ہیں۔

شیخ مجتبیٰ علی عباسی (ولادت ۱۳۳۵ھ۔ وفات ۳ شعبان ۱۳۵۹ھ) پسر دوم شیخ ذوالعلی کو
حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر سے سبقت تھی۔ بہت نیک طبیعت اور خوش عقیدہ اور جفاکش تھے
گو رکھپور اسکول سے سب اور سیری کا امتحان پاس کرنے کے بعد مختلف اضلاع میں ملازمت کی آخر
میں تلمذ صلی شاہ جہاں پور میں متعین تھے کہ حرکت قلب بند ہو جانے سے دفعتاً وفات پائی اور وہیں
دفن ہوئے۔ انکا عقد انکے چچا شیخ اصغر علی عباسی کی دختر اول بی بی فاخرہ (شجرہ نڈا) کے ساتھ
ہوا۔ ایک دختر زہرا اور دو پسر رضی علی و مصطفیٰ علی موجود ہیں۔

بی بی زہرا خاتون (ولادت، ار ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ) دختر شیخ مجتبیٰ علی عباسی کا عقد ۱۴ھ۔
ذی حجہ ۱۳۶۲ھ کو منشی عزیز علی علوی ابن حکیم مولوی محب علی محمد دوم زادہ (دفتر ۵۲) کے
ساتھ ہوا۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔

شیخ مرتضیٰ علی عباسی (ولادت ۴ رمضان ۱۳۳۳ھ) پسر اول شیخ مجتبیٰ علی عباسی نے
انٹرنس کا امتحان پاس کیا ہے۔ سنی وقت بورڈ کے دفتر میں مقام لکھنؤ ملازم ہیں ہنوز ناکتہ ہیں
شیخ مصطفیٰ علی عباسی (ولادت ۹ صفر ۱۳۴۰ھ) پسر دوم شیخ مجتبیٰ علی عباسی بھی اپنے
برادر بزرگ کے ساتھ سنی وقت بورڈ کے دفتر میں ملازم ہیں ہنوز ناکتہ ہیں۔

شیخ محمد احمد عباسی (ولادت ۱۳۳۳ھ۔ وفات ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۳۹ھ) پسر سوم شیخ
ذوالعلی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر سے سبقت تھی۔ عین جوانی میں مرض دق و ظن میں انتقال
کیا اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد انکے چچا شیخ اصغر علی عباسی کی دختر دوم بی بی
ذاکرہ (شجرہ نڈا) کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی

بی بی صابره (وفات ۲۴ جمادی الاولیٰ ۳۳۲ھ) دختر شیخ خدا علی عباسی نے عین جوانی میں تقریباً پچیس سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہوئیں۔ انکا عقد (زوجہ اول) سید اکرام اللہ ابن سید اسد اللہ کرمانی انامی کے ساتھ ہوا۔ دو پسر جن اللہ و احتشام اللہ موجود ہیں۔ یہ دونوں بھائی اپنے والد کے ساتھ لکھنؤ میں رہتے ہیں۔ وہ محکمہ پولیس میں بڑی پزیرندگی عہدہ پر مامور تھے اور نیشنل پاتے ہیں اور اپنے زر خرید مکان واقع محلہ نیا گاؤں میں سکونت رکھتے ہیں۔

سید احسان اللہ (ولادت ۱۴ جمادی الاخریٰ ۱۳۲۶ھ) پسر اول بی بی صابره لکھنؤ میں موٹر کار و بار کرتے ہیں۔ نیک اور معید ہیں۔ انکا عقد انکے ماموں شیخ اقتدا علی عباسی کی دختر سوم بی بی سیدہ خاتون (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔ سید احتشام اللہ (ولادت ۸ صفر ۱۳۳۳ھ) پسر دوم بی بی صابره لکھنؤ میں فوج کے دفتر میں ملازم ہیں۔ بہنوڑ ناکتھا ہیں۔

شیخ اکبر علی عباسی (وفات ۲۲ شعبان ۱۳۵۵ھ) پسر سوم شیخ منظر علی حضرت حافظ شاہ علی ازہر قلندر رور کے شاگرد اور مرید تھے۔ اپنے پیر و مرشد سے عقیدت اور نیاز میں بڑے سچے اور پکے تھے اپنے مرشد زادہ حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر سے بھی ویسا ہی خلوص و ارادت رکھتے تھے حبیب پیر ریتوں کو ہونا چاہئے۔ بہت شفیق و نیک طبیعت و نکسر و فرشتہ خصلت اور خوش اوقات تھے۔ ڈاکخانہ کے محکمہ میں ملازمت کر کے نیشنل حاصل کی اور نقل طور پر وطن میں رہے تقریباً پچتر سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے نصب کردہ باغ واقع لب سڑک نچتہ میں اپنی وصیت کے مطابق دفن ہوئے۔ انکا عقد انکی خالہ بی بی خلیق النساء کی دختر بی بی لطیف النساء (وفات ۸ رمضان ۱۳۵۵ھ) بنت شیخ علی رضا سندیلوی (شجرہ نبرہ) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کی قبر انکے شوہر کی قبر کے برابر میں ہے۔ انکے دو دختر ہاجرہ اور سارہ ہوئیں۔

بی بی ہاجرہ (وفات ۱۱ رجبہ ۱۳۳۹ھ) دختر اول شیخ اکبر علی عباسی نے اپنے والدین

کی حیات میں جوانی میں وفات پائی۔ انکا عقد انکی خالہ بی بی شریفہ النساء کے پسر مولوی
نبی احمد خان بہادر ابن مولوی محمد رضا گوپاموی ثم السندی (شجرہ نمبر) کے ساتھ ہوا
انکے تین پسر نقی احمد و نقی احمد و صی احمد ہوئے۔ ان میں سے نقی احمد سن بلوغ کو پہنچنے
کے بعد ہی انکا خدا تعالیٰ کر گئے۔ مزید تفصیل شجرہ نمبر میں ملاحظہ ہو۔

بی بی سارہ (وفات ۲ ربیع الآخر ۱۳۱۹ھ) دختر دوم شیخ اکبر علی عباسی نے عین شباب میں
اپنے والدین کے سامنے لاولد وفات پائی۔ انکا عقد شیخ حمید الدین ابن شیخ عبدالصمد سی
(شجرہ نمبر) کے ساتھ ہوا تھا۔

شیخ اصغر علی عباسی (وفات ۲ ربیع الآخر ۱۳۳۱ھ) پسر چہارم شیخ مظہر علی کو مولانا شاہ
واجد علی قلندر سے بیعت تھی۔ کنبہ پرور فیض رساں و خوش باش و شوقین مزاج تھے۔ انکی
تحریک پر آبائی زمانہ مکان کے پورب طرف اتنا دہ آرا منی میں مردانہ لشت کے لئے کوٹھی تعمیر
ہوئی جو بالکل سالاری الماب کے کنارہ پر واقع ہے۔ شہر سیتی میں کامیاب و کلا میں شمار تھا وہاں
بہت نیک نام رہے۔ مرض الموت میں وطن میں رہے۔ یہیں وفات ہوئی اور آبائی قبرستان
میں دفن ہوئے۔ تقریباً ساٹھ سال کی عمر ہوئی۔ انکا عقد بی بی اقبال النساء (وفات ۱۳۳۹ھ)
بنت فشی مقبول احمد جاجی دفعہ ۱۲ کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کے قبر بھی اپنے شوہر کی قبر کے
پاس ہے۔ انکے دو دختر فخرہ اور ذاکرہ اور ایک پسر فدا احمد ہوئے۔

بی بی فخرہ (ولادت ۹ محرم ۱۳۱۹ھ) دختر اول شیخ اصغر علی عباسی کو حضرت حافظ شاہ علی
قلندر سے بیعت ہے۔ انکا قیام اپنے پران کے ساتھ لکنؤ میں رہتا ہے۔ انکا عقد
انکے چچا شیخ فدا علی عباسی کے پسر دوم شیخ مجتبیٰ علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد اپنی
جگہ نہ کر رہی ہے۔

بی بی ذاکرہ (ولادت ۱۳۱۹ھ) دختر دوم شیخ اصغر علی عباسی کو حضرت حافظ شاہ
علی از قلندر سے بیعت ہے۔ انکا پہلا عقد انکے چچا شیخ فدا علی عباسی کے پسر سوم

شیخ محمد احمد (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا تھا لیکن دو تین سال بعد ہی عین جوانی میں بیوہ ہو گئیں تب انکا دوسرا عقد انکی خالہ بی بی حشمت النساء کے پسر شیخ عبدالقدوس بن محکم عبدالغیظ مدنی بھڑی ثم انکا کوری (شجرہ نمبر ۲) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر طاہرہ (ولادت ۱۲ رمضان ۱۳۳۶ھ) اور ایک پسر عبدالقدیر (ولادت ۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۲ھ) موجود ہیں یہ دونوں ہنوز ناکد خدا ہیں۔

منشی عبدالقدیر نے اسی سال ۱۳۶۳ھ میں لکھنؤ یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری حاصل کی اور لکھنؤ میں فوجی دفتر میں عارضی ملازمت کر لی ہے۔

شیخ فدا احمد عباسی (ولادت ۱۳۲۶ھ) ابن شیخ اصغر علی نے انٹرنس کا امتحان پاس کیا ہے۔ اردو ادب سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اپنے چچا زاد بھائی شیخ عبدالرؤف عباسی کے اخبار حق لکھنؤ کے جوائنٹ ایڈیٹر ہیں۔ لکھنؤ میں قیام رہتا ہے۔ قومی خدمات سے بھی بہت دلچسپی ہے انکا عقد بی بی کاظمہ عرف کجن (شجرہ نمبر ۳) بنت منشی افتخار علی علوی مخدوم زادہ (نعم مالا) کے ساتھ ۵ اربقعدہ ۱۳۶۳ھ کو ہوا ہے۔

شیخ شیداعلی عباسی (وفات ۱۵ محرم ۱۳۵۹ھ) پسر نجم شیخ منظر علی حضرت حافظ شاہ علی قندرہ کے شاگرد اور مرید تھے۔ فارسی وغیرہ کی تعلیم وطن میں پائی اور کننگ کا کالج لکھنؤ سے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ علمی قابلیت بہت اچھی تھی۔ اردو ادب سے خاص دلچسپی اور فارسی میں خوب دستگاہ تھی چیف کورٹ لکھنؤ کے دفتر میں ملازمت کر کے پشیمان ہوئے۔ ملازمت سے سبکدوشی کے بعد اپنے خلف اصغر منشی عبدالرؤف عباسی کے پاس لکھنؤ میں مقیم رہے شفقت اور خوش اخلاقی میں ممتاز تھے۔ خوش اوقات مسجد گزار اور ذکر و شاعری بزرگ تھے۔ اپنے پیرو مرشد اور مرشد زادوں سے بہت خلوص و عقیدت رکھتے تھے۔ کئی ماہ مرض فالج میں تیار ہو کر لکھنؤ میں وفات پائی اور کوری میں اپنے مرشد برحق کے روضہ شریف کے پورب طرف جیم کی دیوار کے باہر دفن ہوئے۔ قبر کے سر پرانے ایچ وفات کا کتبہ لگا ہوا ہے۔ تقریباً ستر سال عمر ہوئی۔

انکا عقد بی بی اشرف النساء (وفات ۲۳ شعبان ۱۳۳۶ھ) بنت حافظ سید ظہیر الدین (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کو بھی حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر ۲۷ سے بیعت تھی۔ انکا مصنفہ مخیر المومنین شہادت آرا یکم طبع ہو کر سبک میں مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔ کئی ماہ کی علالت کے بعد تقریباً پچاس سال کی عمر میں گھٹو میں وفات پائی اور ماکوری میں قبرستان بیکہ شریف میں اپنے والد کے پہلو میں دفن ہوئیں۔ انکے تین پسر علی اختر و عبدالرؤف و شہریار علی اور ایک دختر غوثیہ ہوئے۔ ان میں سے پسر سوم یعنی شہریار علی نے صرف سات سال کی عمر میں ۱۳۲۲ھ میں من طاعون وفات پائی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔

بی بی غوثیہ عورت بانو (ولادت ۱۳۲۲ھ) دختر شیخ شیداعلی عباسی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر ۲۷ سے بیعت ہے۔ اپنے والد ماجد سے اردو اور فارسی پڑھی۔ اردو ادب سے لچپی ہے اور شعر بھی کہتی ہیں۔ دو تین سال سے رسالہ ماسنہ ضعیفاً انکی ادارت میں گھٹو سے شائع ہوتا ہے۔ انکا عقد انکی چھوٹی کے پسر شیخ محفوظ احمد عباسی ابن شیخ ظہیر الدین (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہوگی۔

شیخ نو شاہ علی عورت علی اختر عباسی (ولادت ۲۴ ربیع ۱۳۱۱ھ) پسر اول شیخ شیداعلی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر ۲۷ سے بیعت ہے۔ انھوں نے کینگ کاج گھٹو میں ایف اے ایک تعلیم پائی اور فارسی اپنے والد ماجد سے بھی پڑھی۔ شعر و شاعری کا مذاق رکھتے ہیں۔ اردو اور فارسی میں شعر کہتے ہیں نو شہ اور اختر تخلص ہے۔ ذہین اور شوخ طبع اور رنگین مزاج ہیں ۱۹۲۱ء و ۱۳۲۹ھ میں سرکاری ملازمت میں نائب تحصیلداری کے عہدہ پر مقرر ہوئے اور اب تحصیلداری کے عہدہ پر ضلع پرتاب گڑھ میں تعین ہیں۔ اضلاع ہمیر پور و بہرائچ اور بارہ بنگلی میں رہے ہیں۔ انکا عقد بی بی ضمیر النساء (ولادت ۱۳۱۳ھ) بنت حکیم مولوی نصیر الحق انصاری فرنگی محلی (علامہ ۱۹۲۱) کے ساتھ ہوا۔ ان زوجہ سے دو لپہ حبیب اختر و رؤف اختر اور ایک دختر اشرف بانو موجود ہیں۔ انھوں نے ایک طائفہ سے بھی عقد کیا تھا جو فوت ہوئی

اسکے بطن سے ایک دختر شمسہ بانو (ولادت ۱۳۲۶ھ) موجود ہیں جو ہنوز ناکتہ ہیں۔
 بی اشرف بانو (ولادت ۲۴ شوال ۱۳۵۱ھ) دختر شیخ علی اختر عباسی مدرّسہ اسلامیہ
 نسواں لکھنؤ میں زیر تعلیم ہیں۔ ابھی کم عمر اور ناکتہ ہیں۔

شیخ حبیب اختر شیداعلی عباسی عن حسن (ولادت ۵ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۵ھ) پسر اول
 شیخ علی اختر کو حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ سے بیعت ہے۔ لا مارنیہ سرگن لکھنؤ میں زیر تعلیم
 ہیں اور سینیہ کیمبرج کے امتحان کیلئے تیار ہو رہے ہیں۔ نیک اور مہنہار ہیں۔ ہنوز ناکتہ ہیں۔
 شیخ رؤف اختر شیداعلی عباسی عن ابن (ولادت ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ) پسر دوم شیخ
 علی اختر کو حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ سے بیعت ہے۔ ابھی زیر تعلیم اور ناکتہ ہیں۔

شیخ شہنشاہ علی عن عبدالرؤف عباسی (ولادت ۸ شوال ۱۳۱۲ھ) پسر دوم شیخ
 شیداعلی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر مدظلہ سے بیعت ہے۔ اور ادو وظائف وغیرہ کے پابند اور
 خوش اوقات ہیں۔ فارسی اور انگریزی میں کافی استعداد رکھتے ہیں۔ شعر گوئی کا بھی ذوق ہے
 اور ادب سے خاص لچپی اور قومی خدمات کا شوق ہے۔ انکے تصانیف میں چند اخلاقی کتابیں
 مثلاً نواب جمیل لشان و سلطانہ ڈاکو و زرنیہ بیگم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ لکھنؤ میں قیام
 ہے حسین برتنی پریس اور اخبار ہفتہ وار صدق کے مالک اور اخبار روزنامہ حق کے مالک
 و ایڈیٹر ہیں۔ اپنی فکر و سادہ و خوش خلاتی و خدمات قومی کی بدولت نمایاں حیثیت حاصل کی ہے
 کتبہ پرور اور بخیر ہیں۔ انکا عقد انکی چھوٹی چھوٹی بی بی بین النساء بنت شیخ نظرسن
 عباسی (شجرہ نمبر ۷) کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک دختر نوشاہ بانو (ولادت ۲۰ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ)
 موجود ہیں جو ہنوز کم عمر اور زیر تعلیم ہیں۔

شیخ محمد نوح عباسی پسر دوم قاضی شیخ محمد تقی کا عقد بانگر موصیٰ اناؤیس بی بی شاہ
 بنت شیخ مسیح اللہ ابن شیخ خیر اللہ عباسی (ازنبا کو قاضی شیخ بہار الدین عباسی شجرہ نمبر ۸) کے
 ساتھ ہوا۔ شیخ مسیح اللہ کی دادی کا گوری کی تھیں اور اسی سلسلہ سے انکی مستقل سکونت اس

قصبہ میں ہوئی۔ شیخ محمد لوح کے ایک پسر غریب اللہ اور ایک دختر ہوئے۔ یہ دختر نکاحاً فوت ہوئیں۔

شیخ غریب اللہ عباسی پسر شیخ محمد لوح کا عقد بی بی شرفیت بنت نجشی رنعت اللہ خاں عباسی (شجرہ نمبر) کے ساتھ ہوا۔ دو دختر بنش النساء و قطب النساء اور ایک پسر حام الدین بنش بی بی بنش النساء (وفات ۱۲۳۶ھ) دختر اول شیخ غریب اللہ عباسی کا عقد مولوی قطب الدین علوی ابن ملا حاجی امین الدین ملک ادو کے ساتھ ہوا۔ بی بی قطب النساء وفات ۱۲۶۱ھ) دختر دوم شیخ غریب اللہ عباسی کا عقد مولوی علیم الدین علوی ابن قاضی القضاۃ مولوی نجم الدین علی خاں بہادر ملک زادہ دنواسہ شیخ محمد اسلم عباسی کے ساتھ ہوا۔ یہ دونوں بی بی صاحب اولاد ہوئیں اور انکی اولاد صاحب عمر و اقبال ہوئی تفصیل شجرۃ الانساب میں ملاحظہ ہو۔ مختصر شجرہ فقہ ۱۶۱ و ۱۶۲ میں درج ہے۔

شیخ حسام الدین عباسی (وفات ۱۲۳۶ھ) پسر شیخ غریب اللہ کلکتہ میں فوت ہوئے۔ انکا عقد بی بی لطف النساء بنت شیخ کرامت اللہ خاں عباسی (شجرہ نمبر) کیساتھ ہوا تین دختر عیوض النساء و سراج النساء و حافظا النساء اور ایک پسر فرید الدین ہوئے انہیں سے فرید الدین صرف چار سال کی عمر میں تضا کر گئے۔

بی بی عیوض النساء دختر اول شیخ حسام الدین عباسی کو حضرت شاہ تراب علی قلندر رح سے بیعت تھی۔ انکا عقد انکی خالہ کے پسر شیخ علی حسین علوی ابن حافظا غلام محبتی محمد زور کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک پسر تاج الدین حسین ہوئے جن کا عقد انکی خالہ کے دختر بی بی سالمہ بنت مولوی علی الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد اور مزید تفصیل کے لئے فقہ ۹۳ ملاحظہ ہو۔

بی بی سراج النساء دختر دوم شیخ حسام الدین عباسی کا عقد شیخ رفیع الدین ابن شیخ

جلال الدین حیدر عباسی (شجرہ نمبر ۶) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی نے لاؤلد انتقال کیا۔
 بی بی کاظمہ النساء قمر سم شیخ حسام الدین عباسی کا عقد انکی پھوپھی بی بی بخش النساء
 پسر مولوی علی الدین علوی ابن مولوی قطب الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ یہ زوجہ اولیٰ
 تھیں۔ ان سے ایک دختر سالمہ اور ایک پسر ولی الدین ہوئے۔ بی بی سالمہ کا عقد
 انکی خالہ بی بی عیوض النساء کے پسر شیخ حاج الدین حسین علوی ابن شیخ علی حسین مخدوم زادہ
 (نفر ۳۰) کے ساتھ ہوا جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا۔ انکی اولاد میں شیخ مغز الدین حسین اور
 انکے بھائی اور بہنیں موجود ہیں۔

مولوی ولی الدین علوی (وفات ۱۲۴۱ھ) پسر اول مولوی علی الدین ملک زادہ
 و نواسہ شیخ حسام الدین عباسی عمر بھر اپنے نانہالی مکان موسوم بہ پھوٹھا محل واقع قلعہ قانی
 گڑھ میں رہے۔ اب اس مکان میں کوئی نہیں رہتا اور عمارت گر رہی ہے۔ انھوں نے تقریباً
 اسی سال کی عمر میں وفات پائی۔ انکا عقد انکے چچا مولوی بشیر الدین علوی کی دختر بی بی عابدہ
 کے ساتھ ہوا۔ دو دختر ماجدہ و امہ الزہرا اور دو پسر سدید الدین و انیس الدین ہوئے
 بی بی ماجدہ دختر اول مولوی ولی الدین علوی کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا
 عقد شی محمد یوسف بن شیخ غلام محی الدین حاجی دیوی ثم انکا کر دی (نفر ۳۱) کے ساتھ ہوا
 عقد کے چند سال بعد بویہ ہو گئیں تب دوسرا عقد بارہ ٹکی میں شیخ نعیم اللہ دین دار کے ساتھ
 ہوا۔ اب بحالت بیوگی اپنے بھتیجے شیخ عزیز الدین کے پاس گونڈہ میں رہتی ہیں۔ کوئی
 اولاد نہیں ہوئی۔

بی بی امہ الزہرا عورت کلہ (ولادت ۲۱ رجب ۱۲۹۱ھ) دختر دوم شیخ مولوی ولی الدین
 علوی کا عقد انکے ماموں مولوی حاجی نعیم الدین ملک زادہ کے پسر مولوی شفیع الدین
 علوی کے ساتھ ہوا۔ انکا قیام اپنے شوہر کے ساتھ گونڈہ میں ہے جو سلسلہ ملازمت گونڈہ
 میں رہتے ہیں۔ اولاد میں پانچ پسر اور پانچ دختر ہوئے۔ مزید تفصیل کے لئے نسب نامہ

ملک زادگان ملاحظہ ہو۔

مولوی سدید الدین علوی پسر اول مولوی ولی الدین کا عقد بی بی شفیق النسابت غشی
اتیار علی علوی مخدوم زادہ (فیض ۷۵) کے ساتھ ہوا۔ دو دختر رفیق النساء و شفیق النساء
اور تین پسر اسد الدین و جمیل الدین و کلیم الدین ہوئے۔

بی بی رفیق النساء غشی منن (وفات ۱۲۳۳ھ) اور بی بی شفیق النساء غشی منن (وفات ۱۲۳۳ھ) دختر اول مولوی سدید الدین
علوی نے عین شباب میں بجالت زچگی وفات پائی۔ انکا عقد مولوی متین الدین علوی پسر
دوم مولوی سدید الدین ملک زادہ (شجرہ نمبر ۲۲ الف) کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر امین الدین غشی
لاڈلے (ولادت ۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ) موجود ہیں۔ انھوں نے عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد
دکن میں تعلیم پائی اور بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ وہیں ریاست میں محکمہ آبکاری میں سب انسپکٹر
ہیں۔ ابھی ناکتہ ہیں۔

بی بی شفیق النساء غشی منن دختر دوم مولوی سدید الدین علوی کے دو عقد یکے بعد دیگرے
ہوئے پہلا عقد انکے دادا کے سوتیلے بھائی مولوی حافظ حمید الدین کے پسر مولوی سعید الدین علوی
کے ساتھ ہوا اگر انکی جوانی سے عین جوانی میں بیوہ ہو گئیں۔ کئی سال بعد انکا دوسرا
عقد خان بہادر شیخ بنی احمد سندیلوی (شجرہ نمبر ۲۲) کے ساتھ ہوا۔ شوہر اولے سے دو دختر
میمونہ و صابرہ اور شوہر ثانی سے ایک دختر حکمت فاطمہ اور دو پسر خاقان احمد
سلمان احمد ہوئے۔ ان میں سے بیٹا میمونہ آٹھ نو سال کی عمر میں فوت ہو گئیں۔ بی بی صابرہ
کا عقد غشی انوار احمد علوی ایم اے پسر دوم شیخ مقبول علی مخدوم زادہ (نفر ۷۵) کے ساتھ
۱۳۲۷ھ میں ہوا یہ بی بی عین جوانی میں ۲۶ شوال ۱۳۶۳ھ کو بجالت زچگی ایک لڑائی میں چھوڑ کر فوت
ہوئیں۔ بقیہ اولاد کے متعلق مولوی بنی احمد کے نام کے تحت شجرہ نمبر ملاحظہ ہو۔ مولوی سدید الدین علوی پسر اول
مولوی سدید الدین ملک زادہ نے عرصہ ہوا ترک وطن کر دیا۔ انکا عقد غیر کفو میں بیزیر حال نہیں معلوم ہوا۔
مولوی جمیل الدین علوی پسر دوم مولوی سدید الدین ملک زادہ متقل طور پر اپنے نامثال

محلہ ماڑلہ میں رہتے ہیں۔ اور گوشہ نشین ہیں۔ انکا عقد بی بی صغیرہ بنت شیخ محمود حسن ملک (محلہ جزیرہ گڈھی) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی عین جوانی میں لاؤ لد فوت ہوئیں۔
 مولوی کلیم الدین علوی پسریم مولوی سدید الدین ملک زادہ نے بی بی لے اور ایل بی کی دگر بیاں حاصل کیں۔ شہر آگرہ میں وکالت کرتے ہیں۔ انکے چار عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی اخلاق فاطمہ دختر اول شیخ انتظار علی عباسی (شجرہ نمبر ۴) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی عقد کے تھوڑے دنوں بعد ہی لاؤ لد فضا کر گئیں۔ دوسرا عقد بی بی صغیرہ بنت شیخ خادم حسن علوی فضل (نفر ۷۷) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی نے بھی عین جوانی میں انتقال کیا۔ انسے ایک پسر شمیم الدین موجود ہیں جو تعلیم پارہے ہیں۔ تیسرا عقد بی بی رحمت (وفات ۲ جمادی الاول ۱۳۶۱ھ) دختر منشی اسحاق علی عرف ظفر الملک علوی (نقص ۷۱) و نفر ۱۳۲) کے ساتھ ہوا۔ انسے ایک پسر مرئی تھی۔ افسوس کہ زچہ و بچہ دونوں نے چند گھنٹوں کے اندر وفات پائی اور آگرہ میں دفن ہوئے۔ انکا چوتھا عقد بی بی ذکیہ بنت مولانا شاہ تقی حیدر قلندر علوی کے ساتھ ۲۷ شعبان ۱۳۶۳ھ کو ہوا۔

مولوی انیس الدین علوی پسر دوم مولوی ولی الدین اپنی طالب علی کے زمانہ میں آبائی مکان میں سکونت پذیر رہے۔ بسلسلہ ملازمت کاکوری سے باہر گئے اور گوٹہ میں وفات پائی اور دفن ہوئے۔ انکا عقد مولوی حبیب الدین علوی (شجرہ نمبر ۴) کی سالی بی بی حبیب النساء کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر عزیز الدین اور ایک دختر نثار فاطمہ عرف ٹٹن موجود ہیں۔
 مولوی عزیز الدین علوی پسر مولوی انیس الدین ملک زادہ گوٹہ میں سی آئی ڈی کے محکمہ میں ملازم ہیں اور وہیں قیام ہے۔ انکا عقد انکی بھوپھی بی بی امۃ الزہرا کی نو اسی دختر منشی حافظ منظور حسن علوی نفر ۱۲۹) کے ساتھ ہوا۔ ایک شیر خوار پسر موجود ہے۔

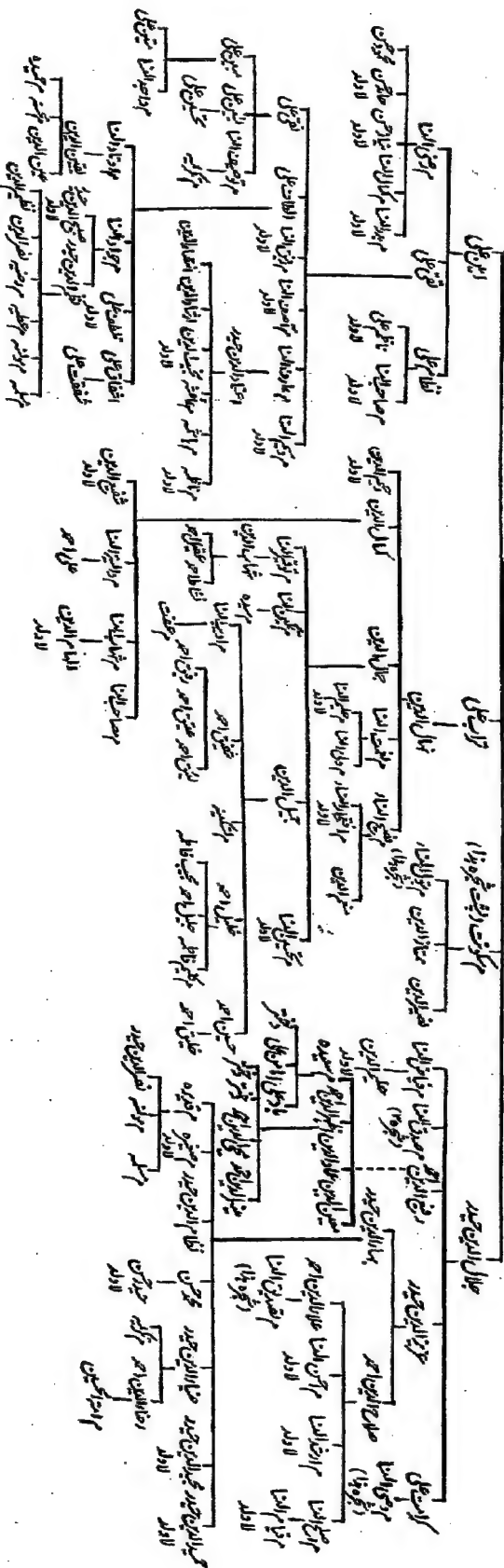
بی بی نثار فاطمہ عرف ٹٹن دختر مولوی انیس الدین علوی کا عقد انکی خالہ کے پسر منشی ظفر علی بن منشی ظفر علی کے ساتھ ہوا۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔ انکا قیام بھی گوٹہ میں ہے۔

شجره

شجره شماره ۱۱۱۱ (۱۲۰۲۰۱۱۱)

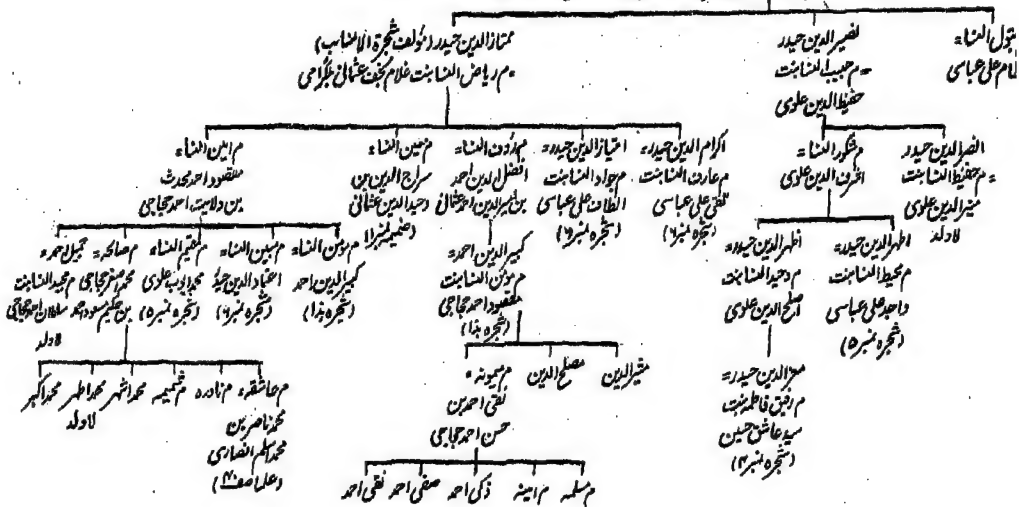
شیخ روح‌الدین خاں بهرورد شیخ محمد اسلم عباسی (شجره شماره ۱۱۱۱)

عباسیان کلادی



بی بی سکونت دختر شیخ روح الامین خاں عباسی (شجرہ نمبر ۶)

زوجه مولوی افضل الدین حمید و علوی نسیمہ ماہمید الدین محدث لکڑاڑہ (فیض صفحہ ۱۶۶)



شجرہ نمبر ۶

شیخ روح الامین خاں عباسی سپردوم شیخ محمد اسلم (شجرہ نمبر ۶)

شیخ روح الامین خاں عباسی (وفات ورجادی الابلے سہ) سپردوم شیخ محمد اسلم کو دربار شاہ عالم بادشاہ دہلی سے خطاب خان عطا ہوا تھا۔ صاحبِ چتر فیض لکھتے ہیں کہ "یہ اپنے خاندان میں نامور و خوش نصیب و گویا پیدا ہوئے۔ معاش میں سلیقہ رسا حاصل تھا اور شانِ ریاست رکھتے تھے۔ بخشی ابراہیم کات خاں عباسی شجرہ نمبر ۱ کے ساتھ اکثر معرکوں میں جنگ آرائی کی۔ ناب رسالہ اور سوارانِ فوج کے عہدہ پر متنازع رہے۔ ان کو محاصل مالگزاری پر گنہگار کوری ایک گونہ منت تھا۔ انکی وفات وطن میں ہوئی اور سالاری تالاب کے کنارہ پر قدیم گورستان میں دفن ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا نکاح بی بی عنایت النساء بنت شیخ محمد ہاشم خالہی ابراہیم آبادی کے ساتھ اور دوسرا عقد بی بی مصری بنت شیخ رحمہ اللہ عثمانی بلگرامی ثم الکھنوی کے ساتھ ہوا۔ زوجہ اول سے صرف ایک فرزند جلال الدین حیدر اود زوہد دوم سے ایک دختر

ملہ شیخ محمد ہاشم خالہی ابراہیم آبادی برادر دوم مولی محمد عاصم قتب کا کوری ذمہ دار ابن شیخ محمد ہاشم ابن شیخ محمد ہاشم ابن شیخ محمد تقی کے اجداد میں تھے شیخ محمد تقی کا عقد کوری میں شیخ غلام حسن ازبائر مخدوم شیخ من اللہ چشتی مدنی کی دختر ذمہ دار کیا ساتھ ہوا۔ اس سلسلہ سے انھوں نے کوری میں سکونت اختیار کی اور محلہ دلی گڑ میں مردانہ کوشی اور زانہ مکان بنوائے جنہیں انکی اولاد قیام پذیر ہے۔ (۲) شیخ رحمہ اللہ عثمانی کے سر دین کے قصیدہ بلگرام ضلع ہرنئی سے اکثر شہر لکھنؤ محلہ انیلی پور میں سکونت اختیار کی۔ یہ برادر کرم نشی معراج الدین خسرو کوری ملقب حسین نواز جنگ ذمہ دار ابن خان بہادر شیش تاج الدین جہد ابن شیخ وحید الدین ابن شیخ غلام نجف کے اجداد میں تھے۔ شیخ غلام کا عقد کوری میں شیخ ولایت علی ازبائر شیخ جبار اللہ علی مخدوم زادہ (لقب ۵۵) کی دختر کے ساتھ ہوا۔ اس سلسلہ سے انھوں نے کوری میں محلہ کٹروہ میں سکونت اختیار کی ۳۵ شاہیر ۳۶

بی بی سکونت اور دو پسر تراب علی و امین علی ہوئے۔
 بی بی سکونت (وفات ۹ ذیقعدہ ۱۲۸۵ھ) دختر شیخ روح الامین خاں عباسی کا عقد
 مولوی فضل الدین حیدر علوی نیرہ ملاحمید الدین محدث ملک زادہ کا کوری کے ساتھ ہوا
 انکی اولاد کیلئے شجرہ نمبر ۷ الف ملاحظہ ہو۔

شیخ جلال الدین حیدر عباسی (وفات ۶ جمادی الاول ۱۲۸۵ھ) پسر اول شیخ روح الامین
 خاں کا عقد انکی چچا کی دختر بی بی تاج النساء بنت شیخ محمد عالم عباسی (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا۔
 ان دونوں زن و شو کی قبریں آبائی قبرستان میں ہیں۔ انکے تین پسر کر امت علی و عزیز الدین حسین
 و رفیع الدین حیدر اور دو دختر صدق النساء و فیاض النساء ہوئے۔

بی بی صدق النساء بنت جھبونی بی (وفات ۴ رمضان ۱۲۸۵ھ) کا عقد شیخ بشار علی
 عباسی ابن شیخ غلام جلابانی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد شجرہ نمبر ۳ میں مذکور ہو چکی۔
 بی بی فیاض النساء بنت بی بی صفت کا عقد قاضی وحید الدین خاں علوی ابن قاضی
 امام الدین خاں ملک زادہ (تقریباً ۱۶۶ھ) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر قاضی حلیم الدین خاں
 (وفات ۳ شوال ۱۲۶۱ھ) ہوئے عظیم آباد صوبہ بنگالہ میں قاضی تھے۔ وہاں سے وطن
 آتے ہوئے چار ضلع مرزا پور میں فوت ہوئے۔ کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔

شیخ کر امت علی عباسی (وفات ۵ جمادی الآخر ۱۲۸۵ھ روز یکشنبہ) پسر اول شیخ
 جلال الدین حیدر نے لب طرک پختہ محلس التعمیر کی۔ انکی اولاد اسی مکان میں رہتی ہے۔ انکا
 انتقال سل کے مرض میں ہوا اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی امید النساء (وفات
 ۲۴ شعبان ۱۲۸۲ھ) بنت ممتاز العلماء قاضی سعید الدین خاں علوی ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔
 ان بی بی کی قبر انکے شوہر کی قبر کے قریب ہے۔ انکے صرف ایک دختر و صی النساء ہیں
 بی بی و صی النساء (وفات ۱۲ محرم ۱۲۵۳ھ) دختر شیخ کر امت علی عباسی کا عقد

انکے نبی عم شیخ تقی علی عباسی ابن شیخ امین علی (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا اور اولاد اپنی جگہ پر نہ کر ہو گئی۔

شیخ عزیز الدین حیدر عباسی (وفات ۱۰۱۷ھ ربيع الاول ۱۲۶۶ھ روز جمعہ بعد مغرب) پسر دوم شیخ جلال الدین حیدر کو حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ سے صحبت تھی۔ غدر ۱۰۵۵ھ کے قبل سرکار انگریزی کی ملازمت میں عہدہ تحصیلداری پر آؤلا ضلع بریلی میں متین تھے۔ خوش اخلاق و متصف باوصات حمیدہ تھے۔ اپنے تئیں اور نصف مزاجی کی بدولت افسران بالا اور رعایا کی نظروں میں نیک نام اور مقبول ہے۔ آؤلا ہی میں درگزرہ میں مبتلا ہوئے اور باون سال کی عمر میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ انکی بنا کردہ پختہ مجلس اور دیوان خانہ لبالب لاری تالاب محلہ قاضی گڈھی میں موجود ہیں جن میں انکی اولاد یعنی ہم لوگ رہتے ہیں۔ انکے متعلق انکے پسر خرد شیخ بہاء الدین حیدر کی بیاض میں ایک خوشخط لکھا ہوا پرچہ ملا جو بجنسہ نقل کیا جاتا ہے۔ ”قطعہ

امارت یافت زب از فضل یزداں بہ فشی عزیز الدین حیدر،
زہے نام گرامی شان عظم سبحان الله ثوالله اکبر
شگون سال نو با وہ مبارک بحق حضرت فتاح خیبر
نگاہ لطف عام از راہ الطاف بس اند دامنابر حال استمر
کتبہ عبدالمذنب خوشحال رائے۔ مورخہ غرہ شہر جمادی الاول سنہ یکزار و دو صد و چهل و نہ
ہجرۃ المقدس سال یکزار و دو صد و چهل و یک فصلی۔

قاضی وصی علی خاں عباسی اپنے روز نامہ میں لکھتے ہیں کہ مسجد انکے مکان کے متصل ہے اسکو انکے دادا شیخ روح الامین خاں عباسی کی تحریک پر میاں الماس علیاں چکلا دار سلطنت اور نے بنوایا تھا لیکن اسیں سرکاری ہونے کی نوبت نہیں آئی تھی۔ ایک مدت دراز گزرنے کے بعد انھوں نے اپنے صرفہ سے جناب قاضی صاحب کے اہتمام میں مسجد کی تعمیر مکمل کر دی۔

انکا عقید بنی بی جیل النساء (وفات ۲۲ رجب ۱۲۳۵ھ) بنت شیخ غلام حسن صدیقی (ضمیمہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ یہ اور شیخ محمد تقی ابراہیم آبادی ہم زلف تھے۔ ان بی بی کو حضرت شاہ تراب علی قلندر سے بیعت تھی۔ انکی قبر انکے آبائی قبرستان متصل مکان مسکونہ واقع محلہ ولی نگر میں ہے۔ انکے دو پسر صلاح الدین احمد وہاں الدین حیدر ہوئے۔

شیخ صلاح الدین احمد عباسی (وفات ۲۲ رمضان ۱۲۳۵ھ) پسر اول شیخ عزیز الدین حیدر کو حضرت شاہ تراب علی قلندر سے بیعت تھی۔ حضرت شاہ تقی علی قلندر کے شاگرد تھے علوم مرویہ وقت عربی و فارسی کے درسیات ختم کرنے کے بعد ملاش معاش میں وطن سے باہر نکلے۔ غدر ۱۸۵۷ء کے زمانہ میں سرکار انگریزی کی ملازمت میں خاص بریلی میں تحصیلدار تھے۔ وہاں ہنگامہ غدر میں نواب بریلی کی عارضی حکومت قائم ہونے پر وطن چلے آئے۔ چونکہ نواب صاحب موصوف کا شمار باغیوں میں تھا اور ہنگامہ غدر کے پہلے نواب صاحب میں اور ان میں بہت خوشگوار تعلقات تھے اسلئے سرکار انگریزی کے بعض حکام نے ان کو بھی مشتبہ سمجھا اور یہ اور قاضی وصی علی خاں (شجرہ نمبر ۴) اور شیخ طالب علی (شجرہ نمبر ۳) کاکوری سے گرفتار ہو کر عالم باغ شہر کھنویں نظر بند رہے۔ چند روز گزرنے پر انکے ماموں زاد بھائی مولوی اکرام اللہ خاں (ضمیمہ نمبر ۱) کی سعی اور کوشش سے بعد تحقیقات بری ہوئے اور اپنے عہدہ تحصیلداری پر بحال ہو کر اٹھ ضلع ہیر پور میں تعینات ہوئے (مولوی اکرام اللہ خاں اس زمانہ میں جنرل جبر و صاحب بہادر چیف کسٹروادہ کی پیشی میں متعین تھے اور اپنی قابلیت اور حسن خدمات کی بدولت حکام وقت میں بہت مقبولیت رکھتے تھے)۔

دوران ملازمت میں جو اسناد انکے افسران نے انکو دئے اُن سے واضح ہوتا ہے کہ انکی دیانتداری و انصاف پسندی و عایا پروری کے حکام اور عوام سب ہی بہت معرفت تھے۔ اعزاء اور اہل وطن کو برسر کار کرانے میں خاص ملکہ حامل تھا۔ بڑے کنبہ پرورد و خوش اخلاق اور خوش اوقات تھے۔ سرکاری ملازمت سے وظیفہ یاب ہونے کے بعد ریاست راجپور میں اولاً

تحصیلدار بہدہ مفتی عدالت کئی سال رہے۔

انھوں نے اپنے والد ماجد کے تعمیر کردہ دیوان خانہ میں بہت کشادہ برآمدہ اضافہ کر کے عمارت کو کوٹھی کی شکل میں بنادیا اور شاگرد پیشہ وغیرہ کے مکانات تعمیر کر کے تمام محسراتے زنانہ و مکان مردانہ کو مکمل کر دیا۔ بعد ختم ملازمت وطن آئے اور صرف تین چار سال گزرے تھے کہ بعارضہ زہر باد انتقال کیا۔ اٹھادون سال کی عمر ہوئی۔ حسب وصیت خود اپنی زر خرید اراضی میں جو آبادی قصبہ اور ایشین کاکوری کے درمیان لب طرک پختہ واقع ہے دفن ہوئے قبر کے سر پر انیسویں وفات معنفہ لکھی محی الدین خاں ذوق کاکوری کندہ کی ہوئی نصب ہے۔ وہ ہونڈا ہے

حضرت ابوبکر صلاح الدین احمد درجہاں زیر بلائے رنجہ پائیہا کہ صد زحمت کشید
۱۲۹۰ فصلی ۱۲۹۰ بنگلہ

چوں ندید او اندر میں کہ نہ رہا طار آرمشے پائے آسائش از اینجا جانب جنت کشید
۱۲۹۲ فارسی ۱۳۰۰ ہجری

انکا عقد انکے ماموں مولوی شاہ نقی یا در خاں (ضمیمہ نمبر ۱) کی دختر اول بی بی بشیر النساء کے ساتھ ہوا ان بی بی کی قبر انکے آبائی قبرستان واقع دلی بگڑ میں انکے بھائی کی قبر کے برابر ہے۔ انکے تین دختر اصل النساء اور شہد النساء و حسن النساء اور ایک پسر علاء الدین احمد ہوئے۔

بی بی اصل النساء (وفات ۲۲ صفر ۱۲۸۸ھ) دختر اول شیخ صلاح الدین احمد عباسی کو حضرت شاہ تراب علی قلندر سے بیعت تھی۔ انکا عقد (زوجہ اول) قشی مقصود احمد محدث (شجرہ نمبر ۶ الف) ابن منشی ولایت احمد حاجی (نفع منہ) کے ساتھ ہوا۔ عین شباب میں بمرض ذوق فوت ہوئیں امد سالاری قبرستان میں دفن ہوئیں۔ انکے صرف ایک دختر قیام النساء ہوئیں۔

بی بی قیام النساء (ولادت ذیقعدہ ۱۲۵۵ھ) بنت بی بی صلاح النساء کربکالت شیر خوارگی چھوڑ کر انکی والدہ نے انتقال کیا۔ انکی پرورش انکی نانی صاحبہ نے کی۔ حضرت شاہ تقی علی قلندر ۷۷ سے بیعت ہے۔ خوش عقیدہ اور باسیلقہ اور اہل برادری میں بہر عزیز ہیں۔ انکا عقد انکے نانا کے بھتیجے حافظ مجید الدین حیدر عباسی ابن شیخ ہار الدین حیدر (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ صدقات کے پہننے اور مینائی جاتے رہنے کی وجہ سے اب بالکل معذور ہو گئی ہیں۔ اولاد کا ذکر اپنی بھجپر آئے گا۔

بی بی ارشد النساء (وفات ۱۲۸۵ھ) دختر دوم شیخ صلاح الدین احمد عباسی کا عقد شیخ آل حسن علوی (ضمیمہ لمبرا) بن مولوی ممدی حسن (نفع ۹۷ھ) کے ساتھ ہوا۔ عین شباب میں لا ولد فوت ہوئیں۔

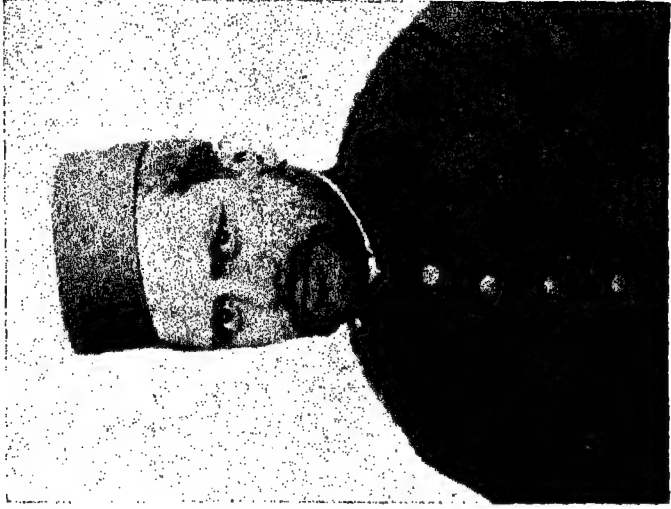
بی بی احسن النساء (وفات ۲۹ شعبان ۱۲۹۶ھ) دختر سوم شیخ صلاح الدین احمد عباسی کو حضرت شاہ تراب علی قلندر ۷۷ سے بیعت تھی۔ انکا عقد شیخ تقی علی عباسی بن شیخ تقی علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ یہ اپنے شوہر کی زوجہ اولیٰ تھیں۔ ایک فرزند ہوا تھا جو صرف ڈیڑھ ماہ زندہ رہ کر فوت ہو گیا۔ اسی بچگی کے سلسلہ میں مرض دق میں مبتلا ہوئیں اور جوانی میں لا ولد قضا کی انکی قبر سالاری قبرستان میں ہے۔

شیخ علاء الدین احمد عباسی (وفات ۱۳۰۳ھ) پسر شیخ صلاح الدین احمد کو حضرت شاہ تراب علی قلندر ۷۷ سے بیعت تھی۔ عربی اور فارسی کی تعلیم قدیم طریقہ پر اپنے والد ماجد کی تربیت میں پائی اور انگریزی بھی پڑھی۔ تین کتابیں کیمیا کے سعادت و لطائف اشرفی۔ و دیوان تراب اکثر مطالعہ میں رکھتے تھے۔ شعر گوئی سے بھی ذوق تھا۔ عطار و نخلص تھا۔ بہت شوقین مزاج اور نفیس طبع اور خود دار تھے۔ کھانا پکانے میں بھی خاص درک تھا۔ ایسا کباب و کباب ہی نہیں بلکہ اہل حرم بھی ان کو استاد مانتے تھے۔ سرکار انگریزی کی ملازمت میں ترقی کر کے ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ تک پہنچے۔ انکے خالازاد بھائی خان بہادر منشی تاج الدین جدب کا گوری (ضمیمہ)



علاء الدین احمد عباسی (صفحہ ۱۶۶)

محمّد الدّين حيدر تهماسي (صفحة ١٧١)



ضياء الدّين حيدر تهماسي (صفحة ١٧٢)



انکے تعلق ایک برطنت واقعہ بیان کرتے تھے کہ ابتدا میں جب انکے والد بریلی میں تحصیلدار تھے اور یہ خود دفتر کلکٹری میں کسی خدمت پر متعین تھے ایک انگریز سسٹن جج صاحب بہادر وہاں تبدیل ہو کر آئے جو بہت غصہ در اور تند مزاج تھے ایسے کہ ایک ہفتہ کے اندر ہی انہوں نے اپنے اجلاس کے کئی پیشکاروں کو اپنے غصہ کا شکار بنا کر برطرف کر دیا۔ بالآخر انکے دفتر کے دیگر اہلکاروں نے پیشکاری کی خدمت پر جانے سے گریز کی۔ مجبوراً جج صاحب بہادر نے کلکٹر صاحب بہادر سے کہ وہ بھی انگریز تھے کوئی آدمی اپنی پیشکاری کے لئے مانگا۔ یہ آمادہ ہوئے اور کلکٹر صاحب کے سمجھانے پر بھی کہ جج صاحب بہت غصہ ور ہیں اپنے بھیجے جانے پر اصرار کیا۔ غرض کہ یہ گئے تو پہلے ہی روز جج صاحب بہادر نے حسب عادت اپنا غصہ اس طرح شروع کیا کہ ایک مقدمہ کی مثل انکے ہاتھ سے لیکر اجلاس سے نیچے پھینکی اور ان سے کہا کہ مثل اٹھا لاؤ۔ انہوں نے چپراسی کو حکم دیا کہ مثل اٹھا لاؤ۔ اسپر صاحب بہادر غصہ میں کسی سے اٹھ کھڑے ہو گئے اور کہا کہ تم جاؤ اور مثل لاؤ۔ انہوں نے کہا کہ یہ میرا کام نہیں ہے۔ صاحب بہادر نے پوچھا تمہارا کیا کام ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ مثل کا پڑھنا اور لکھنا میرا کام ہے اور مثل کا پھینکنا حضور کا کام ہے اور مثل کا اٹھنا چپراسی کا کام ہے۔ اب صاحب بہادر نے اپنا ڈنڈا ہاتھ میں لیا تو انہوں نے میز پر سے رول اٹھا لیا۔ صاحب نے پوچھا کہ رول کیوں اٹھایا۔ انہوں نے کہا حضور نے ڈنڈا کیوں اٹھایا۔ صاحب نے کہا کیا تم ہم کو مارو گے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اگر حضور مجھ کو مارینگے تو میں بھی مار دوں گا۔ دو چادر تیرے اسطرح کے اٹے پٹے سوال و جواب کے بعد صاحب بہادر نے بیک دم اپنا رنگ بدل دیا اور ان سے فرمایا کہ ہمارے آرام کے کمرہ میں چلو۔ اس وقت دو کیلوں اور کچری کے لوگوں سے اجلاس کا کمرہ بھرا ہوا تھا۔ انہوں نے گھوم کر ان سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ”میں صاحب کے ساتھ آرام کمرہ میں جاتا ہوں۔ وہاں اگر صاحب مجھے ماریں گے تو میں بھی مار دوں گا۔ آپ سب لوگ گواہ رہیں۔“ یہ کہہ کر صاحب بہادر کے ساتھ چلے گئے۔ وہاں صاحب بہادر نے آرام کمرہ کی پرکھ کر

انکو دوسری کرسی پر بٹھلایا اور بہت مہربانی اور سہولت سے انکے خانہ انی حالات دریافت کئے اور فرمایا ”ہم تم سے بہت خوش ہوئے۔ تم شریف آدمی ہو۔ اچھا اب اجلاس پر جاؤ ہم آئینگے۔“ یہ چلے آئے۔ صاحب بہادر نے اُسی وقت کلکٹر صاحب بہادر کو انکی سفارش میں چٹھی لکھی جسکے نتیجہ میں یہ تھوڑے دنوں بعد ہی تحصیلدار مقرر ہوئے۔ اس درمیان میں یہ جج صاحب بہادر کی پیشکاری کرتے رہے اور صاحب بہادر کی تند مزاجی غائب ہو گئی۔ انکے اسناد بتلاتے ہیں کہ حکام بالا انکی دیانتداری اور خوش انتظامی سے ہمیشہ خوش رہے۔ جہاں رہے نیک نام رہے۔ زمانہ ملازمت میں بریلی اور بھونور اور فرخ آباد اور رائے بریلی اور بانڈہ اور پیر پور اور جھانسی کے اضلاع میں رہے۔ پنشن لینے کی ذہبت نہیں آئی تھی کہ مرض استسقا میں عرصہ دراز تک علیل رہ کر تقریباً پچاس سال کی عمر میں فرخ آباد میں انتقال کیا اور وہیں قاضی احمد علی مخدوم زادہ کا کوری کی قبر کے پاس دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی نسیم النساء دختر اول قاضی عابد علیخان عباسی (شجرہ نمبر ۴) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کا حال اُس شجرہ میں مذکور ہو چکا۔ انکے دو دختر ہوئیں جن میں سے اول صغریٰ میں فوت ہو گئی اور دوسری کا نام تصدیق النساء تھا۔

بی بی تصدیق النساء دلاوت، ارجادی الایہ ۱۲۹۹ھ۔ وفات ۱۲۹۹ھ رمضان ۱۳۳۹ھ دختر شیخ علاء الدین احمد عباسی کو حضرت حافظ شاہ علی اور قلندر سے بیعت تھی اور حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر سے خاص خلوص اور نیاز تھا۔ بہت نیک طبیعت اور خوش مزاج اور مرخامہ اور ہر دلعزیز تھیں۔ مرض دق میں کئی ماہ علیل رہ کر اپنی والدہ کو انکی ضعیفی اور کبر سن میں داغ مغارت دی گئیں۔ لکھنؤ میں زیر علاج تھیں کہ وفات ہوئی اور لاش کا کوری آئی۔ اپنے دادا مولوی صلاح الدین احمد کی قبر کے پائین فن ہوئیں، انکی قبر کے برابر ہی بعد کو انکی والدہ کی قبر ہوئی۔ انکا عقد انکے والد کے چچا زاد بھائی مولوی محمد ضیاء الدین حیدر عباسی (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا۔ اولاد کا ذکر اپنی جگہ پر آئے گا۔

شیخ بہار الدین حیدر عباسی (وفات ۸۰۰ھ) پسر دوم شیخ غزنی الدین حیدر کو حضرت شاہ تراب علی قلندر سے بیعت تھی۔ اپنے برادر بزرگ مولوی صلاح الدین احمد عباسی کے سایہ عاطفت میں تعلیم و تربیت پائی۔ عمر میں برادر بزرگ سے اتنا چھوٹے تھے کہ ان کے خلف الرشید مولوی علاء الدین احمد سے صرف پانچ سال بڑے تھے۔ کنبہ پروری اور اہل وطن کو ملازمتیں دلوانے میں برادر بزرگ کے قدم بقدم تھے۔ اسی صوبہ متحدہ میں سرکار انگریزی کی ملازمت کی اور ترقی کر کے ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ تک پہنچے۔ اودھ کے مختلف اضلاع میں رہے اور جہاں رہے نیکام اور مقبول انام رہے۔ جب نانپارہ ضلع بہرائچ میں تحصیلدار تھے تب موضع سجولی میں ایک بازار قائم کیا اور وہیں بچہ کنواں بنوایا جس پر یہ تاریخ کندہ کی ہوئی نصب ہے۔

ہو الباقی

فرصت ہمارے در سجولی از رہمت	بنا فرمود چاہ و کرد خوش بازار آبادی
بشد چوں بہتم منشی بہار الدین حیدر	ز جان دل پے تعمیر او بنود امدادی
چو شد تیار چاہ و گنج با طرز پسندیدہ	بماند تا جہاں یارب بماند او ہم آبادی
آمد تاریخ آل ہم صوبی وہم معنوی گفتم	ہزار و ہشتصد ہشتاد و دو ہزار ہادی

۱۸۸۲ء

اس حسن خدمت اور کارگزاری کے صلہ میں جناب فرزند صاحب بہادر ڈپٹی کشر ضلع نے بعد حصول اجازت گورنمنٹ اسی بازار سے تھوڑے فاصلہ پر ایک نوآبادی قائم کی اور اس کا نام بہار الدین پور رکھا۔ آخر میں ہر دو میں متعین تھے کہ رخصت لے کر وطن آئے۔ رخصت کا دوسرا ہی دن تھا کہ شب میں درد گردہ میں صرف ڈیڑھ گھنٹہ مبتلا رہ کر انتقال کیا۔ اس زمانہ میں ایسے ناگہانی حادثات کم واقع ہوتے تھے اس لئے ان کی وفات سے ہمہ و شماہت متاثر تھے اور قصبہ بھر میں ایک ایسی سی پھیل گئی تھی۔ دوسرے روز اپنے برادر بزرگ کی قبر کے برابر پر ب طرف دفن ہوئے ان کی قبر کے سر پر یہ تاریخ کندہ کی ہوئی نصب ہے۔

ہمارا الدین حیدر خاں ہمسار
سن ہجری شد از دوسے بکا نظم

برگ ناگماں فرمود رحلت
مقام و منزلش گردید جنت

۱۳۰۵ء تا ۱۳۰۶ء

انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا نکاح انکی خالہ کی دختر بی بی ممتاز النساء (وفات ۱۲۳۳ھ رمضان ۱۲۸۵ھ) بنت مولوی محمد تقی (غنیہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کو حضرت شاہ تراب علی قلندر سے بیعت تھی۔ بہت پاک صورت اور نیک سیرت تھیں۔ انکی قبر انکے نانہالی قبرستان میں انکی والدہ کی قبر کے پاس ہے۔ دوسرا عقد لکھنؤ میں بی بی ظہیر النساء (وفات ۱۲۸۵ھ) بنت مولوی حافظ احمد حسین انصاری (شجرہ نمبر ۱۰ الف) فرنگی محل کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کو حضرت مولانا عبد الرزاق ج فرنگی محل سے جو انکے حقیقی بھوپچا تھے بیعت تھی۔ بہت صابر و شاکرہ و خوش اوقات اور خوش عقیدہ تھیں۔ انکی دلوں جو ان بی بیوں انکے سامنے فوت ہوئیں لیکن انھوں نے اُت بھی نہ کی اور راضی بہ رضا اے آکھی رہیں غصہ آتا ہی نہ تھا۔ تاہم رعب و داب اتنا تھا کہ فضول گوئی یا فساد کی باتیں کرنے کا کسی کو یارا نہ ہوتا تھا۔ ہم کم عمر تھیوں کی سرپرستی اور نگرانی کیلئے مولوی علامہ الدین احمد صاحب کے بعد کوئی مرد باوجود نہ تھا کیونکہ ہمارے بڑے بھائی حافظ مجید الدین حیدر بہ تلاش معاش دکن چلے گئے تھے۔ انھوں نے ہماری تعلیم و تربیت ایسی کی کہ اعزاء اور اہل براہری میں سے کسی نے اپنی نظروں میں ہم کو نہیں گرایا اور دنیوی بیہودی میں کوئی روڑا نہیں اٹکا۔ ہم بھائیوں پر انکی تاکید رہی کہ مدرسہ کی پابندیوں کے علاوہ جو وقت نکلتے وہ حضرات یکم شریفیہ کاظمیہ کی خدمت میں حاضر رہنے اور عربی اور فارسی سبق لینے میں صرف کریں۔ سچی بات یہ ہے کہ اُن حضرات کی توجہ اور شفقت تھی کہ ہم میں انسانیت آئی۔ انھوں نے تقریباً پچتر سال کی عمر میں بعارضہ تب محرقہ کا کوری میں وفات پائی اور حسب وصیت خود اپنے پیرو و مرشد کے جولو میں مولانا انوار صاحب کے باغ (لکھنؤ) میں دفن

ہوئیں۔ انکی قبر کے سرہانے یہ تاریخ کندہ کی ہوئی نصب ہے۔

قطعہ تاریخ وفات از منشی تقی حیدر انوری کا کوری

این عابدہ بہ پانزدہم ثانی ربیع
جست از حوی چو سال سال ز سر و سن
روز چہار شنبہ بہ فردوس آرمید
پیوست اور رحمت باری ندا شنید
شیخ بہاء الدین حیدر عباسی کے زوجہ اول سے تین پسرتنا، الدین حیدر حمید الدین حیدر
ومجید الدین حیدر اور دو دختر محسن النساء و امتیاز النساء اور زوجہ دوم سے تین پسر ضیاء الدین
حیدر و محمد حسن و نظام الدین حیدر اور دو دختر صغیرۃ النساء و قدیرۃ النساء ہوئے۔ شیخ
شہداء الدین حیدر عمر چار سال اور محسن النساء بھی عمر چار سال (وفات ۲ شعبان ۱۲۸۵ھ) اور
امتیاز النساء عمر چودہ سال (وفات ۲۵ شوال ۱۲۹۶ھ) ناکتخا فوت ہوئے۔
شیخ حمید الدین حیدر عباسی (وفات ۱۲ رمضان ۱۲۹۹ھ) پسر دوم شیخ بہاء الدین حیدر
حضرت شاہ تقی علی قلندر کے مرید اور حضرت حافظ شاہ علی اور قلندر رح کے شاگرد تھے۔ وجہ صوفیہ
اور نفیس طبیعت تھے۔ غفوان شباب میں عمر بائیس سال برض مہینہ ناکتخا فوت ہوئے اور
سالاری قبرستان میں دفن ہوئے۔

شیخ حافظ مجید الدین حیدر عباسی (وفات ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ) پسر سوم شیخ
بہاء الدین حیدر کو حضرت حافظ شاہ علی اور قلندر رح سے بیعت تھی۔ کلام اللہ شریف حفظ کیا اور
قدیم طریقہ پر وطن میں تعلیم پائی۔ حیدر آباد دکن میں وکالت کا امتحان دیا لیکن ناکام رہے۔ وہاں سے
واپسی پر ضلع بستی میں دفتر کلکٹری میں عرصہ تک ملازمت کرنے کے بعد وطن آکر خانہ نشین رہے
برض فانی طویل علالت کے بعد تقریباً تیر سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے عم اکرم اور
والد ماجد کی قبروں کے درمیان میں دفن ہوئے۔ مولوی محمد عاصم قیس کا کوری کی مصنفہ
تاریخ وفات یہ ہے۔

مجید الدین حیدر عجم منقور ز دنیا رفت و در جنت خرمید
ربیع اول دبست و سیوم شب شب یکشنبہ دامن از جہاں چید
بگوشش قمیت رضواں این نداداد بتا بخش بگو غفیران جاوید

انکا عقد جیسا مذکور ہوا انکے چچا کی نو اسی بی بی قیام النساء بنت منشی مقصود احمد فطوق جاجی کے ساتھ ہوا۔ ایک پرنسیر الدین حیدر (ولادت ۳ محرم ۱۳۲۱ھ) ہوئے جو چچا کے پیشوا ہوا۔ صرت چار سال کی عمر میں فوت ہوئے اور سالاری قبرستان میں دفن ہوئے۔ اور کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ شیخ محمد ضیاء الدین حیدر عباسی (ولادت یکم ذیقعدہ ۱۲۹۹ھ مطابق ۱۲۸۵ھ وفات ۱۰ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۴۳ھ) پسر چچا رم شیخ بہار الدین حیدر کا تبارخی نام غلام محمد سعد تھا۔ حضرت حافظ شاہ علی اوز قلندر سے بیعت تھی۔ فارسی ادب میں حضرت پیر درشد کے اور تصوف میں حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر کے شاگرد تھے چند سبق حضرت شاہ علی اکبر قلندر سے بھی پڑھے تھے۔ انگریزی میں ٹرنس پاس کیا۔ سرکاری ملازمت کی ابتدا سن ۱۹۰۷ء میں کی اور ڈاکٹر کٹر صاحب بہادر محکمہ زراعت کے دفتر لکھنؤ میں داخل ہوئے۔ ایک سال بعد گورنمنٹ آف انڈیا کے تحتی محکمہ زراعت میں دہرہ دون اور بعدہ پوسہ (بہار) میں رہے۔ وہاں شعبہ پوٹری (مخ) کا کام بھی کیا۔ چند سال بعد بوجہ موافقت آب و ہوا ملازمت منتقل کرائی اور صوبہ متحد میں کانپور زراعتی فارم کے سپرنٹنڈنٹ رہے ۱۹۱۹ء میں ریاست بھوپال میں متعارف خدمت گئے اور اسٹنٹ ڈاکٹر کٹر محکمہ زراعت رہے وہاں ہی باغ زراعتی فارم کو ایک کامیاب تجربہ گاہ بنایا اور عملی طریقہ پر زراعت کے آزمائشی اور تبلیغی کام کی بنیاد ڈالی۔ وہاں سے واپسی پر اسی صوبہ کے متفرق اضلاع شگافیش آباد والہ آباد و مرزا پور وغیرہ میں متعین رہے۔ اسی درمیان میں بکار خاص میرٹھ میں تقریباً دو سال متعارف خدمت متعین رہے ۱۹۳۲ء میں ریاست بھوپال سے پھر طلبی ہوئی لیکن اپنی علالت و خرابی تندرستی کی وجہ سے نہ جاسکے اور اسی سال ماہ دسمبر میں سپرنٹنڈنٹ زراعت کے عہدہ سے نشین لے لی۔ جہاں رہے بہت نیک نام رہے اور افسران بالا بہت قدر

کرتے رہے زمانہ قیام بھوپال میں یات کی تحریک پر کتاب فن زراعت ملک مالوہ جوار دو اور ہندی دونوں زبانوں میں چھپ گئی ہے اور ریاست مذکورہ میں نصاب تعلیم میں شامل ہے کبھی بہت خوش اخلاق اور بہادر اور پرانی روش کے بزرگ تھے۔ ارباب وطن بلکہ ہر اہل ضرورت کو برسرکار کرانے میں ہمیشہ اپنے علم اکرم اور والد ماجد کے قدم بقدم رہے۔ اپنے دونوں چھوٹے بھائیوں یعنی راقم الحروف اور غازی نظام الدین حیدر کی تعلیم و تربیت ایسی کی کہ ہم لکھنے پڑھنے کے قابل ہو گئے۔ جب سے نیشن لی مستقل طریقہ سے حضرت پیر و مرشد کے آستانہ شریف پر سکونت اختیار کی اور تصوف اور ارباب تصوف کی خدمت اپنا مشغلہ رکھا اور ذکر و شغل و یاد حق میں زندگی ختم کی حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر کے وصال کے بعد سے جو انکے نیشن لینے کے صرف دو سال بعد ۸ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ کو واقع ہوا یہ بہت منہم اور پرمردہ رہتے تھے لیکن آنجناب کے فیض صحبت سے ضبط و صبر اور رضا بالقضا کی ایسی استعداد پیدا ہو گئی تھی کہ بظاہر اپنے افعال و کردار میں کوئی فرق نہیں آنے دیا اور آخر تک آستانہ شریف اور مرشد زادگان کی خدمت میں ہمہ تن منہمک رہے۔ اپنی عمر میں بہت سخت علالتیں اٹھائیں مگر صحت پائے ہے۔ ۸ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ کو قریب چار بجے سپہر کے فالج میں مبتلا ہوئے۔ یہ آنا سخت حملہ تھا کہ صرف اٹھائیں گھنٹے کے بعد ہی دوسرے روز ۸ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ کو آٹھ بجے شب کے قبل ہم لوگوں سے ہمیشہ کیلئے رخصت ہو گئے۔ اسکے دوسرے روز اپنے پیر و مرشد کے روضہ کے پائیں میں قبل دوپہر دفن ہوئے۔ چند قطعات تاریخ وفات و بیچ ہیں:-

نیتجہ فکر مولوی حافظ محمد روح اللہ صاحب قریب انصاری فرنگی محلی گھنسی

اِنَّہٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
۶۲ ۱۳

آل ضیاء الدین حیدر خوش نہاد عابد شب زندہ دار و با خدا
آل پرستار خدائے ذوالجلال آل محبت و عاشق خیر الہی

آں بصدق دل غلام المہبت
صاف باطن پاک طینت نیک خو
ساکن راہ محبت بافتیں
روز دوشنبہ بیان ظہر و عصر
کرد رحلت روزہ شنبہ نہم
شاد و فرحاں یاسم اور ادیب
گفت بخشیدہ مرار ب غفور

چوں نمودم التجا اغفر لنا
۱۳۶۲ھ

نتیجہ فکر مولوی محمد صائم ضاقیس کا کوری

زہے خلق مجسم صاحب دل
دہم شب ازربیع اولیں بود
صبح چار شنبہ شد بہ دفن
نصیب ما غم ورنج و محن شد
مال دلفروشان این چنین باد
کہ حاصل گشت تکمیل محبت

چو سال رحلت او قیاس پر سید

ملک گفتا ضیاء الدین بخت

۱۳۶۲ھ

نتیجہ فکر منشی علی اختر عباسی صاحب نوشتہ کا کوری

ضیاء الدین حیدر شد بخت
بہجری گفت نوشتہ سال رحلت
حبیب حیدر ما با و ضامن
ضیاء الدین حیدر صاف باطن

۱۳۶۲ھ

انکا عقد بنی بی تصدیق النسابت شیخ علاء الدین احمد عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ۱۹ محرم
 کو ہوا جو اوپر مذکور بھی ہو چکا ہے۔ ایک پسر رضا الدین احمد اور ایک دختر مکرمیہ ہوئے۔
 شیخ رضا الدین احمد عباسی عرف تین اولادت ۱۳ جمادی الاول ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۰۸ء
 وفات ۱۸ رمضان ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹۳۸ء پسر شیخ محمد منیار الدین حیدر حضرت حافظ شاہ علی حیدر
 قلندر مدظلہ کے مرید اور شاگرد تھے۔ انگریزی تعلیم اپنے چھوٹے چچا شیخ نظام الدین حیدر کے پاس
 کانپور میں رہ کر پائی۔ اگرہ یونیورسٹی سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی اور مسلم یونیورسٹی علیگڑھ سے
 ٹیچرس ٹریننگ کے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ تعلیم و تعلم اور ادب و تاریخ و فلسفہ سے فاضل ٹیچی
 تھے۔ مسلم یونیورسٹی ٹریننگ کالج علیگڑھ اور کالون تعلقات کالج لکھنؤ اور چند دیگر مدارس میں لکچرار
 اور مدرس رہے۔ ریاست بھوپال کے محکمہ فوج کی فرائش پر انگریزی میں ایک مقالہ لکھا جس میں
 پانی پت کی تین لڑائیوں کے تفصیلات لکھے اور جنگ کے نقشے اور واقعات بہت تحقیقات
 سے بیان کئے۔ انگریزی اور اردو کے مضامین اور نظمیں اکثر رسالہ جات میں شائع ہو سکے۔
 ان دونوں زبانوں میں شعر بھی کہتے تھے۔ خجندیہ کا نظم کلام کا محبوب اور شرتصنیفات کا ذخیرہ
 غیر مطبوع موجود ہے۔ منجملہ انکے اپنے پیروم رشد کی اجازت حاصل کر کے انکی مصنفہ کتاب
 مصباح التعرف کا باب التصوف کا (جو اصطلاحات تصوف کی لغت ہے) ترجمہ انگریزی
 زبان میں شروع کیا تھا لیکن افسوس کہ عمر نے وفات کی اور یہ نادر چیز ناکمل رہ گئی۔ انگریزی زبان
 میں ایک کتاب رفلکشنس آن لائف Reflections on Life تصنیف کی
 اس میں ثابت کیا ہے کہ انسانی صلاح و فلاح کے لئے مذہب اور خدا پرستین رکھنا لازمی ضروری
 ہے۔ غور و خوض و مباحثہ کا مادہ اور تحصیل و ازدیاد علم کا شوق تھا۔ متدین اور ملنسار تھے۔ علی العموم
 چھوٹوں اور ہم عمروں اور بڑوں میں مقبولیت رکھتے تھے۔ شیخ حسین احمد عباسی کے انتقال کے
 بعد انھوں نے اپنے والد ماجد کے حکم کی تعمیل میں اس نسب نامہ کی تکمیل کا کام اپنے ہاتھ میں لایا تھا
 مگر افسوس کہ یہ بھی اسکو غیر مکمل چھوڑ کر اس دنیا سے کوچ کر گئے۔

انکا عقد ۱۲ رجب ۳۵۵ھ کو انکی چوپھی کی دختر اول بی بی مسلم النسا بنت مولیٰ نظم الدین حید
علوی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا عقد کو صرف دو ہی سال گزرے تھے کہ عین جوانی میں ضعف معدہ
کے ہلکے مرض میں طویل علالت کے بعد اکتیس سال کی عمر میں خاندان بھر کو جدائی کا داغ دیکھے اور اپنی
والدہ کے پائیں دفن ہوئے۔ انکی قبر پر مولیٰ نجیب اللہ نجیب انصاری فرنگی محل کی مصنفہ تاریخ
کدہ کی ہوئی نصب ہیں۔ وہ ہونڈا۔

رضینا باد اللہ کھف الا نام
۱۳۵۰ ہجری

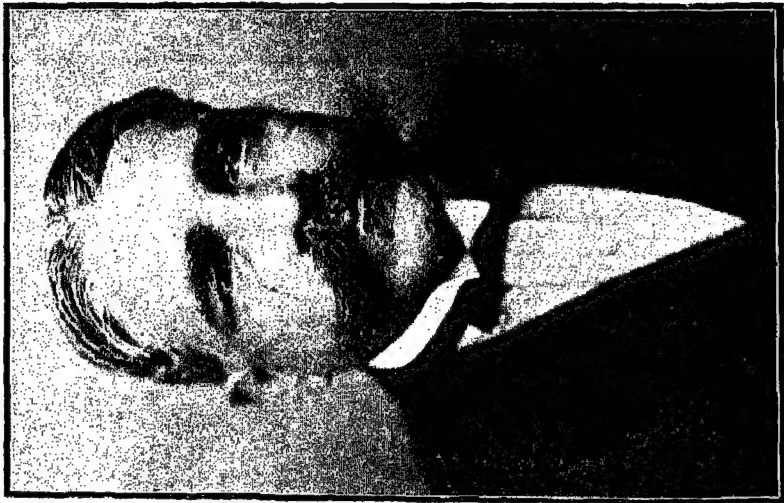
براہ رضا نور عینم رضا شدہ در جوانی نبرد خدا شہر و روح پاکش بحبت مقیم طفیل محمد شہدہ دوسرا
بگو مصرع سال حلت نجیب بود در پناہ امام رضا
۱۳۵۰ھ

اپنے تصانیف کے علاوہ اپنی یادگار ایک شیرخوار دختر اتہ اکھین عرف فضہ چھڑ گئے۔

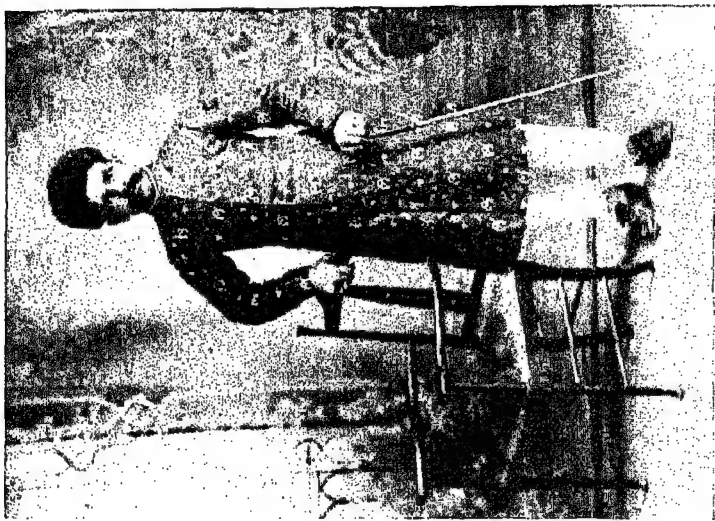
بیاتہ اکھین عرف فضہ (ولادت ۲ محرم ۳۵۵ھ) دختر شیخ رضا الدین احمد عباسی
ہم بھائیوں کی اولاد کی دا حد یادگار ہے۔ اللہ تعالیٰ زندہ و سلامت رکھے قرآن مجید
پڑھتی ہے اور اردو بھی شروع کی ہے۔

بی بی مکرمیہ عرف تکتن (ولادت ۲۰ محرم ۳۵۳ھ) دختر شیخ محمد ضیاء الدین حید عباسی
کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر سے بہت ہے۔ بہت نیک و با سلیقہ اور سمجھدار ہیں۔
خوش اوقات و خوش عقیدہ اوپر سیریت ہیں انکا عقد انکے چچا شیخ محمد حسن کے پسر شیخ
حیدر حسن عباسی کے ساتھ ۱۲ رجب ۳۵۵ھ کو ہوا۔ کوئی اولاد بھی نہیں ہوئی تھی کہ صرف
تین سال بعد ذیقعدہ ۳۵۸ھ میں بیوہ ہو گئیں۔ انکا عقد ثانی ۵ اشعبان ۳۶۱ھ کو مولیٰ
مظلم الدین علوی بن مولیٰ مقیم الدین ملک زادہ (شجرہ نمبر ۴) کے ساتھ ہوا۔

شیخ محمد حسن عباسی (راقم السطور) عرف ممتو (ولادت ۱۳ اشعبان ۳۵۸ھ مطابق ۱۸۸۲ء)



نظام الدين حيدر عباسي (صفحة ١٨٠)



محمّد حسن عباسي (صفحة ١٧٩)



وزير الدين احمد هيدري (صفحة ١٧٥)



حيدر حسني هيدري (صفحة ١٧٨)

پسر بنجم شیخ بہار الدین حیدر کو حضرت حافظ شاہ علی اوز قلندر سے بیعت ہے۔ انکے مرشد زادہ حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ نے ابکا بیچ قرقۃ العین محمد حسن کہا ہے انکا نام داد مہیالی خاندان کے نام سے اسلئے مختلف ہے کہ انکے والد ماجد نے انکا نام اس لحاظ سے رکھا کہ انکے نانا مولوی حافظ احمد حسین انصاری فرنگی محلی کے کوئی پسر ہی اولاد نہیں تھی تو یہ انکی یادگار ہو مگر حسن اتفاق سے محمد حسین کے بجائے محمد حسن زباں زد ہو گیا۔ فارسی اور عربی کی تعلیم حضرت پسر و مرشد اور انکے خلف و خلیفہ برحق حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر اور مولانا قاری حافظ عبد الباقی انصاری فرنگی ہماجر مدنی مدظلہ اور مولانا حافظ محمد قیام الدین عبد الباقی رح انصاری فرنگی محلی سے حاصل کی۔ کتاب اخلاق معنی کا ایک سبق حضرت شاہ علی اکبر قلندر سے بھی پڑھا۔ انگریزی تعلیم میں ۱۸۹۹ء میں کاکوری کے مدرسہ سے مڈل کا امتحان پاس کیا اور پانچویں میں امتیازی درجہ ملا۔ انٹرنس پاس کرنے کے بعد ۱۹۰۳ء میں ایف اے کے امتحان میں کام ہے اسکے بعد کاکوری کے انگریزی مدرسہ میں کئی سال سکھڑا سٹر ہے ۱۹۰۷ء میں تقریباً تمام سال ناپارہ ضلع ہراج میں عارضی طور پر نائب تحصیلدار رہے ۱۹۱۱ء میں مستقل سرکاری ملازمت میں داخل ہو کر انسپکٹر آبکاری مقرر ہوئے اور تیس سال کی ملازمت پوری ہوئے ۱۹۳۲ء میں پنشن لیکر وطن آگئے۔ صوبہ متحدہ کے ہر طرف کے اضلاع میں رہنے کا موقع ملا۔ کاپور اور بجنور کے اضلاع میں طویل طویل مدت رہے ۱۹۳۲ء میں ضلع بجنور میں ٹڈیوں کے اسدا میں پسندیدہ خدمات کے صلہ میں سرکار بہادر سے ایک سند عطا ہوئی۔ کانگریس کی تحریک قاذون شکنی وغیرہ (جولائی ۱۹۳۳ء لغایت ۱۹۳۲ء جاری رہی تھی) سلسلہ میں قابل قدر خدمات کے صلہ میں دوسری سند عطا ہوئی اور ۱۹۳۳ء میں بجنور کی نمائش کی طرف سے اعزاز کی خدمات کے اعتراف میں تیسری سند عطا ہوئی۔ فی الحال انکا مشغلہ اسی نسب نامہ کی تالیف و ترتیب ہے۔

انکا عقد بی بی منظرۃ النساء (ضمیمہ نمبر ۱) بنت خان بہادر شی تاج الدین عثمانی کے ساتھ ۲۲ رجب ۱۳۲۱ھ کو ہوا۔ یہ بی بی حضرت حافظ شاہ علی اوز قلندر کی مرید ہیں۔ پڑھی لکھی اور

خوشنویس ہیں۔ بیس بائیس سال ہوئے داغ خراب ہو گیا ہے۔ اسی حالت میں اکلوتے اور بڑے بیٹے کا داغ لگا تو اور بھی بدحواس ہو گئیں۔ اب زندگی کے دن پورے کر رہی ہیں۔ انکے دو پسر ہوئے تھے جنہیں سے دوسرا چند روز زندہ رہ کر فوت ہو گیا اور پسر اول حیدر حسن کا حال اب آتا ہے۔

شیخ حیدر حسن عباسی عرف نمین (ولادت ۱۰۰۰ھ بمطابق ۱۹۰۶ء۔ وفات ۱۲۴۲ھ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ مطابق جزری ۱۹۴۲ء روز جمعہ) پسر شیخ محمد حسن کو حضرت شاہ حبیب جیلہ قلندر سے معیت تھی حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ کے فارسی کے شاگرد تھے۔ اپنے چھوٹے چچا شیخ نظام الدین حیدر کے پاس کاپور میں رہ کر انگریزی تعلیم حاصل کی اور سکول لیول تک ٹیکٹک کا امتحان پاس کیا۔ مینٹ کالج شینفیلڈ (انگلستان) سے فرائض پولیس میں ماہر ہونے کی سند حاصل کی اور حیدر آباد و آوازنگ آباد دکن میں فرائض پولیس کی تعلیم پائی ۱۹۳۲ء میں یارٹ عالمہ حیدر آباد دکن میں محکمہ کوٹوالی (پولیس) میں ملازمت میں داخل ہو کر پربھنی خاص میں عجدہ سب انسپکٹر متعین ہوئے۔ بہت کامیابی کے ساتھ کام کیا۔ بہت سے مشکل اور پیچیدہ مقدمات کو غیر معمولی ذہانت سے سلجھایا جس کی بدولت افسروں اور مہسروں اور عامہ خلایق میں بہت جلد مقبولیت حاصل کی ۱۹۳۲ء و ۱۹۳۵ء میں حیدر آباد دکن کی نمائش باغبانی اور مرغابانی میں اعزاز سی طور پر تجنیت متقدمہ عمومی قابل ستائش خدمات کئے جن کے صلہ میں دونوں مرتبہ انعام میں تقری کپ نمائش کی طرف سے عطا ہوئے۔ شاعری سے مناسبت تھی بیشتر تخلص تھا۔ انکی اردو اور فارسی غزلیات اور نظموں کا مجموعہ انکی ذہانت و نوک و کات کا نمونہ ہے۔ اردو شری بھی خوب لکھتے تھے۔ مزاحیہ مضامین پر لطف ہوتے اور پسند کئے جاتے تھے۔ مندرجہ ذیل تصانیف انکی یادگار ہیں۔

- (۱) پریمی کسان (ڈراما) (۲) زراعت الدولہ (ڈراما) (۳) خواب پریشاں (ڈراما)
 (۴) عشق کا کرشمہ () (۵) ایثار () (۶) ہستی کا خار ()
 (۷) جنگل کی شہزادی () (۸) سیاہ پوش (ناول) (۹) اعجاز حسن (ناول)

175

Leaflet at The girl who was too good looking.

نذکرہ جو چکا ہے۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ نظام الدین حیدر عباسی (ولادت ۲۲ جمادی الاخری ۱۳۰۰ھ مطابق ۱۸۸۲ء) پشیم
شیخ بہار الدین حیدر کو سرکار برطانیہ سے خطاب خاں بہادر ۱۹۳۲ء میں عطا ہوا۔ جناب والد مرحوم
کی ایک یادداشت میں انکا نام محمد حسین بھی لکھا ہے۔ انکو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر صاحب
پہلا مرید ہونے کا شرف نصیب ہوا کہ آنجناب کی سجادہ نشینی کے روز ہی انکی بیعت منعقد ہوئی۔ فارسی
کی تعلیم اپنے پیر مرشد سے بھی پائی۔ انگریزی میں الہ آباد یونیورسٹی سے انٹرنس کا امتحان ۱۹۰۵ء میں
پاس کیا۔ ملازمت میں داخل ہونے کے بعد ایگریکلچرل ریسچ انسٹیٹیوٹ پوسہ (دہار) میں زراعی
کیمسٹری و علم نباتات و علم حشرات الارض کی علمی اور عملی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۱۰ء میں ملازمت سرکاری
میں داخل ہوئے اور صوبہ مشرقی بنگال و آسام کے محکمہ زراعت کے فائبر آپریٹ کے تحت فیلڈ میں
مقرر ہوئے۔ اسکے بعد پوسہ میں صفہ مرغابی کے افسر رہے۔ ۱۹۱۲ء میں اپنے خدمات صوبہ متحدہ
کے محکمہ زراعت میں منتقل کرائے اور کانپور ذراعتی فارم پر متعین ہوئے۔ وہاں فصل کپاس کے
متعلق خصوصیت کے ساتھ کام کیا اسی کے افسر مری۔ سی۔ برٹ نے (جو بعد کو سر اور سی۔ آئی۔ ای
کے خطابات سے متاثر ہوئے) کپاس کے متعلق ایک رسالہ کی اشاعت کرتے ہوئے انکا نام بحیثیت
شریک مصنف شامل کیا۔ کانپور میں پرنٹنگ زراعتی فارم رہنے کے بعد ۱۹۲۰ء میں ریاست سرکار
نظام دکن میں بھدہ نائب ناظم زراعت متعارف خدمت گئے۔ تقریباً ڈیڑھ سال بعد ناظم زراعت
کے اعلیٰ عہدہ پر ترقی پائی اور آخر ۱۹۲۳ء تک اس عہدہ پر متاثر رہے اور محکمہ زراعت کی ترقیوں
کو چکا دیا۔ سرکار نظام نے انکے سجدہ و شہوت ہونے پر انکے جن خدمات کا جن الفاظ میں اعتراف
کیا اسکا خلاصہ یہ ہے کہ ”ریاست عالیہ کے محکمہ زراعت میں جو بہت بڑی توسیع ہوئی وہ انکے
تجربہ اور ذراعتی قابلیت اور کاشتکاروں کے ضروریات سے کما حقہ واقفیت ہونے کی وجہ سے

۱۔ تذکرہ جیسی ص ۶۵۔ Agricultural Research Institute.

Fibre Export.

ہوئی یہ ۱۹۳۳ء میں سرکار برطانیہ نے انکی قابلیت اور تجربہ کاری کے صلہ میں کارنیشن میڈل عطا کیا۔

انکو ایجاد اور اختراع کا بھی شوق رہا۔ انھوں نے کھڑی فصل میں گہرائی کرنے کا ایک آلات حیدر کلیمٹریٹر ایجاد کیا جسکے صلہ میں گورنمنٹ نے دوسروں پر یہ کا انعام عطا کیا۔ اس آلے متعدد نمائشوں میں بھی سونے اور چاندی کے تمغے اور نقد انعامات حاصل کئے۔ ایک اور آلہ گنے کی کاشت والی زمین میں نالیاں بنانے کے لئے ایجاد کیا جسکا نام حیدر ٹرنچر ہے۔ ایک اور تین مشینوں کا سیٹ تیار کیا جس سے پیداوار کا مائڈنا اور غلہ کا صاف کرنا اور جھوسے کا کاٹنا بیک وقت ہو سکتا ہے۔ اسکا نام حیدر ٹرنشنگ سیٹ ہے۔ یہ سب آلات کاسیابی کے ساتھ اکثر مقامات پر استعمال ہو رہے ہیں۔ اول الذکر دونوں آلات میں بڑی خوبی یہ ہے کہ انکی مرمت کے لئے ولایتی پڑوں کی ضرورت نہیں بلکہ مقامی اور دیہاتی لوہار اور بڑھئی مرمت کر سکتے ہیں اور بنا سکتے ہیں۔

تقریباً چھتیس سال کی طویل ملازمت کے بعد مارچ ۱۹۳۲ء میں پشین لی اور سرکار انگریزی سے وظیفہ یاب ہوئے۔ وطن میں قیام ہے اور زراعتی اور دیہاتی اصلاح اور ترقی کے لئے تجاویز اور مضامین شائع کرتے رہتے ہیں جن کی قدر و منزلت حکام گورنمنٹ اور ایسٹیمین اور ٹرانزاکٹ انڈیا ایسے اخبارات بہت اچھی تنقید کے ساتھ کرتے ہیں۔ حال میں ایک کتاب ہندوستان کے دیہات کی اصلاح کے متعلق انگریزی زبان میں تصنیف کی جو طبع ہوئی۔ گورنمنٹ صوبہ متحدہ نے اس کتاب کا اردو ترجمہ روٹن کیرکٹر (انگریزی حروف) میں چھپوایا جسکی کثیر اشاعت ہو رہی ہے۔ اس ترجمہ کا نام گرام سدھار کے بارہ میں دودو باتیں ہے۔

اپنے زمانہ قیام کا پور میں انھوں نے اپنے دونوں بھتیجوں حیدر حسن و رضا الدین احمد کی تعلیم

Hyder Frencher	at	Hyder Cultivator.	at
Statesman.	at	Hyder Threshing set	at
Roman character.	at	Times of India	at

و تربیت اور ابتدا تا انتہا کی جس کی بدولت دونوں نے قابلیت و مقبولیت حاصل کی مگر انیسویں صدی کے عمر نے وفات کی ورنہ انکی یادگار بنتے۔ یہ بہت سیر چشم اور مخیر اور کنبہ پرور ہیں۔

انکا عقد ۲ ربیع الآخر ۱۳۳۵ھ کو بی بی شاہدہ بنت مولوی محمد ہاشم خالیدی (ضیمہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کو حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت ہے۔ بہت نیک طبیعت اور رقیق القلب اور سہرہ طبیعت ہیں۔ انکے صرف ایک پسر ہوا تھا جو ماہ ڈیڑھ ماہ زندہ رہ کر فوت ہو گیا۔ کوئی اور اولاد نہیں ہے۔

بی بی صغیرہ (ولادت ۵ جمادی الاول ۱۳۰۵ھ۔ وفات ۱۳ جمادی الآخری ۱۳۳۵ھ) دختر سوم شیخ بہار الدین حیدر عباسی کا عقد مولانا قیام الدین عبدالباری انصاریؒ فرنگی محلّی شجرہ نمبر ۱۱ (الف) کے ساتھ ۲۹ ربیع الآخر ۱۳۱۵ھ کو ہوا۔ ان بیان اور بی بی کی والدہ چچا زاد بہنیں اور ملک العلماء محمد حیدر فرنگی محلّی کی پوتیاں تھیں۔ انکے ایک پسر حافظ الدین عبدالکافی ہوئے تھے کہ زوجگی کے ایام میں ان بی بی نے عین غفوان شباب میں کھٹو ہی میں وفات پائی اور جناب مولانا انوار صاحب کے باغ میں اندرون حرم اور چاہ بچہ کے درمیان میں دفن ہوئیں۔ غفر لہا سے سنہ وفات ملتا ہے جو کندہ کیا ہوا قبر پر نصب ہے۔ یہ مولانا عبدالباری صاحب کی زوجہ اولیٰ تھیں۔ انکے بعد نواسیدہ بچہ بھی ۵ رجب ۱۳۱۶ھ کو فوت ہو گیا۔

بی بی قدیرہ عرف چھٹن (ولادت ۳۰ سنہ ۱۳۰۵ھ۔ وفات ۹ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ) دختر چہارم شیخ بہار الدین حیدر عباسی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرؒ سے بیعت تھی یہ بہت قبول صورت اور نیک سیرت اور ہر دلعزیز تھیں۔ انکا عقد ۱۳۲۹ھ کو مولوی غلام الدین حیدر علوی (شجرہ نمبر ۱۱) ابن مولوی امتیاز الدین حیدر ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ مرض مہضہ میں چند گھنٹے علیل رہ کر عین جوانی میں وفات ہوئی اور اپنے والد ماجد کے پائیں دفن ہوئیں۔ انکے دو دختر مسلمہ و مومنہ اور ایک پسر نصر الدین حیدر ہوئے جن کے

متعلق مزید تفصیل مولوی نظم الدین حیدر کے نام کے تحت ملاحظہ ہو۔
 شیخ رفیع الدین احمد عباسی (وفات ۱۸ رجب ۱۲۳۵ھ) پسر سوم شیخ جلال الدین حیدر ہمیشہ
 خانہ نشین رہے۔ انکی نگرانی میں ہم لوگوں کا سکون مکان تعمیر ہوا۔ مرض فاج میں انتقال ہوا۔ اور
 سالاری قبرستان میں اپنے والد کی قبر کے برابر دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی سراج النسابت شیخ
 حسام الدین عباسی (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی لا ولد فوت ہوئیں۔ ایک حرم سماء صدہ برگ کے
 بطن سے انکے تین پسر معین الدین و عماد الدین و اظہر الدین اور ایک دختر سعیدہ ہوئے۔
 شیخ معین الدین عباسی عرف منو پسر اول شیخ رفیع الدین احمد بلسلہ ملازمت فرید پور ضلع
 بریلی میں رہے اور وہیں وفات پائی اور دفن ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا
 عقد کسٹدی میں شیخ برکت علی کی دختر کے ساتھ ہوا جو لا ولد فوت ہوئیں۔ دوسرا عقد بریلی میں ہوا۔
 ان بی بی سے اولاد ہوئی جو وہیں رہی اور کا کوری سے تعلقات منقطع ہو گئے۔ مزید حالات
 نہیں دریافت ہوئے۔

شیخ عماد الدین عباسی عرف فقیر کے پسر دوم شیخ رفیع الدین احمد بھی بلسلہ ملازمت
 فرید پور ضلع بریلی میں رہے۔ وہیں نکاح کیا اور وہیں فوت ہوئے۔ انکے اولاد ہوئی مگر کسی کی
 آمد و رفت کا کوری میں نہیں ہوئی اسلئے اور حالات کچھ نہیں معلوم ہوئے۔

شیخ اظہر الدین احمد عباسی پسر سوم شیخ رفیع الدین احمد کاپنور میں کٹونٹ مجسٹریٹ کے
 پیشکار تھے۔ محلہ پکا پور شہر کاپنور میں ذاتی مکان تعمیر کیا اور نشین لینے کے بعد اسی مکان میں سکونت
 رکھی۔ کبھی کبھی کا کوری آتے اور ہم لوگوں سے بہت شفقت سے پیش آتے تھے۔ لڑا کپن میں انکی معظ
 مولوی علاء الدین احمد عباسی کے ساتھ اور بعد کو اپنی ملازمت کے دوران میں ہم لوگ انکے یہاں
 آتے جاتے رہے۔ نماز و روزہ کے بہت پابند اور پرانی وضع کے بزرگ تھے تقریباً ستر کچھ سال
 کی عمر میں کاپنور میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ انکا عقد قصبہ نیوتی ضلع اناؤ میں ہوا۔
 دو پسر میر الدین احمد و محی الدین احمد اور دو دختر ہوئے۔ یہ دونوں دختر انکے بھانجے نشی

ضامن علی کو یکے بعد دیگرے بیاہی گئیں۔ اولاد کا ذکر آگے آتا ہے۔
 شیخ منیر الدین احمد عباسی و شیخ محی الدین احمد عباسی پیران شیخ اظہر الدین احمد کا
 قیام کانپور میں ہے اور برسر کار ہیں۔ انکے عقد ہو چکے ہیں اور صاحب اولاد ہیں۔ ان میں سے
 کسی کی آمد و رفت کا کوری میں نہیں ہے۔ مزید حالات نہیں معلوم ہوئے۔

بی بی سعیدہ عرف منی دختر شیخ رفیع الدین احمد عباسی کا عقد کسمندی میں شیخ واجد علی
 کے ساتھ ہوا۔ بی بی کا کوری آیا کرتی تھیں۔ بہت ملنسار اور منکسر تھیں۔ انکا انتقال کسمندی
 میں ہوا اور وہیں دفن ہوئیں۔ انکے ایک دختر اور دو پسر ماجد علی و ضامن علی ہوئے۔
 شیخ ماجد علی پسر اول بی بی سعیدہ اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ کلکتہ میں رہے اور وہیں
 ہوئے۔ شیخ ضامن علی پسر دوم بی بی سعیدہ شہر کلکتہ میں تاجر کتب ہیں۔ انکے دو عقد
 یکے بعد دیگرے انکے ماموں شیخ اظہر الدین احمد عباسی کی دونوں دختروں کے ساتھ ہوئے۔
 جیسا نہ کور ہوا۔ زوجہ اولے لاؤد رفت ہوئیں اور زوجہ ثانیہ سے دو پسر عادل الدین جن
 و الہ الدین جن اور ایک دختر موجود ہیں۔ بی بی سعیدہ کی دختر کا عقد بھی کسمندی میں ہوا۔
 ایک پسر نادر علی اور ایک دختر موجود ہیں۔
 شیخ اظہر الدین احمد عباسی اور بی بی سعیدہ کے بعد سے انکی اولاد کا کوری آنا جانا ترک
 ہو گیا۔ مزید حالات بھی نہیں معلوم ہوئے۔

شیخ تراب علی عباسی (وفات ۲۹ رمضان ۱۲۳۶ھ) پسر دوم شیخ روح الامین خاں
 کا عقد بی بی زریب النساء عرف بیو (وفات ۲۶ ذیقعدہ ۱۲۶۹ھ) بنت قاضی القضاۃ مولوی
 نجم الدین علی خاں بہادر ملک زراہ کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک پسر نہال الدین ہوئے۔
 شیخ نہال الدین عباسی (وفات ۲۵ ربیع الاول ۱۲۹۹ھ) پسر شیخ تراب علی سرکار
 شاہ اودھ میں مہتمم حدیث اور فوجدار کے ذمہ دار عہدوں پر مامور رہے۔ تنازعات صبری

کے فیصلے نہایت انصاف اور دیانتداری سے کرتے تھے کہ ریزرٹ منٹ سرکار انگریزی کو بھی ان پر کامل اعتماد تھا۔ فوجداری گورکھپور کے زمانہ میں بادشاہ اودھ نے موتی خرید کرنے کے لئے تین لاکھ روپیہ کی رقم انکے حوالہ کی۔ اسکی تعمیل نہیں ہونے پائی تھی کہ ۱۸۵۷ء کا ہنگامہ آراغدار ہو گیا اور بادشاہ معزول کر کے کلکتہ بھیج دئے گئے۔ شاہی رقم کا مطالبہ کرنے والا کوئی نہ تھا لیکن انھوں نے اپنی وفاداری اور ایمانداری برقرار رکھی اور کل رقم بادشاہ کی خدمت میں بذریعہ ایک اڈارہی متوسل کے واپس بھیجی اور مواخذہ خدادندی سے اپنے کو بری الذمہ کیا۔ غدر کے بعد سرکار انگریزی میں تحصیلداری کے عہدہ پر لکھنؤ اور دلیہ ضلع بارہ سبکی میں رہے۔ ملازمت ختم کرنے کے بعد کئی سال خانہ نشین رہے۔ کتاب حلیۃ الشہداء میں بھی انکی دیانتداری کی تعریف ہے۔ مولوی امیر علی شہید کے قتل کے معرکہ کے ضمن میں مذکور ہے۔ بہت عابد و زاہد متوکل تھے۔

خوش اخلاقی اور فیاضی میں قائم وقت تھے۔ محلہ کی مسجد میں خود امامت کرتے اور مسافریں جو مسجد میں آجاتے انکی ہمانداری کرتے تھے۔ انھوں نے وسیع اور نچتر مجلس تفسیر کی جس میں انکی اولاد کا قیام ہے اور پتھر والے گھر کے نام سے موسوم ہے چرند و پرند کو بھی آب و دانہ سے آسود کرتے قاضی نثار احمد خاں عباسی (شجرہ نمبر ۱۲) بیان کرتے تھے کہ ان کو یاد ہے کہ جس رات میں ان کا انتقال ہوا اسیں کچھ رات رہے سے بہت سی چڑیاں انکی مجلس کی لمند دیواروں پر جمع ہو گئیں اور جب تک انکا جنازہ قبرستان کے لئے نہیں روانہ ہوا غل اور شور کرتی رہیں۔ اسکے بعد سب اڑ گئیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انکی موت پر دایلا کرتی تھیں۔ پچاسی سال کی عمر پائی۔ آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔

انکا عقد بی بی محبوب النساء بنت مولوی تقی الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ دو ذریعہ فصیح النساء و نعمت النساء اور تین پسر جمال الدین و کمال الدین و حکیم الدین ہوئے۔

بی بی فصیح النساء دختر اول شیخ نہال الدین عباسی کا عقد مولوی نعیم الدین علوی بن منٹی حکیم الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر نعم الدین اور ایک دختر اختر النساء ہوئے۔

بی بی افتخار النساء بنت بی بی فیصیح النساء کا عقد شیخ یحییٰ علی عباسی بن شیخ طالب علی (شجرہ نمبر ۶) کیساتھ ہوا یہ زوجہ اولے تھیں۔ اولاد نہ ہوئیں۔ مولوی منعم الدین عرف عبد القیوم پسر بی بی فیصیح النساء بسلسلہ ملازمت بھوپال میں تھے۔ وہیں فوت ہوئے۔ انکا عقد انکی چچا کی دختر بی بی اُستیاق النساء غیر آا کے ساتھ ہوا۔ دو دختر اسرار النساء سائرہ و ذاکرہ اور ایک پسر غیاث الدین ہوئے۔

بی بی سائرہ دختر اول مولوی منعم الدین علوی کا عقد منشی شفیق الحسن علوی (صفحہ ۹۵) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی بقید حیات ہیں۔ انکی اولاد کی تفصیل نفحات النسم میں ملاحظہ ہو۔ یہاں اتنے پر اکتفا کی جاتی ہے کہ انکی دختر اول بی بی شریا کا عقد شیخ انصار علی عباسی ابن شیخ انتظار علی (شجرہ نمبر ۶) کے ساتھ ہوا۔ بی بی ذاکرہ دختر دوم مولوی منعم الدین علوی کا عقد لکھنؤ میں شیخ شمت علی صدیقی ابن شیخ شجاعت علی کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کا انتقال مرض دق شملہ بہار پر ہوا۔ انکے ایک دختر جمیرہ اور دو پسر غرت علی و احمد علی موجود ہیں۔ یہ ہنوز ناکتھذا ہیں۔ مولوی غیاث الدین (ولادت، جادی الاولیٰ ۱۳۱۵ھ) پسر مولوی منعم الدین علوی کا ذکر انکی زوجہ اولے کی بدولت شجرہ نمبر ۶ میں بھی آچکا ہے۔ محکمہ نمبر میں اور سیر ہیں۔ نیک دل اور خوش اخلاق ہیں۔ انکا دوسرا عقد بانسہ شریفین ضلع بارہ بنگلی میں ہوا۔ زوجہ اولے سے جو اولاد ہوئی ان میں سے کوئی باقی نہیں ہے۔ زوجہ ثانیہ سے دو پسر معین الدین و ضیاء الدین اور دو دختر خالدہ و زریبا موجود ہیں جو سب بھی کم عمر ہیں۔ بی بی فیصیح النساء کی اولاد کی تفصیل شجرہ نمبر ۶ میں ملاحظہ ہو۔

بی بی نعمت النساء بنت انبیاء بی بی دختر دوم شیخ ہمال لدین عباسی کا عقد مولوی حسین الدین علوی ابن مولوی مفتی خلیل لدین خاں ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ دو دختر ولی النساء و حلیمہ بنیں۔ بی بی ولی النساء دختر اول بی بی نعمت النساء کا عقد حافظ علی عسکری علوی ابن شیخ تقی علی خاں مخدوم زادہ (فیض مٹا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد کی تفصیل کتاب مذکور میں ملاحظہ ہو

یہاں آنا لکھنا کافی ہے کہ انکے پرنے منشی معین الدین حسن علوی عرف جانی (ولادت ۱۳۲۲ھ) ابن منشی عطاحین مخدوم زادہ موجود ہیں۔ ایم لے کی دگری حاصل کی ہے اور زادہ اسلام آباد کالج میں پروفیسر ہیں۔ ہنوز ناکتھا ہیں۔ بی بی حلیم النساء دختر دوم بی بی نعمت النساء کا عقد انکے چچا کے پسر مراد علی عماد الدین علوی (شجرہ نمبر ۲۰ الف) کے ساتھ ہوا۔ یہ زوجہ ثانیہ تھیں لاؤ لد فوت ہوئیں۔

شیخ جمال الدین عباسی (وفات ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۰۵ھ) پسر اول شیخ نبال الدین حافظ کلام اللہ شریف اور حضرت شاہ تراب علی ظنند ز کے مرید تھے۔ بعارضہ اسہال کبدی وطن ہی میں وفات پائی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے شیخ محمد حسن علوی ابن شیخ ثابطلے مخدوم زادہ (نصف ۱) کی دو دختروں کے ساتھ ہوئے، زوجہ اول بی بی نذر النساء لاؤ لد فوت ہوئیں۔ زوجہ دوم بی بی کنال النساء عرف جگنا (وفات ۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۵ھ) سے ایک پسر جمال الدین اور تین دختر تحسین النساء و تمکین النساء و توقیر النساء ہوئے۔

بی بی تحسین النساء عرف سند و دختر اول شیخ جمال الدین عباسی کا عقد شیخ مصطفیٰ احمد تحصیلدار (از شیخزادگان لکھنؤ کے ساتھ ہوا) عین جوانی میں لاؤ لد فوت ہوئیں۔ یہ زوجہ اولیٰ تھیں۔ بی بی تمکین النساء عرف ٹٹم (ولادت ۱۲۸۳ھ) دختر دوم شیخ جمال الدین عباسی کا عقد سید کرامت حسین (ڈپٹی کلکٹر) سندیلوی کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی بحالت بیوگی بقید حیات ہیں اور کاکوری میں رہتی ہیں۔ انکے دو دختر افسر النساء و سیدہ النساء ہوئیں جن میں سے افسر النساء صرف بارہ سال کی عمر میں ناکتھا فوت ہوئیں۔ بی بی سیدہ النساء وفات ۱۳ شعبان ۱۳۵۵ھ کا عقد انکی چھوٹی خالہ بی بی توقیر النساء کے پسر سید شہاب الدین کرانی کے ساتھ ہوا عین جوانی میں بمرض کنگھڑا لا ان بی بی نے وفات پائی۔ اولاد کا ذکر آگے آتا ہے۔

بی بی توقیر النساء دختر سوم شیخ جمال الدین عباسی کا عقد سید عظیم الدین (منصف) بن سید

مبین الدین کرمانی ساکن دیوبند نزیل کاکوری کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک پسر شہاب الدین کرمانی (نفر ۹۳) ہوئے۔

سید شہاب الدین کرمانی نے بی لے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں اور چفٹر لکھنؤ کے دفتر میں ملازم ہیں۔ انکا پہلا عقد جیسا مذکور ہوا انکی خالہ کی دختر بی بی سیدہ انسہا بیٹ کر امت حسین سندیلوی کے ساتھ ہوا عین جوانی میں ان بی بی نے وفات پائی۔ انکے دو پسر نشاط احمد و عقیل احمد موجود ہیں۔ سید شہاب الدین کا دوسرا عقد غیر کفو میں ہوا۔ سید نشاط احمد پسر اول سید شہاب الدین کرمانی نے انگریزی میں ایف اے تک تعلیم پائی۔ محکمہ فوج سرکاری میں لفٹنٹ کے عہدہ پر مامور ہیں۔ مہنوز ناکتہز ہیں۔

سید عقیل احمد پسر دوم سید شہاب الدین کرمانی تحصیل علم کر رہے ہیں یہ بھی ابھی ناکتہز ہیں۔ شیخ جمیل الدین عباسی (وفات ۱۱ ربیع الآخر ۱۳۲۲ھ) پسر حافظ شیخ جمال الدین عرصہ دراز تک ریاست اودھے پر میں سے دارا و مغرز عہدوں پر مامور رہے۔ انسران و حکام بالا میں قبول اور نیک نام تھے۔ وہیں مریض دردمند انتقال کیا اور جامع مسجد اودھے پور کے ذیل میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی وصال النساء (ولادت ۲ جمادی الاخری ۱۲۸۲ھ۔ وفات ۲۲ صفر ۱۳۲۳ھ) نبیہ قاضی وصی علی عباسی (شجرہ نمبر ۴) کے ساتھ، ۱۲ محرم ۱۳۰۲ھ کو ہوا۔ یہ بی بی بہت نیک طبیعت اور مرنجاں مرنج طبیعت والی تھیں۔ عرصہ دراز تک علیل رہ کر انتقال کیا اور اپنے نانہالی قبرستان میں دفن ہوئیں۔ انکے چار پسر حسین احمد و خلیل احمد و حسن احمد و شفیق احمد اور تین دختر سلطانہ و تسکینہ و ادیب النساء ہوئے۔ انیس سے پسر سوم حسن احمد عمر چار سال اور دختر اول بی بی سلطانہ عمر چودہ سال فوت ہوئے۔

بی بی تسکینہ (ولادت ۱۲ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ) دختر دوم شیخ جمیل الدین عباسی کو دختر شاہ حبیب حیدر قلندر سے بیعت ہے۔ خوش عقیدہ اور ابلیقہ اور ملنسار ہیں۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد منشی تقی حسن ابن شیخ مظفر حسین (ڈپٹی کلکٹر)



جەیل ال دین عەباسی (صفە ٧٨٨)



حەسەن عەباسی (صفە ١٨٩)

حاجی دیوی لنسل کا کوری (نفر ۱۵۵) کے ساتھ ہوا۔ کئی سال بعد طلع کی نوبت آئی تب انکا دوسرا عقد قصبہ اٹھٹی میں شاہ نصاحت علی مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔ ہنوز کوئی اولاد نہیں ہے۔ انکا قیام کاکوری میں رہتا ہے۔

بی بی ادیب النساء (وفات ۸۰ رجاوی الاولیٰ ۱۳۶۶ھ) دختر سوم شیخ جمیل الدین عبا سی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر سے بیعت تھی۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے پہلا عقد شیخ رئیس احمد عبا سی بن شیخ یحییٰ علی (شجرہ نمبر ۳) کے ساتھ ۱۲ رجاوی الاخریٰ ۱۳۴۰ھ کو ہوا۔ ایک دختر عفت بانو ہوئی تھی کہ یہ بیس بائیس سال کی عمر میں بیوہ ہو گئیں انکی دختر کا حال شجرہ نمبر ۳ میں مذکور ہو چکا۔ دوسرا عقد مولوی اسلام الدین علوی بن مولوی قیام الدین ملک زادہ (نفر ۱۶۵) کے ساتھ ہوا۔ ان سے دو لہرا لیاں الدین عفتہ ظفر الاسلام و قمر الاسلام اور ایک دختر نگہت بانو ہوئے۔ یہ تینوں بچے بہت کم عمری میں فوت ہو گئے۔ ان بی بی نے تقریباً چالیس سال کی عمر میں بڑھ دیق انتقال کیا اور سالاری قبرستان میں دفن ہوئیں۔

(۱۳۵۵ھ)

شیخ حسین احمد عبا سی عون مثالو (ولادت ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ۔ وفات ۱۰ ربیع الاخر ۱۳۵۵ھ) پسر اول شیخ جمیل الدین نے فارسی اور انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ریاست اوڈے پور میں اپنے والد کے حقوق کے لحاظ سے ملازمت کی۔ وہاں عرصہ تک پرنسٹنٹ اقوام جرائم پیشہ کے عہدہ پر رہے اور قابل اعتماد خدمات انجام دئے۔ بعدہ دربار میواڑ کی طرف سے بعدہ حج عدالت دکلانے راجستان بمقام دیوئی متین رہے۔ گھٹیا کے مرض میں مبتلا ہو کر وطن آئے۔ اور کئی سال خانہ نشین رہے۔ اس زمانہ میں اپنے پسر و مرشد حضرت شافع حبیب حیدر قلندر کی خدمت میں اکثر حاضر رہتے۔ جب اہلبیت اطہا عظیم السلام میں شغف پیدا ہوا اور اسکے متعلق اکثر مضامین لکھتے رہے۔ اس نسب نامہ کو تحریر کرنا ان ہی نے شروع کیا جیسا تمہید میں مذکور ہوا۔ بہت محنت اور دلچسپی سے بہت سی کتابیں کتب خانہ انواریہ اور اور لوگوں سے لیکر مطالعہ کیں اور

یادداشت جمع کی لیکن ترتیب دینے اور تکمیل کرنے کی نوبت نہیں آئی تھی کہ عمر دغا دیگئی اور حرکت قلب بند ہو جانے سے دفعتاً بلا کسی ظاہری علالت کے وفات پائی۔ ابائی سالاری قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی فخر النساء (بنت مولوی اطہر الدین علوی) نبیہ شیخ واجد علی عباسی (شجرہ ۲) کے ساتھ ۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۲۵ھ کو ہوا۔ ان بی بی کو بھی حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر سے بیعت ہو کر بحالت بیوگی اپنے سسرالی مکان میں رہتی ہیں۔ انکے تین دختر اور دو پسر ہوئے جن میں سے بجز ایک پسر خلیق احمد کے سب صغریٰ میں نضا کر گئے۔

شیخ خلیق احمد عباسی (ولادت ۱۲۰۱ھ) پر شیخ حسین احمد کو حضرت حافظ شاہ علی عید اللہ سے بیعت ہے۔ ابھی تعلیم پا رہے ہیں اور ناکتخدا ہیں۔

شیخ خلیل احمد عباسی (ولادت ۲۰ محرم ۱۳۱۵ھ) پر دوم شیخ جمیل الدین ریاست او دے پور کے محکمہ پولیس میں تھانہ دار ہیں۔ انکا عقد بی بی میں امام صاحب جامع مسجد دینر سید احمد خاں کے خاندان میں بی بی منور النساء سلطان بانو بنت سید محمد حسن کے ساتھ ہوا۔ یہ بیوہ دیگر برادری میں شمار ہوا۔ انکے دو دختر کلیم فاطمہ مجیب فاطمہ اور دو پسر خلیل احمد و شکیل احمد ہوئے۔ ان میں سے پسر دوم شکیل احمد دو سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔

شیخ خلیل احمد عباسی (ولادت ۱۳۲۲ھ) پر شیخ خلیل احمد تحصیل علم کر رہے ہیں۔ ابھی ناکتخدا ہیں۔

بی بی کلیم فاطمہ (ولادت ۱۳۲۲ھ) دختر اول شیخ خلیل احمد عباسی کا عقد سید باسط علی

شاہ جہانپوری کے ساتھ ہوا یہ بیوہ بھی غیر برادری میں ہے۔ انکے ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔

بی بی مجیب فاطمہ (ولادت ۱۳۲۲ھ) دختر دوم شیخ خلیل احمد عباسی ہنوز ناکتخدا ہیں۔

شیخ شفیق احمد عباسی (ولادت ۱۲۰۱ھ) پر دوم شیخ جمیل الدین محکمہ ڈاک کی راجا

سرکاری میں ملازم ہیں۔ آج کل تلامذہ (راچو تانہ) میں متعین ہیں۔ انکو حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر

مذللہ سے بیعت ہے۔ انکے یکے بعد دیگرے دو عقد ہوئے۔ پہلا عقد چیمپور میں بی بی سیدہ خاتون

بنت شیخ رشید الدین علوی مخدوم زادہ کا گوری النسل (شجرہ نمبر ۶) کے ساتھ اور دوسرا عقد شاہجاپنوی
بی بی عزیز فاطمہ ہمشیرہ سید باسط علی دغوش شیخ خلیل احمد عباسی کے ساتھ ہوا۔ اس پونڈ کا شمار
غیر برادری میں ہے۔ زوجہ اول سے صرف ایک پسر لقیق احمد اور زوجہ دوم سے دو پسر عتیق احمد
ورقیق احمد ہوئے۔ زوجہ اول کی وفات جب پور میں ہوئی اور وہیں دفن ہوئیں۔

شیخ لقیق احمد عباسی (ولادت ۱۳۲۹ھ) و شیخ عتیق احمد عباسی (ولادت ۱۳۵۰ھ)
و شیخ رقیق احمد عباسی (ولادت ۱۳۶۱ھ) پسران شیخ شفیق احمد زیر تعلیم اور کم عمر ہیں۔
شیخ کمال الدین عباسی پسر دوم شیخ نہال الدین کا عقد بی بی شہزاد بنت شیخ صادق علی
عباسی (شجرہ نمبر ۶) کے ساتھ ہوا تین دختر مصاحب النساء و شہاب النساء و الیہا
اور ایک پسر شفیع الدین ہوئے۔

شیخ شفیع الدین عباسی (وفات ۱۲ محرم ۱۳۵۳ھ) پسر شیخ کمال الدین بہت نیک طبیعت
اور سادہ مزاج تھے۔ انھوں نے اپنے یتیم اور کم عمر بھانجا شیخ علی احمد حاجی کی (جبکا ذکر آگے
آتا ہے) اپنی اولاد کی طرح پرورش و پرداخت کی اور انھوں نے بھی انکی خوب خدمت کی۔ انکا
عقد بی بی ضمیر النساء (وفات ۵ محرم ۱۳۳۲ھ) بنت شیخ جلد محمد علوی (نظم ۶۲) کے ساتھ ہوا۔
ایک دختر ہوئی تھی جو چند روز زندہ نہ ہو کر فوت ہو گئی۔ اور کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ انکی وفات وطن میں
ہوئی اور اپنے باغ کی آرائشی میں دفن ہوئے جو پلو گلو اکی آبادی کے متصل ہے۔ انکی اہلیہ کی وفات
انکے سامنے ہو گئی تھی۔

بی بی مصاحب النساء (وفات ۱۳۱۱ھ) دختر اول شیخ کمال الدین عباسی کا عقد شیخ تقی علی
عباسی بن شیخ تقی علی (شجرہ نمبر ۶) کے ساتھ ہوا۔ یہ اپنے شوہر کی زوجہ سوم تھیں۔ انکی اولاد کا
ذکر اپنی جگہ پر آئیگا۔

بی بی شہاب النساء (وفات ۱۳۱۶ھ) دختر دوم شیخ کمال الدین عباسی کا عقد محمد
حافظ حسین الدین بن مولوی حسن الدین ملک زادہ (نظم ۱۶) کے ساتھ ہوا۔ یہ زوجہ اولیٰ

تھیں (شجرہ نمبر ۴ - الف دب) انکے ایک دختر مقیم النساء اور ایک پسر الہام الدین کے۔
یہ دختر بیٹا مقیم النساء تیرہ سال کی عمر میں ناکتھذ فوت ہوئیں۔ مولوی الہام الدین علوی
ولادت ۴ صفر ۳۲۸ھ وفات ۱۲ رجب ۳۳۵ھ) پسر بی بی شہاب النساء کو حضرت حافظ شاہ
علی اوزقلندرز سے بیعت تھی۔ اورنگ آباد دکن میں وکالت شروع کی تھی مرض دق میں
متلا ہو کر دکن آئے اور چند ماہ کی علالت کے بعد بتیس سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے
آبائی قبرستان موسوم بہ جناب مخدومہ کا خیرہ میں دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی شفق النساء
بنت مولوی سدید الدین علوی (شجرہ نمبر ۴ - الف دب) کے ساتھ ۲ ربیع الاول ۳۳۳ھ کو ہوا
ایک پسر ہوا تھا جو شیرخوارگی کے زمانہ میں فوت ہو گیا۔ انکی جوان عمر بیوہ کا عقد انی منشی
عبد القیوم بن منشی عبدالغفار صاحبی (دفن ۲۵ھ) کے ساتھ چار سال بعد ۱۳۳۵ھ میں ہوا۔ خدا اولاد
بی بی والیۃ النساء (وفات ۱۱ رجب ۳۳۳ھ) دختر سوم شیخ کمال الدین عباسی کا عقد
منشی مشرف احمد (وفات ۳ صفر ۳۳۵ھ) بن منشی محمد احمد حاجی دیوی لنسل (دفن ۱۶ھ) کے
ساتھ ہوا۔ ایک دختر عائشہ اور ایک پسر علی احمد ہوئے۔ ان میں سے بیٹا عائشہ نے
صغریٰ میں وفات پائی۔ منشی علی احمد حاجی (ولادت ۱۱ رمضان ۳۳۵ھ) پسر بی بی
والیۃ النساء کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندرز سے بیعت ہے۔ اپنے ماموں شیخ شفیع الدین
عباسی کے پرورش یافتہ اور گریاستہ ہیں۔ انکی متروکہ اور موقوفہ جائیداد کے متولی ہیں
حضرت پیر مرشد کے آستانہ شریف پر رہتے ہیں۔ ہنوز ناکتھذ ہیں۔

شیخ رحیم الدین عباسی (وفات ۱۲ صفر ۳۳۵ھ) پسر سوم شیخ نہال الدین بہت سیدھی سادی
طبیعت والے چھوٹے قد کے بزرگ تھے۔ زمانہ قیام وطن میں اپنے والد ماجد کی تبعیت میں مسجد
میں امامت کرتے تھے اور اوداد وظائف کے پابند تھے۔ انکا عقد بی بی راحت النساء بنت مولوی
محمد کبھی علوی ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ تقریباً انسی سال کی عمر میں وفات
پائی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکی اولیہ کی وفات انکے چند سال بعد ہوئی۔

شیخ امین علی عباسی (وفات ۱۶ ذیقعدہ ۱۲۲۶ھ) پسر سوم شیخ روح الامین خاں کو حضرت شاہ حمایت علی قلندر سے بیعت تھی بلسلہ ملازمت ہمیر پور میں تھے کہ برص تپ صفرادی وہیں وفات پائی اور دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی رعایت النساء بنت شیخ مغزالدین عباسی (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر رضی النساء اور دو پسر نظام علی تقی علی ہوئے۔

بی بی رضی النساء (وفات ۱۶ شعبان ۱۲۹۲ھ) بنت شیخ امین علی عباسی کا عقد انکی خالہ کے پسر شیخ محمد حسن علوی بن شیخ ثابت علی مخدوم زادہ (نفر منہ ۹) کے ساتھ ہوا۔ انکے دو دختر بدر النساء و کمال النساء اور تین پسر نیاز حسن و حامد حسن و محمود حسن ہوئے۔ مزید تفصیل نفحات نسیم میں ملاحظہ ہو۔

شیخ نظام علی عباسی (وفات ۹ جمادی الاولیٰ ۱۲۸۹ھ) پسر اول شیخ امین علی کا عقد انکی پھوپھی کی دختر بی بی بتول النساء (شجرہ نمبر ۱۵) بنت مولوی فضل الدین حیدر علوی (شجرہ نمبر ۱۰ الف) کے ساتھ ہوا۔ ان سے ایک دختر صاحب النساء اور دو پسر اسلم علی و ناظم علی ہوئے۔ اور ایک حرم مہمانہ حنا جان طوائف کے بطن سے بھی اولاد ہوئی جو کاکوری میں اب نہیں ہے۔ عقد بی بی صاحب النساء (وفات ۲ ربیع الاول ۱۲۹۶ھ) بنت شیخ نظام علی عباسی کا انکی پھوپھی کے پسر شیخ نیاز حسن علوی بن شیخ محمد حسن مخدوم زادہ (نفر منہ ۹) کے ساتھ ہوا۔ بی بی بی لالہ فوت ہوئیں۔

شیخ اسلم علی عباسی (وفات ۲۸ ذیقعدہ ۱۲۲۶ھ) پسر اول شیخ نظام علی اپنے دادا کے ساتھ ہمیر پور میں تھے۔ وہیں قبل بلوغ وفات پائی اور دفن ہوئے۔

شیخ ناظم علی عباسی (وفات ۱۳ ذی حجہ ۱۳۱۵ھ) پسر دوم شیخ نظام علی فرخ آباد میں ملازم رہے، آخر عمر میں وطن چلے آئے اور وہیں وفات پائی اور آباؤی قبرستان موسومہ کھٹلا میں دفن ہوئے۔ انکا عقد انکے چچا کی دختر بی بی وسیم النساء بنت شیخ تقی علی عباسی (شجرہ نمبر ۱۵) کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ان بی بی کی قبر اپنے شوہر کی قبر کے قریب ہے۔

شیخ تقی علی عباسی (وفات ۱۱۳۵ھ) پسر دوم شیخ امین علی کو حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ سے بیعت تھی۔ اسی سال کی عمر میں انکی وفات وطن میں ہوئی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی وحی النساء بنت شیخ کرامت علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ اور دوسرا عقد لکھنؤ میں شیخ ادگان محلہ مفتی گنج میں بی بی بنو بنت شیخ فدا علی خاں کے ساتھ ہوا۔ زوجہ اول سے ایک دختر وسم النساء اور ایک پسر الطاف علی اور زوجہ دوم سے تین دختر عارف النساء و آصف النساء و رفیق النساء اور ایک پسر تقی علی ہوئے۔ اور ایک حرم کے بطن سے ایک پسر فراست علی (وفات ۱۱۳۶ھ) ہوئے جو تقریباً نوے سال کی عمر میں لاؤلفوت ہوئے اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انھوں نے عقد نہیں کیا۔ یار باش اور دستکار تھے۔ تعزیر اور تپنگ وغیرہ خوب بناتے تھے۔

بی بی وسم النساء کو کھیتن بی بی (وفات رمضان ۱۱۳۵ھ) دختر اول شیخ تقی علی عباسی کو حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ سے بیعت تھی۔ بہت نیک طبیعت اور شفقت کرنے والی بی بی تھیں۔ انکا عقد انکے چچا کے پسر شیخ ناظم علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا جیسا اوپر مذکور ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ انھوں نے اپنے بھتیجے شیخ اشفاق علی بن شیخ لطاف علی کو اپنا بیٹا بنایا تھا۔

بی بی عارف النساء دختر دوم شیخ تقی علی عباسی کا عقد مولوی اکرام الدین حیدر علوی بن مولوی ممتاز الدین حیدر ملک زادہ (شجرہ نمبر ۱۶۰ الف) کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک پسر اعتماد الدین حیدر ہوئے۔ مولوی اعتماد الدین حیدر علوی (ولادت ۱۱۹۵ھ) وفات ۱۲۲۲ھ بمطابق بی بی عارف النساء کو حضرت عاقل شاہ علی انور قلندرؒ سے بیعت تھی۔ دراز قد اور منسا اور سنس کھتے تھے۔ محکمہ پولیس میں بعدہ سب انسپٹر ضلع پرتاب گڑھ میں متعین تھے۔ برص برقان قبل از سابق خاص پرتاب گڑھ میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ انکا عقد انکی پھوپھی کی دختر بی بی مبین النساء کو کھن

(وفات ۲۶ رمضان ۱۳۳۱ھ) شجرہ نبرہ الف) بنت منشی مقصود احمد جاجی کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی نے برص دق پر تاب گدھ میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئیں۔ انکو بھی حضرت حافظ شاہ علی اوزقلندر سے بیعت تھی۔ انکے چار دختر مکرمہ و ناظمہ و عاتقلہ و عائشہ اور تین پسر نجیب الدین حیدر و ارشاد الدین حیدر و انتصار الدین حیدر ہوئے۔ ان میں سے دختر اول بیٹا مکرمہ عرت اچھن لے صرف دس سال کی عمر میں وفات پائی۔

بی بی ناظمہ (وفات ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ) دختر دوم مولوی اعتماد الدین حیدر علوی کا عقد شیخ عبدالرحمن علوی بن شیخ عبدالرزاق ملک زادہ (شجرہ نبرہ) کے ساتھ ۱۹ ربیع الآخر ۱۳۳۵ھ کو ہوا اور اسی سال صرف تین ماہ بعد بیوہ ہو گئیں۔ یہ اپنے شہر کی زوجہ ثانیہ تھیں۔ ان کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر سے بیعت تھی۔ اپنے بھائی مولوی نجیب الدین حیدر کے ساتھ فچور میں تھیں۔ وہاں برص صفتیق لنفس انتقال ہوا۔ لاش کا کردی آئی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئی۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

بی بی عاتقلہ عرت اشمہ (ولادت ۱۸ جمادی الآخری ۱۳۳۳ھ) دختر سوم مولوی اعتماد الدین حیدر علوی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر سے بیعت ہے۔ انکا عقد اناؤ میں سید عبداللہ سید فتح اسد کرمانی (برادر سید اکرام اسد کرمانی اناوی شجرہ نبرہ) کے ساتھ ہوا۔ سید عبداللہ بنگال میں محکمہ ریلوے میں ملازم ہیں۔ انکے ایک پسر عرفان اللہ ہوا تھا جو صرف دو سال کی عمر میں فوت ہو گیا۔

بی بی عائشہ (ولادت ۲۵ شوال ۱۳۳۲ھ) دختر چہارم مولوی اعتماد الدین حیدر علوی کو حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر ناظمہ سے بیعت ہے۔ ابھی انکا عقد نہیں ہوا ہے۔

مولوی نجیب الدین حیدر علوی (ولادت ۱۳۳۲ھ وفات ۲۲ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ) پسر اول مولوی اعتماد الدین حیدر ملک زادہ کا دوسرا نام اعتضاد الدین حیدر تھا۔ ضلع فچور میں محکمہ پولیس میں پڑھ کر تھے۔ چند روز سے خود غلیل تھے کہ انکی بڑی بہن بی بی ناظمہ نے جو

انکے ساتھ فچور میں تھیں انتقال کیا۔ انکی لاش بیکر کا کوری آئے۔ یہاں حالت زیادہ خراب ہوئی اور دس روز بعد عین جوانی میں وفات پائی اور اپنے یہاں کے جدید قبرستان میں جو کھٹلا سے قریب ہے دفن ہوئے۔ انکی جوانمرگی کا اثر تمام خاندان نے محسوس کیا تاہم انکی موت قابل رشک ہوئی۔ اسکا واقعہ یہ ہے کہ جب لکھنؤ میڈیکل کالج سے یالوس ہو کر یہ کاکوری آئے تو بہت صرا کر کے حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ کو اپنے گھر پر بلایا اور انکے دست حق پرست پر بیعت کی۔ باوجود انتہائی کمزوری اور تقاہت کے کہ اٹھ بیٹھ نہیں سکتے تھے نامی ارکان توبہ واستغفار و تجدید ایمان کے بیٹے بیٹے ادا کئے اور صرف اودھ گھنٹہ بعد انکی روح پرواز کر گئی۔ اسی کو توبہ نصوح کہتے ہیں۔ انکا عقد نہیں ہوا۔

مولوی ارشاد الدین حیدر علوی (ولادت یکم صفر ۱۳۲۷ھ پسر دوم مولوی اعتماد الدین حیدر کو حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ سے بیعت ہے۔ سرکاری اسکول فچور میں جرم سازی کی تعلیم حاصل کی۔ آج کل لکھنؤ میں محکمہ یلوس میں ملازم ہیں۔ ابھی عقد نہیں ہوا ہے۔ مولوی انصوار الدین حیدر عرف شمشاد الدین علوی (ولادت ۹ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ) پسر سوم مولوی اعتماد الدین حیدر کو حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر مدظلہ سے بیعت ہے انگریزی میں انٹرنش تک پڑھا ہے۔ لکھنؤ میں موجودہ جنگ کے متعلقہ محکمہ فراہمی ترکاری وغیرہ میں ملازم ہیں۔ ابھی عقد نہیں ہوا ہے۔

بی بی آصف النساء (وفات ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ) دختر سوم شیخ تقی علی عباسی کا عقد موضع کتتری ضلع بیتا پور میں منشی تصدق حسین خاں زمیندار و نبردار کے ساتھ ہوا۔ انکے بلوس میں آگ لگی جبکہ صدمہ سے انکی وفات ہوئی۔ اسی زمانہ میں سنا گیا تھا کہ انکے شوہر کے بعض ورثا نے سحر کیا تھا جس سے یہ حادثہ پیش آیا۔ کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ بی بی رفیق النساء عرف چٹان (وفات ۱۷ صفر ۱۳۹۵ھ) دختر چہارم شیخ تقی علی عباسی کو حضرت حافظ شاہ علی حیدر قلندر سے بیعت تھی۔ انکا عقد انکی پھوپھی کے پسر شیخ حامد حسن

علوی ابن شیخ محمد حسن مخدوم زادہ (فقہ منہ) کے ساتھ ہوا۔ یہ لاولد فوت ہوئیں۔
 شیخ الطاف علی عباسی (ولادت ۲۶ محرم ۱۲۵۲ھ۔ وفات، جہادی الاوائے ۱۳۲۵ھ)
 پسر اول شیخ تقی علی کو حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ سے بیعت تھی۔ ریاست مانپارہ میں ملازم
 رہے اور جن خدمات کے صلہ میں آخر عمر میں پوری تنخواہ کی پیش پائی۔ نیک طبیعت اور ملنسار تھے
 مرثیہ خوانی کا شوق تھا۔ عاشورہ محرم کے دن اپنے محلہ کے تعزلیوں کے ساتھ مرثیہ بہت موثر انداز
 سے پڑھتے تھے۔ زہر باد کے مرض میں وفات پائی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد
 بی بی اقدار النساء (وفات، ارشوال ۱۳۳۳ھ) بنت بی بی نیر النساء (شجرہ نمبر ۴۲۔ الف) کیساتھ
 ہوا۔ دو دختر جو اقدار النساء اور زمین پسر اشفاق علی و ملطف علی ہوئے
 ان میں سے ظفر علی کم عمری میں ۱۳ ذی الحجہ ۱۲۹۹ھ کو فوت ہوئے۔

شیخ اشفاق علی عباسی (ولادت ۸ محرم ۱۳۰۲ھ وفات ۲۲ محرم ۱۳۵۱ھ)
 پسر اول شیخ الطاف علی کو حضرت حافظ شاہ علی نور قلندرؒ سے بیعت تھی۔ مختلف تعلقہ داران اور
 کی ریاستوں میں ملازمت کی۔ بہت سادہ مزاج و منکسر و دیانتدار و خوش عقیدہ تھے۔ بعارضہ
 در دصدر وطن میں دفعتاً وفات پائی اور اپنی والدہ کے پائیں دفن ہوئے۔ انکا عقد انکے
 ماموں مولوی صدر الدین علوی کی دختر بی بی جو ہر النساء (ولادت ۲۴ ارشوال ۱۲۹۲ھ شجرہ الف)
 کے ساتھ ہوا۔ بی بی بقید حیات ہیں۔ خوش مزاج و خوش اوقات و ملنسار ہیں۔ انکے کئی بچے
 بزبان شیر خوارگی فوت ہوئے صرف ایک پسر شفقت علی موجود ہیں۔

شیخ شفقت علی عباسی (ولادت ۱۱ رمضان ۱۳۳۳ھ) پسر شیخ اشفاق علی نے انگریزی
 میں انٹرنس تک تعلیم پائی۔ بچہ پال میں ملازم ہو گئے تھے لیکن اب وہو کی ناموافقت کی وجہ
 ملازمت ترک کر کے چلے آئے۔ اب کانپور میں فوجی دفتر (متعلقہ جنگ) میں ملازم ہیں انکا عقد
 ۱۳۶۳ھ کو بی بی واجدہ النساء بنت شیخ حسین علی عباسی (شجرہ ہذا) کیساتھ ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے
 شیخ ملطف علی عباسی (ولادت یکم شعبان ۱۲۸۵ھ وفات ۲ ربیع الآخر ۱۳۵۵ھ)

پسر دوم شیخ الطائف علی بہت خوش رو اور نیک نفس تھے۔ علم ادب سے ذوق اور شاعری کا مذاق رکھتے تھے۔ شہیم تخلص تھا۔ انکے کلام کا نمونہ ملاحظہ ہو۔

رباعی منت نہ کسی کی ہم اٹھائیں جو پائیں اُسے خدا سے پائیں
آگے غیروں کے جوڑنے سے پہلے ہی یہ ہاتھ ٹوٹ جائیں
دیگر۔ مانند حجاب ہو رہا ہوں، اور نقش بر آب ہو رہا ہوں،
زوروں پر شہیم ہے ضعیفی پیری کا شباب ہو رہا ہوں

عمر منہ دراز تک ریاست بھوپال میں ملازمت کی۔ وہیں سے وہم جگر اور سوسے تنفس کے امراض میں علیل ہو کر وطن آئے اور وفات پائی۔ آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد انکی خالہ کی دختر بی شتاق النساء (وفات رمضان ۱۳۶۲ھ) بنت شیخ ذکی علی خاں عباسی (شجرہ نمبر ۴) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی کو حضرت حافظ شاہ علی اوز قندر سے بیعت تھی۔ ان کی قبر ان کے شوہر کی قبر کے پاس ہے۔ انکے ایک دختر موتی تھی جو چند روز زندہ رہ کر فوت ہو گئی۔ اور کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

بی بی جواد النساء (ولادت ۵۸۵ھ رمضان ۱۱۷۲ھ وفات ۶۰۰ھ رجب الآخر ۱۲۰۲ھ) دختر اول شیخ الطائف علی عباسی نے بہت کمسنی میں حضرت شاہ تقی علی قندر سے بیعت کی۔ بڑی خوبیوں اور بڑے رکھ رکھاؤ والی طبیعت تھی۔ لکھنؤ میں اپنے فرزند کے پاس قیام تھا کہ اتفاق سے رات کے وقت لالین گرمی اور انکے ملبوس میں آگ لگی۔ تمام جسم جل گیا اور اس تکلیف میں ایک شبانہ روز تیار رہ کر فوت ہوئیں۔ لاش کا کوری آئی اور اپنے شوہر کے پہلو میں دفن ہوئیں۔ انکا عقد مولوی امتیاز الدین حیدر علوی (وفات ۱۲۰۲ھ رجب الاول ۱۲۰۲ھ) نبیہ بی بی سکونت (شجرہ نمبر الف) کے ساتھ ہوا۔ دو دختر نجم النساء و مراضی النساء اور دو پسر نظم الدین حیدر و صبیح الدین حیدر ہوئے۔ ان میں دونوں دختر کمسنی میں فوت ہو گئیں۔

مولوی نظم الدین حیدر علوی عرت مسجدی (ولادت ۱۲۰۲ھ رجب الاول ۱۲۰۲ھ) پسر اول بی بی

جو الادب کا نام انکا سنہ ولادت بتلاتا ہے۔ انکو حضرت حافظ شاہ علی ازرقندار سے بیعت ہے۔ انگریزی تعلیم میں بی اے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ اولاً سندیلہ میں کالت کی اور اب کئی سال سے لکھنؤ میں وکالت کرتے ہیں۔ بہت سنجیدہ و مہم در و مخلص ہیں۔ صبر و ضبط سے بھی متصف ہیں۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی قدیرہ بنت شیخ بہاء الدین حیدر عباسی (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ۱۳۲۰ھ میں اور دوسرا عقد بی بی عرابہ بنت مولیٰ منظور الدین علوی (شجرہ نمبر ۴) کے ساتھ ۱۳۲۲ھ میں ہوا۔ زوجہ اول سے دو دختر مسلمہ و مولنسہ اور ایک سپر نصیر الدین حیدر اور زوجہ دوم سے دو دختر عطیہ و رضیہ اور ایک سپر نظم الدین حیدر موجود ہیں۔

بی بی مسلمہ بانو عورت نجمہ خاتون عرت شدن (ولادت ۲۰ صفر ۱۳۳۱ھ) دختر اول مولوی نظم الدین حیدر علوی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر سے بیعت ہے۔ صابر و شاکر و مہم در و طبیعت ہیں۔ انکا عقد انکے اموں کے سپر شیخ رضا الدین احمد عباسی (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ۱۳۵۵ھ کو ہوا۔ عین جوانی میں پھر چھبیس سال عقد کے صرف دو سال بعد ہیہ ہو گئیں۔ اپنی کسین اور تیم دختر اتمہ الحسین عرت رضہ کی پرورش اور تعلیم و تربیت کر رہی ہیں۔ بی بی مولنسہ بانو عورت شبنم (ولادت ۲۹ رمضان ۱۳۳۳ھ) دختر دوم مولوی نظم الدین حیدر علوی کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر سے بیعت ہے۔ نیک طبیعت اور صبر و ضبط کر نبوالی ہیں۔ انکا عقد انکے والد کے خالہ زاد بھائی مولوی یقین الدین علوی بن بی بی اوداد النساء (شجرہ نمبر ۱) کیسے ۲۲ شوال ۱۳۵۶ھ کو ہوا۔ اولاد کی تفصیل مولوی یقین الدین کے نام کے تحت آئندہ سطور میں آئے گی۔

مولوی نصیر الدین حیدر علوی عرت نصیر (ولادت ۲۹ شوال ۱۳۳۳ھ) سپر اول مولوی نظم الدین حیدر کا انور الدین حیدر بھی نام ہے۔ انٹرنس پاس کیا۔ محکمہ فوج میں ملازم ہوئے اور آج کل الہ آباد چھاؤنی میں لفٹنٹ کے عہدہ پر مامور ہیں۔ ذہین اور تیز طبیعت ہیں۔

تقریباً ایک سال ہوا انھوں نے الہ آباد میں ایک عیسائی مدرسہ کے ساتھ عقد کیا ہے۔
مولوی نظم الدین حیدر علوی عرف عارف (ولادت ۲ محرم ۱۳۳۴ھ) پسر دوم مولوی
نظم الدین حیدر کا نا صر الدین حیدر بھی نام ہے۔ لکھنؤ میں زیر تعلیم ہیں۔

بی عطیہ بانو عرف شمو (ولادت ۲۹ محرم ۱۳۳۵ھ) اور بی رضیہ بانو عرف کشور (ولادت
۷ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ) دختران سوم و چہارم مولوی نظم الدین حیدر لکھنؤ میں مدرسہ تعلیم گاہ نسواں
میں محنت اور شوق سے تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ ابھی ناکتھا ہیں۔

مولوی صبیح الدین حیدر عرف تین (ولادت ۲ محرم ۱۳۱۶ھ وفات ۲ محرم ۱۳۳۳ھ)
پسر دوم بی بی جواد النساء صمدہ تک مرض دق میں مبتلا رہے۔ اپنے بھائی کے ساتھ سندلیہ
تھے۔ وہیں وفات پائی۔ لاش کا کوری آئی اور اپنے والد کے پائیں دفن ہوئے۔
ناکتھا رہے۔

بی بی اوتاد النساء عرف چھپن (ولادت ۳ جمادی الاول ۱۲۹۲ھ وفات ۸ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ)
دختر دوم شیخ الطاق علی عباسی کو حضرت شاہ علی اکبر قلندر سے بیعت تھی۔ بہت کم سخن مگر
بڑی محبت والی بی بی تھیں۔ مرض فاجعہ وفات ہوئی اور اپنے والدین کی قبروں کے
پائیں دفن ہوئیں۔ انکا عقد انکے ماموں مولوی صدر الدین ملک زادہ کے پسر اول مولوی
احسان الدین علوی (ولادت ۱۰ اشعبان ۱۲۹۲ھ وفات ۱۹ ذیحجہ ۱۳۳۵ھ شجرہ نمبر ۱۱۱) سے
کے ساتھ ہوا۔ اولاد میں دو دختر اور دو پسر خود رسال فوت ہوئے۔ اب ایک پسر
یقین الدین موجود ہیں۔

مولوی یقین الدین علوی (ولادت ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۲۱ھ) پسر بی بی اوتاد النساء کا قیصر الدین
بھی نام ہے۔ انکو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر سے بیعت ہے۔ رایت حیدر آباد کنیا
سرشتہ تعلیمات میں ملازم ہے۔ تیرہ چودہ سال کی کارکردگی کے بعد بصارت جاتی رہی۔

علاج مساجیر میں امکانی کوشش کی لیکن تقدیر نے یاوری نہ کی۔ بالآخر وظیفہ یاب ہو کر خاندان نشین ہیں۔ انکو عین جوانی میں محدود روکھ کر بہت قلق ہوتا ہے۔ انکا عقد انکے خالہ زاد بھائی مولوی نظم الدین حیدر علوی کی دختر دوم بی بی مونسہ (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر عین الدین (ولادت ۱۰۸۵ھ) اور دو دختر محسنہ عرف شہیدہ (ولادت ۱۰۸۶ھ) اور جمیدہ (ولادت ۱۰۸۷ھ) منفر ۱۲۶۲ھ) موجود ہیں اور ایک پسر معین الدین (ولادت ۱۰۸۸ھ) الفطر ۱۳۶۱ھ) ہوا تھا جو صرف دو ماہ زندہ رہ کر فوت ہو گیا۔

شیخ نقی علی عباسی (وفات ۱۲۶۱ھ) جادی الاولیٰ ۱۳۲۵ھ) پسر دوم شیخ تقی علی عرصہ دراز تک ریاست اودے پور میں ملازم ہے۔ آخر عمر میں وطن میں قتل قیام کیا حضرت حافظ شاہ علی نور قلندر سے بیعت تھی تقریباً انسی سال کی عمر میں وفات پائی اور آبائی قبرستان میں دفن ہوئے، انکے تین عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی احسن النساء بنت مولوی صلاح الدین احمد عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا جو لاولد فوت ہوئیں۔ دوسرا عقد بی بی ظہیر النساء (وفات ۱۲۹۹ھ) بنت مولوی لمعان الحق انصاری فرنگی محل (علما ۱۶۹ھ) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی بھی لاولد فوت ہوئیں تیسرا عقد بی بی صاحبہ النساء (وفات ۱۳۳۵ھ) بنت شیخ کمال الدین عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اسے ایک دختر توصیف النساء اور دو پسر یسین علی و حسین علی ہوئے۔

بی بی توصیف النساء عرف بلاقن (وفات ۱۲۶۱ھ) جادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ) بنت شیخ نقی علی عباسی کا عقد شیخ محمد شفیع علوی بن شیخ عبد السمیع مخدوم زادہ (نفر ۱۱ھ) کے ساتھ ہوا۔ یہ اپنے شوہر کی زبردست بیمار تھیں۔ مرض دق میں عین جوانی میں وفات پائی۔ انکے ایک دختر مکرئیہ تھیں جنکا عقد شیخ حکیم احمد علوی عرف میر نذر علی در دکا کوری کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کیلئے نفحات النیسیم ۵۰ ملاحظہ ہو۔

شیخ یسین علی عباسی (ولادت ۱۳۳۵ھ) وفات ۱۳۶۱ھ) جادی الاولیٰ ۱۳۲۵ھ) پسر اول شیخ نقی علی نے انگریزی تعلیم میں انٹرنس پاس کیا۔ دفتر کلکٹری گھنوی میں کئی سال ملازمت کی۔ چونکہ

انکے اور انکے چھوٹے بھائی کے خسر شیخ مسعود حسن بن شیخ محمود حسن علوی کے خاندان میں اولاد کو
 ہیں کوئی باقی نہیں رہا تھا اسلئے ان دونوں بھائیوں نے سسرالی مکان واقع محلہ کڑہ میں سکونت
 اختیار کی۔ نکاح کے صرف پانچ سال بعد مرض قیامت پڑا کہ وفات پائی اور آبائی قبرستان میں دفن
 ہوئے۔ بہت نیک اور منکسر مزاج تھے۔ انکا عقد بی بی منظور النساء عرف بازو (ولادت ۱۳۱۹ھ)
 بنت شیخ مسعود حسن علوی (دفن ۹۰ھ) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی بقید حیات ہیں۔ ان کے ایک پسر
 تحسین علی ہوئے۔

شیخ تحسین علی عباسی (ولادت شوال ۱۳۴۲ھ) پسر شیخ حسین علی تحصیل علم کر رہے ہیں۔
 شیخ حسین علی عباسی (ولادت ۱۳۴۲ھ) پسر دم شیخ نقی علی نے انگریزی تعلیم میں انٹرنس
 تک بڑھا۔ لکھنؤ ڈسٹرکٹ بورڈ کے دفتر میں ملازم ہیں۔ انکا عقد بی بی مشکور النساء عرف چھٹن
 (ولادت ۱۳۴۲ھ) بنت شیخ مسعود حسن علوی (دفن ۹۰ھ) کیساتھ ہوا ایک دختر و اجد النساء اور
 ایک پسرین علی موجود ہیں۔

بی بی واجد النساء (ولادت ۱۳۴۲ھ) بنت شیخ حسین علی عباسی کا عقد، از دیچہ ۱۳۴۳ھ
 کو انکے بنی امام میں شیخ شفقت علی عباسی بن اشفاق علی (شجرہ نمبر ۷) کے ساتھ ہوا۔
 شیخ متین علی عباسی (ولادت ۱۳۵۶ھ) پسر شیخ حسین علی ابھی زیر تعلیم ہیں۔



شجرہ نمبر ۱

شیخ غلام محمد عباسی پسر سوم قاضی مسعود عباسی (شجرہ نمبر ۱)

شیخ غلام محمد عباسی عرف غلامی (وفات ۱۰۸۸ھ) پسر سوم قاضی مسعود عباسی کے ایک پسر عبد الغنی ہوئے۔

شیخ عبد الغنی عباسی پسر شیخ غلام محمد کا عقد محمد بن شیخ سعدی صدیقی کا کوری کے خاندان میں شیخ محمد صادق کی دختر کے ساتھ ہوا۔ بی بی بی شیخ غلام محی الدین ازباز قاضی بایزید عباسی (شجرہ نمبر ۱۲) کی نواسی تھیں۔ ان کے ایک پسر محمد امین ہوئے۔

شیخ محمد امین عباسی پسر شیخ عبد الغنی کا عقد لکھنؤ میں شیخ فرحت اللہ کی دختر کے ساتھ ہوا۔ ان کے ایک دختر امۃ الرسول اور دو پسر کرامت اللہ و عبد الواجد ہوئے۔

بی بی امۃ الرسول بنت شیخ محمد امین عباسی کا عقد قاضی عظیم الدین عباسی (شجرہ نمبر ۱۱) کیساتھ ہوا۔ ان کی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔

شیخ کرامت اللہ خاں عباسی (وفات ۱۲۱۱ھ) پسر اول شیخ محمد امین فارغ التحصیل ہونے کے بعد بہت اقبال مند اور دولت مند ہوئے۔ بادشاہ وقت کے دربار سے خان کے خطاب سے سرفراز ہوئے۔ زمانہ شاہی میں گورکھپور میں فوجدار اور کوٹریا کا سکچ ضلع ایٹھ میں چکدار رہے۔ گرو شاہیں بہت بہادر اور اخوند احمد علی کسمٹوی کے بھی شریک کار اور رفیق معتمد تھے۔ بہت شان و شکوہ سے بسر کی اور دجاہت و خوش خلاتی اور نیا ضی میں متنازع تھے یہ تیموں اور بیواؤں اور مسکینوں کی امداد بہت بھرپور سے کرتے تھے۔ ان کے وطن کی خدمت کرنے کے لئے ہمہ وقت مستعد اور کوشاں رہتے تھے ان کا نام نہادہ محلہ موسوم بہ احاطہ کرامت اللہ خاں غالباً وہی موقع ہے جس میں عباسیان کا کوری

کے مورث اعلیٰ قاضی شیخ کلاں عباسی قاضی اول قصبہ کا کوری نے یہاں آکر سکونت اختیار کی اور بعدہ انکی نسل حسب ضرورت اپنے اپنے جداگانہ مکانات متصلہ اراضیات میں بناتی رہی۔ احاطہ مذکورہ میں انکی بنا کردہ مسجد اب بھی موجود ہے چسپریہ قطعہ تاریخ کندہ کیا ہوا ہے ۵

پے عبادت آل خاقی زمیں دریاں بساخت خانہ خدایوں کرامت خاں
بسولے ہر یکے ازاں میں بیابان بلند بگفت ہاتھ غیبی صلوة زود بخواں

اس تاریخ کے پاس ہی محل محمد مہار کے الفاظ کندہ ہیں۔ انکا بنایا ہوا مسکن مکان گر گیا اور اب اسکا نشان بھی نہیں باقی ہے۔ اس مکان کے متصل کچھ طرف انکے پوتے شیخ احمد علی خاں کا تعمیر کردہ مکان موجود ہے۔ خلق اللہ کی نفع رسانی کے لئے انھوں نے متفرق مقامات پر متعدد کنوئیں بنوائیں۔ انکو حضرت شاہ شاکر اللہ سند دہلوی سے بیعت تھی۔ اپنے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ کی بدولت عوام انکو دلی اللہ مانتے تھے۔ کوڑیا کا گنج کے قیام کے زمانہ میں بعارضہ در شکم دفعتاً ذات پائی اور وہیں سپرد زمین ہوئے کچھ عرصہ بعد انکی لاش وہاں سے کا کوری لائی گئی اور انکے زرخیز باغ موسومہ پڑا باغ میں جو انکی مسجد سے تقریباً تین چار سو قدم کے فاصلہ پر قصبہ کی آبادی کے اتر جانب واقع ہے دفن کی گئی۔ قبر پر سقف مسری ہے جسکے گرد حلیہ بنا ہوا ہے۔ مسہری پر یہ قطعہ تاریخ کندہ کیا ہوا ہے ۵

جو شد ز عالم فانی مقیم باغ جناں کریم و حاتم دوراں کرامت الدخاں
محب ذات علی بود در زمان حیات وصال ذات علی گشت سال حلت آل

کا گنج میں بھی انکی قبر قائم رکھی گئی ہے اور وہاں کے باشندگان اب تک وہاں نشیں مانتے اور چڑھا دیا جڑھاتے اور عرس کرتے ہیں۔ انکا عقد بی بی رحیمہ بنت شیخ غلام سرور از نبار قاضی محمدی عباسی (شجرہ نمبر ۲) کے ساتھ ہوا۔ اولاد میں چھ دختر خدین و کرامت النساء و فلاح النساء

۵۔ محل محمد مہار یعنی وہی تھے جنھوں نے حضرت عارف باہد شاہ محمد کاظم قلندر کا مقبرہ اور حکیم شریفہ کاظمیہ کی مسجد چند سال

بعد بنائے۔ یہ حضرت موصوف العبد کے در تھے۔ انکا نام اُس مقبرہ کے قطعہ تاریخ میں بھی مذکور ہے

دیکھئے و لطف النساء اور ایک اور (جو سب بڑی تھیں ان کا نام نہیں معلوم ہو سکا اور ایک پسر فضل علی بن
دختر اول جب کا نام نہیں معلوم ہو سکا اور بی بی چند کن دختر دوم شیخ کرامت اسد خاں
عباسی کے عقد یکے بعد دیگرے حافظ غلام مجتبیٰ ابن حافظ شیخ عزیز اللہ مخدوم زادہ (الف
۹۲) کے ساتھ ہوئے۔ زوجہ اولے سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ زوجہ ثانیہ کی اولاد میں
اقبال اسد افراد ہوئے تفصیل نفحات النسیم میں ملاحظہ ہو۔

بی بی کرامت النساء دختر سوم شیخ کرامت اسد خاں عباسی کا عقد کھٹو میں شیخ رحمت اللہ
کے ساتھ ہوا۔

بی بی قلاحت النساء دختر چہارم شیخ کرامت اسد خاں عباسی کا عقد بھی کھٹو میں شیخ
ہدایت اسد کے ساتھ ہوا۔ ان دونوں بیویوں کی اولاد سے قرابت کی تجدید نہیں ہوئی اسلئے
مزید تفصیلات بھی نہیں دریافت ہو سکے۔

بی بی سیکمنہ دختر پنجم شیخ کرامت اسد خاں عباسی کا عقد انکے چچا کے پسر شیخ غلام مرتضیٰ ابن
شیخ عبدالواجد عباسی (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کا ذکر اپنی جگہ پر آئیگا۔

بی بی لطف النساء دختر ششم شیخ کرامت اسد خاں عباسی کا عقد شیخ حسام الدین ابن
شیخ غریب اسد عباسی (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر بیان ہو چکی۔

شیخ فضل علی عباسی (وفات ۱۰۵۵ھ) اجمادی الاولیٰ ۱۲۵۷ھ) پسر شیخ کرامت اسد خاں

عباسی خانہ نشین رہے اور اپنے والد ماجد کی تشریف آوری پر بغراغت بسر کی۔ انکے دو عہد

یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی مومنہ بنت شیخ ارمات علی عباسی (شجرہ نمبر ۶) کے ساتھ

ہوا۔ یہ بی بی لا ولد فوت ہوئیں۔ دوسرا عقد سندیلہ میں راج بی بی بنت چودھری مبارک علی کیساتھ

ہوا۔ ان سے دو دختر امید النساء و نظام النساء اور دو پسر احمد علی و حسین علی ہوئے۔

بی بی امید النساء دختر اول شیخ فضل علی عباسی کا عقد شیخ محمد عیوض ابن شیخ ہدایت اللہ

عون مہامیاں ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک خرمسج النساء ہوئیں جو اکثراً فوت ہوئیں
بی بی نظام النساء (وفات ۱۲۳۱ھ) دختر دوم شیخ فضل علی عباسی کا عقد ان کی
بھوپھی بی بی چندین کے سپر حافظ عزیز حسن ابن حافظ غلام مجتبیٰ مخدوم زادہ کے ساتھ ہوا۔
اور صاحب اولاد ہوئیں جس کی تفصیل کے لئے نفع ۹۵ ملاحظہ ہو۔

شیخ احمد علی خاں عباسی (وفات ۳۱ شوال ۱۲۹۱ھ) پسر اول شیخ فضل علی نے تحصیل علم کرنے
کے بعد وکالت کا امتحان پاس کیا اور کاپور میں بہت نیک نام اور کامیاب کیل ہوئے۔ بہت
سیر حشیم دنیا ض و کتبہ پرور تھے۔ اپنے آبائی مکان کے متصل کچھ طرف بہت وسیع دیوار خاندان تعمیر
کیا جو اب بطور زنانہ مکان کے مشغول ہے۔ اپنے دادا کے مقبرہ کے پاس بڑے باغ میں انار کے کڑواں
بنوایا۔ چونکہ بٹھور کے راجہ نانائزائن راؤ مرہٹہ پیشوا سے دوستی اور مراسم تھے اسلئے زمانہ غدر
۱۸۵۷ء میں انکا شمار بھی باغیوں ہوا اور سرکار انگریزی سے ان کو پھانسی دے جانے کا حکم ہو گیا
یہ روپوش تھے اور پولیس انکی تلاش میں تھی مگر اپنے پیرو مرشد کی توجہ اور رعایت سے صاف بچ گئے
اور الزام بغاوت سے بالکل بری قرار پائے۔ حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ کے مرید اور انکے خلع
اصغر حضرت شاہ تقی علی قلندرؒ کے نظریافتہ تھے۔ خلوص و عقیدت میں بہت سچے تھے۔ اپنے
پیرو مرشد کے مزار پر بہت خوبصورت اور شاندار مقبرہ بنایا اور دونوں مرشد زادگان حضرت شاہ
حیدر علی قلندرؒ و حضرت شاہ تقی علی قلندرؒ کے فرارات پر مقبرہ مذکورہ کے متصل علیحدہ علیحدہ قبے
بنوائے۔ وطن میں وفات پائی اور حضرت شاہ تقی علی قلندرؒ کے قبہ کے متصل پورب طرف دفن
ہوئے۔ انکا عقد سندلیہ میں بی بی صاحب بندی (وفات ۲۲ رمضان ۱۲۸۲ھ) بنت چودھری
کلمیاں کے ساتھ ہوا۔ تین دختر حسب النساء و ولی النساء و وصی النساء ہوئیں۔

بی بی حبیب النساء (وفات ۲۸ صفر ۱۲۸۵ھ) دختر اول شیخ احمد علی خاں عباسی کا عقد
منشی عبدالحیٰ عرشی ابن شیخ رسول بخش ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک سپر عبد القیوم اور

ایک دختر امین النساء ہوئے۔ انکے متعلق مزید تفصیل ضمیمہ نمبر ۱ میں ملاحظہ ہو۔
 بی بی ولی النساء دختر دوم شیخ احمد علی خاں عباسی کا عقد حافظ علیہ حفظ ابن شیخ اکبر علی
 مقدم زادہ (نعم مشہور) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر وسم النساء اور ایک پسر جکا عرف منہتی
 تھا ہوئے۔ یہ پسر کم عمری میں ناکتھ فوت ہوئے۔ بی بی وسم النساء (وفات ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ)
 دختر بی بی ولی النساء کا عقد مولوی وسم الدین ابن مولوی سلطان الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا
 انکے متعلق مزید تفصیل ضمیمہ نمبر ۱ میں ملاحظہ ہو۔

بی بی وحی النساء (وفات ۱۵ شوال ۱۳۱۵ھ) دختر سوم شیخ احمد علی خاں عباسی کا عقد انکے
 بنی عم شیخ حسن علی ابن شیخ حسین علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہو گیا مگر کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ان
 سب بیبیوں کی قبریں انکے آبائی قبرستان میں ہیں۔

شیخ حسین علی عباسی (وفات ۳ شوال ۱۳۱۳ھ) پسر دوم شیخ فضل علی خان نیشن رہت
 اور اپنے آبائی جائیداد پر بغاغت بسر کی۔ انکا عقد نصیب امیٹھی میں بی بی امتیاز النساء (وفات غرہ
 رمضان ۱۳۱۵ھ) بنت شیخ ر ذوق علی کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک پسر حسن علی ہوئے۔
 شیخ حسن علی عباسی (وفات ۱۳۲۲ھ) پسر شیخ حسین علی نے اپنے چچا کے تعمیر کردہ دواخانہ
 کے متصل اتر طرف مرادہ نشست کے لئے کمرہ وغیرہ بنوایا۔ اسکے سامنے صحن محاکم کرنے سے ایک ٹیڑھ
 کی شکل نکلائی۔ دیرانخانہ کے پیش دروازہ سبیل کے لئے ایک برج بنوایا۔ یہ سبیل انکے چچا نے
 جاری کی تھی جواب بھی حسب معمول آٹھویں محرم کو بہ نیت نذر حضرت شہید دشت کربلا رکھی جاتی ہے
 انکی قبر آبائی قبرستان میں شیخ کرامت الدغاں کے مقبرہ کے پاس ہے۔ انکا عقد حبیبانہ ذکر ہو چکا کہ
 انکے چچا شیخ احمد علی خاں عباسی کی دختر بی بی وحی النساء کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ عبد الواجد عباسی پسر دوم شیخ محمد ابن کے یکے بعد دیگرے دو عقد ہوئے۔ پہلا عقد
 سند میں مولوی احمد علی (سہیر زادہ ملا محمد اسد ندوی) کی دختر کے ساتھ اور دوسرا عقد خیر آباد میں

بی بی جمیعت عفت ربکین بنت شیخ عزیز اللہ قدوائی کے ساتھ ہوا۔ زوجہ اولیٰ سے ایک دختر بی بی نسا اور زوجہ ثانیہ سے تین دختر قطب النساء و رعایت النساء و زبدۃ النساء اور چھ پسر غلام مرتضیٰ و غلام مصطفیٰ و غنی احمد و ظہور احمد و احمد علی و مقصود علی ہوئے۔

بی بی نسا دختر اول شیخ عبدالواجد عباسی کا عقد لکھنؤ میں شیخ غلام محی الدین کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر مومن علی و منصور علی ہوئے۔ یہ دونوں صاحب اولاد تھے۔

بی بی قطب النساء دختر دوم شیخ عبدالواجد عباسی کا عقد موضع کھنولی پر گنہ دیوہ میں شیخ علی احمد ابن شیخ قدرت علی کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر رسول بخش و معز الدین ہوئے۔ یہ دونوں بھی صاحب اولاد تھے۔ شیخ رسول بخش کی دختر بی بی غفور النساء کا عقد بی بی قطب النساء کے بھانجے شیخ عبدالرزاق ابن شیخ حاتم علی ملک زادہ (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ یہ زوجہ اولیٰ تھیں۔ لا اولد فوت ہوئیں۔

بی بی رعایت النساء دختر سوم شیخ عبدالواجد عباسی کا عقد شیخ حاتم علی ابن شیخ ہدایت ملک زادہ (زادہ شیخ غلام سرور عباسی شجرہ نمبر ۲) کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر عبدالرزاق و محمد رضا اور پانچ دختر ریاض النساء و فیاض النساء و خلیق النساء و سرفراز النساء و زیب النساء ہوئے۔ شیخ عبدالرزاق پسر اول بی بی رعایت النساء کا پہلا عقد جیسا مذکور ہوا انکی خالی بی بی تطب النساء کی پوتی کے ساتھ ہوا مگر ان زوجہ سے اولاد نہیں ہوئی۔ دوسرا عقد موضع سولی ضلع بارہ بنگی میں بی بی رزاقا کے ساتھ ہوا۔ دو دختر شافیه و سمیعہ النساء اور ایک پسر عبدالرحمن ہوئے۔ مزید حال منب نامہ ملک زادگان میں ملاحظہ ہو۔

شیخ محمد رضا پسر دوم بی بی رعایت النساء کا عقد بی بی ظہیر النساء بنت غشی رسول بخش ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لیے ضمیمہ نمبر ملاحظہ ہو۔

بی بی ریاض النساء دختر اول بی بی رعایت النساء کا عقد شیخ مظہر علی ابن شیخ زین الدین عباسی (شجرہ نمبر ۲) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کا تذکرہ ہو چکا۔

بی بی فیاض النساء دھرم بی بی رعایت النساء کا عقد شیخ علی حسن ابن شیخ حمایت اللہ (۱) کے
بی بی مراد النساء بنت شیخ غلام سرور عباسی شجرہ نمبر ۲ کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک دختر
بی بی وصلۃ النساء ہوئیں جن کا عقد انکی خالہ بی بی سرخاز النساء کے پیر شیخ منظر علی علوی کے
ساتھ ہوا۔ اولاد انکے تحت مذکور ہوگی۔

بی بی خلیق النساء دھرم بی بی رعایت النساء کا عقد سندیلہ میں چودھری علی رضا عثمانی
ابن چودھری عبد الصمد کے ساتھ ہوا چونکہ انکی اولاد سے کاکوری میں قرابت کی تجدید برابر
ہوتی رہی ہے اسلئے بمقابلہ دیگر دختریں اولاد کے کسی قدر مفصل لکھا جاتا ہے۔ انکے چار دختر
طفیل النساء و شریف النساء و محمود النساء و لطیف النساء ہوئیں۔

بی بی طفیل النساء دھرم اول چودھری علی رضا سندیلوی کا عقد انانویس چودھری عبد الباقی کے
ساتھ ہوا۔ سندیلہ میں قیام ہے وہیں شاد و آباد صاحب اولاد ہیں۔

بی بی شریف النساء دھرم چودھری علی رضا سندیلوی کا عقد گریٹوئیں مولوی محمد رضا
فاروقی کے ساتھ ہوا۔ انکے چار پسر عزیز احمد و عبد العزیز و نبی احمد و عالم رضا ہوئے۔
مولوی عزیز احمد فاروقی سندیلوی (وفات ۱۳۳۵ھ) پسر اول مولوی محمد رضا کا عقد کاکوری
میں بی بی صلحۃ النساء بنت مولوی شاہ عصیم الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد
نہیں ہوئی۔ یہ بیوہ بی بی بقید حیات ہیں۔ کاکوری میں قیام ہے۔

مولوی عبد العزیز فاروقی سندیلوی پسر دوم مولوی محمد رضا کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے
پہلا عقد بی بی سیدۃ النساء دختر شیخ عبد الصمد عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ یہ
بی بی لا ولہ فوت ہوئیں۔ دوسرا عقد بی بی وقار النساء بنت شیخ امیر حسن عباسی (شجرہ ہذا)
کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک دختر رفیق النساء ہوئیں جن کا عقد گریٹوئیں شیخ ناظر حسین تعلقدار

لے مولوی محمد رضا کا اصلی وطن گریٹوئیں میں تھا۔ یہ شیخ فاروقی اور حضرت محبوب الہی کے خلیفہ مولانا

بارک اولیاء اور قاضی بارک شاہ سلم کی اولاد میں تھے۔

کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی عین جوانی میں بیوہ ہوئیں اور ۱۳۲۷ھ میں فوت ہو گئیں۔ انکی اولاد کا قیام اپنے دادھیال گریا میں ہے۔

مولوی نبی احمد فاروقی سندیلوی (ولادت شعبان ۱۲۹۷ھ) پسر سوم مولوی محمد رضا فاروقی خطا خان بہادر سے سرزاز ہیں۔ انھوں نے محکمہ پولیس کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ سے نیشن لی۔ فی الحال ریاست چرکھاری (بندیل کھنڈ) میں انسپکٹر جنرل پولیس و سائر کے معزز عہدہ پر ممتاز ہیں۔ علم دوست اور صاحب تصانیف ہیں۔ کنبہ پروری اور حشیم پوشی کے اوصاف سے متصف ہیں۔ حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر سے بیعت ہے۔ اگرچہ آبائی مکان وغیرہ سندیل میں موجود و برقرار ہے اور انکے بھائیوں نے وہیں کی سکونت قائم رکھی ہے تاہم انھوں نے بذات خود کاکوری کو ایک گوند وطن بنالیا ہے۔ چنانچہ یہ خود اور انکے متعلقین جب اپنے اپنے مقصد سے وطن آتے ہیں تو مشیر کاکوری میں قیام کرتے ہیں۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے کاکوری میں پہلا عقد انکی خالہ کی دختر بی بی ہاجرہ بنت شیخ اکبر علی عباسی (شجرہ نمبر ۷) کے ساتھ اور دوسرا عقد بی بی شفیق النساء (بیوہ مولوی سعید الدین ملک زادہ) بنت مولوی سدید الدین ملک زادہ (شجرہ نمبر ۷) کے ساتھ ہوا۔ زوجہ اولے سے تین پسر نقی احمد تقی احمد وصی احمد اور زوجہ ثانیہ سے دو پسر رفیق احمد و شفیق احمد اور ایک دختر نکمت فاطمہ ہوئے۔

نشی نقی احمد فاروقی پسر اول مولوی نبی احمد صرف چودہ پندرہ سال کی عمر میں ناکتھان فوجی نشی نقی احمد عرف شہاب الدین احمد فاروقی ولادت ۱۳۳۲ھ (ربیع الآخر ۱۳۳۲ھ) پسر اول مولوی نبی احمد نے انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے بعد محکمہ جہاز رانی کا امتحان پاس کیا اور اب لفٹنٹ کے عہدہ پر ممتاز ہیں۔ انکا عقد بی بی افسر النساء بنت مولوی شمیم الدین علوی ضمیمہ کے ساتھ ۱۳۶۱ھ میں ہوا۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔

حافظ وصی احمد ولادت ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۳۳ھ (پسر سوم مولوی نبی احمد نے کلام اللہ شریف حفظ کیا اور انگریزی تعلیم بی بی لے کے امتحان کیلئے تیاری کر رہے ہیں۔ ہنوز ناکتھان میں۔

رفیق احمد عرف غاغان (ولادت ۳۴۵ھ) شفیق احمد عرف سلمان (ولادت ۳۵۲ھ)
پسران چارم و پنجم مولوی بنی احمد اور ثلثا نگہمت فاطمہ (ولادت ۳۴۵ھ) دختر مولوی بنی احمد
تحصیل علم کر رہے ہیں۔

مولوی عالم رضا سندیلوی پسر چارم مولوی محمد رضا فاروقی کا عقد اول بھوپال میں بی بی نصیر
بنت مولوی حکیم سید اعظم حسین (ازاد لادخان بہادر شیخ الزماں سید حکیم عبدالقادر عرف بقار
خان سندیلوی) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر عاصم رضا موجود ہیں جو ابھی ناکتخا ہیں عقد
دوم گویا سونویں ہوا۔ ان سب کا قیام سندیلوہ میں ہے۔

بی بی محمود النساء دختر سوم چودھری علی رضا سندیلوی کا عقد شیخ عبدالصمد عباسی ابن شیخ
ظہور احمد (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد کا ذکر اپنی جگہ پر آئیگا۔

بی بی لطیف النساء دختر چارم چودھری علی رضا سندیلوی کا عقد انکی خالہ کے پسر شیخ اکبر
عباسی بن شیخ منظر علی (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا۔ اولاد نہ ہو چکی۔

بی بی سرفراز النساء دختر چارم بی بی رعایت النساء کا عقد شیخ ظہور علی ابن شیخ بنی بخش
ملک زادہ (محلہ جزیہ گدھی) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر منظر علی اور دو دختر حور النساء
و کبیر النساء ہوئے۔

بی بی حور النساء دختر اول بی بی سرفراز النساء کا عقد گویا سونویں شیخ فرزند حسین کے ساتھ
ہوا۔ اولاد فوت ہوئیں۔

بی بی کبیر النساء دختر دوم بی بی سرفراز النساء کا عقد لکھنؤ میں مولوی حسام الحق (علامہ ۱۵۵)
زرنگی محلی کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر بی بی نصیر النساء ہوئیں۔ یہ بی بی بہت شفقت کرنیوالی
اور دلنسا رہیں کبھی کبھی کا گوری آیا کرتی ہیں۔ انکا عقد انکے چچا کے پسر مولوی حکیم حافظ نصیر الحق
(علامہ ۱۹۳) زرنگی محلی کے ساتھ ہوا۔ انکے تین دختر مشیر النساء و ضمیر النساء و حنیہ ہوئیں۔
دختر اول بی بی مشیر النساء کا عقد مولوی مفتی عبدالقادر انصاری (علامہ ۱۲۶) زرنگی محلی

کے ساتھ ہوا۔ اولاد ہوئی مگر کوئی زندہ نہیں رہی۔
دختر دم بی بی ضمیر النساء کا عقد نشی علی اختر عباسی ابن شیخ شیدا علی (شجرہ نمبر ۱۵) کے ساتھ
ہوا۔ اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔

دختر سوم بی بی حسینہ کا عقد مولوی فرید الدین انصاری (علامہ ۱۶۴) فرنگی علی کے ساتھ ہوا
یہ بی بی عین جوانی میں لا ولد فوت ہوئیں۔

شیخ منظر علی علوی غوث جی میاں سپری بی سرفراز النساء کا عقد حبیباً اور مذکور ہو چکا ہے
انکی خالہ کی دختر بی بی وصلۃ النساء (شجرہ نمبر ۱۶) کے ساتھ ہوا۔ انکے تین پسر عشق حسن
محبوب حسن و محمود حسن ہوئے۔ نشی عشق حسن علوی دمشقی حکیم محبوب حسن علوی پرن
اول دوم شیخ منظر علی لا ولد فوت ہوئے۔ دمشقی محمود حسن علوی پسر سوم شیخ منظر علی کے
دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی مصباح النساء (شجرہ نمبر ۱۷) بنت سیدہ حسین
ابن بی بی زبدۃ النساء (شجرہ نمبر ۱۸) کے ساتھ ہوا۔ ان سے ایک دختر انوار النساء (ولادت
۱۳۱۹ھ) ہوئیں جس کا عقد مولوی شمیم الدین علوی بن مولوی دیم الدین ملک زادہ
(ضمیمہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہے۔ دمشقی محمود حسن کے زوجہ دوم سے
دو دختر شمس النساء و صغیرہ ہوئیں۔

بی بی شمس النساء کا عقد شیخ مسعود احمد عباسی ابن شیخ امیر حسن (شجرہ نمبر ۱۹) کے ساتھ ہوا۔
انکی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہے۔

بی بی صغیرہ کا عقد مولوی جمیل الدین ابن مولوی سدید الدین (شجرہ نمبر ۲۰) کے ساتھ ہوا
یہ لا ولد فوت ہوئیں۔

بی بی زریب النساء دختر پنجم بی بی رعایت النساء کا عقد انکی خالہ بی بی زبدۃ النساء کے پسر
سید عابد حسین (شجرہ نمبر ۲۱) ابن سید طالب حسین بھجوری کیساتھ ہوا۔ انکے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔
بی بی زبدۃ النساء (ولادت ۱۲۸۸ھ) دختر چہارم شیخ عبدالواحد عباسی کا عقد

تصہ یحزین سید طالب حسین ابن سید محمد ابراہیم کے ساتھ ہوا۔ سید طالب حسین نے کاکوری میں سکونت اختیار کی۔ اب انکی اولاد کاکوری ہی کی جاتی ہے۔ انکے دو دختر حمید النساء و مامون النساء اور چار پسر عابد حسین و باقر حسین و صادق حسین و حامد حسین ہوئے۔

بی بی حمید النساء دختر اول بی بی زبدۃ النساء عقد تصہ یحزین حکیم شیخ محمد یوسف کے ساتھ ہوا ایک دختر سید النساء اور ایک پسر محمد یعقوب ہوئے۔

بی بی سعید النساء دختر حکیم محمد یوسف یحزری کا عقد انکے خالہ کے پسر حکیم عبد الحفیظ شجرہ ہذا ابن شیخ باسط علی کے ساتھ ہوا۔ یہ لادلفوت ہوئیں۔ یہ زوجہ اول تھیں۔

شیخ محمد یعقوب کا حال شجرہ نمبر ۲ میں لکھا جا چکا ہے۔ انکا عقد انکے مامون سید حامد حسین کی دختر بی بی معراج النساء کے ساتھ ہوا۔ اولاد موجود ہے۔

بی بی مامون النساء عرفہ ۱۲۰۰ (وفات ۳ صفر ۱۳۰۳ھ) دختر دوم بی بی زبدۃ النساء کا عقد تصہ یحزین میں شیخ باسط علی ابن شیخ ناصر علی صدیقی کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر حکیم مولوی عبد الحفیظ (ولادت ۲ ذیقعدہ ۱۲۰۲ھ وفات ۳ رزی ۱۲۶۲ھ) ہوئے۔ انکے والد نے یحزور

سے منتقل ہو کر کاکوری میں سکونت اختیار کی۔ انکے تین عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد یحزور میں انکی خالہ کی دختر بی بی سعیدہ النساء بنت شیخ محمد یوسف کے ساتھ اور دوسرا عقد کاکوری میں

بی بی شمت النساء بنت منشی مقبول احمد حجاجی کے ساتھ اور تیسرا عقد بی بی بی (وفات ۹ ذیقعدہ ۱۲۰۳ھ) بنت شیخ جعفر علی مخدوم زادہ (نظم ۱۲۰۳) کے ساتھ ہوا۔ زوجہ اول و سوم لادلفوت

ہوئیں۔ زوجہ ثانیہ سے دو دختر مصلح النساء و وجیہ النساء اور ایک پسر عبد القدوس ہوئے۔ بیبا مصلح النساء کم عمری میں ناگتخا فوت ہوئیں۔

بی بی وجیہ النساء (وفات ۲ صفر ۱۳۰۳ھ) دختر دوم حکیم عبد الحفیظ صدیقی کا عقد شیخ فقار علی علوی ابن شیخ فدا علی مخدوم زادہ (نظم ۱۱۰۰) کے ساتھ ہوا۔ اپنے عقد کے صرف پانچ چھ برس

بعد بیوہ ہو گئیں اور بیوگی کے تین سال گزرنے پر جوانی میں فوت ہوئیں۔ انکی ایک دختر کاظمہ عرت کچن (دلاوت ۳ صفر ۱۳۳۵ھ) وجود ہیں۔ انکا عقد ۵ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ کو شیخ فدا احمد عباسی عرت ہاشمی ابن ہاشمی صغر علی (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا ہے۔

شیخ عبد القدوس پیر حکیم عبد حفیظ صدیقی نے انٹرنس پاس کیا۔ فوجی دفتر لکھنؤ میں ملازم ہیں۔ ان کو حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر سے معیت ہے۔ صفحات ماقبل میں مذکور ہو چکا ہو کہ انکا عقد بی بی ذاکرہ بنت ہاشمی صغر علی عباسی (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اسی شجرہ میں لکھی جا چکی۔

سید عابد حسین پیر اول بی بی زبدۃ النساء کا عقد انکی خالہ بی بی رعایت النساء کی دختر بی بی زریب النساء (شجرہ ہذا) بنت شیخ حاتم علی ملک زادہ کے ساتھ ہوا جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہو انکے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

سید باقر حسین پیر دوم بی بی زبدۃ النساء کا عقد انجن بی بی بنت شیخ شوکت علی محمد دزادہ (فیض سہ) کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی کہ عین جوانی میں یہ فوت ہوئے۔ انکی جوان بیوہ بعد کو عرصہ دراز تک زندہ رہ کر فوت ہوئیں۔

سید صادق حسین پیر سوم بی بی زبدۃ النساء اپنے عالم شباب میں ناگتھا فوت ہوئے۔

سید حامد حسین پیر چارم بی بی زبدۃ النساء کا عقد جیسا مذکور ہو چکا ہے بی بی سراج النساء بنت شیخ کاظم علی عباسی (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد تفصیل اس شجرہ میں لکھی جا چکی۔

شیخ غلام مرتضیٰ عباسی پیر اول شیخ عبد الواجد کے یکے بعد دیگرے دو عقد ہوئے۔ پہلا نکاح کا کردی ہانکے چاٹھی کرامت الدغاں عباسی کی دختر بی بی سکینہ (شجرہ ہذا) کے ساتھ اور دوسرا عقد بارہنگی میں بی بی بختاور بنت شیخ رسول بخش عرت منومیاں کے ساتھ ہوا۔ زوجہ ثانیہ سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ زوجہ اول سے صرف ایک دختر امیر النساء ہوئیں۔

بی بی امیر النساء دختر شیخ غلام مرتضیٰ عباسی کا عقد مولوی کریم الدین علوی (صدر الصدور

وفات ۲۶ رجب ۱۳۶۶ھ) نسیرہ ماحمد الدین ملک زادہ محدث کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ملتی
 شیخ غلام مصطفیٰ عباسی پسر دوم شیخ عبدالواجد صدر الصدور کے عہدہ پر ممتاز رہے،
 انکا عقد بی بی سلیم النساء بنت شیخ محمد بخش علوی ابن ششی فیض بخش ملک زادہ مورخ کے ساتھ ہوا
 ایک دختر نصیب النساء اور دو پسر عبدالحکیم و نعیم الدین ہوئے۔

بی بی نصیب النساء دختر شیخ غلام مصطفیٰ عباسی کا عقد مولوی علی الدین علوی ابن مولوی
 قطب الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ یہ اپنے شہر کی زوہ ثانیہ تھیں۔ انکے تین پسر صبی الدین
 و حمید الدین و غازی الدین ہوئے۔ یہ تینوں صاحبان مولوی ولی الدین ملک زادہ (شجرہ ۱۰)
 کے سوتیلے بھائی تھے۔

مولوی وصی الدین ملک زادہ پسر اول بی بی نصیب النساء کی اولاد کے متعلق ضمیمہ نمبر ۱۸ ملاحظہ ہو
 مولوی حافظ حمید الدین ملک زادہ پسر دوم بی بی نصیب النساء کی اولاد موجود ہے۔ انکی
 ایک دختر بی بی حسین النساء عرف ناجان کا عقد سید عاشق حسین ابن سید حامدین (شجرہ ۱۱)
 کے ساتھ ہوا اور دوسری دختر بی بی ناظمہ کا عقد شیخ شیر علی ابن شیخ مشرف علی عباسی
 (شجرہ نمبر ۱۲) کے ساتھ ہوا۔ ان دونوں کی اولاد اپنی اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔ مولوی حافظ
 حمید الدین ملک زادہ کی بقیہ اولاد کے متعلق نسب نامہ ملک زادگان ملاحظہ ہو۔

مولوی غازی الدین ملک زادہ پسر سوم بی بی نصیب النساء ربيع الآخر ۱۲۹۵ھ کو ناکندہ ہوئے
 شیخ عبدالحکیم عباسی پسر اول شیخ غلام مصطفیٰ کا عقد بی بی نعیم النساء بنت حافظ شیخ اکبر علی
 مخدوم زادہ (نفر ۹۷) کے ساتھ ہوا۔ اس طرح یہ اور زواب یا جنگ بہادر (ضمیمہ نمبر ۱۸) ہم زلف
 تھے۔ انکے صرف ایک دختر فضل النساء ہوئیں۔

بی بی افضل النساء بنت شیخ عبدالحکیم عباسی کا عقد حافظ سید ظہیر الدین (وفات ۱۹۰۱ء و اولاد)
 ۱۳۲۲ھ ابن سید شمس الدین ازبائر مفتی سید عبدالسلام دیوبند (نفر ۹۸) کے ساتھ ہوا۔ انکے

ایک دختر اشرف النساء اور دو پسر امیر الدین و فخر الدین ہوئے۔
بی بی اشرف النساء بنت بی بی فضل النساء کا عقد شیخ شیدا علی عباسی ابن شیخ منظر علی
(شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔

سید امیر الدین (وفات ۵ رجب ۸۳۵ھ) پسر اول بی بی فضل النساء بہت شوقین طبیت
اور گویا شخص تھے حیدر آباد دکن میں وکالت کرتے تھے۔ تقریباً پچاس سال کی عمر میں حیدر آباد
میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ انکا عقد سندلیہ میں بی بی راضیہ بنت سید نذر علی
کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی شیخ محمد واسع عباسی از بنابر قاضی راجو عباسی (شجرہ نمبر ۶) کی نواسی
تھیں۔ انکے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ یہ بی بی بقید حیات ہیں۔ سندلیہ میں قیام ہے۔

سید فخر الدین (وفات ۲۴ جمادی الاول ۸۳۵ھ) پسر دوم بی بی فضل النساء حضرت
حافظ شاہ علی ازرقندر سے بیعت تھی۔ ریاست حیدر آباد دکن میں محکمہ پولیس میں تھانہ دار
تھے۔ وہیں تقریباً چالیس سببائیس سال کی عمر میں وفات پائی اور دفن ہوئے۔ انکا عقد
بی بی ہاجرہ اولاد ۲۸ شعبان ۸۳۵ھ) بنت مولوی اقبال الدین ملک زادہ کے ساتھ ہوا
کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ یہ بی بی ابھی بقید حیات ہیں۔

شیخ عبد الغفور معروف نعیم الدین عباسی (وفات ۸۳۵ھ) پسر سوم شیخ غلام مصطفیٰ کے
دو عقد کیے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد ۱۲۵۹ھ میں کاکوری سے باہر غالب گوپامو میں اور دوسرا
عقد بی بی فرید النساء بنت شیخ منظر علی عباسی (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا۔ زوجہ اولیٰ لا ولد
ہوئیں۔ زوجہ ثانیہ سے ایک دختر جمیل النساء عرف حانقلہ ہوئی تھیں جو نوجوانی میں ناکتھانوت
ہوئیں۔ اور کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ غنی احمد عباسی پسر سوم شیخ عبد الواجد کہ معظمہ میں فوت ہوئے انکا عقد نہیں ہوا
شیخ ظہور احمد عباسی پسر چہارم شیخ عبد الواجد کا عقد قصبہ ایٹھی میں مولوی نصیر الدین کی دختر

سہ مولوی نصیر الدین مولوی غلام ام شیدا ایٹھی کے قاتلانے تھے بسبب وکالت الزادین قیام رہا اسلئے کہ آبادی شہر ہو

کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر عبد الغفور و عبد الصمد ہوئے۔

شیخ عبد الغفور عباسی پسر اول شیخ ظہور احمد حافظ قرآن شریف تھے۔ انکا قیام ناہنالی جاہلاد کی بدولت آباد میں رہا۔ انکا عقد قصبہ بیٹھی میں شیخ فضل امام برادر مولوی غلام امام شہید کی دختر (وفات یکم شوال ۱۳۳۵ھ) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر شریف النساء اور تین پسر امیر حسن و نظیر حسن و حافظ علی ہوئے۔

بی بی شریف النساء دختر شیخ عبد الغفور عباسی کا عقد سندلیہ میں سید نجم الدین ابن سید بنی حسین (فیض علیہ السلام) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر اور چار پسر محمد احمد و محی الدین و اکرام الدین و نظام الدین ہوئے۔ ان لوگوں کا قیام سندلیہ میں رہا۔ اولاد وہاں شاد و آباد ہے۔
شیخ امیر حسن عباسی (وفات ۲۳ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ) پسر اول حافظ شیخ عبد الغفور حافظ قرآن تھے۔ الہ آباد میں تحصیل علم کیا اور حیدر آباد دکن میں وکالت کا امتحان پاس کر کے عرصہ تک وہاں کام کرتے رہے۔ پھر کاکوری آکر مستقل قیام کیا اور یہیں تقریباً ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔ بیکیہ شریف کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی افتخار النساء بنت شیخ مقصود علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ اور دوسرا عقد شاہ واجد علی قلندر محمد دم زادہ کی دختر فخر (۱۱۹ھ) کے ساتھ ہوا۔ زوجہ اولے سے دو پسر عنایت احمد و سعید احمد اور ایک دختر وقار النساء ہوئے اور زوجہ ثانیہ سے ایک پسر سعید احمد اور چار دختر احترام النساء و احتشام النساء و حبیبہ و التفات النساء ہوئے۔ شیخ امیر حسن کی زوجہ ثانیہ (وفات ۵ ذی الحجہ ۱۳۲۶ھ) نے تقریباً اسی سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے شوہر کے پہلو میں دفن ہوئیں۔

بی بی وقار النساء دختر اول حافظ امیر حسن عباسی کا عقد سندلیہ میں چودھری عبد الغزیز پسر چودھری محمد رضا (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد مذکور ہو چکی۔

بی بی احترام النساء دختر دوم حافظ امیر حسن عباسی نو عمری میں نکاحہ فوت ہوئیں۔

بی بی احتشام النساء دختر سوم حافظ امیر حسن عباسی کا عقد شیخ غزیر الدین ابن شیخ احمد علی

مک زاده (نغمہ ۹) کے ساتھ ہوا۔ یہ لاولد فوت ہوئیں۔
 بی بی محیب النساء دختر چہارم حافظ امیر حسن عباسی کا عقد انکے ماموں شاہ ماجد علی قلندر کے
 پسر حافظ شاہ اکرام علی مخدوم زاده (نغمہ ۱۱) کے ساتھ ہوا۔ یہ عین جوانی میں صرف ایک دختر
 حبیب النساء کو چھوڑ کر فوت ہوئیں اور تکیہ شریف کے قبرستان میں دفن ہوئیں۔

بی بی حبیب النساء (ولادت ۳۰ ربیع الاول ۱۲۳۲ھ) بنت بی بی محیب النساء کا عقد انکے
 ماموں شیخ سعید احمد عباسی کے پسر شیخ رشید احمد (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد اپنی جگہ پر مذکور
 بی بی التفات النساء (ولادت ۲ ربیع الآخر ۱۲۳۳ھ) دختر پنجم حافظ امیر حسن عباسی کا عقد
 انکی بڑی بہن کے انتقال کے بعد علی سبیل البدلیت حافظ شاہ اکرام علی مخدوم زاده (نغمہ ۱۱)
 کے ساتھ ہوا۔ ۲۸ ذیقعدہ ۱۲۵۵ھ کو یہ بیوہ ہو گئیں۔ کوئی اولاد نہیں ہے۔ بقید حیات ہیں۔
 شیخ عنایت احمد پسر اول حافظ امیر حسن لاولد فوت ہوئے۔

شیخ سعید احمد عباسی (وفات ذیقعدہ ۱۲۵۶ھ) پسر دوم حافظ امیر حسن ریاست بھوپال
 میں ملازم تھے۔ وہیں وفات پائی اور دفن ہوئے۔ انکا عقد قصبہ رودولی میں حافظ مہر الحسن کی دختر
 بی بی عصمت النساء کے ساتھ ہوا۔ یہ بیوہ بی بی ابی تک بقید حیات ہیں۔ ان کے پانچ پسر
 رشید احمد و حیدر احمد و شفیق احمد و مجید احمد و فرید احمد اور چھ دختر رابعہ و ریمہ و جمیلہ و حبیبہ
 و شفقت النساء و عیلم النساء ہوئے۔ ان سب کا قیام بھوپال میں ہے۔ پسر اول کے سوائے
 سب استخرا ہیں۔

شیخ رشید احمد عباسی پسر اول شیخ سعید احمد ریاست بھوپال میں ملازم ہیں۔ انکا عقد
 انکی چھوٹی بی بی محیب النساء کی دختر بی بی حبیب النساء (شجرہ ہذا) بنت حافظ شاہ اکرام علی مخدوم زاده
 کے ساتھ ہوا۔ (جیسا اوپر مذکور ہوا) تین کم عمر پسر نسیم احمد و نسیم احمد و حلیم احمد موجود ہیں۔
 شیخ مسعود احمد عباسی (ولادت ۱۲۳۲ھ) پسر دوم حافظ امیر حسن دفتر عدالت ریاست
 حیدرآباد دکن میں ملازم ہیں۔ انکا عقد بی بی شمس النساء دختر انور النساء (ولادت ۱۲۳۹ھ) دختر دوم

نشی شیخ محمود بن ابن شیخ منظر علی ملک زادہ (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا جو اوپر مذکور بھی ہو چکا ہے۔
 انکے پانچ دختر مفیض النساء (ولادت ۱۳۵۱ھ) مبین النساء (ولادت ۱۳۵۳ھ) و زہرا بتول
 (ولادت ۱۳۵۴ھ) و خدیجہ بانو (ولادت ۱۳۵۵ھ) و عفت النساء (ولادت ۱۳۵۶ھ) اور دو پسر
 وصی احمد (ولادت ۱۳۵۶ھ) و رضی احمد (ولادت ۱۳۵۷ھ) موجود ہیں۔ یہ سب ابھی کم عمر اور
 ناکتہ ہیں۔ اپنے والدین کے ساتھ حیدرآباد میں رہتے اور تعلیم پاتے ہیں۔

شیخ نظیر حسن عباسی (وفات ۱۳۳۲ھ) پسر دوم حافظ شیخ عبدالغفور ہمیشہ غائبین
 رہے۔ داغ میں رہو دگی سی تھی۔ انکا عقد بی بی سلم النساء بنت شیخ منظر علی عباسی (شجرہ نمبر ۲)
 کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی مع اپنے پسر شیخ محفوظ احمد کے لکھنؤ میں رہتی ہیں۔ انکے تین دختر فخر النساء
 و ممتاز النساء مبین النساء اور دو پسر انتظام احمد و محفوظ احمد ہوئے۔

بی بی مختار النساء (ولادت ۱۳۰۳ھ) دختر اول شیخ نظیر حسن عباسی کا عقد انکے بڑے
 اموں شیخ ذوالعلی عباسی کے پسر شیخ اقدس علی (شجرہ نمبر ۵) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی
 بی بی ممتاز النساء (ولادت ۱۳۰۴ھ) دختر دوم شیخ نظیر حسن عباسی کا عقد انکی دوسری
 اموں زاد بہن بی بی صابرہ بنت شیخ ذوالعلی عباسی (شجرہ نمبر ۶) کے بعد انکے شوہر سید
 اکرام امدا بن سید اسد اللہ کرمانی کے ساتھ ہوا۔ ہنوز کوئی اولاد نہیں ہے۔ اپنے شوہر
 کے ساتھ لکھنؤ میں رہتی ہیں۔

بی بی مبین النساء (ولادت شعبان ۱۳۲۲ھ) دختر سوم شیخ نظیر حسن عباسی کا عقد ان کے چھوٹے
 اموں شیخ ذوالعلی عباسی کے پسر شیخ عبدالرون عباسی (شجرہ نمبر ۷) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد
 اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔ اپنے شوہر کے ساتھ لکھنؤ میں رہتی ہیں۔

شیخ انتظام احمد عباسی پسر اول شیخ نظیر حسن صرف پندرہ سو سال کی عمر میں عارضہ طاعون
 ناکتہ فوت ہوئے۔

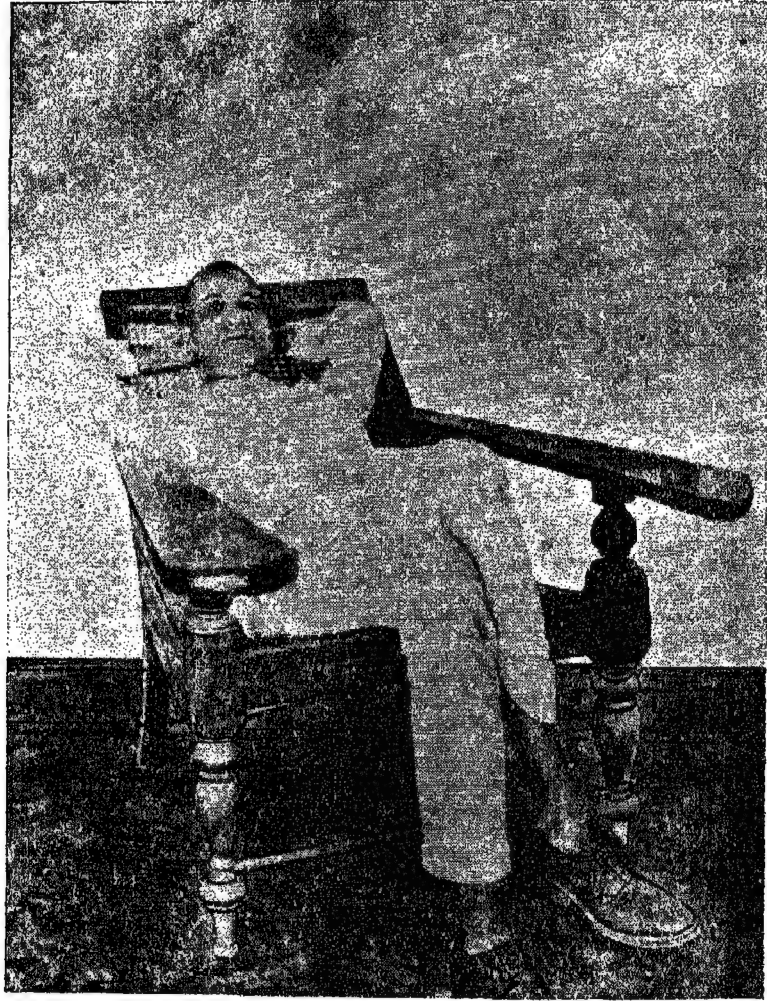
شیخ محفوظ احمد عرف بکھو (ولادت ۱۱ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ) پسر دوم شیخ نظیر حسن انگریزی

تعلیم میں انٹرنس پاس کیا کسی سال سرکاری ملازمت لکھنؤ کے فوجی دفتر میں کی۔ انیسویں ہے کہ دس پندرہ سال سے مرض مایوخیلیا میں مبتلا ہیں اور بیکار ہیں۔ انکا عقد انکے چھوٹے ماموں شیخ شیداعلی عباسی کی دختر بی بی غوثیہ بانو (شجرہ نمبر ۹) کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر قدسیہ عرف ثریا خاتون (ولادت ۱۳۴۲ھ) موجود ہیں جو ابھی نکتھا ہیں اور سلم زناہ اسکول لکھنؤ میں تعلیم پا رہی ہیں۔

شیخ حافظ علی عباسی (وفات ۶ شوال ۱۳۶۲ھ) پسر سوم حافظ شیخ عبد الغفور عرصہ دراز ہوا حیدر آباد کن چلے گئے تھے۔ وہیں اپنے برادر زادہ شیخ مسعود احمد عباسی کے پاس زمانہ علالت میں رہے اور وفات پائی۔ انکی عمر تقریباً ستر سال کی ہوئی۔ انکا عقد سندیلہ میں بی بی سیمہ النساء عرف نغمی بنت شیخ مراد علی عباسی (شجرہ نمبر ۹) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی ابھی بقید حیات ہیں اور سندیلہ میں ہی ہیں۔ انکے ایک دختر مقیم النساء اور ایک پسر محفوظ علی موجود ہیں۔

بی بی مقیم النساء دختر شیخ حافظ علی عباسی کا عقد انکی پھوپھی بی بی شریفہ النساء کے پسر سید محمد احمد ابن سید نجم الدین (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ صاحب اولاد ہیں سندیلہ میں قیام ہے۔ شیخ محفوظ علی عباسی پسر شیخ حافظ علی کی تعلیم و تربیت اپنے ناہال سندیلہ میں ہوئی۔ اب کانپور میں سلسلہ ملازمت قیام ہے۔ وہیں غیر برادری میں انھوں نکاح کر لیا ہے۔

شیخ عبد الصمد عباسی پسر دوم شیخ ظہور احمد نے الہ آباد میں کامیابی کے ساتھ وکالت کی۔ اور مقبول جائیداد پیدا کی۔ وہیں نقل قیام رہا اور وہیں فوت ہوئے۔ انکا عقد انکی پھوپھی بی بی رعایت النساء کی نواسی بی بی محمودہ النساء (شجرہ ہذا) بنت چودھری علی رضا کے ساتھ سندیلہ میں ہوا ایک دختر اور تین پسر مجید الدین و سعید الدین و صدر الدین ہوئے۔ اب انکا وطن الہ آباد ہے۔ بی بی سیدہ النساء دختر شیخ عبد الصمد عباسی کا عقد حبیب آباد کو رہو مولوی عبد الغفری فاروقی ابن مولوی محمد رضا سندیلوی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ یہ زوجہ اولی تھیں لا ولد فوت ہوئیں۔ شیخ عبد الواحد عرف مجید الدین عباسی پسر اول شیخ عبد الصمد کی سکونت الہ آباد میں ہی اور وہیں فوت ہوئے۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا نکاح بی بی سارہ بنت شیخ



LATE MAJEEUDDIN ABBASI
(28th May. 1933)

مجدد الدین عباسی (صفحہ ۲۲)

اکبر علی عباسی (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ اور دوسرا نکاح اناؤئیں بی بی شاکرہ بنت حافظ سید سلاست اند کرمانی کے ساتھ ہوا۔ زوجہ اولے لاؤ لد فوت ہوئیں۔ زوجہ ثانیہ سے ایک دختر زبیدہ موجود ہیں۔ انکا قیام الہ آباد میں ہے۔

بی بی زبیدہ خاتون (ولادت صفر ۱۳۵۷ھ) بنت شیخ مجید الدین عباسی زیر تعلیم اور اکتھا ہیں۔

شیخ عبد الما جہد و مجید الدین عباسی پیر دوم شیخ عبد الصمد ضلع بریلی میں پولیس سب کٹر تھے۔ دوران ملازمت میں ایک ناگمانی آفت سے وفات ہوئی۔ انکی لاش بریلی سے کا کوری آئی اور قاضی رضی کے مزار کے جوار میں دفن ہوئے۔ انکا عقد ان کی بھادج بی بی شاکرہ کی بہن بی بی فاضلہ کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر طاہرہ اور ایک پسر رشید الدین موجود ہیں۔ ان کا قیام الہ آباد میں ہے۔

بی بی طاہرہ بنت شیخ سعید الدین عباسی کا عقد شیخ محمد خالد ابن شیخ عزیز الحسن بھڑوی (نفر ۱۳۱) کے ساتھ ۱۳۱۷ھ میں ہوا۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔

شیخ رشید الدین عباسی پسر شیخ سعید الدین کلکتہ میں حکمہ ریلوے میں ملازم ہیں۔ ہنوز عقد نہیں ہوا ہے۔

شیخ عبد الساجد صدر الدین عباسی پسر سوم شیخ عبد الصمد عین جوانی میں اکتھا فوت ہوئے۔

شیخ احمد علی عباسی پسر چہم شیخ عبد الواحد کا حال کچھ نہیں معلوم ہوا۔ غالباً یہ کم عمری میں اکتھا فوت ہوئے۔

شیخ مقصود علی عباسی پسر ششم شیخ عبد الواحد کا عقد قصبہ ایٹھی میں بی بی ممتاز النساء کے ساتھ ہوا۔ انکے دو دختر ضامن النساء و اقتحار النساء اور ایک پسر منظور علی ہوئے۔

بی بی ضامن النساء بنت بن دختر اول شیخ مقصود علی عباسی کا عقد گرباٹو میں شیخ

یوسف علی کے ساتھ ہوا۔ اس سے زائد حال نہیں معلوم ہوا۔
 بی بی اقشار النساء خردوم شیخ مقصود علی عباسی کا عقد جیسا مذکور ہو چکا ہے حافظ ابرار
 ابن حانظ شیخ عبد الغفور عباسی (شجرہ نمبر ۱۰) کے ساتھ ہوا۔
 شیخ منظور علی عباسی پسر شیخ مقصود علی کا عقد گڈھی بہلول میں چودھری مراد بخش کی دختر
 کے ساتھ ہوا۔ اس سے زائد حال نہیں معلوم ہوا۔

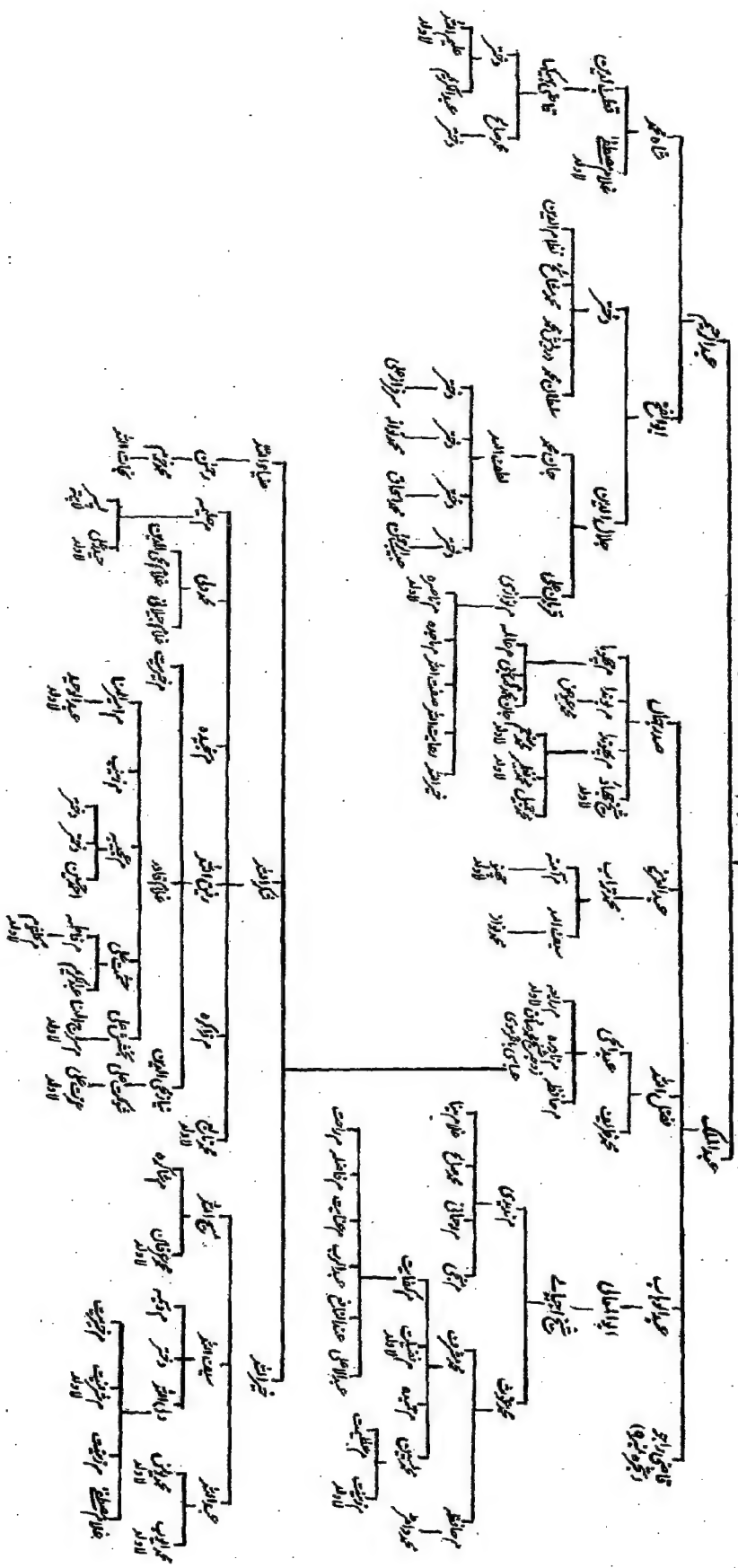


شجره نسب

شجره نسب در دفتر ۱۲۳۴
۱۲۳۴

شیخ بهاء الدین پیر و دو قاضی شیخ کوچک عباسی (شجره نسب)

عساکر کوردی



شجرہ نمبر ۹

شیخ بہار الدین عباسی پسر دوم قاضی شیخ کوچک عباسی (شجرہ ۹)

شیخ بہار الدین عباسی پسر دوم قاضی شیخ کوچک کے متعلق قاضی خادم حسن علوی اپنی مصنفہ تاریخ قصبہ کا کوری میں لکھتے ہیں:-

”تمام ملک بطور خالصہ و خام تحصیل عمال سرکاری کے انتظام و مگرانی میں آیا۔ بادشاہ حسب نشاء مرضی خود لوگوں کو مستاجری پر اور مستحقین شلّا و علما و فقرا اعیان و غیر خواہان دولت کو بطور جاگیر عطا کرتا تھا۔ انسانی جنگ کے دوران میں قاضی بہار الدین عباسی نے چودھری مبارک خاں صدیقی پٹنہ چودھری فتح صدیقی کی املاک پر بہار، بنگال و اٹالیاں زیر دست قصبہ کر کے مکانات کو منہدم کر ڈالا اور بلا حکم سلطانی چودھراہٹا ورمقدمی کرنے لگے۔ مبارک خاں صدیقی نے جو خیر خواہ سرکاری تھے دہلی میں فریاد کی۔ بادشاہ نے انکا خطاب و عہدہ جو پتینی چلا آتا تھا بحال کیا اور کئی سو بیگہ زمین بطور معافی عطا کی“

اس تحریر کے ثبوت میں چودھری مبارک خاں صدیقی کے نام کا فرمان بھی حاشیہ میں نقل کیا ہے۔ اس میں تاریخ تحریر ۹۹۹ھ مرقوم ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ مذکور کیا شیخ بہار الدین عباسی بقیہ حیات تھے۔ افسوس کہ صحیح پتہ نہیں ملتا کہ انہوں نے قصبہ میں کس مقام پر سکونت رکھی تھی۔ زبانی روایات کے سننے اور آثار قدیمہ کے دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ساگر تالاب کے پورب میں جو ایک بچہ سہ درہ دیوار باقی ہے وہ انکے یا انکی اولاد کے مسکن مکان کا ایک حصہ ہے۔ چونکہ انکی اولاد میں سے کسی کی سکونت اب کا کوری میں نہیں ہے اسلئے جو کچھ نام دریا ہو سکے اس شجرہ نمبر ۹ اور شجرہ نمبر ۹ میں لکھے گئے ہیں۔ انکے دو پسر عبد الملک و عبد الرحیم ہوئے شیخ عبد الملک عباسی پسر اول شیخ بہار الدین کے دو عقیدے بعد دیگرے ہوئے پہلا

عقد انکے حقیقی چچا قاضی یازید (شجرہ نمبر ۲) کے دختر کے ساتھ اور دوسرا عقد قصبہ بہیارہ ضلع بارہ بنگی کے خاندان قدوارہ میں ہوا۔ زوجہ اولے سے صرف ایک پسر قاضی راجو اور زود جہانہ سے چار پسر عبد الوہاب، فضل اللہ و عبد العزیز و صدر جہاں ہوئے۔

قاضی راجو عباسی پسر اول شیخ عبد الملک کی اولاد کے متعلق شجرہ نمبر ۹ ملاحظہ ہو۔

شیخ عبد الوہاب عباسی پسر دوم شیخ عبد الملک کے ایک پسر ابو المعالی ہوئے۔

شیخ ابو المعالی عباسی پسر شیخ عبد الوہاب کا عقد سند یلمین چودھری علی شیر کی دختر کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر شیخ اجیالے ہوئے۔

شیخ اجیالے عباسی پسر شیخ ابو المعالی کے ایک پسر محمد غوث اور ایک دختر بی بی نمدیدی ہوئے۔

بی بی نمدیدی بنت شیخ اجیالے عباسی کا عقد شیخ محمد منتخب ابن شیخ عبد الرقیب ملک اداہ کے ساتھ ہوا۔ انکے دو دختر بی بی منجی و بی بی رحمانی اور دو پسر محمد صالح و غلام منیا ہوئے۔

بی بی منجی دختر اول بی بی نمدیدی کا عقد شیخ عبد الاحد ابن قاضی محمد حافظ عباسی (شجرہ نمبر ۳) کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد مذکور ہو چکی۔

بی بی رحمانی (ولادت ۱۱۸۵ھ - وفات ۱۲۵۵ھ) و دختر دوم بی بی نمدیدی کا عقد شیخ محمد کبیر (وفات ۱۲۸۵ھ) و دختر اول ابن شیخ محمد عیوض زراسہ شیخ محمد صفی ملک زادہ کا کوری کیساتھ ہوا۔

سے چشمہ نقض میں شیخ عبد الوہاب کا تذکرہ جس صفحہ میں ہے وہاں حاشیہ پر عبارت بھی لکھی ہوئی ہے۔

شیخ اسد اسدیم اذہر اور ان قاضی و متولی بودہ اند لیکن نام ایشان دریں مقام نظر نیامدہ۔ اذہر زگان آن وقت باقی ست کہ تحقیق کردہ شود۔ مکان ایشان زیر دیوار شرقی احاطہ محمد بسین و محمد شرف جابکہ درخت پراست بود۔

زود جہانہ حیات نام داشتند۔ و دو دختر گزاشتند اول فہمیدہ دوم سنجیدہ۔ فہمیدہ بہ محمد تپاہ پسر محمد درویش کہ خدا را از بطن او پسر متولد شد حسین علی کہ در ۱۲۸۵ھ لا ولدت کرد۔ سنجیدہ بہ میر علی الدین بن قاضی غیاث الدین بھڑو کہ خدا بود۔ او ہم لا ولد رفت۔

انکی اولاد قصبہ میں ہے تفصیل نسب نامہ ملک زادگان میں ملاحظہ ہو۔
 شیخ محمد صالح و شیخ غلام مینا پسران اول و دوم بی بی نمدی بھی صاحب اولاد ہوئے
 تفصیل نسب نامہ ملک زادگان میں ملاحظہ ہو۔

شیخ محمد غوث عباسی پسر شیخ اقبال کا عقد بی بی فیض بنت شیخ حاج الدین نمبر قاضی بایزید
 عباسی (شجرہ نمبر ۱۲) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر حافظہ اور ایک پسر محمد شرف ہوئے۔ شیخ
 محمد غوث کے ایک باندی سماء لیلی کے بطن سے دو پسر پاک محمد و خلیل بھی تھے۔ ان دونوں بھائیوں
 میں سے شیخ پاک محمد لا ولد فوت ہوئے اور شیخ محمد خلیل کے اولاد ہوئی۔ یہ لوگ کا کوری چھوڑ کر لکھنؤ چلے
 گئے اور یہاں سے تعلقات منقطع ہو گئے اسلئے مزید حالات بھی نہیں دریافت ہوئے۔

بی بی حافظہ بنت شیخ محمد غوث عباسی کا عقد لکھنؤ میں شیخ سیف اللہ کے ساتھ ہوا۔ انکے
 ایک پسر محمد دامر ہوئے۔ یہ لکھنؤ میں رہے اس سے زیادہ حالات نہیں معلوم ہوئے۔

شیخ محمد شرف عباسی پسر شیخ محمد غوث کا عقد بی بی وسیمہ بنت شیخ سیف اللہ ابن شیخ خیر اللہ
 عباسی (شجرہ نمبر ۱۳) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر محمد حسین اور تین دختر حمیدہ و فضیلت و کفایت ہوئے
 بی بی حمیدہ دختر اول شیخ محمد شرف عباسی کا عقد شیخ غلام سرور ازبائے قاضی محمد علی سی
 (شجرہ نمبر ۱۴) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔

بی بی فضیلت دختر دوم شیخ محمد شرف عباسی کا عقد شیخ نصیر الدین ملک زادہ عم منشی
 فیض بخش مورخ کے ساتھ ہوا۔ لا ولد فوت ہوئیں۔

بی بی کفایت دختر سوم شیخ محمد شرف عباسی کا عقد لکھنؤ میں ملا عبد العلی بحر العلوم ابن ملا
 نظام الدین انصاری فرنگی محل (علماء ۱۴) کے ساتھ ہوا۔ انکے تین پسر عبد الاعلی و
 عبد النافع و عبد الرب اور تین دختر عنایت و فاضلہ و راحت ہوئے۔ تفصیل
 مذکورہ علمائے فرنگی محل میں ملاحظہ ہو۔

شیخ محمد حسین عباسی پسر شیخ محمد شرف کا عقد بجنور میں قانون گویان کے خاندان میں بی بی

نجیب اللہ کے ساتھ ہوا۔ ان کے دو دختر زینت و عظیمت ہوئیں۔
 بی بی زینت دختر اول شیخ محمد بن عباسی کا عقد انکی پھوپھی بی بی کفایت کے پسر
 مولوی جلد نافع (علیہ السلام) ابن ملا بحر العلوم انصاری کے ساتھ ہوا۔ یہ لا ولد فوت ہوئیں۔
 بی بی عظیمت دختر دوم شیخ محمد بن عباسی کا عقد بجزریں شیخ محمد تقی ابن شیخ شہداء اللہ (از غائبان)
 قانن گویان کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد بجزو میں رہی۔

شیخ فضل اللہ عباسی عرف فضل پسر سوم شیخ عبد الملک کا نام محمد فضل بھی مذکور ہوا ہے۔
 ان کے دو پسر محمد ظریف و عبد الحی ہوئے۔
 شیخ محمد ظریف عباسی پسر اول شیخ فضل اللہ کا حال تحقیق نہیں ہوا۔ غالباً کہیں باہر جا کر لاپتہ ہو گئے۔
 شیخ عبد الحی عباسی پسر دوم شیخ فضل اللہ کا عقد بی بی ملوک کے ساتھ ہوا۔ صاحب شہ فیض
 لکھتے ہیں: "سی و پنج بیگہ اراضی فرمائی ہم ملوک در قریب آباد و ایٹھ ہست باین قسم تقسیم یافتہ است
 محمد درویش و غیرہ متولیان ہفتہ بیگہ دہ بسوہ۔ ولی اللہ بانگر موسی و شاہ زوہ محمد نوح ہشت بیگہ
 پانزدہ بسوہ بنیق اللہ و غیرہ ہشت بیگہ پانزدہ بسوہ"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بی بی ملوک شیخ
 قیام الدین خیرہ قاضی راجو عباسی (شجرہ نمبر ۱) کی اولاد میں تھیں۔ لیکن اس شجرہ میں ان کا نام درج
 نہیں ہے۔ شاید سہواً رہ گیا۔ ان کے تین دختر حافظہ و رابعہ و نادرہ ہوئیں۔

بی بی حافظہ دختر اول شیخ عبد الحی عباسی کا عقد شیخ جان محمد ابن شیخ محمد مظفر عباسی (شجرہ ۱)
 کے ساتھ ہوا۔ اولاد کا ذکر اپنی جگہ پر آئے گا۔

بی بی رابعہ دختر دوم شیخ عبد الحی عباسی کا عقد شیخ محمد ایمان ابن شیخ محمد رضا محمد و مزادہ
 (فیض مس) کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

بی بی نادرہ عرف نرہی دختر سوم شیخ عبد الحی عباسی کا عقد بانگر موسیٰ شیخ محمد صادق عباسی

سے انہوں نے کہا بنگر موسیٰ کوئی ایسا ذریعہ نہیں ملا کہ شیخ محمد صادق عباسی کے اجہاد کے نام معلوم ہو جائے۔
 بقیہ برص ۲۲۶

کے ساتھ ہو۔ انکی سکونت کا کری میں ہی اور جس مندرجہ عمارت کا تذکرہ انکی مورث شیخ بہا الدین عباسی کے حال میں آچکا ہے وہی انکا مسکن تھا انکی تین بہنیں اسد و شکر اسد و ضیا اسد و شیخ خیر اللہ عباسی پسر اول شیخ محمد صادق کے تین بہنیں علیہ اللہ و سیف اللہ و مسیح اللہ ہوئے۔ شیخ علیہ اللہ عباسی پسر اول شیخ خیر اللہ مرشد آباد میں سواروں کے جمعدار تھے اور وہیں رہ کر بغراغت عمر بسر کی۔ انکا عقد بی بی کریمہ بنت شیخ عبد الحسب ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ انکی دو بہن محمد ایوب و محمد یونس ہوئے۔

شیخ محمد ایوب عباسی و شیخ محمد یونس عباسی پسران شیخ عبد اسد اپنے والد کے ساتھ مرشد آباد میں رہے اور وہیں عین جوانی میں لاؤ لد فوت ہوئے۔

شیخ سیف اللہ عباسی پسر دوم شیخ خیر اللہ کے دو دختر اور ایک پسر ولی اللہ ہوئے۔ دختر اول شیخ سیف اللہ عباسی کا نام یا حال کچھ نہ معلوم ہو سکا۔

بی بی وسمیہ دختر دوم شیخ سیف اللہ عباسی کا عقد شیخ محمد شرف ابن شیخ محمد غوث عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔

شیخ ولی اللہ عباسی پسر شیخ سیف اللہ کی سکونت بانگرہ میں رہی۔ انکی تین دخترزادہ شرفیت و خیریت اور ایک پسر غلام مصطفیٰ ہوئے۔

بی بی زینت دختر اول شیخ ولی اللہ عباسی بانگرہ میں رہیں۔ اور کچھ حال نہیں معلوم ہوا۔ بی بی شرفیت دختر دوم شیخ ولی اللہ عباسی کا عقد سندلیہ میں ہوا اور لاؤ لد فوت ہوئیں۔

(بقیہ صفحہ ۲۲۷) چونکہ عباسیان کا کری کے مورث اعلیٰ کی آمد کا کری میں تنوج سے ہوئی اور بانگرہ کو ان دو زون قبائلی کے درمیان اور جہاں واقع ہے اسلئے گمان غالب ہے کہ عباسیان بانگرہ کو بھی خدمت شیخ ابو البرکات عباسی سید پوری کے ان پسران میں سے کسی کی اولاد میں تھے جو سید پور سے نکلا کر تنوج اور دیگر اطراف میں سکونت پذیر ہوئے۔ اس گمان کی ایک دلیل رسالہ صبح وطن کی اس عبارت سے بھی ہوتی ہے جو مقدمہ سن بہن نقل کی گئی ہے کہ فخر آباد کے نواح میں موضع شہید میں

بھی عباسی حضرات آباد ہیں اور وہاں مشائخ عباسیان کی خانقاہ بھی ہے ۱۲

بی بی خیریت دختر سوم شیخ ولی اسد عباسی کا عقد شیخ غلام قادم ابن شیخ رفیق اسد عباسی (شجرہ نمبر ۸) کے ساتھ ہوا۔ اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہوگی۔

شیخ غلام مصطفیٰ عباسی پسر شیخ ولی اسد بانگر سوس رہے۔ اور کچھ حال نہیں معلوم ہوا۔
شیخ مسیح اسد عباسی پسر سوم شیخ خیر اسد کے ایک دختر شاکرہ اور ایک پسر محمد عرفان بن
بی بی شاکرہ دختر شیخ مسیح اسد عباسی کا عقد شیخ محمد نوح ابن شیخ محمد تقی عباسی (شجرہ نمبر ۸) کے
ساتھ ہوا۔ اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔

شیخ محمد عرفان عباسی پسر شیخ مسیح اسد لاہ لد فوت ہوئے۔
شیخ شکر اسد عباسی پسر دوم شیخ محمد صادق کا عقد بی بی عافیت دختر شیخ قدام الدین سی (شجرہ نمبر ۹)
کے ساتھ ہوا۔ ان کے تین پسر محمد تابع در فقی اسد محمد ولی اور تین دختر ذاکرہ و سنجیدہ
دلیلہ ہوئے۔

بی بی ذاکرہ دختر اول شیخ شکر اسد عباسی کا عقد شیخ نصرت اسد ابن شیخ محمد ماہ عباسی (شجرہ نمبر ۹)
کے ساتھ ہوا۔ اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہوگی۔

بی بی سنجیدہ دختر دوم شیخ شکر اسد عباسی کا عقد حکیم محمد روشن ابن حکیم شیخ عبداللہ صدیقی
(ضمیمہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ اولاد اسی ضمیمہ میں ملاحظہ ہو۔

بی بی حلیہ دختر شیخ شکر اسد عباسی کا عقد شیخ امام علی خان زادہ کے ساتھ ہوا۔ ان کے دو پسر
حیدر علی اور ایک اور (جن کا نام نہیں دریافت ہوا) ہوئے۔ یہ دونوں بھائی اپنے اموال
شیخ محمد تابع کے ساتھ مرشد آباد میں رہتے تھے۔ شیخ حیدر علی وہیں لاہ لد فوت ہوئے اور
دو بھائی اموال صاحب کنارا رض کر کے کہیں غائب ہو گئے۔

شیخ محمد تابع عباسی پسر اول شیخ شکر اسد کم عمری میں باہر چلے گئے اور مرشد آباد میں شیخ
حمید الدین نواسہ شیخ عصمت اسد عباسی (شجرہ نمبر ۹) کے ساتھ روزگار کرتے تھے۔ وہاں بہت عیش
و عشرت سے رہے۔ تمام عمر میں ایک مرتبہ بخشی ابو البرکات خاں عباسی کی تحریک اور اصرار پر وطن

آئے تھے۔ چند روز بعد پھر ملک پر رہیں چلے گئے اور وہاں وفات پائی۔ عقد نہیں کیا غوث محی الدین انکے بیٹے تھے۔ وہ بھی اسی جوار میں رہے۔

شیخ رفیق اللہ عباسی پیرم شیخ شکر اللہ کی سکونت کا کردی میں رہی۔ انکا عقد سندلیہ میں ہوا۔ ایک دختر خیریت اور دو پسر نیاز محی الدین و غلام قادر ہوئے۔

بی بی خیریت بنت شیخ رفیق اللہ عباسی کا عقد شیخ ہدایت اللہ ابن شیخ محمد نافع عباسی (شجرہ نمبر ۹) کے ساتھ ہوا۔ لا دل نہ فوت ہوئیں۔

شیخ نیاز محی الدین عباسی پسر اول شیخ رفیق شکر کے ایک پسر شوکت علی ہوئے۔ شیخ شوکت علی عباسی پسر شیخ نیاز محی الدین کا عقد انکے چچا شیخ غلام قادر عباسی کی دختر بی بی زینب (شجرہ نمبر ۱۰) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر عزت علی ہوئے۔

شیخ عزت علی عباسی پسر شیخ شوکت علی کا عقد سندلیہ میں بی بی حبیبہ النسا بنت شیخ سلاطین عباسی (شجرہ نمبر ۹) کے ساتھ ہوا۔ لا دل نہ فوت ہوئے۔

شیخ غلام قادر عباسی پسر دوم شیخ رفیق اللہ کا عقد بی بی خیریت بنت شیخ ولی اللہ عباسی (شجرہ نمبر ۱۰) کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر بخش علی و حشمت علی اور تین دختر عجیبہ و زینب و امیر النسا ہوئے۔

بی بی عجیبہ دختر اول شیخ غلام قادر عباسی کا عقد لکھنؤ میں ملک العلماء ملا محمد حیدر انصاری (علماء ۲۹) کے ساتھ ہوا۔

ابن ملا حسین (علماء ۱۱) فرنگی محلی کے ساتھ ہوا۔ انکے دو دختر اور ایک پسر احمد بن ہوئے۔

دختر اول ملا محمد حیدر انصاری کا عقد حضرت مولانا عبد الرزاق انصاری فرنگی محلی (علماء ۹۲) کے ساتھ ہوا۔

انکی اولاد میں اس وقت جناب مولوی قطب الدین عبدالوہابی (علماء ۱۰) اور

مولوی جمال الدین عبدالوہابی (علماء ۱۱) موجود ہیں۔

دو دختر دوم ملا محمد حیدر انصاری کا عقد مولوی ظفر احمد فرنگی محلی (علماء ۲۱۲) کے ساتھ ہوا۔

انکی اولاد میں اس وقت مولوی عبدالرشید (علماء ۱۵) اور مولوی روح اللہ (علماء ۶۱) موجود ہیں۔

مولوی حافظ احمد حسین (علما ۳۲۰) پسر ملا محمد حیدر انصاری راقم الحروف محمد حسن کے نابھتے
 فریقہ فیصل شجرہ نمبر ۸۔ الف۔ اور کتاب تذکرہ علمائے فرنگی محل میں ملاحظہ ہو۔
 بی بی زینب دختر دوم شیخ غلام قادر عباسی کا عقد حبسا مذکور ہو انکے چچا شیخ نیاز
 محلی الدین کے پسر شیخ شوکت علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد مذکور ہو چکی۔
 بی بی امیر النساء دختر سوم شیخ غلام قادر عباسی کا عقد لکھنؤ میں مولوی عبدالواحد انصاری
 (علما ۱۲۲) نمبر ۱۱ ملا بحر العلوم فرنگی محلی کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر مولوی عبدالوحید
 جواد لدنوت ہوئے۔

شیخ بخشش علی عباسی پسر اول شیخ غلام قادر کا عقد ان کے دادا رفیق اللہ کی
 بن بی بی سنجیدہ کی پوتی (بی بی وزیر النساء دختر شیخ غلام حسن ابن حکیم محمد روشن صدیقی ضمیمہ نمبر ۱)
 کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک دختر سراج النساء ہوئیں۔
 بی بی سراج النساء دختر شیخ بخشش علی عباسی کا عقد ششی خد بخشش ابن ششی فیض بخش (مدرخ)
 ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔
 شیخ ختمت علی عباسی پسر دوم شیخ غلام قادر کا عقد بی بی امام النساء بنت شیخ نبی بخش
 ملک زادہ کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر عبدالکریم اور ایک دختر فاطمہ ہوئے۔
 بی بی فاطمہ بنت شیخ ختمت علی عباسی کا عقد مولوی حسام الحق انصاری (علما ۵۵) ابن
 مولوی نظام الحق فرنگی محلی لکھنؤ کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر کلثوم ہوئیں۔
 بی بی کلثوم بنت بی بی فاطمہ کا عقد مولوی عبدالرباب انصاری (علما ۱۲۲) ابن مولوی عبدالرحیم
 فرنگی محلی کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ عبدالکریم عباسی پسر شیخ ختمت علی کا حال نہیں دریافت ہوا۔
 شیخ محمد ولی عباسی پسر سوم شیخ شکر اللہ اپنے بڑے بھائی شیخ محمد تاج عباسی کے ساتھ مرشد آباد
 میں رہے اور وہیں ہلکے فوت ہوئے وہیں غیر کفوئیں عقد کیا۔ انکے دو پسر غلام جیلانی اور

غلام محی الدین ہوئے۔

شیخ غلام حبیبانی عباسی اور شیخ غلام محی الدین عباسی پسران شیخ محمد دلی ہمیشہ باہر رہے اپنے چچا شیخ محمد تابع عباسی کے ساتھ ایک مرتبہ کا کوری آئے تھے۔ واپس جانے کے بعد پھر آئے اور نہ کچھ اور حالات معلوم ہوئے۔

شیخ ضیاء اللہ عباسی پسر سوم شیخ محمد صادق کے ایک پسر رحمان ہوئے۔

شیخ رحمان عباسی پسر شیخ ضیاء اللہ کے ایک پسر محمد خرم ہوئے۔

شیخ محمد خرم عباسی پسر شیخ رحمان کے ایک پسر نجات اللہ ہوئے۔

شیخ نجات اللہ عباسی پسر شیخ محمد خرم کا کچھ بھی حال نہیں معلوم ہوا۔ کسی تحریر سے یہ پتہ نہیں ملا کہ انکے مورث شیخ ضیاء اللہ اور انکی اولاد کی سکونت کہاں رہی۔ غالباً یہ لوگ باگڑو میں رہے۔

شیخ عبد العزیز عباسی پسر چہارم شیخ عبد الملک کے ایک پسر محمد تراب ہوئے
شیخ محمد تراب عباسی پسر شیخ عبد العزیز کے ایک پسر سیف اللہ اور ایک خیر آمنہ ہوئے
شیخ سیف اللہ عباسی پسر شیخ محمد تراب کا عقد طبع آباد میں ہوا۔ ان کے ایک پسر محمد نواز ہوئے۔

شیخ محمد نواز عباسی پسر شیخ سیف اللہ نے ناہنالی تعلقات کی وجہ سے طبع آباد میں سکونت اختیار کی۔ مزید حالات نہیں معلوم ہوئے۔

بی بی آمنہ دختر شیخ محمد تراب عباسی کا عقد محمد سوم شیخ سعدی صدیقی کے خاندان میں ہوا۔ انکے ایک پسر شیخ چھینو ہوئے۔

شیخ چھینو صدیقی پسر بی بی آمنہ اپنی والدہ کی حیات میں لاہور فوت ہوئے۔ اس غم میں بی بی آمنہ نے تبدیل لباس کیا اور ریاضت اور عبادت میں بسر کی۔ بہت مدت تک کا کوری میں شیخ محمد منتخب ابن شیخ عبد القیوم ملک زادہ کے مکان میں قیام رہا۔ آخر میں لکھنؤ چلے گیا۔

اور شیخ محمد مغل الدین فاروقی کے یہاں خلوت گزریں رہیں۔ وہیں وفات پائی۔

شیخ صدر جہاں عباسی پسر بنم شیخ عبدالملک کے ایک پسر شیخ جھاؤ اور تین دختر چھوندا دیوندا دچھو ما ہوئے۔

شیخ جھاؤ عباسی پسر شیخ صدر جہاں کا کچھ حال نہیں دریافت ہوا۔
بی بی چھوندا دختر اول شیخ صدر جہاں عباسی کا عقد شیخ محمد ظریف ابن شیخ جنگلی محمد مزاد کے ساتھ ہوا۔ انکے تین پسر محمد حیل و محمد نظیر و محمد منعم ہوئے۔
شیخ محمد حیل صاحب اولاد ہوئے مگر دو تین پشت بعد انکی اولاد ختم ہو گئی۔ اور شیخ محمد نظیر شیخ محمد منعم اولاد فوت ہوئے۔ مزید حالات معلوم کرنے کے لئے نسب نامہ محمد مزادگان ملاحظہ ہو۔
بی بی دیوندا دختر دوم شیخ صدر جہاں عباسی کا عقد سندیلہ میں ہوا۔ ایک پسر محمد عیوض ہوئے۔
شیخ محمد عیوض سندیلہ میں ہے۔ اس سے زیادہ حالات نہیں معلوم ہوئے۔
بی بی چھو ما دختر سوم شیخ صدر جہاں عباسی کا عقد شیخ بھکونیہ شیخ عبدالقادر محمد مزاد کے ساتھ ہوا۔ انکے دو دختر صابنی و عالمہ اور ایک پسر جان محمد ہوئے۔ ان میں سے بی بی صابنی کا عقد شیخ قربان علی پسر شیخ جلال الدین عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا جو آئندہ ذکر کیا جائیگا۔ یہ سب صاحب اولاد ہوئے مزید حالات کیلئے نسب نامہ محمد مزادگان ملاحظہ ہو۔

شیخ عبدالرحیم عباسی پسر دوم شیخ جہا الدین کے دو پسر ابو الفتح و شاہ محمد ہوئے۔
شیخ ابو الفتح عباسی پسر اول شیخ عبدالرحیم کے ایک دختر اور ایک پسر جلال الدین ہوئے۔
دختر شیخ ابو الفتح عباسی کا عقد شیخ غوث احمد صدیقی از فرزندان مخدوم شیخ قیام الدین کا کردی کے ساتھ ہوا۔ انکے چار پسر سلطان محمد و دیش محمد و محمد شائع و نظام الدین ہوئے۔ ان میں سے شیخ محمد دیش کے پوتے ملا محمد ستان کا کردی عالم تھے۔ مزید حالات نسب نامہ تعلقہ سے مشاہیر صفحہ ۳

میں ملاحظہ ہوں۔

شیخ جلال الدین عباسی پسر شیخ ابوالفتح کے دو عقد ہوئے۔ پہلا عقد قاضی میران ابن قاضی شیخ کو چک عباسی (شجرہ نمبر ۱) کی دختر کے ساتھ ہوا اور دوسرے عقد کے متعلق یہ نہیں ملتا کہ کس خاندان میں ہوا۔ زوجہ اولے سے ایک پسر قربان علی اور زوجہ ثانیہ سے ایک پسر جان محمد بن شیخ قربان علی عباسی عسکری پسر اول شیخ جلال الدین کا عقد بی بی صاحبہ بنت بی بی چھوہ بنت شیخ صدر جہاں عباسی (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر نوازی ہوئیں۔

بی بی نوازی دختر شیخ قربان علی عباسی کا عقد شیخ نصر الدین ملک غلام محمد ملک زاد کے ساتھ ہوا۔ انکے تین پسر خیر اللہ و رعایت اللہ و صفت اللہ اور دو دختر ماجدہ و جہرہ ہوئے۔ ان میں سے بی بی ناصرہ کا عقد شیخ محمد شاکر ابن شیخ یار محمد عباسی (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا مگر لا ولد فوت ہوئیں۔ بقیہ اولاد کے متعلق نسب نامہ متعلقہ ملاحظہ ہو۔

شیخ جان محمد عباسی عسکری جانی پر دوم شیخ جلال الدین کے ایک پسر لطف اللہ ہوئے۔ شیخ لطف اللہ عباسی پسر شیخ جان محمد کے چار دختر ہوئیں۔ ان میں سے کسی کے نام نہیں معلوم ہو سکے۔

دختر اول شیخ لطف اللہ عباسی کا عقد چودھری لطف اللہ ابن شیخ محمد قاسم ازنبار چودھری مبارک خاں صدیقی کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر حبیب الرحمن تھے۔ انکی اولاد میں حکیم نہال الدین اور حکیم یاد علی اور حکیم اکرام علی وغیرہ تھے۔ مزید تفصیل نسب متعلقہ میں ملاحظہ ہو۔ دختر دوم شیخ لطف اللہ عباسی کا عقد شیخ محمد واسع ابن شیخ اجالے ازنبار شیخ ثمن ابن محمد دوم شیخ بھیکہ کے ساتھ ہوا انکے ایک دختر اور ایک پسر محمد اسحاق ہوئے۔

شیخ محمد اسحاق لا ولد فوت ہوئے۔ دختر کے اولاد ہوئی تفصیل نسب متعلقہ میں ملاحظہ ہو۔ دختر سوم شیخ لطف اللہ عباسی کا عقد شیخ محمد مسیح ساکن موضع کنہائی پارہ (متصل نصیب بندی) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر محمد نواز ہوئے۔ اس سے زیادہ انکے متعلق کچھ نہیں معلوم ہوا۔

دختر چہارم شیخ لطف اللہ عباسی کا عقد سندیلیم میں میران خجابت ابن شیخ محمد فرخ کے ساتھ ہوا۔ شیخ محمد فرخ کی دادی شیخ خن محمد مزادہ کا کوری کی اولاد میں تھیں۔ ان کے ایک پسر سرزاز علی عرف حسین علی ہوئے۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں معلوم ہوا۔

شیخ شاہ محمد عباسی پسر دوم شیخ عبد الرحیم کے دو پسر غلام مصطفیٰ و قطب الدین ہوئے۔ شیخ غلام مصطفیٰ عباسی پسر اول شیخ شاہ محمد لادلفوت ہوئے۔

شیخ قطب الدین عباسی پسر دوم شیخ شاہ محمد کے ایک پسر قاضی بھیکھا ہوئے۔

قاضی بھیکھا عباسی پسر شیخ قطب الدین کے ایک پسر محمد صالح اور ایک دختر ہوئے۔

شیخ محمد صالح عباسی پسر قاضی بھیکھا کے ایک دختر ہوئیں جس کا عقد شیخ عبد الغفور بن قاضی بایزید عباسی (شجرہ نمبر ۲) کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد شجرہ مذکور میں بیان ہو چکی۔

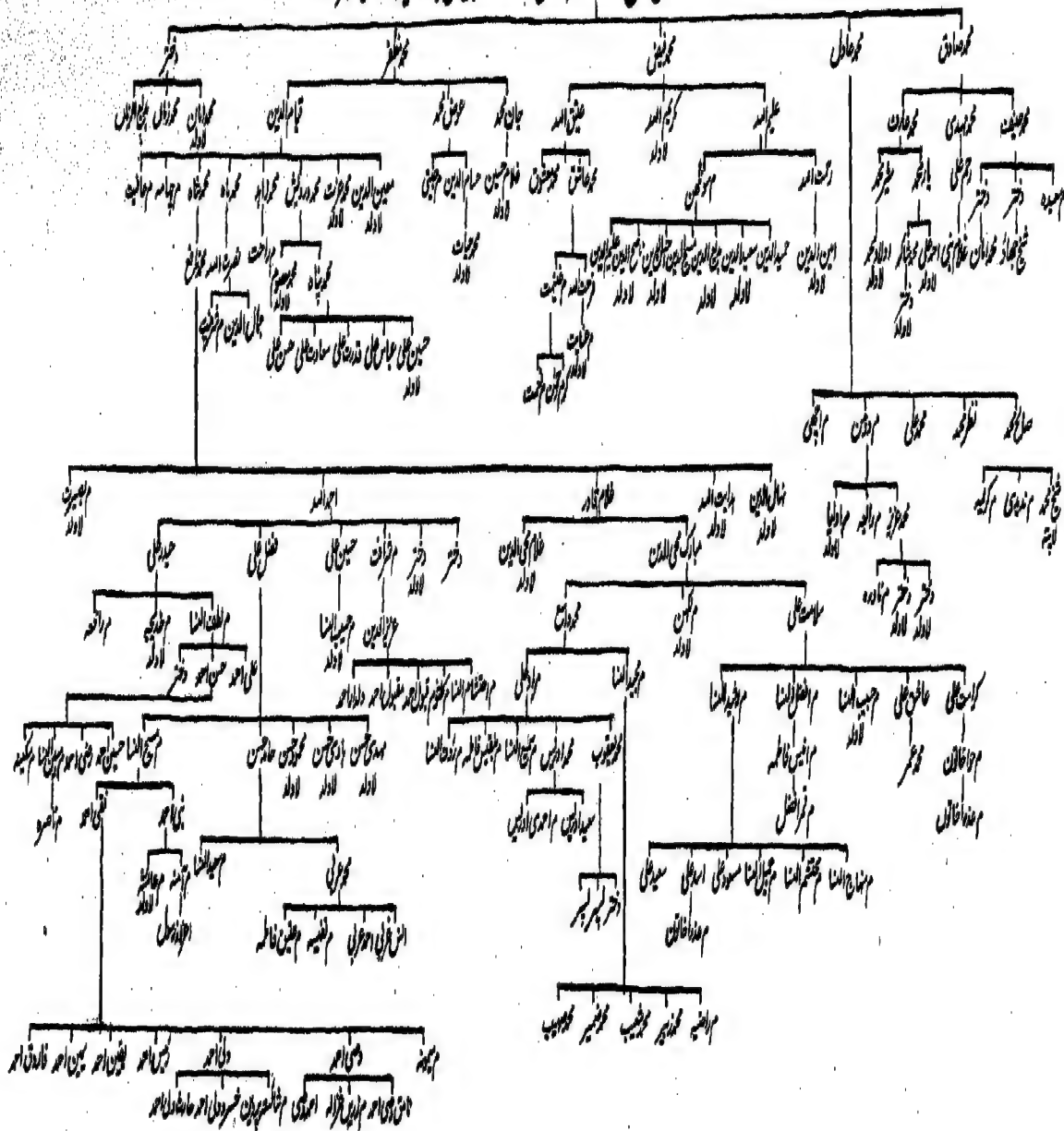
دختر قاضی بھیکھا عباسی کا عقد شیخ دولت محمد ابن شیخ محمد حسن ازبائر شیخ جنید انصاری کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد ساگز تالاب کے دکن جانب ٹیلہ کے اوپر آباد ہے۔ ان کے دو پسر عبد الکریم و علیم اللہ ہوئے۔

شیخ علیم اللہ لادلفوت ہوئے۔

شیخ عبد الکریم عرف کامی انصاری کی دختری اولاد میں منشی عزیز حسن ابن منشی امیر حسن صدیقی ہیں جو ریاست حیدر آباد دکن میں ناظم محکمہ علاج حیوانات کے معزز عہدہ پر ممتاز ہیں۔ دوسری اولاد میں منشی اظہار حسن ابن منشی ریاض حسن انصاری تھے جو محکمہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے سرشار تعلیمات میں مدرس تھے۔ ان سب کی اولاد بفضلہ تعالیٰ موجود ہے۔

شماره نمبر (صفحه ۲۳۵-۲۵۱)

قاضي شيخ راجو سیراول شيخ عبد الملک بن شيخ بہار الدین عباسی (شجرہ ۷۵)



شجرہ نمبر ۹

شیخ راجو عباسی سپراول شیخ عبدالملک ابن شیخ بہاء الدین عباسی شجرہ

شیخ راجو عباسی المعروف بقاضی راجو ابن شیخ عبدالملک ابن شیخ بہاء الدین عباسی کا لقب اور عہدہ متولی تھا۔ زمان منقولہ شجرہ نمبر ۲ میں رقوم ہے کہ قاضی پیارہ عباسی کو قصبہ کاکوری کے قاضی اور متولی کے منصب عطا ہوئے تھے۔ ان دونوں صاحب باعہدوں کی تقسیم غالباً دو بیٹے پیدا ہوئے۔ اس طرح ہوئی کہ قاضی بایزید شیرہ اول قاضی پیارہ کی اولاد کے لئے منصب قضا اور قاضی بہاء الدین شیرہ دوم قاضی پیارہ کی اولاد کے لئے منصب تولیت مخصوص ہو گیا۔ چنانچہ صاحب شجرہ فیض نے قاضی راجو بدستوریاں کے الفاظ لکھے ہیں۔ ان کے ایک دختر اور چار سپر محمد صادق و محمد عادل و محمد فیض و محمد مظفر ہوئے۔

دختر شیخ راجو عباسی کا عقد شیخ محمد رضا (فیض مہ) و نفہ مہ (۱۲۵) ابن شیخ محمد اشرف از بنائے مخدوم شیخ بھیکہ علوی کاکوری کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد صاحب عزت و جاہت ہوئی۔ ان کے تین سپر محمد امان و محمد زمان و بدیع الزمان ہوئے۔ شیخ محمد آمان اولاد فوت ہوئے۔ شیخ محمد زمان مخدومزادہ کے اولاد میں اس وقت نشی اظہر علی علوی (نفہ مہ ۱۳۵) بی اے ایل ایل بی بمبرجیلٹیو اسمبلی اور ان کے فرزند نشی اقبال اظہر علی آئی سی ایس تھیں صوبہ گجرات اور نشی ضیاء الحسن علوی ایم اے انسپکٹر مدارس دینیات صوبہ متحدہ اور نشی انعام علی علوی۔ (نفہ مہ ۱۳۲) رئیس وزیندار اور ان کے خاندان کے دیگر افراد موجود ہیں۔

شیخ بدیع الزمان مخدومزادہ کی اولاد میں اس وقت نشی محمد ادب علوی (شجرہ نمبر ۲) میں وزیندار اور نشی عارف حسین (نفہ مہ ۱۳۹) ایم اے پروفیسر محکمہ فوج سرکاری اور نشی احسان حسین (نفہ مہ ۱۳۲) بی اے اور دیگر افراد خاندان متعلقہ ہیں۔ ان بی بی کی سپری اولاد میں

یہ چند نام کھٹے گئے ہیں۔ نیز یہ تفصیل نسب نامہ جات محدود مزاد گمان میں ملاحظہ ہو۔
 شیخ محمد صادق عباسی پسر اول شیخ راجہ عباسی کے تین پسر محمد حنیف و محمد ہمدی و
 محمد عارف ہوئے۔

شیخ محمد حنیف عباسی پسر اول شیخ محمد صادق کے تین دختر ہوئیں جن میں سے دو کے
 نام نہیں معلوم ہو سکے۔

بی بی سعیدہ دختر اول شیخ محمد حنیف عباسی کا عقد انکے چچا شیخ محمد عارف کے پسر شیخ شیر
 (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کا ذکر اپنی جگہ پر آئے گا۔

دختر دوم شیخ محمد حنیف عباسی کا عقد تصبہ نیوتنی میں شیخ محمد روشن کے ساتھ ہوا۔ انکے
 ایک پسر شیخ جھاؤ ہوئے۔ یہ نیوتنی میں ہے۔ اس سے زیادہ حال نہیں معلوم ہوا۔

دختر سوم شیخ محمد حنیف عباسی کا عقد لکھنؤ میں حضرت شاہ بنار کے خاندان میں ہوا۔ انکے
 ایک پسر محمد امان ہوئے۔ انکی اولاد میں شیخ رحم علی منائی بھی تھے یہ صاحب اولاد ہوئے
 لیکن انکی سکونت کاکوری میں رہی۔ انکی اولاد سے قرابت کی تجدید دریافت ہوئی لہذا مزید
 حالات بھی نہیں معلوم ہوئے۔

شیخ محمد ہمدی عباسی عورت مینڈی پسر دوم شیخ محمد صادق عباسی کے ایک پسر رحم علی ہوئے۔
 شیخ رحم علی عباسی پسر شیخ محمد ہمدی نے تصبہ مورازاں متعلقہ میسواڑہ کا عہدہ قضا حاصل
 کیا اور وہیں سکونت اختیار کر لی۔ انکے ایک پسر غلام نبی ہوئے۔

شیخ غلام نبی عباسی پسر شیخ رحم علی ملک پور پ چلے گئے تھے اور وہیں فوت ہوئے۔ انکا کچھ
 اور حال نہیں معلوم ہوا۔ البتہ صاحب چشمہ فیض لکھتے ہیں:- "مگر شاید اولاد اور یا دختران شیخ رحم علی
 و مورازاں بودہ باشند کہ نسبت اوشاں از تصبہ امیٹی و بجنور ہم دریافت می شود چنانچہ شیخ حسین رضا
 قاضی زادہ تصبہ امیٹی ہندگی و نور الدین چودھری بجنور با آہنا خولیشی دارند" بہر حال تصبہ کاکوری
 کے عباسیوں اور ان لوگوں کے اب کوئی تعلقات نہیں ہیں۔

شیخ محمد عارف عباسی پسر دوم شیخ محمد عارف کے دو پسر یار محمد و شیر محمد ہوئے۔
 شیخ یار محمد عباسی پسر اول شیخ محمد عارف کے دو پسر احمد علی و محمد شاکر ہوئے۔
 شیخ احمد علی عباسی پسر اول شیخ یار محمد کی طبیعت میں ازہیت غالب ہو گئی تھی اور زنا زوں
 کی طرح باتیں کرتے تھے۔ خوش طبع لوگ مذاق اڑاتے تھے۔ احمد کو لقب ہو گیا تھا۔ انکا نکاح
 نہیں ہوا۔ ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔

شیخ محمد شاکر عباسی پسر دوم شیخ یار محمد کا عقد بی بی ناصرہ بنت بی بی نوازی بنت شیخ قرآن
 عباسی (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر ہوئیں جو نکاح اپنے والدین کی زندگی میں فوت ہوئیں
 انکے بعد انکے والدین بھی بے نام و نشان رحلت کر گئے۔
 شیخ شیر محمد عباسی پسر دوم شیخ محمد عارف کا عقد انکے چچا شیخ محمد حنیف عباسی کی دختر بی بی
 سعیدہ (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا جو ادھر مذکور بھی ہو چکا ہے۔ انکے ایک پسر اولاد محمد ہوئے۔
 شیخ اولاد محمد عباسی پسر شیخ شیر محمد کھٹوئیں شاہ بہار الدین قلندر کے نواسوں کے معلم تھے۔
 دہیہ و خوش قطع جو انہی دتھے۔ کھٹوئیں لاولد فوت ہوئے۔

شیخ محمد عادل عباسی پسر دوم شیخ راجو کے دو دختر دو من و اچھی اور بن پسر صالح محمد و نظر محمد
 محمد علی ہوئے۔

بی بی دو من دختر اول شیخ محمد عادل عباسی کا عقد شیخ محمد قائم ابن شیخ اسد احمد محمد مزادہ
 (نغمہ ص ۱) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر محمد عزیز اور دو دختر رابعہ و اولیا ہوئے۔ مزید
 تفصیل نفحات النیم میں ملاحظہ ہو۔

بی بی اچھی دختر دوم شیخ محمد عادل عباسی کا عقد انکے چچا شیخ محمد فیض عباسی کے پسر شیخ عظیم اسد
 (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ اولاد اپنی بجہ بر مذکور ہوگی۔

شیخ صالح محمد یار محمد صالح عباسی پسر اول شیخ محمد عادل کے دو دختر زیدی و کریمہ اور ایک پسر

شیخ محمد بن ہوئے۔

بی بی نمدیدی دختر اول شیخ محمد صالح عباسی کا عقد شیخ محمد شاہ ابن شیخ قیام الدین عباسی (شجرہ نبرہ) کے ساتھ ہوا۔ اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہوگی۔

بی بی کریمہ دختر دوم شیخ محمد صالح عباسی کا عقد نصیبہ نگرام میں ہوا۔ ان کی اولاد وہیں رہی۔ مزید حال نہیں معلوم ہوا۔

شیخ محمد عباسی پسر شیخ محمد صالح جوانی ہی میں کہیں باہر جا کر مفقود و انحراف ہو گئے۔ لے
شیخ نظر محمد عباسی و شیخ محمد علی عباسی پسران دوم و سوم شیخ محمد عادل کے حالات کچھ معلوم

شیخ محمد فیض عباسی عرف فیضی پسر سوم شیخ راجو کے تین پسر علیم اللہ و کریم اللہ و عقیق اللہ
شیخ علیم اللہ عباسی پسر اول شیخ محمد فیض کا عقد انکے چچا شیخ محمد عادل کی دختر بی بی گچی
(شجرہ نبرہ) کے ساتھ ہوا جیسا مذکور ہو چکا ہے۔ انکے ایک دختر سوگھن اور ایک پسر رحمت اللہ
بی بی سوگھن دختر شیخ علیم اللہ عباسی کا عقد نصیبہ بخنور میں قاضی سیغیاث الدین بن سید
مسح الدین موسوی قاضی بخنور کے ساتھ ہوا۔ انکے سات پسر حمید الدین و مسیح الدین
و بدیع الدین و مسیح الدین و احسن الدین و ناصر الدین و علیم الدین ہوئے۔ ان میں سے
پسران دوم و سوم و پنجم و ششم لا ولد فوت ہوئے۔ سید حمید الدین و سید مسیح الدین
سید علیم الدین صاحب اولاد ہوئے۔ انکی اولاد سے کا کوری کے بعض دیگر خاندان
والوں سے قرابت کی تجدید ہوتی رہی لیکن عباسیوں کے خاندان میں کوئی رشتہ دار نہیں
معلوم ہوئی۔ مزید تفصیل شجرۃ الانساب میں ملاحظہ ہو۔

شیخ رحمت اللہ عباسی پسر شیخ علیم اللہ پتہ قد تھے اور رحمت ٹوٹی کسے جاتے تھے۔

انکے ایک پسر امین الدین ہوئے۔

شیخ امین الدین عباسی عرف گھیس پسر شیخ رحمت اللہ کا عقد بی بی عنایت بنت شیخ

فرحت العباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا یہ لا ولد فوت ہوئے ۔
 شیخ کرم اللہ عباسی عرف ہنگے پسر دوم شیخ محمد فیض لا ولد فوت ہوئے ۔
 شیخ عتیق اللہ عباسی پسر سوم شیخ محمد فیض کے دو پسر محمد عاشق و محمد معشوق ہوئے
 شیخ محمد عاشق عباسی پسر اول شیخ عتیق اللہ کا عقد بی بی عارفہ بنت شیخ ثناء اللہ عباسی
 (شجرہ نمبر ۲) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر فرحت اللہ اور ایک دختر غنیمت ہوئے ۔
 شیخ فرحت اللہ عباسی پسر شیخ محمد عاشق کے ایک دختر عنایت ہوئیں جن کا عقد حبیباً کہ
 مذکور ہوا شیخ امین الدین ابن شیخ رحمت اللہ عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا اگر کوئی اولاد نہیں ہوئی ۔
 بی بی غنیمت دختر شیخ محمد عاشق عباسی کا عقد شیخ محمد اہد علوی نیرہ شیخ غلام محمد ملکہ اودہ
 کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر بی بی نعمت اور ایک پسر کرم الرحمن ہوئے ۔
 شیخ کرم الرحمن پسر بی بی غنیمت لا ولد فوت ہوئے ۔
 بی بی نعمت دختر بی بی غنیمت کا عقد انکے چچا کے پسر شیخ حسین رضا بن شیخ حشمت اللہ کے
 ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کے لئے شجرہ متعلقہ ملاحظہ ہو ۔
 شیخ محمد معشوق عباسی پسر دوم شیخ عتیق اللہ کا کچھ حال نہیں دریافت ہوا ۔

شیخ محمد مظفر عباسی عرف قاضی مظفر پسر چارم قاضی راجہ کے تین پسر جان محمد و
 عوض محمد و قیام الدین ہوئے ۔

شیخ جان محمد عباسی پسر اول قاضی مظفر کا عقد بی بی حافظہ بنت شیخ عبدالحی عباسی
 (شجرہ نمبر ۳) کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر غلام حسین ہوئے ۔
 شیخ غلام حسین عباسی پسر شیخ جان محمد کے متعلق چھپتہ فیض لکھتے ہیں ”مرد صاحب تشخص بود“
 یہ لا ولد فوت ہوئے ۔

شیخ عوض محمد عباسی پسر دوم قاضی مظفر کا عقد شیخ دولت بن شیخ سعد اللہ بھڑی کی دختر

کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر جیتی اور ایک پسر حام الدین ہوئے۔
بی بی جیتی دختر شیخ عوض محمد عباسی کا عقد شیخ محمد تقی ابن قاضی عبدالحکیم عباسی (شجرہ نمبر ۱۵)
کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد شجرہ مذکور میں لکھی جا چکی۔

شیخ حسام الدین عباسی پسر شیخ عوض محمد کا عقد انکے چچا شیخ قیام الدین عباسی کی دختر بی بی
چھامہ (شجرہ نمبر ۱۶) کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک پسر شیخ محمد حیات ہوئے۔ یہ بنگال چلے گئے تھے۔
اور وہیں لا ولد فوت ہوئے۔

شیخ قیام الدین عباسی عرف چھوٹے میاں پسر سوم قاضی مظفر کے برادری کی زوجہ سے
چھ پسر معین الدین و محمد درویش و محمد زاہد و محمد شاہ و محمد ماہ و محمد عزت اور دو دختر چھامہ
اور عافیت ہوئے اور ایک باندی کے بطن سے ایک پسر محمد عاقل ہوئے۔ ان شیخ محمد عاقل
کی اولاد و پشت بعد مفقود ہو گئی۔

بی بی چھامہ دختر اول شیخ قیام الدین عباسی کا عقد حبیبیا مذکور ہو چکا ہے انکے چچا شیخ عوض
کے پسر شیخ حسام الدین (شجرہ نمبر ۱۷) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد لکھی جا چکی۔
بی بی عافیت دختر دوم شیخ قیام الدین عباسی کا عقد شیخ شکر الدین شیخ محمد صادق عباسی
(شجرہ نمبر ۱۸) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔

شیخ معین الدین عباسی پسر اول شیخ قیام الدین کا عقد بی بی وظیفہ بنت شیخ محمد ولی خطیب
کے ساتھ ہوا۔ یہ لا ولد فوت ہوئے۔

شیخ محمد عزت عباسی پسر دوم شیخ قیام الدین بھی لا ولد فوت ہوئے۔
شیخ محمد درویش عباسی پسر سوم شیخ قیام الدین کا عقد ملک شفیق الدین کی دختر کے ساتھ ہوا انکے
دو پسر محمد معصوم و محمد سپاہ ہوئے۔ اور ایک باندی کے بطن سے ایک پسر منصور علی بھی تھے جن کے

ملک شفیق الدین کا کوری کے قدیم باشندہ نہیں تھے۔ ذات خود کا کوری اگر آباد ہوئے سلطان عالمگیر بادشاہ دہلی کے زمانہ میں
دولت درویش و دجاست پیدا کی۔ کا کوری میں شاندار عربی تعمیر کی جو بعد کو سما ہو گئی۔ بالآخر شیخ محمد حیات مخدوم زادہ نے
اسکو خرید کر اپنی حویلی اور کچا احاطہ بنایا۔

ایک دختر ہوئیں جو تعبہ موہان میں بیاہ گئیں اور یہاں سے تعلقات منقطع ہو گئے۔

شیخ محمد معصوم عباسی پسر اول شیخ محمد درویش لاولد فوت ہوئے۔

شیخ محمد پناہ عباسی پسر دوم شیخ محمد درویش کے تین عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد کاکوری میں بی بی فہیدہ بنت شیخ اسد اسد شجرہ نمبر ۸۔ حاشیہ تحت نام شیخ عبدالوہاب عباسی کے ساتھ اور دوسرا عقد رسول پور میں اور تیسرا عقد بجنور میں میر پناہ علی کی ہمیشہ کے ساتھ ہوا۔ زوجہ اول سے ایک پسر حسین علی اور زوجہ سوم سے چار پسر عباس علی و قدرت علی و سعادت علی و حسن علی ہوئے۔ زوجہ دوم سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ حسین علی عباسی پسر اول شیخ محمد پناہ عباسی علیہ السلام میں لاولد فوت ہوئے۔

شیخ عباس علی عباسی و شیخ قدرت علی عباسی و شیخ سعادت علی عباسی و شیخ حسن علی عباسی پسران دوم و پنجم شیخ محمد پناہ کے تعلقات کاکوری میں کسی خاندان میں نہیں معلوم ہوئے غالباً یہ اپنے اہمال بجنور میں رہ گئے۔

شیخ محمد زاہد عباسی پسر چہم شیخ قیام الدین کے صرف ایک دختر راحت ہوئیں۔ بی بی راحت دختر شیخ محمد زاہد عباسی کا عقد انکے چچا شیخ محمد شاہ کے پسر شیخ محمد خان (شجرہ نمبر ۸) کے ساتھ ہوا۔ اولاد کا ذکر اپنی جگہ پر آئے گا۔

شیخ محمد ماہ عباسی پسر چہم شیخ قیام الدین کے زوجہ برادری سے ایک پسر نصرت اللہ اور ایک باندی کے بطن سے ایک پسر قطب الدین ہوئے۔

شیخ نصرت اللہ عباسی ابن شیخ محمد ماہ نے اپنے والد کی حیات میں بجا لٹ جہانی وفات پائی انکا عقد انکی بہن بی بی عافیت کی دختر بی بی ذاکرہ بنت شیخ شکر اسد عباسی (شجرہ نمبر ۸) کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر شرفیت اور ایک پسر جمال الدین ہوئے۔

بی بی شرفیت بنت شیخ نصرت عباسی کا عقد مولوی نجم الدین بن مولوی حسن سندیلوی کے ساتھ ہوا۔ انکے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ جمال الدین عباسی پسر شیخ نصرت اللہ کا عقد منظم حسین خاں سندیلوی کے خاندان میں ہوا۔ یہ آبائی جائیداد فروخت کرنے کے بعد کچھ عرصہ شیخ آباد میں رہے پھر مد اپنے اہلیہ کے کالجی چلے گئے اور وہیں اولاد فوت ہوئے۔

شیخ قطب الدین پسر غیر کفو شیخ محمد ماہ عباسی کے ایک پسر قربان علی ہوئے۔ یہ باپ اور بیٹے دونوں شیخ محمد ماہ کی زندگی میں بے نام و نشان ختم ہو گئے۔

شیخ محمد شاہ عباسی پسر ششم شیخ قیام الدین کا عقد بنی اعام میں بی بی نذیری بنت شیخ صالح محمد عباسی (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ ان کے برادری کی بی بی سے صرف ایک پسر محمد نافع ہوئے اور ایک باندی کے بطن سے چار پسر محمد باسط و غلام نبی و غلام اشرف و حمایت اللہ ہوئے اس غیر کفو اولاد کا اب کوئی پتہ نہیں ہے۔

شیخ محمد نافع عباسی پسر شیخ محمد شاہ کا عقد جیسا مذکور ہوا ان کے چچا شیخ محمد زاہد عباسی کی دختر بی بی راحت (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ ان کے ایک دختر بصیرت اور چار پسر نہال الدین و ہدایت اللہ و غلام قادر و احمد اللہ ہوئے۔

بی بی بصیرت دختر شیخ محمد نافع عباسی کا عقد سندیلوی مولوی حد الدین بن مولوی حسن الدین کے ساتھ ہوا کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ نہال الدین عباسی پسر اول شیخ محمد نافع اپنے والد کی جیائیں فوت ہوئے۔ ان کا عقد نہیں ہوا۔

شیخ ہدایت اللہ عباسی عرن چھیدامیاں پسر دوم شیخ محمد نافع کا عقد بی بی خیریت بنت شیخ رفیق اللہ عباسی (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد کا کچھ حال نہیں دریافت ہوا۔

شیخ غلام قادر عباسی پسر سوم شیخ محمد نافع کا عقد لکھنؤ میں شیخ میر محمد کی دختر کے ساتھ ہوا ان کے دو پسر غلام محی الدین و مبارک محی الدین ہوئے۔ یہ دونوں بھائی اپنے چچا اور خسر شیخ احمد عباسی کی وجہ سے سندیلوی آباد ہوئے اور اب ان کی اولاد کی سکونت وہیں ہے۔

شیخ غلام محی الدین عباسی پیر اول شیخ غلام قادر کا عقد انکے چچا شیخ احمد السدی کی ایک دختر (شجرہ نمبر ۸) کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ مبارک محی الدین عباسی پیر دوم شیخ غلام قادر کا عقد انکے چچا شیخ احمد السدی کی دوسری دختر (شجرہ نمبر ۸) کے ساتھ ہوا انکے ایک دختر لکھن اور دو پسر سلامت علی و محمد واسع ہوئے۔

بی بی لکھن بنت شیخ مبارک محی الدین عباسی کا عقد شیخ عزیز الدین (نواسہ شیخ احمد السدی) شجرہ نمبر ۸) بن شیخ جمیل الدین فاروقی ہر گامی ثم السندی لوی کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی لا ولد و بنت شیخ سلامت علی عباسی پیر اول شیخ مبارک محی الدین کے دو عقد یکے بعد دیگرے دو بہنوں کے ساتھ قصہ اٹھی ہیں ہوئے۔ زوجہ اولیٰ سے ایک پسر کرامت علی اور دو دختر حبیب النساء و افضل النساء اور زوجہ ثانیہ سے ایک پسر عاشق علی اور ایک دختر رشید النساء ہوئے۔ بی بی حبیب النساء دختر اول شیخ سلامت علی عباسی کا عقد شیخ عزت علی ابن شیخ شوکت علی عباسی کا گوری (شجرہ نمبر ۹) کے ساتھ ہوا۔ انکے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

بی بی افضل النساء دختر دوم شیخ سلامت علی عباسی کا عقد سید قمر الدین بن سید عنایت حسین سندیلوی (فیض ص ۶۷) کے ساتھ ہوا۔ انکے صرف ایک دختر امیس فاطمہ ہوئیں جنکا عقد بھی سندیلوی سید صادق رضا ابن سید حسن رضا کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر قمر افضل موجود ہیں جو بی بی لے میں زیر تعلیم ہیں اور ہنوز ناکتھا ہیں۔

بی بی رشید النساء دختر سوم شیخ سلامت علی عباسی کا عقد جگوری شیخ معشوق علی قدوائی کے ساتھ ہوا۔ انکے تین دختر منہاج النساء و محترم النساء و جمیل النساء اور تین پسر مسعود علی اسد علی و سعید علی ہوئے۔ انکی سکونت اپنے دادھیال قصبہ جگوری میں ہے اور صاحب اولاد ہیں۔ ان میں سے شیخ اسد علی قدوائی کا عقد انکے اموں شیخ کرامت علی کی دختر بی بی خوا خاتون (شجرہ نمبر ۸) کے ساتھ ہوا ایک دختر عذرا خاتون موجود ہیں جو ابھی کم عمر اور زیر تعلیم ہیں۔ شیخ کرامت علی عباسی پیر اول شیخ سلامت علی کا عقد سید محمد تقی سندیلوی کی دختر کیساہ

انکے صرف ایک دختر خواہا تو بن ہوئیں۔
 بی بی خواہا خواہا تو بن دختر شیخ کرامت علی عباسی کا عقد حبس مذکور ہوا جگہ میں انکی پہچان کے
 پسر شیخ اسد علی ابن شیخ مشوق علی قدوائی کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی سیوہ ہو گئی ہیں اور سند
 میں رہتی ہیں۔ انکے ایک دختر عذرا خواہا تو بن (ولادت ۱۳۵۵ھ) موجود ہیں۔
 شیخ عاشق علی عباسی پسر دوم شیخ سلامت علی کا عقد انکی بیوہ بھادج اہلیہ شیخ کرامت علی
 عباسی کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر محمد عمر موجود ہیں۔

شیخ محمد عمر عباسی (ولادت ۱۳۳۲ھ) پسر شیخ عاشق علی بلسلہ ملازمت دہلی میں رہتے
 ہیں۔ ہنوز ناکد خدا ہیں۔

شیخ محمد واسع عباسی پسر دوم شیخ مبارک محی الدین کا عقد سند یہی ہیں بی بی غفورہ کے
 ساتھ ہوا۔ انکے ایک فرجید النساء اور ایک پسر مراد علی ہوئے۔

بی بی مجید النساء دختر شیخ محمد واسع عباسی کا عقد سند یہی ہیں سید نذر علی من انھا وخدمہ علا الدین
 کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک دختر راضیہ اور چار پسر محمد زبیر و محمد شعیب و محمد ضمیر و محمد حبیب
 بی بی راضیہ بنت بی بی مجید النساء کا عقد کا گوری میں سید امیر الدین (بن حافظ سید ظہیر الدین) نواسہ
 شیخ عبدالحکیم عباسی (شجرہ نمبر ۸) کے ساتھ ہوا۔ انکے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ یہ بیوہ بی بی بقید حیات
 ہیں اور سند یہی ہیں۔

سید محمد زبیر و سید محمد صہیب پسران اول و چارم بی بی مجید النساء کا قیام سند یہی ہیں ہے اور
 صاحب اولاد ہیں۔ سید محمد شعیب و سید محمد ضمیر پسران دوم و سوم بی بی مجید النساء اولد و زوت ہو گئے
 شیخ مراد علی عباسی پسر شیخ محمد واسع کا عقد بھی سند یہی ہیں سید غلام حسین ابن سید محمد بقا کی دختر
 بی بی شیخ حیدر علی عباسی کی نواسی (شجرہ ۷) کے ساتھ ہوا۔ انکے تین دختر سمیع النساء و بقیس فاطمہ
 و رؤف النساء اور دو پسر محمد یعقوب و محمد ادریس ہوئے۔

بی بی سمیع النساء دختر اول شیخ مراد علی عباسی کا عقد کا گوری میں شیخ حافظ علی بن حافظ

عبد الغفور عباسی شجرہ لمبر کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد اپنی جگہ پر مذکور ہو چکی۔
 بی بی بلقیس فاطمہ دختر دوم شیخ مراد علی عباسی کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے پہلا عقد
 خیر آباد میں شیخ عبد الوحید فاروقی کے ساتھ اور شہر اولے کی وفات کے بعد دوسرا عقد سندیلہ
 میں سید ارتضیٰ علی بن سید ظہر علی کے ساتھ ہوا۔ دونوں شوہروں سے اولاد ہے۔ ان سب کا
 قیام سندیلہ میں ہے۔

بی بی رؤف النساء دختر سوم شیخ مراد علی عباسی کا عقد خیر آباد میں حاجی شتاق احمد کے ساتھ ہوا
 انکی اولاد موجود ہے اور انکی سکونت اب سندیلہ میں ہے۔

شیخ محمد یعقوب عباسی پسر اول شیخ مراد علی بھوپال میں ملازم رہے اور وہیں وفات پائی۔ انکے
 تین عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد سندیلہ میں چھری قادر احمد کی دختر کیساتھ اور دوسرا اور تیسرا بھوپال
 میں غیر برادری میں ہوئے۔ زوجہ اولے سے مرث ایک دختر اور زوجہ دوم سے مرث ایک پسر اور زوجہ سوم
 سے بھی مرث ایک پسر ہوئے۔ یہ دونوں تہہ پر ان مفقودہ انجمن ہیں۔

دختر شیخ محمد یعقوب عباسی کا عقد سید آفاق حسین بن سید عنایت حسین سندیلوی (فیض ملکا) کے
 ساتھ ہوا۔ سید آفاق حسین کی والدہ سید عنایت حسین کی زوجہ ثانیہ بھوپال کی رہنے والی اور
 غیر برادری میں تھیں۔ سید آفاق حسین ریاست بھوپال میں سرشتہ تعلیمات میں ملازم ہیں۔

شیخ محمد ادریس عباسی پسر دوم شیخ مراد علی حیدر آباد دکن میں سلسلہ ملازمت ہے اور وہیں عین
 جوانی میں فوت ہوئے انکا عقد بھی وہیں غیر برادری میں بی بی جعفری بیگم کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی کم عمری
 میں یتیم ہوئیں تو بہت کر کے اپنے کمن بچوں کی پرورش کرنے کے ساتھ ساتھ خود اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔
 اور اب مجربہ زمانہ کالج حیدر آباد دکن میں پروفیسر ہیں۔ انکے ایک دختر احمدی ادریس اور ایک
 پسر سید ادریس موجود ہیں۔ ان سب کا قیام حیدر آباد دکن میں ہے۔

بی بی احمدی ادریس دختر شیخ محمد ادریس عباسی کا عقد حیدر آباد دکن میں شیخ عصا راشد
 قریشی کے ساتھ ہوا جو شاہزادہ برار کے لے ٹی سی ہیں۔

شیخ سعید ادریس عباسی پسر شیخ محمد ادریس بسلسلہ ملازمت حیدر آباد میں رہتے ہیں۔ بہنوڑ
ناکہ خدا ہیں۔

شیخ احمد اللہ عباسی پسر چہارم شیخ محمد نافع کا عقد سندلیہ میں شیخ مجید الدین کی دختر کے ساتھ ہوا
اس سلسلہ سے انھوں نے سندلیہ میں متقل سکونت اختیار کر لی۔ انکی وجہ سے انکے دوڑن بھتیجوں پسران شیخ
غلام قادر عباسی نے بھی جو انکے داماد بھی تھے سندلیہ کو اپنا مسکن بنالیا۔ تاہم ان حضرات کی اولاد
کا کوری والوں سے تعلقات برادری قائم رکھے اور اب بھی برابر رشتہ داری اور بیاہ درے کی تجدید ہوتی
رہتی ہے۔ انکے تین دختران ہیں پسر حسین علی و فضل علی و حیدر علی ہوئے۔ دختران اول و دوم کے
نام نہیں معلوم ہوئے۔ تیسری دختر کا نام شرافت النساء تھا۔

دختران اول و دوم شیخ احمد اللہ عباسی کے عقد انکے چچا کے پسران شیخ مبارک محی الدین
و شیخ غلام محی الدین ابنان شیخ غلام قادر عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوئے۔ انکی اولاد مذکور ہوگئی
بی بی شرافت النساء دختر سوم شیخ احمد اللہ عباسی کا عقد قصہ ہر گام میں شیخ جمیل الدین
فاروقی کے ساتھ ہوا۔ شیخ جمیل الدین نے سندلیہ میں سکونت اختیار کی اور انکی اولاد کا قیام
اب سندلیہ ہی میں ہے۔ انکے ایک پسر عزیز الدین ہوئے۔

شیخ عزیز الدین فاروقی کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی لکھن بنت شیخ
مبارک محی الدین عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ ان بی بی سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ دوسرا
عقد قصہ موسیٰ ضلع بارہ بکلی میں بی بی مجید اک کے ساتھ ہوا۔ ان زوجہ سے دو دختر احتشام النساء
و کلثوم ادریس پسر قبول احمد و قبول احمد و ولدہ ارا احمد ہوئے۔ ان میں سے بی بی احتشام النساء
کا عقد شیخ محمد عربی ابن شیخ حاجن عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کا ذکر اپنی
جگہ پر آئے گا۔ بی بی کلثوم ناکہ خدا فوت ہو گئیں۔ ہر پسران شیخ عزیز الدین فاروقی سندلیہ
میں شاد و آباد و صاحب اولاد ہیں۔

شیخ حسین علی عباسی پسر اول شیخ احمد اسد کا عقد بی بی باقر بنت شیخ فضل عباسی
از مبارک قاضی محمدی (شجرہ نمبر ۲) کے ساتھ ہوا۔ انکے صرف ایک دختر حبیب النساء ہوئیں۔
بی بی حبیب النساء دختر شیخ حسین علی عباسی کا عقد انکے بنی عم شیخ ہادی حسن ابن شیخ فضل علی
عباسی (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ یہ لا ولد فوت ہوئیں۔

شیخ فضل علی عباسی پسر دوم شیخ احمد اللہ کا عقد سندیلہ بی بی بی بی رئیس النساء بنت شیخ
غلام مخدوم فاروقی کے ساتھ ہوا۔ انکے چار پسر ہمدی حسن و ہادی حسن و محمود حسن و حامد حسن
اور ایک دختر مسیح النساء ہوئے۔

شیخ ہمدی حسن عباسی پسر اول شیخ فضل علی کا عقد انکے چچا شیخ حیدر علی کی دختر بی بی فدیجہ
(شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ یہ لا ولد فوت ہوئے۔

شیخ ہادی حسن عباسی پسر دوم شیخ فضل علی کا عقد انکے چچا شیخ حسین علی کی دختر بی بی
حبیب النساء (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ یہ بھی لا ولد فوت ہوئے۔

شیخ محمود حسن عباسی پسر سوم شیخ فضل علی ناکہ خدا فوت ہوئے۔
شیخ حامد حسن عباسی پسر چہارم شیخ فضل علی کا عقد سندیلہ بی بی سید فضل رسول (تعلقہ از فیض)
کی دختر کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر محمد عربی اور ایک دختر سعید النساء ہوئے۔

شیخ محمد عربی عباسی ایم لے۔ پیر طریٹ لا۔ پسر شیخ حامد حسن کے دیہ عقد یکے بعد دیگرے ہوئے
پہلا عقد سندیلہ بی بی بی اہشام النساء بنت شیخ عزیز الدین فاروقی (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ اور دوسرا
عقد بدایوں بی بی بی افضل بیگم بنت منشی تاجل حسین کے ساتھ ہوا۔ زوجہ اول سے ایک پسر النبی
اور زوجہ ثانیہ سے ایک پسر احمد عربی اور دو دختر نفیسہ اور عتیقہ فاطمہ موجود ہیں۔

بی بی نفیسہ دختر اول شیخ محمد عربی عباسی خلیفہ پیروں سے مندر ہیں اور ناکہ خدا ہیں۔

بی بی عتیقہ فاطمہ عرف چھپن دختر دوم شیخ محمد عربی عباسی کا عقد بدایوں بی بی حاجی شیخ محمد طیب

کے ساتھ ہوا۔ صاحب اولاد ہیں اور بدایوں محلہ شیخ پورہ میں شاد آباد ہیں۔

شیخ انس عربی عباسی پسر اول شیخ محمد عربی سرکاری زوج میں لفٹنٹ کے عہدہ پر مامور ہیں۔ انکا عقد بی بی انسر النساء بنت سید الطعان رسول نبیرہ سید فضل رسول تعلقہ اردن سیدیہ کیساتھ ہوا یہ بی بی لاؤ لدنوت ہو گئیں۔

شیخ احمد عربی عباسی پسر دوم شیخ محمد عربی نے بی بی لے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں اور سینا پور میں وکالت کرتے ہیں۔ انکا عقد بی بی طیبہ بنت شیخ فضل الرحمن قدوائی رئیس ڈراگازن ضلع بارہ بکئی کے ساتھ ہوا۔ ایک خور و سال پسر موجود ہے۔

بی بی سیدہ النساء دختر شیخ حاجن عباسی کا عقد انکی پھوپھی کے پسر اول سید نبی احمد ابن سید علی احمد ذرائعہ شیخ حیدر علی عباسی شجرہ ہذا کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کا ذکر اپنی جگہ پر ہے۔ بی بی مسیح النساء دختر شیخ فضل علی عباسی کا عقد سندیلہ میں انکے چچا شیخ حیدر علی کے نواسہ سید علی احمد شجرہ ہذا بن سید غلام حسین کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر نبی احمد و نقی احمد ہوئے۔ سید نبی احمد پسر اول بی بی مسیح النساء کا عقد صیانہ کوہ ہوا انکے ماموں شیخ حاجن عباسی کی دختر بی بی السیدہ (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکے دو دختر آمنہ و عائشہ ہوئیں۔

بی بی آمنہ دختر اول سید نبی احمد کا عقد سید التفات رسول تعلقہ اردن نبیرہ سید فضل رسول سیدیہ کے ساتھ ہوا۔ انکے صرف ایک پسر سید اسعد از رسول ہوئے جو اب اپنے آبائی علاقہ کے تعلقہ دار ہیں۔ نواب سید اسعد از رسول کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد سندیلہ میں چودھری محب اللہ فاروقی ڈپٹی کلکٹر کی دختر کے ساتھ اور دوسرا عقد پنجاب میں سرزاد القطار علی خاں نواب الیر کوٹہ کی دختر بی بی قدسیہ بیگم کے ساتھ ہوا۔ زوجہ اولے لاؤ لدنوت ہوئیں اور زوجہ ثانیہ سے اولاد موجود ہے۔

بی بی عائشہ دختر دوم سید نبی احمد کا عقد بھی سندیلہ میں سید محمد ضمیر ذرائعہ شیخ محمد اس عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ یہ لاؤ لدنوت ہوئیں۔

سید نقی احمد پسر دوم بی بی مسیح النساء کا عقد کاکوری میں بی بی صفری بانو بنت شیخ محمد یعقوب

مخدوم زادہ (فیض شاہ) کے ساتھ ہوا۔ بی بی اصغری بانو کے ۱۱ شیخ ہمدی علی ابن شیخ قاسم علی عباس (شجرہ نمبر ۹) تھے۔ انکے چار دختر عاتکہ و صادقہ و میمونہ و فریسیہ اور آٹھ پسر وصی احمد ولی احمد رئیس احمد ولیق احمد ولقین احمد و ندیم احمد و یحییٰ و فاروق احمد ہوئے۔ ان میں سے تین دختر عاتکہ و صادقہ و فریسیہ اور دو پسر ولیق احمد و ندیم احمد کم عمری میں فوت ہوئے۔ یہ خاندان بھی سندلیہ میں آباد ہے۔

سید وحید (ولادت ۱۲۲۲ھ رجب ۱۲۲۲ھ) پسر اول سید نقی احمد نے کالج میں انٹرمیڈیٹ کے درجہ تک انگریزی تعلیم حاصل کی۔ ریاست محمود آباد میں تحصیلداری کے عہدہ پر مامور ہیں۔ خوش اخلاق اور نیک مزاج ہیں۔ انکا عقد تصبیہ رُدولی میں بی بی عبیرہ خاتون بنت شیخ مصباح الحق صدیقی کے ساتھ ہوا۔ دو پسر نامق وصی احمد و احمد وصی اور ایک دختر زریں غزالہ موجود ہیں۔ یہ سب بچے ابھی غور و سال اور زیر تعلیم ہیں۔

سید ولی احمد (ولادت شوال ۱۳۱۵ھ) پسر دوم سید نقی احمد نے لکھنؤ یونیورسٹی سے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی اور زیر تعلیم کے لئے انگلستان گئے مگر ایک ناگہانی واقعہ کی وجہ سے تعلیم ختم ہونے کے قبل ہی واپس آنا پڑا۔ فی الحال گورنمنٹ سکریٹریٹ شعبہ ترجمہ میں ملازم ہیں اور لکھنؤ میں قیام ہے۔ خلیق اور مفسر اور خوش مذاق ہیں۔ انکا عقد تصبیہ رُدولی میں بی بی صفیہ خاتون بنت شیخ متین الدین صدیقی وکیل کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر شائستہ پروین اور دو پسر خسرو ولی احمد اور حار ولی احمد موجود ہیں۔ یہ سب بچے ابھی غور و سال ہیں۔

سید رئیس احمد (ولادت ۱۲۲۲ھ ذیحجہ ۱۳۲۲ھ) پسر سوم سید نقی احمد نے تعلیم حاصل کر کے بعد سے تجارت کا شغل اختیار کیا ہے۔ لکھنؤ میں قیام ہے۔ ہنوز ناکہ خدا ہیں۔

سید لقین احمد (ولادت ۱۳۳۳ھ) پسر چہارم سید نقی احمد نے انٹرمیڈیٹ اور سی۔ ٹی کے امتحانات پاس کئے اور بی۔ اے کے امتحان میں شرکت کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ سرشتہ تعلیمات میں گورکھپور ہائی اسکول میں شہین ہیں۔ ہنوز ناکہ خدا ہیں۔

سید یحییٰ احمد (ولادت ۱۲۳۲ھ) پسر خیم سید تقی احمد نے انگریزی تعلیم حاصل کی۔
 ہوائی جہاز رانی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہنوز ناکہ خدا ہیں۔
 سید فاروق احمد (ولادت ۱۲۳۲ھ) پسر ششم سید تقی احمد لکھنؤ میں انگریزی تعلیم حاصل
 کی۔ بی بی میں محکمہ جہاز رانی میں ملازم ہیں۔ ہنوز ناکہ خدا ہیں۔
 بی بی میمونہ خاتون (ولادت ۱۲۳۲ھ) دختر سید تقی احمد کا عقد جیسا شجرہ نمبر ۱
 و شجرہ نمبر ۲ میں مذکور ہوا کا کری میں قاضی راشد علی عباسی کے ساتھ ہوا۔ ان کی اولاد
 اپنی جگہ پر مذکور ہے۔

شیخ حیدر علی عباسی پسر سوم شیخ احمد راشد کا عقد سندیلہ میں ال برادری میں ہوا۔ انکی سکنیت سندیلہ میں
 انکے تین دختر لطف النساء و خدیجہ درافعہ ہوئیں۔

بی بی لطف النساء دختر اول شیخ حیدر علی عباسی کا عقد سندیلہ میں سید غلام حسین ابن سید
 محمد بقا کے ساتھ ہوا۔ انکے دو پسر علی احمد و حسن احمد اور ایک دختر صائمہ ہوئے۔
 بی بی صائمہ دختر بی بی لطف النساء کا عقد جیسا مذکور ہو چکا ہے شیخ مراد علی بن شیخ محمد واسع
 عباسی (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کا تذکرہ اپنی جگہ پر ہو گیا۔

سید علی احمد پسر اول بی بی لطف النساء شہر جیل پور (ملک متوسط) میں بہت نامور وکیل
 تھے۔ خان بہادر کا خطاب پایا۔ قومی اور اسلامی خدمات نمایاں طور پر کئے۔ سید احمد
 کے علیگڑھ کالج کی بنیاد ڈالنے میں معین و مددگار رہے۔ رابرٹسن انجمن اسلامیہ جیل پور کے
 بانی تھے۔ انکا عقد جیسا مذکور ہوا بی بی سح النساء بنت شیخ فضل علی عباسی (شجرہ نمبر ۱) کے
 ساتھ ہوا۔ دو پسر نبی احمد و نقی احمد ہوئے۔ جن کی اولاد کا ذکر صفحات ماقبل میں
 ہو چکا ہے۔

سید حسن احمد پسر دوم بی بی لطف النساء دست بھوپال میں ملازم رہے۔ انکا عقد سندیلہ
 میں ہوا۔ دو پسر حسین احمد و رضی احمد اور دو دختر حسین النساء و سکینہ ہوئے۔

یہ سب صاحب اولاد ہوئے۔ سب کی سکونت سندیلہ میں ہے۔ ان میں سے بی بی مبین النساء (زوجہ سید احمد رضا سندیلوی) کی دختر بی بی ناصرہ کا عقد کاکوری میں منشی یونس حسن علوی بن منشی یوسف حسن ملک زادہ (ضمیمہ نمبر ۱) کے ساتھ ۱۳۶۱ھ میں ہوا۔

بی بی خدیجہ دختر دوم شیخ حیدر علی عباسی کا عقد انکے چچا کے پسر شیخ مہدی حسن بن شیخ فضل علی عباسی (شجرہ ہذا کے ساتھ ہوا اور لا ولدت ہوئیں۔
بی بی راقعہ دختر سوم شیخ حیدر علی عباسی کا کچھ حال نہیں معلوم ہوا۔

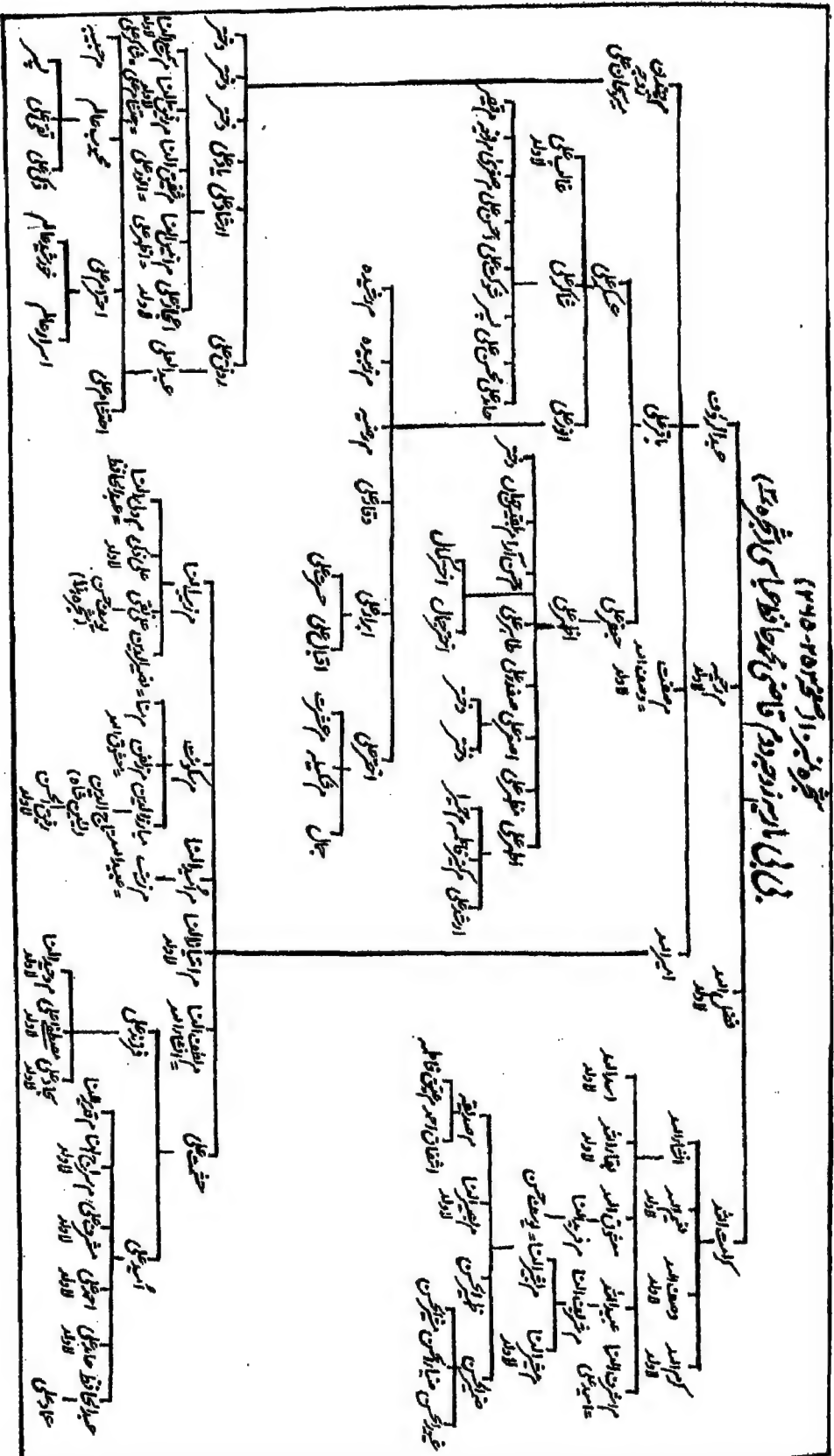


شجره نمبر ۹

۲۵۲

جایان کا کوری

مجله تبیان، اردیبهشت ۱۳۹۵، شماره ۲۵۰
بی بی امیریه زینب و دو قاضی که کلمات خدا را می آید (ص ۱۳۵)



شجرہ نمبر ۱

بی بی ماریہ زوجہ دوم قاضی محمد حافظ عباسی (شجرہ ۳)

قاضی محمد حافظ عباسی پسر اول قاضی عبدالحکیم نے اپنا عقد ثانی مسماۃ ماریہ کے ساتھ کیا جو بنارس سے آئی تھیں۔ ان کے متعلق صاحب چشمہ فیض لکھتے ہیں: از مسماۃ اریکینز فرستادہ شیخ محمد اکبر از بنارس کہ با او ہم سپاسل حیا ط نکاح کردہ بود سپرد یک دختر کرامت اسمہ عبدالرؤف فضل المسماۃ رحیمہ۔ انکی اولاد اب بھی کاکوری میں موجود ہے مگر غیر کفو سمجھی جاتی ہے لیکن تقریبات کے موقع پر برابر کے بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے یہاں شرکت کی جاتی ہے۔ انکی اولاد کو بھی قاضی صاحب نے اپنی جائداد میں سے حصہ دیا جو یہ لڑکے قاضی و شہرت ہیں۔ ان زوجہ کے بلبل سے ہمیں پسر کرامت اسمہ و فضل اسمہ عبدالرؤف اور ایک دختر رحیمہ ہوئے۔ ان بی بی رحیمہ کا عقد تصبیہ موہان میں ہوا۔ وہیں لا دل فوت ہوئیں۔

شیخ کرامت اسمہ عباسی پسر اول قاضی محمد حافظ کا عقد سندیلہ میں بی بی شہوئی بنت حکیم شکر اسمہ کے ساتھ ہوا۔ انکے چار پسر کرم اسمہ و وصف اسمہ و نعیم اسمہ و انشاء اسمہ ہوئے۔ شیخ کرم اسمہ پسر اول شیخ کرامت اسمہ کا عقد تصبیہ خیر آباد میں ہوا۔ لا دل فوت ہوئے۔ شیخ و صف اسمہ پسر دوم شیخ کرامت اسمہ کا عقد انکے چچا کی دختر بی بی صفت بنت شیخ عبدالرؤف (شجرہ نمبر ۱) کے ساتھ ہوا۔ اور لا دل فوت ہوئے۔

شیخ نعیم اسمہ پسر سوم شیخ کرامت اسمہ کا عقد بی بی آمنہ کے ساتھ ہوا۔ لا دل فوت ہوئے۔ شیخ شاہ انشاء اسمہ عباسی (وفات ۵ رجب ۱۲۵۵ھ) پسر چہارم شیخ کرامت اسمہ کے ایسے دلی کمال ہوئے کہ انکے مرشد زادہ حضرت شاہ تراب علی قلندر نے انکو عارف با اسمہ شاہ انشاء اسمہ قلندر کے لقب سے اپنی کتاب اصول المقصود میں مقب کیا ہے۔ کم عمری سے اپنے بنی عمسم بچپنی

رحمت اللہ علیہ کے پاس ہے۔ دنیاوی تفریحات اور نمائش ظاہری سے دلچسپی نہ تھی۔ ثواب ہی میں خدا طلبی کا ذوق پیدا ہوا اور حضرت شاہ محمد کاظم قلندر کے حضور میں حاضر ہو کر بیعت کی اور ازکار و اشغال سکھے۔ پیری پستی میں فرو تھے۔ آستانہ شریف پر حاضر رہتے روزانہ اپنے آبائی مکان واقع محلہ قاضی گڑھی میں آتے تھے۔ ازاد نمائش اور قلندر روش بزرگ تھے۔ انکے استغنا کا یہ حال تھا کہ وصیت کی تھی کہ "اگر تکیہ شریف پر مردوں کو بھجھ کو آبائی قبرستان نہ لے جانا اور اگر قاضی گڑھی میں مردوں کو تکیہ شریف پر دفن کرنے کے لئے لانے کی ضرورت نہیں"۔ بالآخر تکیہ شریف پر وفات پائی اور وہیں مسجد کے دروازے کے باہر جانب مغرب دفن ہوئے۔ انکا عقد بی بی لطف النساء بنت شیخ امیر اللہ (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ چار پسر عبید اللہ و معشوق اللہ و بقار اللہ و اسد اللہ اور ایک دختر اشرف النساء ہوئے۔ ان بی بی اشرف النساء کا عقد اپنے ماموں شیخ شمس علی کے پسر شیخ امید علی کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد کی تفصیل اسی شجرہ میں ملاحظہ ہو۔

شیخ عبید اللہ (وفات ذیقعدہ ۱۲۹۷ھ) پسر اول شاہ انشاء اللہ قلندر کے دو عقد کیے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا نکاح بی بی زینب بنت بشارت علی بن سید شجاعت علی کے ساتھ اور دوسرا نکاح بی بی کریم النساء بنت مولوی مفتی خلیل الدین خاں ملک زادہ (از بطن سماء برنی بیگم زوجہ غیر کفو) کے ساتھ ہوا۔ زوجہ ثانیہ لا ولد فوت ہوئیں۔ زوجہ اولے سے ایک دختر شریفی النساء عرفت آرا ہوئیں۔

بی بی شریفی النساء بنت شیخ عبید اللہ عباسی کا عقد بیوتنی میں سید قمر علی ابن سید مند علی کے ساتھ ہوا جن سے دو دختر بشیر النساء و بشیر النساء ہوئیں۔

بی بی بشیر النساء دختر اول سید قمر علی کا عقد بیوتنی میں منشی نظر حسین کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

بی بی بشیر النساء عن چٹن دختر دوم سید قمر علی کا عقد منشی یوسف حسن لواء شیخ معشوق اسد (شجرہ ہذا) دنیہ قاضی محمد تقی جہلوری (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد منشی یوسف حسن

کے تحت ملاحظہ ہو۔ یہ بی بی ابھی بقید حیات ہیں۔

شیخ معشوق اللہ عباسی (وفات ۲۰ محرم ۱۲۶۱ھ) پسر دوم شاہ انشا اللہ قلندر کا عقد بی بی رلفن بنت شیخ غازی الدین ابن شیخ نجم الدین مخدوم زادہ در شجرہ ہذا کے ساتھ ہوا۔ صرف ایک دختر فرید النساء ہوئیں۔

بی بی فرید النساء بنت شیخ معشوق اللہ عباسی کا عقد شیخ علی تقی ابن قاضی محمد تقی جلیوزری کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر یوسف حسن ہوئے۔

منشی یوسف حسن (ولادت ۱۲۸۵ھ وفات ۱۲۸۷ھ) زادہ شیخ معشوق اللہ۔ عرصہ دراز تک ریاست بھوپال میں ملازم رہے۔ پیش لینے کے بعد سے کا کوری میں مقفل قیام رہا۔ بہت پستہ قد اور سیدھی سادی طبیعت کے بزرگ تھے۔ عرصہ دراز تک بیمار رہنے کے بعد وفات پائی اور خاندانی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد حبیبیا اور پندرہ کور ہوا۔ بی بی بشیر النساء بنت قمر علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ تین پسر ضمیر احسن، ظمیر احسن اور ایک آدھو صغیر سنی میں فوت ہو گیا۔ اور دو دختر بصیر النساء و صدیقہ ہوئے۔

منشی ضمیر احسن (ولادت ۱۳۳۳ھ) پسر اول منشی یوسف حسن نے اپنے والد کے پاس رکھ بھوپال میں انگریزی تعلیم پائی اور بی اے اور بی ٹی کی ڈگریاں حاصل کیں اور وہیں سرشتہ تعلیمات میں ملازم ہیں۔ انکا عقد سندیلہ بی بی سردر جہاں دختر منشی محمود علی دکیل کے ساتھ ہوا۔ تین خرد سال پسر غفور احسن (ولادت ۱۳۵۶ھ) و ضیاء احسن (ولادت ۱۳۵۸ھ) و شیر احسن (ولادت ۱۳۶۰ھ) موجود ہیں۔ منشی ظمیر احسن (ولادت ۱۳۳۲ھ) پسر دوم منشی یوسف حسن کا قیام بسلسلہ ملازمت بھوپال میں ہے۔

بی بی بصیر النساء دختر اول منشی یوسف حسن کا عقد بھوپور میں منشی عبد الوکیل ابن منشی عبد الجلیل کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر التفات الرحمن ہوا تھا جو صغیر سنی میں فوت ہو گیا۔ ان بی بی نے بھی صرف تیس سال کی عمر میں وفات پائی۔

بی بی صدیقہ (ولادت ۱۳۲۲ء) دختر دوم منشی یوسف حسن کا عقد منشی شتاق احمد ساکن ارناد کے ساتھ ہوا۔ یہ حکمہ ریلوے میں بمقام جھانسی ملازمت میں ہیں۔ انکے ایک پسر اشفاق احمد اور ایک دختر عتیق فاطمہ موجود ہیں جو ابھی خود رسالہ ہیں۔

شیخ بقا، اللہ عباسی پسر سوم شاہ انشاء اللہ قلندر کا عقد فوت ہوئے۔
حافظ اسد اللہ عباسی پسر چہارم شاہ انشاء اللہ قلندر کا عقد بی بی اکرام النساء بنت شیخ ابوالحسن کے ساتھ ہوا۔ انکے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ فضل اللہ عباسی پسر دوم قاضی محمد حافظ عباسی جو ان خوش رو اور رنگین طبیعت تھے۔ جوانی میں فوت ہوئے عقد ہوا تھا۔ اولاد نہیں ہوئی۔

شیخ عبدالرؤف عباسی پسر سوم قاضی محمد حافظ عباسی حافظ کلام اللہ شریف تھے فارسی اور عربی میں اچھی دستگاہ تھی۔ قاضی محمد واعظ عباسی کی قضاۃ کے زمانہ میں قاضی صاحب کی مہر کے حامل تھے۔ الماس علی خاں کی وفات میں رہے۔ انکو قرآن شریف سنایا کرتے تھے، انکے نام ایک موضع کی معافی تھی۔ انکا عقد سندیلیہ میں بی بی حیم النساء بنت شاہ رعایت اللہ محمد زور کے ساتھ ہوا۔ ان سے ایک پسر امیر اللہ اور ایک دختر بی بی صفت ہوئے اور ایک بیرونی غیر کفو عورت کے بطن سے ایک پسر باقر علی اور ایک دختر مسماۃ چندن ہوئے۔

شیخ امیر اللہ عباسی (وفات ۱۳۲۸ء) پسر اول حافظ عبدالرؤف کا عقد بی بی صفت بنت شیخ نظام الدین محمد مزادہ کے ساتھ ہوا۔ انکے ایک پسر حشمت علی اور پانچ دختر لطف النساء و امتیاز النساء و امید النساء و سکونت در رب النساء ہوئے۔

ملہ شیخ ابوالحسن قاضی عبداللہ عباسی شجرہ نمبر ۱۳ کی اولاد میں تھے جو قاضی صاحب کی بیرونی غیر کفو مسماۃ کے بطن سے ہوئی تھی۔ شیخ ابوالحسن کی بی بی عبیدہ لسا کی دختر بی بی حسین کا عقد شیخ مبارک الدین نواسہ شیخ امیر اللہ شجرہ نمبر ۱۳ کا تھا۔ انکی اولاد کا ذکر آئندہ آئے گا۔

منشی حشمت علی عباسی پسر شیخ امیر الدکا عقد بی بی راحت النساء بنت سید فصیح الدین بی کیا تھ
ہوا۔ دو پسر امید علی و فرزند علی ہوئے۔

منشی امید علی عباسی پسر منشی حشمت علی کا عقد انکی پھوپھی کی دختر بی بی اشرف النساء بنت شاہ
انثار اللہ قلندر (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکے چار پسر عبد کا فظ و حامد علی و احمد علی و شرف علی
اور دو دختر سراج النساء و قدیر النساء ہوئے۔

منشی عبد کا فظ عباسی پسر اول منشی امید علی کا عقد شیخ امیر الدکا عباسی کی زاسی بی بی بی بی النساء
بنت قاضی محمد تقی جہلوتری کے ساتھ ہوا جن سے ایک پسر عطاء علی اور ایک دختر دیر النساء ہوئے۔ یہ
دو دختر و سال فوت ہوئیں۔

منشی عطاء علی عباسی (دولادت ۱۲۹۵ھ) پسر منشی عبد کا فظ کا عقد بی بی بابیگم بنت حاجی سید
عبد السبحان بن حسین تھبہ سہرام ضلع آگرہ کے ساتھ ہوا۔ ہنوز کوئی اولاد نہیں ہے۔ یہ اپنے آبائی مکان آٹھ
ملا قاضی گڑھی میں رہتے ہیں۔

منشی حامد علی عباسی پسر دوم منشی امید علی کا عقد کنوڑ ضلع بارہ بنگی میں بی بی اتمہ الفاطمہ کے
ساتھ ہوا۔ لا دلہ فوت ہوئے۔

منشی احمد علی و منشی شرف علی پسران سوم و چہارم منشی امید علی عباسی (ناکتخدا فوت ہوئے۔
بی بی سراج النساء دختر اول منشی امید علی عباسی کا عقد شیخ امیر الدکا کے نواسہ شیخ مبارز الدین
(شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر شفیق النساء مولیٰ جو صغریٰ میں فوت ہو گئی۔
بی بی قدیر النساء دختر دوم منشی امید علی عباسی کا عقد انکے چچا شیخ فرزند علی پسر شیخ سجاد علی
(شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ لا دلہ فوت ہوئیں۔

منشی فرزند علی عباسی (وفات ۲۰۔ بیج الاول ۱۳۵۵ھ) پسر دوم منشی حشمت علی کا عقد بی بی
حفظ النساء بنت شیخ علی رضا کے ساتھ ہوا۔ دو پسر سجاد علی و مصطفیٰ علی اور ایک دختر
وحیدہ النساء ہوئے۔

منشی سجاد علی سپر اول منشی نذر علی کا عقد انکے چچا کی دختر بی بی قدیر النساء کے ساتھ ہوا۔
کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

منشی مصطفیٰ علی و وحید النساء کا تختہ فوت ہوئے۔

بی بی لطف النساء دختر اول شیخ امیر احمد عباسی کا عقد شاہ انشاء اللہ قلندر (شجرہ نبرا) کے ساتھ ہوا۔
انکی اولاد نہ کر ہو چکی۔

بی بی امتیاز النساء دختر دوم شیخ امیر احمد عباسی کا عقد قصبہ سرسہندی ضلع کھنویں منشی ام علی
کے ساتھ ہوئی۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

بی بی امید النساء عرف مہر دختر سوم شیخ امیر احمد عباسی کا عقد قصبہ بجنور میں سید بشارت علی ابن
سید شجاعت علی کے ساتھ ہوا۔ ایک دختر زینب ہوئیں۔ ان بی بی زینب کا عقد شیخ جمید الد
ابن شاہ انشاء اللہ قلندر (شجرہ نبرا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد نہ کر ہو چکی۔

بی بی سکونت دختر چہارم شیخ امیر احمد عباسی کا عقد شیخ غازی الدین ابن شیخ نجم الدین کے ساتھ ہوا۔
ایک پسر مبارز الدین اور دو دختر زلفن و متنا ہوئے۔

شیخ مبارز الدین پسر شیخ غازی الدین کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی نہیں
بنت شیخ شریف الدین ہمیشہ زادی شیخ ابو الحسن نکر وہ بالا کے ساتھ اور دوسرا عقد بی بی
سراج النساء بنت منشی امید علی (شجرہ نبرا) کے ساتھ ہوا۔ زوجہ ثانیہ لا ولد فوت ہوئیں۔ زوجہ
اولے سے ایک پسر تاج الدین ہوئے۔

شیخ تاج الدین عرف حسین شاہ (وفات ۱۲۳۵ھ) پسر شیخ مبارز الدین حضرت مولانا فضل الرحمن
گنج مراد آبادی کے مرید تھے اور وہیں لقب حسین شاہ پایا تھا۔ اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں بہت
حاضر رہے۔ انکی فیض صحبت سے ایسی سعادت حاصل کی کہ خاتقاہ چرنہ صوبہ بہار کے
سجادہ نشین منتخب ہوئے۔ وہیں وفات پائی۔ انکا عقد گنج مراد آباد میں بی بی حیات النساء
سے ہوا۔ ایک پسر رفیق الحسن ہوئے۔

نشی رقیق الحسن پسرین شاہ کا عقد ازدواج ادا ضلع سیتا پور میں بی بی عائشہ عرف اچھو سے ہوا۔
کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ یہ کاگوری میں رہے اور یہیں وفات پائی۔

بی بی زلفن دختر اول شیخ غازی الدین کا عقد شیخ معشوق امیر پسر شاہ انشاء اللہ قلندر
(شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد مذکور ہو چکی۔

بی بی منشا دختر دوم شیخ غازی الدین کا عقد انکے خالہ کے پسر شیخ نصیر الدین ابن قاضی محمد تقی
جہلوتری (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ یہ جہلوتری میں رہیں۔ مزید حالات دریافت نہیں ہوئے کیونکہ
انکی اولاد میں کوئی جدید پونہ کاگوری والوں سے نہیں ہوا۔

بی بی زریب النساء دختر پنجم شیخ امیر اللہ عباسی کا عقد جہلوتری میں قاضی محمد تقی کے ساتھ ہوا۔
تین پسر نصیر الدین و علی تقی و علی ذکی اور ایک دختر ولی النساء ہوئے۔ ان بی بی ولی النساء
کا عقد نشی عبد کا فظ ابن نشی امید علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکی اولاد مذکور ہو چکی۔

شیخ نصیر الدین پسر اول قاضی محمد تقی کا عقد حبیبیہ مذکور ہوا انکی خالہ کی دختر بی بی منابنت شیخ
غازی الدین (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ انکا قیام جہلوتری میں رہا۔

شیخ علی تقی پسر دوم قاضی محمد تقی کا عقد بی بی فرید النساء بنت شیخ معشوق اللہ (شجرہ ہذا) کے
ساتھ ہوا۔ ایک پسر یوسف حسن ہوئے جبکی اولاد مذکور ہو چکی۔

نشی علی ذکی پسر سوم قاضی محمد تقی کا عقد فتح اللہ بنگر میں نشی غلام قادر کی دختر کے ساتھ ہوا۔
ایک پسر ابن علی اور ایک دختر حلیم النساء ہوئے۔ یہ دونوں بھائی اور بہن کم عمری میں فوت
ہوئے اور انکے والدین لادلد ختم ہوئے۔

نشی باقر علی عباسی پسر دوم حافظ عبد الرؤف نے سرکاری ملازمت میں عہدہ منصفی تک
ترقی کی اور متفرق مواضعات میں زمینداری خرید کی۔ انکا عقد کسمندی میں بی بی علیمن کے ساتھ ہوا
در پھر جعفر علی و عسکر علی ہوئے۔

نشی جعفر علی عباسی پسر اول نشی باقر علی حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر کے شاگرد اور

حضرت شاہ تقی علی قلندر کے مرید تھے۔ علمی قابلیت اچھی تھی فارسی اور اردو کے شاعر تھے شیون
تخلص تھا۔ شعر گوئی میں مولوی محمد الدین خاں علوی ذوق سے تلمذ تھا۔ انہوں نے کمال کلام ضائع ہو گیا
تصنیفات میں ایک نسانہ طلسم حیرت طبع ہوا۔ فارسی میں ایک کتاب نہ شرح جعفری لکھی تھی جو ریاست
راپور کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ آخر عمر میں دماغ میں خلل آ گیا تھا۔ اپنے آبائی مکان واقع محلہ قاضی
گڑھی میں رہتے تھے۔ یہ مکان اب بالکل مسمار ہو گیا ہے کیونکہ انکی اولاد نے یہاں کی سکونت
تبرک کر دی۔ انکی وفات وطن میں ہوئی اور خاندانی قبرستان میں دفن ہوئے۔ انکا عقد دریدہ ضلع
بارہ بکچی میں منشی غازی الدین کی دختر کے ساتھ ہوا۔ ایک سپر اطہر علی ہوئے۔

منشی اطہر علی آزاد عباسی پرنشی جعفر علی نے اپنے چچا منشی عسکر علی کے پاس بستی میں رہ کر
فارسی اور انگریزی کی تعلیم حاصل کی۔ سرکاری ملازمت میں تحصیلداری کے عہدہ پر عرصہ دراز تک رہ کر
۱۹۳۱ء میں شپن حاصل کی۔ اب راپور میں قیام ہے۔ ایک دیوان بزبان فارسی سراپا عمر ہے۔
انکے بچے بعد دیگرے تین عقد ہوئے۔ پہلا عقد محلہ دلی نگر میں بی بی انیس النساء دختر اول میرا شاہ علی
(شجرہ ہذا) کے ساتھ اور دوسرا عقد شہر کھنؤ محلہ مولوی گنج میں اور تیسرا عقد ملک پنجاب میں ہوا۔ زوجه
اول سے ایک سپر اطہر علی اور زوجه دوم سے ایک سپر مظہر علی اور زوجه سوم سے پانچ سپر اصغر علی
وصفدر علی و طاہر علی و اختر جمال و اختر کمال اور تین دختر حسن آرا و یقیس جہاں اور
ایک اور موجود ہیں۔ پسران پنجم و ششم و ہفتم اور تینوں دختر اپنے والد کی عاطفت میں تحصیل علم کر رہے
ہیں اور ہنوز ناکتہ ہیں۔

منشی اطہر علی عباسی عتہ پندر (ولادت ۱۳۲۲ء) سپر اول منشی اطہر علی آزاد اپنے ماہیال محلہ
دلی نگر میں رہتے ہیں۔ فی الحال کھنؤ میں قیام ہے۔ انکا عقد کھنؤ میں خواجہ حسام الدین کی دختر کے
ساتھ ہوا۔ ایک سپر ارشد علی (ولادت ۱۳۲۵ء) اور دو دختر کنیز فاطمہ (ولادت ۱۳۲۵ء) و حمیرا خانو
(ولادت ۱۳۲۵ء) موجود ہیں۔ یہ سب خورد سال اور ناکتہ ہیں۔

نشی مظہر علی عباسی (ولادت ۱۳۳۳ء) پسر دوم نشی اظہر علی آزاد نے انگریزی تعلیم حاصل کی اور ملک برہما میں محکمہ خفیہ پولیس میں پرنسٹنٹ تھے کہ موجودہ جنگ چھڑ گئی۔ وہاں انہوں نے ایک عقد بھی کیا تھا۔ برہما پر جب جاپانیوں کا قبضہ ہوا تو ہزار ہا مخلوق کے ساتھ ان کو بھی بڑی بے شرمائی کے ساتھ بھاگنا پڑا اور انکی زوجہ ہمہ ایک بچے کے ان سے بچھڑ گئے۔ یہ آفتاب و خیزاں لکھنؤ آئے اور حکام وقت کی امداد سے سرکاری وظیفہ حاصل کیا اور نی احوال دفتر راشن صدر بازار لکھنؤ میں سرکاری ملازم بھی ہو گئے ہیں۔ یہاں دوسرا عقد اپنے نانہالی خاندان میں کیا ہے۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔

نشی اصغر علی عباسی (ولادت ۱۳۳۳ء) پسر سوم نشی اظہر علی آزاد نے انگریزی تعلیم میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ چند سال رضا انٹر میڈیٹ کالج رامپور میں پروفیسر رہے اور اب دہلی کالج میں پروفیسر ہیں۔ انکا عقد نشی انور علی عباسی (شجرہ نمبر ۱) کی دختر سوم کے ساتھ ہوا۔ دو دختر موجود ہیں۔ جو ابھی خور و مال ہیں۔

نشی صفدر علی عباسی (ولادت ۱۳۳۵ء) پسر چہارم نشی اظہر علی آزاد نے انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جہاز رانی کا امتحان مقابلہ پاس کیا۔ لفٹنٹ کے عہدہ پر مامور ہیں۔ ابھی عقد نہیں ہوا ہے

نشی طاہر علی عباسی (ولادت ۱۳۳۵ء) پسر پنجم نشی اظہر علی آزاد نے انگریزی تعلیم پائی۔ کلکتہ میں ملازم ہیں۔ ابھی عقد نہیں ہوا ہے۔

نشی عسکر علی عباسی پسر دوم نشی باقر علی شہرستی میں کالت کرتے تھے۔ بہت کامیاب وکیل ہوئے اور اسی ضلع میں زمینداری پیدا کی اور شہر میں بختہ مکان بنوایا۔ اپنے دو پسران کو ولایت بھیج کر بیڑ بنوایا۔ اپنے خلف اکبر اور برادر زادہ کے عقد کی تقریبات بہت حوصلہ اور اہل الغری سے کا کوریا آگئیں اور دعوت مانجھا کا کھانا تانے کے برتنوں میں مع برتنوں کے تقسیم کیا۔ انکی مستقل سکونت بستی میں ہو گئی تھی۔ وہیں وفات پائی اور دفن ہوئے۔ انکا عقد قصبہ دیوہ میں انکی بھادج کی بہن دختر دوم نشی غازی الدین کے ساتھ ہوا۔ تین پسر اور علی و شاکر علی و غالب علی ہوئے۔ اس خاندان بھر کی سکونت اب کا کوری میں نہیں ہے۔ بستی اور گورکھپور میں شاد و آباد ہیں۔

منشی انور علی عباسی پسر اول منشی عسکر علی نے ولایت جاکر بیرٹری کی سند حاصل کی۔
والپسی پرستی اور گورکھپور میں وکالت کرتے رہے۔ وہیں وفات پائی اور دفن ہوئے۔ انکا عقد
بی بی ثنیق النساء گوری بیگم دختر دوم میرا شاد علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ تین پسر اختر علی
وامر کو علی و وقار علی اور تین دختر رضیہ و زبیدہ و رشیدہ موجود ہیں۔

منشی اختر علی عباسی پسر اول منشی انور علی کا قیام گورکھپور میں ہے۔ وہیں مختار عدالت ہیں۔
انکا عقد لکھنؤ میں خواجہ یوسف علی کی دختر کے ساتھ ہوا۔ ایک پسر جمال میاں اور دو دختر شکیدہ و
عشرت موجود ہیں جو ابھی خود رسال ہیں۔

منشی ابرار علی عباسی پسر دوم منشی انور علی بی بی لے اور ایل ایل بی بی پاس کرنے کے بعد سے
گورکھپور میں وکالت کرتے ہیں۔ انکا عقد اسکے چچا کی دختر بی بی صفرا بیگم بنت منشی شاکر علی (شجرہ ہذا)
کے ساتھ ہوا۔ دو پسر اقبال علی و حسرت علی موجود ہیں جو ابھی کم عمر اور زیر تعلیم ہیں۔
منشی وقار علی عباسی پسر سوم منشی انور علی کا عقد ابھی نہیں ہوا ہے۔
بی بی رضیہ بانو۔ دختر اول منشی انور علی عباسی کا عقد گورکھپور میں شیخ محمود احمی رئیس شہر کے
ساتھ ہوا۔ صاحب اولاد ہیں۔

بی بی زبیدہ بانو دختر دوم منشی انور علی عباسی کا عقد لکھنؤ میں ڈاکٹر عبدالرزاق کے ساتھ
ہوا۔ صاحب اولاد ہیں۔

بی بی رشیدہ بانو دختر سوم منشی انور علی عباسی کا عقد صبیانہ گورکھپور منشی اصغر علی بن منشی
اظہر علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد نہ کر رہی ہیں۔

منشی شاکر علی عباسی پسر دوم منشی عسکر علی نے ولایت جاکر بیرٹری پاس کی۔ خاص گورکھپور
میں وکالت کرتے ہیں اور کامیاب ہیں وہیں کوٹھی اور مکان بنا کر مستقل سکونت اختیار کر لی ہے
انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد کاکوری میں انکی بڑی بھانج کی چھوٹی بہن بی بی
سمیع النساء بنت میرا شاد علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی لاؤلفوت ہوئیں۔ دوسرا عقد

فرخ آباد میں ہوا۔ یہ بی بی پانچ پسر حامد علی و محسن علی و... و شوکت علی و احسن علی اور تین دختر صفیری و رفیعہ و قیصر چھوڑ کر قضا کر گئیں۔

منشی حامد علی عباسی پسر اول منشی شاکر علی گورکھ پور میں محکمہ رجسٹری میں ملازم ہیں۔ انکا عقد بھوپال میں ہوا۔

منشی محسن علی عباسی پسر دوم منشی شاکر علی سورت میں سرشتہ تعلیم میں اسکول ماسٹر ہیں۔ ابھی عقد نہیں ہوا ہے۔

منشی شوکت علی و احسن علی اور ایک جہاں نام نہیں معلوم ہو سکا اور انکی تینوں بیہنیں ہنوز ناکتھا ہیں۔

بی بی صفیری بیگم دختر اول منشی شاکر علی عباسی کا عقد حبیبیا مذکور ہوا منشی ابرار علی بن منشی از علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد بھی مذکور ہو چکی۔

بی بی رفیعہ بانو دختر دوم منشی شاکر علی عباسی کا عقد گوڑہ میں منشی جاد علی بن مرزا محمود بیگ وکیل کے ساتھ ہوا۔

بی بی قیصر بیگم دختر سوم منشی شاکر علی عباسی کا عقد کاپور میں منشی ممتاز حسین بی، لے ایل ایل بی کے ساتھ ہوا۔

منشی غالب علی عباسی پسر سوم منشی عسکر علی تحصیل علم کر رہے تھے کہ عمر دغا دیگی اور وقتا پائی۔ انکا عقد ہوا تھا لیکن ٹھہستی کی رسم عمل میں نہیں آئی تھی،

بی بی صفت دختر اول حافظ عبد الرؤف عباسی کا عقد حبیبیا مذکور ہوا انکے چچا کے پسر شیخ و صف اللہ بن شیخ کرامت اللہ (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

بی بی چندن دختر دوم حافظ عبد الرؤف عباسی کا عقد لی نگریں میر سحان علی بن حیر علی

لے کتاب شجرۃ الانساب میں میر سحان علی کا نسب لکھا ہے کہ ”میر سحان علی بن حیر علی بن غلام جعفر بن علی“

بن دین محمد یا دین علی پسر خواندہ یا چلیہ میر شاہ فیض اللہ۔

کے ساتھ ہوا۔ انکے تین پسر رونق علی ارشاد علی و یاد علی اور تین دختر سلامت النساء و امانت النساء و غفور النساء ہوئے۔ ان میں سے پسران اول و دوم کی اولاد سے اس خاندان میں شہہ ہندی کی تجدید ہوتی رہی ہے اسلئے صرف ان دونوں کی اولاد شجرہ میں اور سطور ذیل میں دکھلائی گئی۔

میر رونق علی پسر اول بی بی چندن کے ایک پسر میر عبد العلی عرف محمد جان ہوئے۔ انکے تین پسر احتشام علی و احترام علی و محبوب عالم اور ایک دختر جنتیہ ہوئے۔ یہ دختر تنہی میں بیاہ گئیں۔

یہ احتشام علی عرف پھاڑی پسر اول میر عبد العلی نے بی بی لے اور ایل ایل بی کی دگیاں حاصل کیں اور لکھنؤ میں وکالت کرتے ہیں۔ کئی سال ریاست دیتا میں سشن جج کے عہدہ پر کام کیا۔ انکے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ پہلا عقد بی بی رفیق النساء عرف نفی بنت میر ارشاد علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ یہ بی بی لا ولد فوت ہوئیں۔ دوسرا عقد خاتون شہناش علی ندوی کی

میر احترام علی عرف سلطان عالم پسر دوم میر عبد العلی کے دو پسر اسرار عالم اور خورشید عالم موجود ہیں۔

میر اسرار عالم پسر اول میر سلطان عالم محکمہ پولیس میں اسسٹنٹ انسپکٹر ہیں اور پولیس لکھنؤ میں تعین ہیں۔

میر خورشید عالم عرف شہنشاہ عالم پسر دوم میر سلطان عالم محکمہ فوج سرکاری میں ملازم ہیں۔ آج کل دیوالی میں تعین ہیں۔

میر محبوب عالم پسر سوم میر عبد العلی کے تین پسر ذکی علی و نقی علی اور ایک اور موجود ہیں۔ یہ سب ابھی خورد سال ہیں۔

میر ارشاد علی پسر دوم بی بی چندن نے سرکاری ملازمت میں تحصیلداری کے عہدہ سے نشن حاصل کی۔ انکے ایک پسر اعجاز علی اور چار دخترانیں النساء و شفیق النساء و رفیق النساء و سمیع النساء ہوئے۔

میر اعجاز علی پسر میر ارشاد علی ناکتخا فوت ہوئے۔

دوسرا عقد ہوا۔ انکی اولاد نہیں ہے۔

بی بی امیر النساء بنت منی دختر اول میر ارشاد علی کا عقد منشی انظر علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد مذکور ہو چکی۔

بی بی شفیقہ النساء بنت گوری بیگم دختر دوم میر ارشاد علی کا عقد منشی انور علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد مذکور ہو چکی۔

بی بی رفیقہ النساء بنت تھیں دختر سوم میر ارشاد علی کا عقد سید احتشام علی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد فوت ہوئیں۔

بی بی سمیعہ النساء دختر چہارم میر ارشاد علی کا عقد منشی شاکر علی عباسی (شجرہ ہذا) کے ساتھ ہوا۔ اولاد فوت ہوئیں۔

شماره

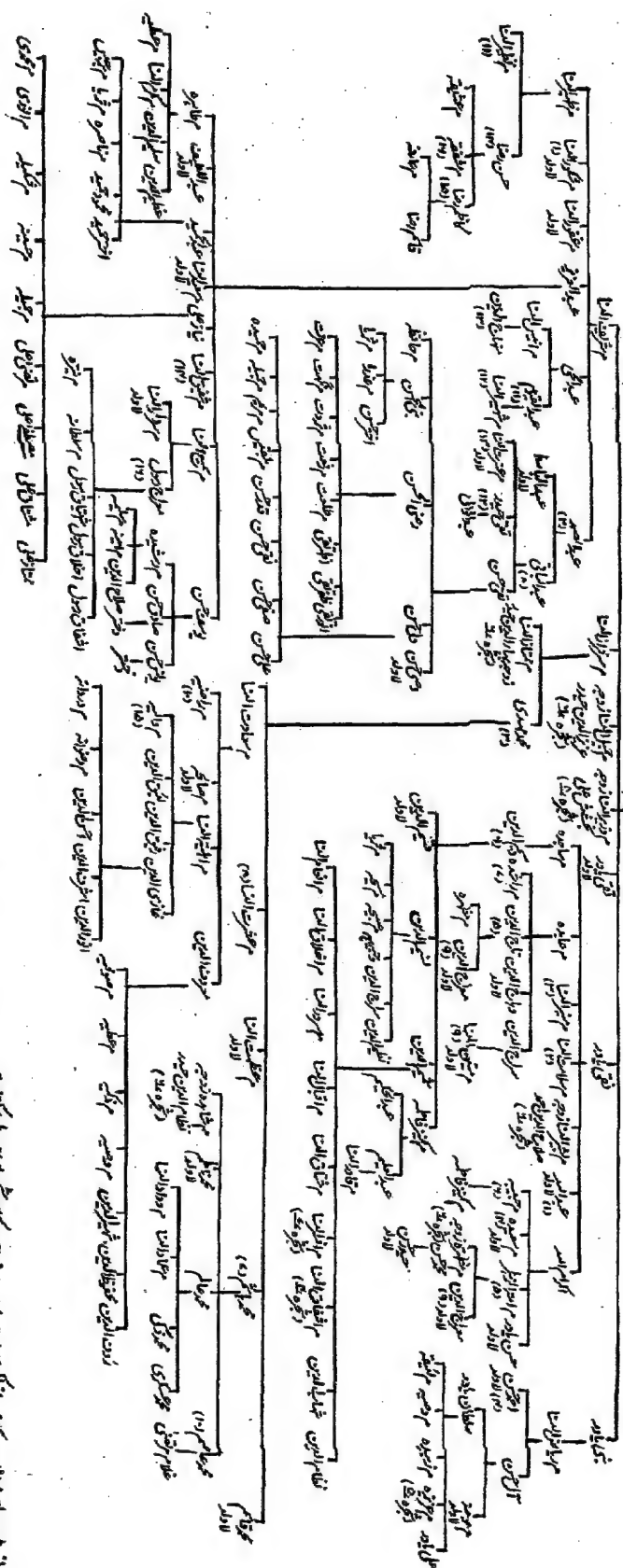
۲۶۶

عباسیان کاگری

عنايتان کا کردی

[illegible]

که در کارگوری آمده است که نیست گرفتند

[illegible]

عظیم شہزاد **بابی نجیدہ بنت شیخ عبداللہ عباہی شجرہ**

کیفیت متعلق نبرد اصلی	اولاد	زوج یا زوجہ		فرد اصلی	
اولاد	پیرائے	حوالہ	وفات	ولایت	نام
۱۳	۱۱	۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	۷
		۱۰	۹	۸	

[illegible]

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۵	بی بی حسینہ	شیخ کریم احمد	تقوہ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	مجموعہ ۱۰	۱	انکے شوہر انکی بیوی کے پیر تھے۔ اولاد کی تفصیل شہر کے تحت ملاحظہ ہو۔
۱۶	بی بی حسینہ	شیخ تقی احمد	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱	۳	انکی زوجہ انکی بیوی کے پیر تھیں۔ انکی جراثم کے بعد بی بی جراثم ہیں۔
۱۷	بی بی حسینہ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱	۳	انکی قریبی بیوی بی بی جراثم ہیں۔ انکے شوہر انکی بیوی کے پیر تھے۔ اولاد کی تفصیل شہر کے تحت ملاحظہ ہو۔
۱۸	بی بی حسینہ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱	۳	انکی بیوی بیوی کے پیر تھیں۔ انکی جراثم کے بعد بی بی جراثم ہیں۔
۱۹	بی بی حسینہ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱	۳	انکی بیوی بیوی کے پیر تھیں۔ انکی جراثم کے بعد بی بی جراثم ہیں۔
۲۰	بی بی حسینہ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱	۳	انکی بیوی بیوی کے پیر تھیں۔ انکی جراثم کے بعد بی بی جراثم ہیں۔
۲۱	بی بی حسینہ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱	۳	انکی بیوی بیوی کے پیر تھیں۔ انکی جراثم کے بعد بی بی جراثم ہیں۔
۲۲	بی بی حسینہ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱۳۵۴ھ	۱	۳	انکی بیوی بیوی کے پیر تھیں۔ انکی جراثم کے بعد بی بی جراثم ہیں۔

مجموعہ ۱۰

[illegible]

[illegible]

۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
			شجره		شجره	شجره	شجره	شجره	شجره	شجره	شجره	شجره

[illegible]

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۳	شیخ محمد علی شاہ	نشی قلی حسن	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۴	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۵	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۶	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۷	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۸	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۹	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۰	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۱	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۲	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۳	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۴	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۵	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۶	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۷	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۸	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۹	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۰	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۱	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۲	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۳	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۴	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۵	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۶	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۷	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۸	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۹	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۴۰	شیخ زین العابدین	۵	۱۳۱۲ھ	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳

۱۔ ایک قبرا ایک سکرز سکرز کے متعلق ہے۔

۲۔ ایک قبرا ایک سکرز سکرز کے متعلق ہے۔

۳۔ ایک قبرا ایک سکرز سکرز کے متعلق ہے۔

۴۔ ایک قبرا ایک سکرز سکرز کے متعلق ہے۔

۵۔ ایک قبرا ایک سکرز سکرز کے متعلق ہے۔

۶۔ ایک قبرا ایک سکرز سکرز کے متعلق ہے۔

۷۔ ایک قبرا ایک سکرز سکرز کے متعلق ہے۔

۸۔ ایک قبرا ایک سکرز سکرز کے متعلق ہے۔

۹۔ ایک قبرا ایک سکرز سکرز کے متعلق ہے۔

۱۰۔ ایک قبرا ایک سکرز سکرز کے متعلق ہے۔

۱۱۔ ایک قبرا ایک سکرز سکرز کے متعلق ہے۔

۱۲۔ ایک قبرا ایک سکرز سکرز کے متعلق ہے۔

۱۳۔ ایک قبرا ایک سکرز سکرز کے متعلق ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۷۷۰	شیخ پرتو حسن	منشی پرتو حسن	۱۷۷۱	۱۷۷۲	۱۷۷۳	۱۷۷۴	۱۷۷۵	۱۷۷۶	۱۷۷۷	۱۷۷۸	۱۷۷۹
۱۷۸۰	شیخ صادق حسن	موری	۱۷۸۱	۱۷۸۲	۱۷۸۳	۱۷۸۴	۱۷۸۵	۱۷۸۶	۱۷۸۷	۱۷۸۸	۱۷۸۹
۱۷۹۰	شیخ صادق حسن	موری	۱۷۹۱	۱۷۹۲	۱۷۹۳	۱۷۹۴	۱۷۹۵	۱۷۹۶	۱۷۹۷	۱۷۹۸	۱۷۹۹
۱۸۰۰	شیخ صادق حسن	موری	۱۸۰۱	۱۸۰۲	۱۸۰۳	۱۸۰۴	۱۸۰۵	۱۸۰۶	۱۸۰۷	۱۸۰۸	۱۸۰۹
۱۸۱۰	شیخ صادق حسن	موری	۱۸۱۱	۱۸۱۲	۱۸۱۳	۱۸۱۴	۱۸۱۵	۱۸۱۶	۱۸۱۷	۱۸۱۸	۱۸۱۹
۱۸۲۰	شیخ صادق حسن	موری	۱۸۲۱	۱۸۲۲	۱۸۲۳	۱۸۲۴	۱۸۲۵	۱۸۲۶	۱۸۲۷	۱۸۲۸	۱۸۲۹
۱۸۳۰	شیخ صادق حسن	موری	۱۸۳۱	۱۸۳۲	۱۸۳۳	۱۸۳۴	۱۸۳۵	۱۸۳۶	۱۸۳۷	۱۸۳۸	۱۸۳۹
۱۸۴۰	شیخ صادق حسن	موری	۱۸۴۱	۱۸۴۲	۱۸۴۳	۱۸۴۴	۱۸۴۵	۱۸۴۶	۱۸۴۷	۱۸۴۸	۱۸۴۹
۱۸۵۰	شیخ صادق حسن	موری	۱۸۵۱	۱۸۵۲	۱۸۵۳	۱۸۵۴	۱۸۵۵	۱۸۵۶	۱۸۵۷	۱۸۵۸	۱۸۵۹
۱۸۶۰	شیخ صادق حسن	موری	۱۸۶۱	۱۸۶۲	۱۸۶۳	۱۸۶۴	۱۸۶۵	۱۸۶۶	۱۸۶۷	۱۸۶۸	۱۸۶۹
۱۸۷۰	شیخ صادق حسن	موری	۱۸۷۱	۱۸۷۲	۱۸۷۳	۱۸۷۴	۱۸۷۵	۱۸۷۶	۱۸۷۷	۱۸۷۸	۱۸۷۹
۱۸۸۰	شیخ صادق حسن	موری	۱۸۸۱	۱۸۸۲	۱۸۸۳	۱۸۸۴	۱۸۸۵	۱۸۸۶	۱۸۸۷	۱۸۸۸	۱۸۸۹
۱۸۹۰	شیخ صادق حسن	موری	۱۸۹۱	۱۸۹۲	۱۸۹۳	۱۸۹۴	۱۸۹۵	۱۸۹۶	۱۸۹۷	۱۸۹۸	۱۸۹۹
۱۹۰۰	شیخ صادق حسن	موری	۱۹۰۱	۱۹۰۲	۱۹۰۳	۱۹۰۴	۱۹۰۵	۱۹۰۶	۱۹۰۷	۱۹۰۸	۱۹۰۹
۱۹۱۰	شیخ صادق حسن	موری	۱۹۱۱	۱۹۱۲	۱۹۱۳	۱۹۱۴	۱۹۱۵	۱۹۱۶	۱۹۱۷	۱۹۱۸	۱۹۱۹
۱۹۲۰	شیخ صادق حسن	موری	۱۹۲۱	۱۹۲۲	۱۹۲۳	۱۹۲۴	۱۹۲۵	۱۹۲۶	۱۹۲۷	۱۹۲۸	۱۹۲۹
۱۹۳۰	شیخ صادق حسن	موری	۱۹۳۱	۱۹۳۲	۱۹۳۳	۱۹۳۴	۱۹۳۵	۱۹۳۶	۱۹۳۷	۱۹۳۸	۱۹۳۹
۱۹۴۰	شیخ صادق حسن	موری	۱۹۴۱	۱۹۴۲	۱۹۴۳	۱۹۴۴	۱۹۴۵	۱۹۴۶	۱۹۴۷	۱۹۴۸	۱۹۴۹
۱۹۵۰	شیخ صادق حسن	موری	۱۹۵۱	۱۹۵۲	۱۹۵۳	۱۹۵۴	۱۹۵۵	۱۹۵۶	۱۹۵۷	۱۹۵۸	۱۹۵۹
۱۹۶۰	شیخ صادق حسن	موری	۱۹۶۱	۱۹۶۲	۱۹۶۳	۱۹۶۴	۱۹۶۵	۱۹۶۶	۱۹۶۷	۱۹۶۸	۱۹۶۹
۱۹۷۰	شیخ صادق حسن	موری	۱۹۷۱	۱۹۷۲	۱۹۷۳	۱۹۷۴	۱۹۷۵	۱۹۷۶	۱۹۷۷	۱۹۷۸	۱۹۷۹
۱۹۸۰	شیخ صادق حسن	موری	۱۹۸۱	۱۹۸۲	۱۹۸۳	۱۹۸۴	۱۹۸۵	۱۹۸۶	۱۹۸۷	۱۹۸۸	۱۹۸۹
۱۹۹۰	شیخ صادق حسن	موری	۱۹۹۱	۱۹۹۲	۱۹۹۳	۱۹۹۴	۱۹۹۵	۱۹۹۶	۱۹۹۷	۱۹۹۸	۱۹۹۹
۲۰۰۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۰۰۱	۲۰۰۲	۲۰۰۳	۲۰۰۴	۲۰۰۵	۲۰۰۶	۲۰۰۷	۲۰۰۸	۲۰۰۹
۲۰۱۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۰۱۱	۲۰۱۲	۲۰۱۳	۲۰۱۴	۲۰۱۵	۲۰۱۶	۲۰۱۷	۲۰۱۸	۲۰۱۹
۲۰۲۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۰۲۱	۲۰۲۲	۲۰۲۳	۲۰۲۴	۲۰۲۵	۲۰۲۶	۲۰۲۷	۲۰۲۸	۲۰۲۹
۲۰۳۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۰۳۱	۲۰۳۲	۲۰۳۳	۲۰۳۴	۲۰۳۵	۲۰۳۶	۲۰۳۷	۲۰۳۸	۲۰۳۹
۲۰۴۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۰۴۱	۲۰۴۲	۲۰۴۳	۲۰۴۴	۲۰۴۵	۲۰۴۶	۲۰۴۷	۲۰۴۸	۲۰۴۹
۲۰۵۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۰۵۱	۲۰۵۲	۲۰۵۳	۲۰۵۴	۲۰۵۵	۲۰۵۶	۲۰۵۷	۲۰۵۸	۲۰۵۹
۲۰۶۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۰۶۱	۲۰۶۲	۲۰۶۳	۲۰۶۴	۲۰۶۵	۲۰۶۶	۲۰۶۷	۲۰۶۸	۲۰۶۹
۲۰۷۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۰۷۱	۲۰۷۲	۲۰۷۳	۲۰۷۴	۲۰۷۵	۲۰۷۶	۲۰۷۷	۲۰۷۸	۲۰۷۹
۲۰۸۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۰۸۱	۲۰۸۲	۲۰۸۳	۲۰۸۴	۲۰۸۵	۲۰۸۶	۲۰۸۷	۲۰۸۸	۲۰۸۹
۲۰۹۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۰۹۱	۲۰۹۲	۲۰۹۳	۲۰۹۴	۲۰۹۵	۲۰۹۶	۲۰۹۷	۲۰۹۸	۲۰۹۹
۲۱۰۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۱۰۱	۲۱۰۲	۲۱۰۳	۲۱۰۴	۲۱۰۵	۲۱۰۶	۲۱۰۷	۲۱۰۸	۲۱۰۹
۲۱۱۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۱۱۱	۲۱۱۲	۲۱۱۳	۲۱۱۴	۲۱۱۵	۲۱۱۶	۲۱۱۷	۲۱۱۸	۲۱۱۹
۲۱۲۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۱۲۱	۲۱۲۲	۲۱۲۳	۲۱۲۴	۲۱۲۵	۲۱۲۶	۲۱۲۷	۲۱۲۸	۲۱۲۹
۲۱۳۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۱۳۱	۲۱۳۲	۲۱۳۳	۲۱۳۴	۲۱۳۵	۲۱۳۶	۲۱۳۷	۲۱۳۸	۲۱۳۹
۲۱۴۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۱۴۱	۲۱۴۲	۲۱۴۳	۲۱۴۴	۲۱۴۵	۲۱۴۶	۲۱۴۷	۲۱۴۸	۲۱۴۹
۲۱۵۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۱۵۱	۲۱۵۲	۲۱۵۳	۲۱۵۴	۲۱۵۵	۲۱۵۶	۲۱۵۷	۲۱۵۸	۲۱۵۹
۲۱۶۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۱۶۱	۲۱۶۲	۲۱۶۳	۲۱۶۴	۲۱۶۵	۲۱۶۶	۲۱۶۷	۲۱۶۸	۲۱۶۹
۲۱۷۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۱۷۱	۲۱۷۲	۲۱۷۳	۲۱۷۴	۲۱۷۵	۲۱۷۶	۲۱۷۷	۲۱۷۸	۲۱۷۹
۲۱۸۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۱۸۱	۲۱۸۲	۲۱۸۳	۲۱۸۴	۲۱۸۵	۲۱۸۶	۲۱۸۷	۲۱۸۸	۲۱۸۹
۲۱۹۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۱۹۱	۲۱۹۲	۲۱۹۳	۲۱۹۴	۲۱۹۵	۲۱۹۶	۲۱۹۷	۲۱۹۸	۲۱۹۹
۲۲۰۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۲۰۱	۲۲۰۲	۲۲۰۳	۲۲۰۴	۲۲۰۵	۲۲۰۶	۲۲۰۷	۲۲۰۸	۲۲۰۹
۲۲۱۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۲۱۱	۲۲۱۲	۲۲۱۳	۲۲۱۴	۲۲۱۵	۲۲۱۶	۲۲۱۷	۲۲۱۸	۲۲۱۹
۲۲۲۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۲۲۱	۲۲۲۲	۲۲۲۳	۲۲۲۴	۲۲۲۵	۲۲۲۶	۲۲۲۷	۲۲۲۸	۲۲۲۹
۲۲۳۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۲۳۱	۲۲۳۲	۲۲۳۳	۲۲۳۴	۲۲۳۵	۲۲۳۶	۲۲۳۷	۲۲۳۸	۲۲۳۹
۲۲۴۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۲۴۱	۲۲۴۲	۲۲۴۳	۲۲۴۴	۲۲۴۵	۲۲۴۶	۲۲۴۷	۲۲۴۸	۲۲۴۹
۲۲۵۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۲۵۱	۲۲۵۲	۲۲۵۳	۲۲۵۴	۲۲۵۵	۲۲۵۶	۲۲۵۷	۲۲۵۸	۲۲۵۹
۲۲۶۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۲۶۱	۲۲۶۲	۲۲۶۳	۲۲۶۴	۲۲۶۵	۲۲۶۶	۲۲۶۷	۲۲۶۸	۲۲۶۹
۲۲۷۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۲۷۱	۲۲۷۲	۲۲۷۳	۲۲۷۴	۲۲۷۵	۲۲۷۶	۲۲۷۷	۲۲۷۸	۲۲۷۹
۲۲۸۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۲۸۱	۲۲۸۲	۲۲۸۳	۲۲۸۴	۲۲۸۵	۲۲۸۶	۲۲۸۷	۲۲۸۸	۲۲۸۹
۲۲۹۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۲۹۱	۲۲۹۲	۲۲۹۳	۲۲۹۴	۲۲۹۵	۲۲۹۶	۲۲۹۷	۲۲۹۸	۲۲۹۹
۲۳۰۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۳۰۱	۲۳۰۲	۲۳۰۳	۲۳۰۴	۲۳۰۵	۲۳۰۶	۲۳۰۷	۲۳۰۸	۲۳۰۹
۲۳۱۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۳۱۱	۲۳۱۲	۲۳۱۳	۲۳۱۴	۲۳۱۵	۲۳۱۶	۲۳۱۷	۲۳۱۸	۲۳۱۹
۲۳۲۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۳۲۱	۲۳۲۲	۲۳۲۳	۲۳۲۴	۲۳۲۵	۲۳۲۶	۲۳۲۷	۲۳۲۸	۲۳۲۹
۲۳۳۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۳۳۱	۲۳۳۲	۲۳۳۳	۲۳۳۴	۲۳۳۵	۲۳۳۶	۲۳۳۷	۲۳۳۸	۲۳۳۹
۲۳۴۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۳۴۱	۲۳۴۲	۲۳۴۳	۲۳۴۴	۲۳۴۵	۲۳۴۶	۲۳۴۷	۲۳۴۸	۲۳۴۹
۲۳۵۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۳۵۱	۲۳۵۲	۲۳۵۳	۲۳۵۴	۲۳۵۵	۲۳۵۶	۲۳۵۷	۲۳۵۸	۲۳۵۹
۲۳۶۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۳۶۱	۲۳۶۲	۲۳۶۳	۲۳۶۴	۲۳۶۵	۲۳۶۶	۲۳۶۷	۲۳۶۸	۲۳۶۹
۲۳۷۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۳۷۱	۲۳۷۲	۲۳۷۳	۲۳۷۴	۲۳۷۵	۲۳۷۶	۲۳۷۷	۲۳۷۸	۲۳۷۹
۲۳۸۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۳۸۱	۲۳۸۲	۲۳۸۳	۲۳۸۴	۲۳۸۵	۲۳۸۶	۲۳۸۷	۲۳۸۸	۲۳۸۹
۲۳۹۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۳۹۱	۲۳۹۲	۲۳۹۳	۲۳۹۴	۲۳۹۵	۲۳۹۶	۲۳۹۷	۲۳۹۸	۲۳۹۹
۲۴۰۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۴۰۱	۲۴۰۲	۲۴۰۳	۲۴۰۴	۲۴۰۵	۲۴۰۶	۲۴۰۷	۲۴۰۸	۲۴۰۹
۲۴۱۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۴۱۱	۲۴۱۲	۲۴۱۳	۲۴۱۴	۲۴۱۵	۲۴۱۶	۲۴۱۷	۲۴۱۸	۲۴۱۹
۲۴۲۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۴۲۱	۲۴۲۲	۲۴۲۳	۲۴۲۴	۲۴۲۵	۲۴۲۶	۲۴۲۷	۲۴۲۸	۲۴۲۹
۲۴۳۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۴۳۱	۲۴۳۲	۲۴۳۳	۲۴۳۴	۲۴۳۵	۲۴۳۶	۲۴۳۷	۲۴۳۸	۲۴۳۹
۲۴۴۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۴۴۱	۲۴۴۲	۲۴۴۳	۲۴۴۴	۲۴۴۵	۲۴۴۶	۲۴۴۷	۲۴۴۸	۲۴۴۹
۲۴۵۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۴۵۱	۲۴۵۲	۲۴۵۳	۲۴۵۴	۲۴۵۵	۲۴۵۶	۲۴۵۷	۲۴۵۸	۲۴۵۹
۲۴۶۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۴۶۱	۲۴۶۲	۲۴۶۳	۲۴۶۴	۲۴۶۵	۲۴۶۶	۲۴۶۷	۲۴۶۸	۲۴۶۹
۲۴۷۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۴۷۱	۲۴۷۲	۲۴۷۳	۲۴۷۴	۲۴۷۵	۲۴۷۶	۲۴۷۷	۲۴۷۸	۲۴۷۹
۲۴۸۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۴۸۱	۲۴۸۲	۲۴۸۳	۲۴۸۴	۲۴۸۵	۲۴۸۶	۲۴۸۷	۲۴۸۸	۲۴۸۹
۲۴۹۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۴۹۱	۲۴۹۲	۲۴۹۳	۲۴۹۴	۲۴۹۵	۲۴۹۶	۲۴۹۷	۲۴۹۸	۲۴۹۹
۲۵۰۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۵۰۱	۲۵۰۲	۲۵۰۳	۲۵۰۴	۲۵۰۵	۲۵۰۶	۲۵۰۷	۲۵۰۸	۲۵۰۹
۲۵۱۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۵۱۱	۲۵۱۲	۲۵۱۳	۲۵۱۴	۲۵۱۵	۲۵۱۶	۲۵۱۷	۲۵۱۸	۲۵۱۹
۲۵۲۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۵۲۱	۲۵۲۲	۲۵۲۳	۲۵۲۴	۲۵۲۵	۲۵۲۶	۲۵۲۷	۲۵۲۸	۲۵۲۹
۲۵۳۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۵۳۱	۲۵۳۲	۲۵۳۳	۲۵۳۴	۲۵۳۵	۲۵۳۶	۲۵۳۷	۲۵۳۸	۲۵۳۹
۲۵۴۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۵۴۱	۲۵۴۲	۲۵۴۳	۲۵۴۴	۲۵۴۵	۲۵۴۶	۲۵۴۷	۲۵۴۸	۲۵۴۹
۲۵۵۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۵۵۱	۲۵۵۲	۲۵۵۳	۲۵۵۴	۲۵۵۵	۲۵۵۶	۲۵۵۷	۲۵۵۸	۲۵۵۹
۲۵۶۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۵۶۱	۲۵۶۲	۲۵۶۳	۲۵۶۴	۲۵۶۵	۲۵۶۶	۲۵۶۷	۲۵۶۸	۲۵۶۹
۲۵۷۰	شیخ صادق حسن	موری	۲۵۷۱	۲۵۷۲	۲۵۷۳	۲۵۷۴	۲۵۷۵	۲۵۷۶	۲۵		

[illegible]

[illegible]

ضمیمہ نمبر ۲

شجرہ نمبر ۱۔ الف متعلق عبایان سید پور بہتری

قاضی شیخ عنایت اللہ عباسی (مورث عبایان کا کوری) کے بھائی قاضی شیخ خواجہ احمد عباسی عرف قاضی خوجن (مورث عبایان سید پور) جیسا کہ مقدمہ کتاب میں مذکور ہو چکا ہے۔ سید پور کے قاضی اور مقرر ہوئے۔ انکی اولاد کا یہ مختصر شجرہ کتاب بحر ذخار اور رسالہ معارف کے مطالعہ اور شیخ اسد اللہ عباسی سید پوری مختار عدالت اور شاہ محمد فیض اللہ عباسی (نمبر ۱ حضرت شاہ محمد علیم حرث) الہ آبادی ایڈوکیٹ اور شاہ سید محمد شاہ مجھری فاخری سجادہ نشین دائرہ حضرت شاہ محمد اجمل الہ آبادی کے عنایت نامہ جات سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں یہ شجرہ محض اس نظر سے شامل کیا ہے کہ مکر می شیخ اسد اللہ عباسی صاحب کے اس جلد کی کہ "اسیں کئی شک نہیں کہ ہم آپ ایک ہیں" (ملاحظہ ہو مقدمہ کتاب ص ۳۳) کچھ وضاحت ہو جائے اور سیکڑوں برس پرانے تعلقات کی ایک یادگار رہ جائے جو ممکن ہے کبھی کسی کے کام آئے۔

قاضی خوجن کے نمبر گان میں قاضی شیخ محمد اللہ عباسی کی اولاد اب بھی سید پور میں ہے۔ انکی نسل میں شیخ اسد اللہ عباسی بھی ہیں جنکی عنایت سے راقم الحروف کو بہت مفید معلومات حاصل ہوئے اور حقیقت انکی ہی بدولت اس شجرہ کی تیاری اور کتاب میں شامل کرنے کا شوق پیدا ہوا۔

احمد اللہ کہ عبایان سید پور کے ایک خاندان کے افراد کے نام وقت حاضرہ تک درج شجرہ ہیں۔

قاضی شیخ جلد مد کے بھائی قاضی شیخ یعقوب عباسی کی اولاد میں حضرت شاہ محمد فضل عباسی نے سید پور سے منتقل ہو کر شہر الہ آباد میں سکونت اختیار کی۔ انکے ملفوظات (قلی) کے چند اہلی اوراق یہاں موجود ہیں جن کا اقتباس کتاب کے مقدمہ میں درج کیا گیا ہے۔ ان اوراق میں انکے برادر زادہ و داماد و خلیفہ و جانشین شیخ محمد تکیہ معروت بہ شاہ خوب اللہ عباسی کے دست خاص کی جگہ جگہ پر تصحیح بنائی ہوئی ہے۔ راقم الحروف نے بملاحظہ قدامت اور ایک بزرگ کی تصحیح کردہ تحریر ہونے کے انکو

مستند قرار دیا ہے اور اسی سے کا کوری حضرات کے نوشتہ نسب نامہ کی تصحیح کر کے شجرہ نمبر این مخدوم شیخ ابو البرکات عباسی کے اجداد کے نام تحریر کئے ہیں۔

حضرت شاہ خوب اللہ عباسی کی پوری اولاد جیسا کہ شجرہ سے واضح ہوتا ہے اب باقی نہیں ہے لیکن مشیخت و سجادگی کا سلسلہ اب بھی قائم ہے جو اب انکی دختر نیل میں ہے۔ وہ اس طرح کہ انکے پر پوتے شاہ غلام حیدر عباسی کے بھانجے سید علی جعفر بن سید علی رضا کا عقد انکے دوسرے پوتے شاہ محمد اجل عباسی کی دختر کے ساتھ ہوا اور ان زوجین کے پسر سید محمد کبیر عروت شاہ محمد جان جناب شاہ غلام حیدر (آخری عباسی سجادہ نشین دائرہ شاہ اجل) کے جائشیں ہوئے۔ انکی اولاد میں نسلاً بعد نسل سجادہ نشینی باقی ترتیب برقرار ہے کہ سید شاہ محمد جان کے بعد انکے فرزند سید محمد زاہد عروت شاہ حاجی جان اور انکے بعد انکے پسر سید محمد فاخر عروت سید راشد میاں سجادہ نشین ہوئے اور اب انکے خلفائے سید شاہ محمد شاہد محمدی فاخری دائرہ شاہ اجل کے صاحب سجادہ ہیں۔ انکے چار صاحبزادگان سید محمد خالد فاخری و سید محمد زاہد فاخری شاہ مرزا خری و شاہ یحییٰ طاہر فاخری موجود ہیں۔ شجرہ میں شاہ غلام حیدر کے جائشیں سید شاہ محمد جان کے بعد سجادہ نشین حضرات کے اسمائے گرامی اس درجہ سے درج ہیں کہ شجرہ میں سلسلہ طریقت دکھلانا مقصود نہیں ہے بلکہ سلسلہ نسب میں صرف عباسیوں کے نام ظاہر کر دینا ہے۔

حضرت شاہ خوب اللہ عباسی کے بھائی حضرت شاہ فیض اللہ عباسی کی اولاد میں شیخ شاہ محمد علیم حیرت ایسے بزرگ گزے کہ انکے نام کا دائرہ بھی شہر الہ آباد میں ویسا ہی مشہور و معروف ہے جیسا انکے بنی عم شیخ شاہ محمد اجل کا دائرہ ہے۔ انکی اولاد میں نسلاً بعد نسل سلسلہ طریقت اور سجادہ نشینی جاری ہے اور فی الوقت شاہ محمد قاسم عباسی دائرہ شاہ علیم رح کے صاحب سجادہ ہیں۔ بقضہ تعالیٰ

لے غالباً یہی بزرگ شاہ غلام حیدر محمدی تھے جن سے الہ آباد میں قاضی محفوظ علی خاں عباسی کا کوری ۱۲۵۵ھ میں ملاقات ہوئی اور جن سے حضرت شاہ محمد فضل الہ آبادی منٹو کے اور ان کے ستیاب ہوئے جنکا تذکرہ سطور بالا اور مقدمہ کتاب میں ہوا ہے۔

یہ بھی صاحب اولاد ہیں۔

رسالہ معارف سے شاہ محمد علیم عباسی و شاہ عبدالنبی عباسی ابنان شیخ شاہ امین الدین قیصر کے اسمائے گرامی تو معلوم ہو گئے تھے اب فکر مند تھا کہ ان حضرات کے اخلاف کے نام کس طرح دریافت ہوں کیونکہ ارباب تعلقہ میں کسی سے تعارف یا شناسائی نہ تھی اور بعض دیگر مقامات پر خطوط بھیج کر جواب سے محرومی بھی ہو چکی تھی۔ بالآخر تو کھلت علی اللہ کہہ کر ایک عرصہ ہر دو برادران موصوف الصدور کے پتہ پر رواد کیا۔ اللہ تعالیٰ مگر شی شاہ فیض اللہ عباسی صاحب کو جزائے خیر دے کہ باوجود اسکے کہ میرا عرصہ انکے نام نہ تھا انھوں نے جتنا اللہ میرے خط کا جواب دیا اور مطلع کیا کہ وہ دونوں بزرگ اس دنیا سے فانی سے رحلت فرما گئے۔ اسی کے ساتھ انکے اخلاف کے نام تادم حاضر لکھ کر بھیج دیے کہ دائرہ شاہ علیم عباسی کے خاندان کا شجرہ مکمل ہو گیا۔

حضرت شاہ محمد علیم حیرت کے چند اشعار نذر ناظرین ہیں۔ ان میں خاشاہ صاحب نے اپنے نسب کے ساتھ اپنے مشرب کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ یا شعرا شی معظم مولوی محمد ضیاء الدین جید عباسی مرحوم کی ایک یادداشت میں لکھے ہوئے دستیاب ہوئے۔

بنام خدا کے نور آفرید	زیک پند چنیں طور آفرید	زہر زکال نور زہری است	ظہور خدا و ظہور
از ان نور ذات عم مصطفیٰ است	ظہور صفاء عم مصطفیٰ است	عم مصطفیٰ آنکہ عباسی بود	وجودش منورہ زادناں
نبی گفتہ در شان آں پاک تن	کہ ایڈا ادبست ایڈا کن	نم نسل عباس عالی جاب	نم پر نور آں آفتاب
بیم زادہ آں گردہ فضول	کہ بورند اعدا کے آل رسول	چو عباسیاں خلافت گرے	براہ خلافت نہ سوند پایے
ہمیں فخر میں ہیں اجدادین	باہر خلافت زداد مد تن	گرفتند و کینچ فقر از دوا	شداد تا شان صروت اعدا

خاتمہ



اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ہے کہ کتاب باغ و بہار عباسی معروف بہ عباسیان کا کردی
 نام ہوئی اور چھپ گئی اور انہی معظّم و مکرم مولوی شیخ محمد ضیاء الدین حیدر عباسی مرحوم و مغفور کے ارشاد کی
 کہ ہو گئی۔ کتاب میں جو کچھ غلطیاں راقم الحروف سے سرزد ہوئی ہوں یا الحق متوکی بدولت کسی کی
 بخنی ہوئی ہو اسکا ذمہ دار بحیثیت مصنف اور مولف راقم الحروف ہی ہے لیکن یہ عرض کر دینا ضروری
 سمجھتا ہوں کہ میں نے اپنی تحقیقات کو حتی الامکان پائے ثبوت تک پہنچانے کے بعد حقیقت حال لکھی ہے اور
 کوئی لفظ غلط یا بیجا یا دل آزار استعمال نہیں کیا ہے۔

نسب کی تحقیق آسان کام نہیں اور اسکی خامیاں لکھ دینا اور بیان کر دینا بڑی جسارت کا کام
 اور کے نسب میں اس کتاب میں بھی خامیاں نظر آئیں گی جو سابقین کے متعلق کتاب ختم فیض
 میں لکھی ہیں اور حاضر الوقت کے متعلق اس فرد کے رشتہ داروں سے دریافت کر کے لکھا ہے
 عربین باتمکن سے امید رکھتا ہوں کہ میری صاف گوئی کو معاف فرمائیں گے اور میری راست بیانی
 کو قابل گرفت نہ قرار دیں گے۔

اگرچہ میں کیا اور میری رائے کیا لیکن یہ ضرور عرض کروں گا کہ غیر برادری پوہند کے متعلق جو
 بیگانگت اور تعصب برتا جاتا ہے اور رشتہ مناکحت قائم کرنے اور جاری رکھنے میں احتیاط اور اہل
 کیا جاتا ہے وہ قطعی نازیبا و ناروا ہے۔ ہم اپنے نسب کے پندار میں دوسروں کو کمتر سمجھیں متعصنائے
 شرافت و اخلاق اسلامی کے خلاف ہے۔ اتنا لازم کر لینا کافی دوائی ہے کہ غیر برادری والے کے
 نسب کی تحقیقات کر کے معلوم کر لیا جائے کہ کہیں پیغمبر کفہ کا میل تو نہیں ہو گیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ
 ہم اخلاق محمدی کی پیروی و اتباع کریں اور ہرچھو من دیگرے نیست سے پرہیز کریں حضور ﷺ عالم

نے اس طرح کی قید کو پسند نہیں فرمایا اور یہ نفس نہیں بنوا شتم کے باہر دیگر قبائل میں اپنا عقد کیا۔ پھر
مہاجرین مکہ اور انصار مدینہ میں اخوت و برادری قائم فرمائی جن میں پہلے سے رشتہ داریاں نہیں تھیں
اور جن کا سلسلہ نسب منبر حضرت آدم یا حضرت نوح علیہما الصلوٰۃ والسلام ہی پر
جا کر ملا ہوگا۔ چنانچہ حضرات صحابہ کرام نے بھی یہی طرز عمل رکھا۔ مثلاً حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام
کا حضرت بی بی شہر بانہ کے ساتھ عقد ہوتا ہے کہ وہ ایران کی شہزادی تھیں اور عربی النسل بھی نہیں۔
اب انکی ہی اولاد ہے جو حقیقت سید کہے جانے کی سزاوار ہے اور جس سے تمام عالم میں سیادت باقی و
برقرار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہکوا اقبل سنت کی توفیق عطا فرمائے۔

میرا خیال یہ ہرگز نہیں ہے کہ اگر کسی کے نسب میں کوئی نقص واقع ہو گیا ہے تو اسکی اولاد ذلیل
کم مرتبہ سمجھ لی جائے۔ شاکھت کے پیوند میں البتہ اس غامی کا سچا خا اسلئے ضروری ہے کہ عادات و اطوار
ہی سے انسان کے اخلاق کے درستی اور اصلاح ہوتی ہے۔ اگلے زمانہ میں شریعت اسلامی کے حکام
ہندوستان میں بھی ایسے تھے اور لوٹڈی اور غلام کی خرید و فروخت جائز تھی۔ اسی وجہ سے بعض متقدمین
لوٹڈیوں کو بغیر عقد کے تصرف میں رکھا اور اسکو ناجائز نہیں قرار دیا انکی اولاد کو اپنی جائداد
حصہ تو نہیں دیا لیکن انکی تعلیم و تربیت میں کوئی کمی اور تساہلی نہیں کی اور ان کو علم و ادب سکھایا
برابر کا بنایا چنانچہ ان میں سے بہتوں نے اپنی استعداد و ذہانت کی بدولت بڑی عزت و وجاہت
حاصل کی اور بلند مرتبوں پر پہنچے۔

اُس زمانہ میں جو لوٹڈی اور غلام ملتے تھے وہ سب آج کل کی طرح کینی اقوام سے نہیں ہوتے
تھے بلکہ بعض اپنی قوم کے نور مسلم نسل سے بھی ہوتے تھے۔ اسلئے فی زمانہ جو لوٹڈی غلام کا مفہوم ہے
وہ اُس زمانہ کے لوٹڈی غلام پر صادق نہیں کہا جاسکتا اور انکی اولاد ذلیل یا رذیل نہیں کہی جاسکتی۔
میرا عقیدہ ہے اور یقیناً صحیح بھی ہے کہ ہم کو حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد
یا رکھنا چاہئے جو حضور نے اپنی صاحبزادی حضرت سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ ”اللہ تعالیٰ
کے یہاں عمل دیکھا جائے گا نہ یہ کہ تم رسول اللہ کی بیٹی ہو۔“ اسی مضمون کی ایک آیت شریف سے

اس کتاب کی تیسری بھی مزین ہو چکی ہے غرض کہ شرافت کا معیار صرف نسب کا گھنٹہ نہیں ہے بلکہ اخلاق و آداب و فصائل ہیں اور یہی ہمارا شعار ہونا چاہئے۔

افسوس ہے کہ دوران ملازمت میں مجھ کو اس کتاب کی تالیف کی طرف توجہ نہ ہوئی۔ بعد ختم تعلیم وطن کے قیام میں ایک مرتبہ خیال ہوا تھا کہ اپنے خاندان کا شجرہ مرتب کروں چنانچہ برادر معظم و لدی محمد ششم صاحب (ضمیمہ نمبر ۱) کی خدمت میں حاضر ہو کر وقتاً فوقتاً مختصر سی یادداشت لکھی۔ اب بھی ایک بیاض میں محفوظ ہے۔ بعد دوران ملازمت میں فرائض منصبی اور دیگر فضولیات مانتھم رکھا کہ تصنیف و تالیف کے کام کی طرف ذہن متقل ہی نہوا۔ ورنہ کا پور اور بنارس مانہ قیام میں الہ آباد و قنوج و سید پور وغیرہ جا کر معلومات حاصل کرنا زیادہ دشوار نہ تھا۔ اب چھٹانا بیکار ہے کہ ”مشتے کہ بعد از جنگ یاد کیا کہ بر کلاہ خود باید زد“۔ نیشن لینے کے بعد افکار و تردیات صدات اتر دیا کہ قبل از وقت بڑھایا گیا اور سفر کرنے سے عاجز و نا کارہ ہو گیا۔ بہر حال اچھا برا جیسا اب قدر کرنا یا ٹھکرا دینا ناظرین کرام کا کام ہے۔ اپنے کرتوت دیکھتے ہوئے تو سے یہی دعا ہے۔

ہر چند نیم لائق بخشش تو برمن سنگر بر کرم خوش نگار

شیخ اظہار علی عباسی کی تحریک پر شاہی فرامین کی عکسی تصویر لے کر کتاب میں شامل کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ جیسا ہوتا آیا ہے کہ قدیم اور پرانے کاغذات کی کما حقہ نگہداشت نہیں ہوتی اسی طرح جو فرامین وغیرہ یہاں موجود ہیں وہ بھی بہت بوسیدہ اور میلی کچیلی حالت میں ہیں ان میں سے چند فرامین ہزار وقت و دیدہ بریزی پڑھے گئے اور ان کے نقول کتاب میں شامل کئے گئے۔ بعض کے عکس بھی لئے لیکن اتنا خراب اور دھندلا عکس آیا کہ ہلاک پڑے جانے کے قابل نہیں بنا۔ بہر حال دو فرامین کے عکس کتاب میں شامل کر دئے ہیں۔ یہ دونوں فرامین سب سے زیادہ قدیم ہیں۔ ان سے چار پنج سو

برس قبل کے شاہی تحریر کا نمونہ اور طرز عبارت یادگار رہیگی (ملاحظہ ہوں صفحات ۵۲-۵۳) اکثر عباسی حضرات نے اپنے اپنے خاندان والوں کی جو تصویریں فراہم ہوئیں انکے عکس شہاد جو کتاب میں مناسب مواقع پر شامل کر دئے گئے ہیں۔ ان میں حاضر الوقت افراد کے علاوہ چند متوفی بزرگوں کی تصویریں بھی ہیں۔ یہ تصاویر ایک نادریادگار رہیں گی اور انکی قدر کچھ اور زمانہ گزرنے پر بہت بیش ہو جائیگی۔ امید ہے کہ یہ ہدیت مقبولیت عامہ حاصل کریگی۔

مکتبہ میں میں نے چند حضرات کے نام نامی اپنے ناچیز شکر یہ کے ساتھ لکھے ہیں جنہوں نے ابتدا ہی سے اس کتاب کی ترتیب و تدوین میں دلچسپی کا اظہار کیا اور اپنے مشورہ اور معلومات سے میرے معاون رہے۔ کتاب کو ختم کرتے کرتے اور اسکو زیر طبع سے آراستہ ہوتے ہوتے ضرورت معلوم ہوئی کہ حضرات ذیل کے اسمائے گرامی کا اضافہ کروں۔ ان میں سے بعض حضرات نے اپنے سے غیر خاندانوں کے انساب و حالات دریافت کر کے فراہم کر دئے اور بعض نے طباعت وغیرہ میں حصہ لیا۔ خصوصاً برادران کم کم مولوی محمد بقا و مولوی روح الد صلیبان کا بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے کتاب کی کاپی اور پر رون کے مقابلہ اور طباعت کے انتظام کرنے میں پناہست وقت صرف کیا اور میرے شرکاء اللہ تعالیٰ میرے تمام معاونین و مددگار ان کو جزائے خیر سے مالا مال کرے۔

نمبر	نام	پتہ	حوالہ
۱	جناب لوی محمد بقا صاحب انصاری فرنگی علی	لکھنؤ	شجرہ نمبر ۱۔ الف
۲	جناب مولوی حافظ محمد روح اللہ رضا انصاری ادیب فرنگی محلی	لکھنؤ	شجرہ نمبر ۲۔ الف
۳	جناب محمد فیض اللہ رضا عباسی ایڈووکیٹ۔ دائرہ حضرت شاہ عظیم	الہ آباد	شجرہ نمبر ۳۔ الف
۴	جناب مولانا محمد میاں صبا فاروقی دائرہ حضرت شاہ جغت اللہ	"	"
۵	جناب شاہ سید محمد شاہ صاحب محمدی فاخری سجادہ نشین۔ دائرہ حضرت شاہ اجل	"	ضمیمہ نمبر ۲
۶	جناب مولوی محمد عاصم رضا خالیدی قیس	کا کوری	ضمیمہ نمبر ۱

نمبر	نام	پستہ	حوالہ
۷	جناب مولوی شمیم الدین صاحب علوی کا کردی	حیدر آباد کن	شجرہ نمبر ۱
۸	جناب شیخ ثامن علی صاحب عباسی کا کردی	ادڑنگ آباد کن	شجرہ نمبر ۲
۹	جناب شیخ ثابت علی صاحب عباسی کا کردی	نظام آباد کن	"
۱۰	جناب نشی انیس احمد صاحب عباسی کا کردی	لکھنؤ	شجرہ نمبر ۳
	جناب نشی مشیر علی صاحب عباسی کا کردی	سمگرہ	"
	جناب نشی اشتیاق علی صاحب کا کردی	فیردز آباد	"

برادر محترم قاضی راشد علی خاں عباسی اور برادر عزیز خان بہادر شیخ نظام الدین حیدر عباسی کا کردی
مکران ہوں کہ اول الذکر نے بذات خود اور بذریعہ اپنی اہلیہ عزیزہ سندیلوی کے عباسیان سندیلہ کے حالات
فراہم کر دیئے ورنہ شجرہ نمبر ۷ و شجرہ نمبر ۹ تو ادھویسے سے بھی گری ہوئی حالت میں رہ جاتے اور آخر الذکر نے
نام کیا کہ کتاب کا اٹکس ایسا مرتب کیا کہ شاید اس سے قبل اردو کتابوں میں اس نمونہ کا اٹکس

عزیم بجان دول مولانا حافظ محمد جمال الدین عبد الہاب سلمہ الباری انصاری فرنگی محلی (شجرہ نمبر ۱)
اور گرمی خواجہ قمر الدین صاحب مالک مطیع نامی لکھنؤ کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے کہ انکی بدولت اس
زمانہ میں کہ کاغذ وغیرہ کی فراہمی کیابی کے درجہ سے بھی کچھ گری ہوئی ہے یہ کتاب چھپ گئی اور سیری
محنت ٹھکانے لگی۔

کتاب کا خاتمہ لکھنے کے دوران میں ذیل کی دو تقریبات خوشی و خاندان آبادی واقع ہوئیں۔ اس لئے
صاحبان تقریب اور ناظرین کو مبارک کرے! اصحاب ذوق اصل کتاب میں ضروری اصلاح کر سکتے ہیں:-
(۱) صفحہ ۱۲۰ (سطر ۹) حال مولوی مفتی الدین علی "ہنوز اسکتا ہیں" کے بجائے لکھ لیا جائے
الکاحقہ ۲۸ محرم ۱۳۶۲ھ کو بی بی احتشام النساء (شجرہ نمبر ۲) الف بہت خواجہ عزیز احمد علوی (نظم ۷۵)
کے ساتھ ہوا۔

(۲۱) صفحہ ۱۴۴ (سطر ۲) حال شیخ محمد علی عباسی: "ہنوز ناکتخدا ہیں" کے بجائے لکھ لیا جائے۔
 "انکا عقد ۲۲، ذیحجہ ۱۳۶۳ھ کو بی بی شہیر بانو بنت سید سمیع الدین کرمانی بن سید رفیع الدین ساکن قصبہ
 دیوہ کے ساتھ ہوا۔ سید سمیع الدین کرمانی منشی محمود علی علوی کا کوری دی رفیع ص ۲ و نفحہ ۱۲ کے نوٹ میں



آخر میں کمال بندگی و زاری بارگاہ رب العزت میں بواسطہ حضرت مرشد برحق رحمہ اللہ دعا ہو
 یا من بك حاجتى وروحى بيدك اعرضت عن الخلق واقبلت اليك
 ما لى على صالح استظلم ربه قد جئتك راجيا توكلت عليك
 كل من عليها فان ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام

بندہ عاصی محمد حسن عباسی

کا کوری صلیع لکھنؤ

محرم ۱۳۶۳ھ

کتاب کا خاتمہ بھپ جانے کے بعد کچھ ایسے وجوہ پیش آگئے کہ کتاب کی جزو بندی میں بہ ہو گئی۔ اس اثنا میں مندرجہ ذیل واقعات متعلقہ کتاب ایسے پیش آئے جن کا درج کر دینا سب معلوم ہوتا ہے لہذا یہ ایک تہہ اضافہ کیا جاتا ہے:-

(الف)

عباسیان کا کورنی

اشاریہ (مردانہ)

نام	صفحہ	نام	صفحہ	نام	صفحہ
الف					
اسد الدین	۲۲۲	اختر حسین	۱۲۵-۱۲۶	عباسی	
احسان الحق	۸۷	اختر علی	۲۶۲		
احسان الدین	۲۰۰	اختر کمال	۲۶۰		
احسان اللہ	۱۵۲-۱۵۱-۶۹-۶۸	دولت علی احمد	۹۰-۸۸		
احسان حسین	۲۳۵-۱۰۱	ارتضیٰ علی	۲۳۵	حسن	
احسان علی	۱۳۳-۱۰۱-۶۱	ارشاد الدین	۱۹۶-۱۹۵		
احسن الدین	۲۳۸-۱۲	ارشاد علی	۲۶۳-۲۶۲-۲۶۰		
احسن اسد (ملا)	۱۷	ارشاد علی	۲۶۰-۱۲۲-۱۲۱		
احسن علی	۲۶۳	اسد الدین	۱۵۹	حسن	
احمد	۲۶۳-۲۶۲-۲۶۱-۲۶۰	اسد اللہ	۲۶۳-۲۶۲-۲۶۱-۲۶۰		
احمد اللہ	۲۶۳-۲۶۲-۲۶۱-۲۶۰	اسد علی	۲۶۳-۲۶۲-۲۶۱-۲۶۰		
احمد علی	۲۶۳-۲۶۲-۲۶۱-۲۶۰	اسرار عالم	۲۶۳		
احمد حسین	۲۶۹-۲۶۸	اسرار علی	۱۱۰	حسن	
احمد حسین	۲۳۰-۲۲۹-۱۱۶	اسلام الدین	۱۸۹		
احمد خاں گنگیش	۹۶	اسلم علی	۱۹۳		
احمد طارق	۹۰	اسمعیل (مام)	۲۶۳-۲۶۲-۲۶۱-۲۶۰		
احمد ربی	۲۳۸-۲۳۷	اشتیاق احمد	۱۱۵-۱۱۳	حسن	
احمد علی	۱۲۳-۹۸-۷۰-۶۹	اشتیاق علی	۲۶۳-۲۶۲-۲۶۱-۲۶۰		
احمد وصی	۲۲۹	اشرف (شاہ)	۲۶۳-۲۶۲-۲۶۱-۲۶۰		
اختر جمال	۲۶۰		۲۶۳-۲۶۲-۲۶۱-۲۶۰		

اشارہ مرداد

(ج)

عباسی کاکری

۱۳۳	امانت علی	۱۳۴-۱۳۶-۱۰۹-۷۷	اعظم علی	۷۸	اشرف الدین
۱۹۸	امید الدین حیدر	۳۳-۳۰-۱۶	احمد علی	۷۹-۷۸	اشرف علی
۱۱۳	امتیاز اراں	۳۶	امش	۱۳۰-۱۳۲	اشرف علی
۶۵-۶۳	امتیاز علی	۲۳۵	آفاق حسین	۱۳۲	اشرف علی
۷۹-۷۸	امجد علی	۸۸	آفاق حسین	۲۵۶	اشفاق احمد
۷۰-۶۹-۶۳-۶۲	امید علی	۲۱۳-۱۵۳-۱۱۰-۱۰۹	انتصار علی	۱۹۷	اشفاق علی
۲۵۷-۲۵۳		۱۶۲-۷۷	فضل الدین حیدر	۲۷۹	اشفاق رسول
۲۳۳-۲۱۶	امیر الدین	۲۳۵	اقبال الطر	۱۵۰	اصطفا علی
۶۳-۶۲-۶۰-۵۹	امیر احمد	۲۶۲-۸۰-۷۹	اقبال علی	۶۳-۱۵۳-۱۳۸-۱۲۰	اصغر علی
۲۱۶-۱۲-۲	امیر حسن	۱۲۸-۸۵	اقبال الدین	۲۶۲-۲۶۱	
۸۵-۱۱-۱۰-۲	امیر احمد	۱۵۰-۱۲۹	آفتاب علی	۱۳۵-۱۳۰-۹۰	آصف علی
۶۸-۵۹-۱۲۳-۱۱۹	امین الدین	۲۱۹-۱۳۹-۱۳۰	آفتاب علی	۱۳۱	اطہ الدین حیدر
۶۳-۱۶۲-۱۳۶-۱۲۳	امین علی	۵۳	اکبر بادشاہ	۱۲۵	اطہ حسین
۱۹۶-۱۹۵	خضار الدین حیدر	۷۰-۶۹	اکبر علی	۲۶۰-۶۲	اطہ علی
۱۲۹-۱۱۰	انتصار علی	۲۱۷-۱۹۳	اکرام الدین	۲۳۳	اخلاک حسین
۱۰۹	انتصار علی	۲۶۹-۲۱۹-۱۵۲-۱۰۶	اکرام الدین	۷۸	اخلاک الدین
۲۱۹	انتظام احمد	۱۲۳-۱۱۹-۷۹-۷۶	اکرام علی	۲۸۷-۱۸۶-۱۱۱-۱۰۱	اخلاک علی
۱۲۹-۱۲۸	انتظام علی	۱۵۲-۱۳۸-۱۲۷-۱۲۶		۱۸۳-۱۸۲	اخلاک الدین احمد
۲۳۸-۲۳۷	افس علی	۲۳۳-۲۱۸-۲۱۱		۱۲۵	اخلاک الدین حیدر
۲۵۳	انشار احمد	۲۵۵	انفانت الرحمن	۱۲۵	انظر حسین
۲۳۵-۸۱-۱۰	انعام علی	۲۳۸	انتصار رسول	۶۹-۲۳۵-۱۵۰-۱۱۱	انظر علی
۱۵۹-۹۰	انوار احمد	۲۶۸-۱۶۶	آل حسن	۲۶۵	
۱۳۱	انوار الدین	۱۹۷-۱۹۳-۱۰۹-۱۰۸	الطاف علی	۱۹۳	انوار الدین حیدر
۱۸۳	انوار الدین حسن	۶۳-۶۲	انوار علی	۸۲	انوار الدین
۲۶۵-۲۶۲-۲۶۱	انور علی	۹۸	الاس علی	۲۶۳-۶۵	انوار علی
۲۸۹-۹۰-۸۹-۸۸	امیر احمد	۱۹۲	الہام الدین	۲۳۸	اعجاز رسول
۱۶۰-۱۵۸	امیر الدین	۷۷-۶۳-۶۱	الہام الدین	۱۱۰	اعجاز علی
		۲۵۸-۲۳۸-۶۹	الہام علی		

عہدیان لا کوری (ت) اشاریہ (دوران)

۲۴۶-۱۸۸	تقی حسن	۴۹-۶۸-۵۳-۴۹	ہار الدین	۱۳۸-۱۳۶-۱۳۲-۱۰۰	ادمان علی
۲۴۸-۲۴۴	تقی حیدر	۲۲۵-۲۲۳		۱۳۵	
۱۱-۶	تقی سید قلندر	۲	ہار الدین یاد	۲۴	اولاد محمد
۹۱-۸۴-۸۳-۴۹	تقی علی قلندر	۲	بھیکہ (محمد)	۹۱	ادیس احمد
۱۹۳-۱۹۳-۱۹۳	تقی علی	۲۳۳	بھیکہ	۱۸۹	ایقان الدین
۲۴۳	تقی یاور	۹۶	بینی ہار	ب	
۱۹۴-۱۰۹	لطیف علی	پ		۲۱۳-۱۹۰	
۲۶	ملوک چند	۲۲۵	پاک محمد	۲۱۳-۲۱۳	
۳۵	تسام	۱۱۲	پریر انتظار	۲۵۹-۲۵۶	
۱۰۹	ترصیف احمد	۵۱-۴۹-۴۸-۲۹	پیادہ (قاضی)	۹۱	
۲۶۸	تبر علی	۲۳۵-۵۳-۵۲		۲۳۵-۲۳۳-۵۴-۲۱	
ث		۶۶	پیر محمد	۲۳۰-۲۲۹	مش علی
۱۲۳-۱۲۲-۱۲۲-۱۲۲	ثابت علی	ت		۵۱	الذوان
۲۸۹-۱۳۴		۲۳-۲۲-۱۴-۱۳	تاج الدین	۲۳۸-۲۲۳	
۲۸۹-۱۳۳-۱۳۲	ثامن علی	۴۲-۳۰-۲۸-۲۴-۲۶			
۶۳-۲۳	ثنا (شیخ)	۲۵۸-۶۴-۶۴-۴۲			
۱۴۱	ثنا الدین جیل	۲۶۹			
۶۸-۶۴	ظہار اللہ	۱۵۸-۱۵۴	تاج الدین حسین	۶۰-۹۸	بشارت علی
ج		۲۰۶	تحسین علی	۲۵۸	
۲۳۲-۲۳۲-۲۳۲-۲۳۲	جان محمد	۱۶۳-۱۶۲	تراب علی	۱۳۸	بشیر الدین
۲۳۹		۹۱-۸۲-۴۸-۱۱-۲	تراب علی قلندر	۲۵۶-۲۵۴	بقار اللہ
۵۸	جانی	۱۰۳		۵۴-۵۶	ہار الدین (بادشاہ)
۶۳	جادی علی	۱۹۶	تصدق حسین	۲۹-۲۸-۲۹-۲۶-۲۵	ہاری (قاضی)
۲۴	جسر الدین	۲۶-۲۳-۲۲-۱۶	تقلین شاہ (بادشاہ)	۵۳-۵۲-۵۱	
۳۳	جعفر (حضرت)	۱۰۱-۲۱	تفضل حسین	۲۳۲	بھکو
۲۵۹-۱۰۰	جعفر علی	۲۱۰-۱۵۳	تقی احمد	۲۵	ہلول لودی
۴۰-۲۴-۱۲	جلال الدین	۱۲۳	تقی الدین	۱۴۱-۱۶۹-۱۶۳	ہار الدین جیل

اشادہ و مردانہ

۲۳۹-۲۴۱	حسین رضا	۲۴۶-۱۹۷-۱۹۳	مادرش	۶۸-۱۳۸-۱۶۱-۱۶۲	جمال الدین حیدر
-۲۲۳-۲۰۶-۲۰۵-۵۹	حسین علی	۲۱۲-۲۱۳-۱۲۳	مادرش	۲۳۳-۲۳۲	
۲۳۷-۲۴۱-۲۴۱-۲۳۳		۲۳-۳۰-۱۶	جانبه	۱۹۰	علی احمد
۲۳۰-۲۲۹-۱۸۶-۸۵	شمس علی	۲۵۷-۱۳۶-۸۳-۶۵	مادر علی	۸۵	جمال اشرف
۲۵۷-۲۵۷		۲۶۳		۲۳۲-۲۳۱-۱۸۷-۱۸۵	جمال الدین
۱۳۳-۱۰۰-۷۷	حفیظ الدین	۱۵۶-۱۵۵	حبیب اختر	۲۸۹	جمال الدین
۱۳۱	حفیظ اللہ	۲۳۳	حبیب الرحمن		عبد الوهاب
۱۲۳-۸۱	حکیم الدین	۱۲۸	حبیب الدین	۲۰	جمال الدین
۲۱۸	علم احمد	۱۰۳-۷۶-۶۳-۶۲	حبیب اللہ	۲۶۲	جمال مبان
۱۶۳	علم الدین	۸۱-۶	حبیب یونس	۱۰۷-۱۵۹-۱۸۷-۱۸۸	جمال الدین
۲۳۲	حمایت اللہ	۲۶۲	حضرت علی	۲۳۶-۲۱۶	
۶۰	حمایت علی	۲۳۰-۲۱۱	حامد الحق	۹۷	چنگیز (رزاق)
۳۳	محمد (مختار)	۶۳	حامد الدین مختار	۲۳-۱۶	چنگیز (راجہ)
۶۵-۹۹-۶۶-۶۱	حمید الدین	۲۳۰-۲۰۵-۱۵۷	حامد الدین	۲۳۶-۲۳۲	جمشید
۲۸-۲۱۵		۱۳۵-۸۲-۸۰-۷۹	حامد علی	۱۵	جید
۲۷۱	حمید الدین	۲۵۰-۱۸۸	حسن احمد		
۲۷۹-۱۳۷	حنیف الدین	۲۸۱-۲۸۰	حسن رضا	۲۳۱	پنجھن
۷۰	حیدر بخش	۲۳۱-۲۰۷	حسن علی		
۱۷۸-۱۷۶-۷۰-۶	حیدر حسن	۲۶۹	حسن یادو	۲۰۸-۵۹	حاتم علی
۲۵۰-۲۳۶-۲۳۸	حیدر علی	۱۲۸-۸۲	حبیب الدین	۲۸۳	حاجی جان
		۳۵	حسین (امام)	۲۵	حارث
		۲۳-۳۰-۱۶	حسین	۲۴۹	حارث دل محمد
		۵-۶۱-۱۲۱-۱۸۸	حسین احمد		حافظ الدین
		۲۵۰-۱۸۹		۱۸۲	عبد کافی
		۱۸۶	حسین الدین	۲۹-۲۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۳	غلام علی رزاقی
		۱۹۱	حسین الدین	۱۳۲-۱۳۲-۱۳۲-۱۳۲-۱۳۲	
		۷۰	حسین بخش	۲۳۲-۲۳۰-۲۱۶	حافظ علی
۵۳-۵۱-۱۲	خادم حسن				
۱۳۳-۱۰۱-۶۳-۶۲	خادم حسین				
۱۵۹	خاکان احمد				
۱۶۶	خالق شہر الزمان				
۲۳۰	خدابخش				
۱۱۷	خداداد بیگ				

۶۲-۶۱	رفیع الدین	۱۲۹	ذوالفقار علی	۲۲۹	خسرو علی احمد
۱۸۲	رفیع الدین احمد	✓		۳۵-۲۳-۱۸	خضر حضرت
۱۶۲-۱۵۴	رفیع الدین حیدر	۲۳۵-۲۲۴-۶۴	راجہ (ستولی)	۱۹۰	خلیق احمد
۲۱۱-۲۱۰-۱۹۱	رفیق احمد	-۹۲-۴۳-۲۲-۱۰-۵	راشد علی	۱۹۰-۱۸۸	خلیل احمد
۲۴۵	رفیق الدین	-۱۲۲-۱۲۱-۱۱۴-۱۰۲		۱۰۵-۱۰۴	خلیل الدین
۲۵۹-۲۵۸	رفیق الحسن	-۲۸۹-۲۵۰-۱۴۰-۱۲۴		۶۸	خلیل احمد
۲۷۹-۲۲۸	رفیق احمد	۲۸۳	راشد بیاض	۳۶-۲۳-۲۰-۱۹-۱۵	محمد
۲۳-۲۳	رفیق الدین (کلی)	۲۳۴-۶۴	رحم علی	۲۸۲	
۱۲۹	رفیق الدین	۲۳۱	رحمان	۶۴-۵	
-۲۸۸-۲۲۹-۶۱-۵۰	رفیق احمد	۱۶۱	رحم احمد	۵۱	
۱۶۱-۱۳۴	رفیق الامین	۲۳۸	رحمت احمد	۲۸۳-۶۳-۲۶-۱۳	
۵۴	رفیق علی	۱۹۲-۱۸۵	رحیم الدین	۲۶۴	شید عالم
۲۶۴	رفیق علی	۲۴۶-۲۰۸-۴۰	رسول بخش	۶۵-۶۳	شید علی
۱۵۶-۱۵۵	رفیق اختر	۲۱۸	رشید احمد	-۵۴	
۲۴۹-۱۸۹-۸۹-۸۸	رفیق احمد	۱۰۹-۱۰۵-۶۳-۶۳-۶۱	رشید الدین	۲۳۳-۲۲۴	
۸۲	رفیق الدین	۲۲۱-۱۱۹			
۲۴۳-۱۲۶-۱۲۵	رفیق الحسن	۱۲۳	رضا حسن	۳۹	
ز		۱۳۸	رضا علی	۱۳۸	دیر الدین
۸۶	زاد حسین	۱۹۹-۱۴۵-۴۰-۶	رضا الدین احمد	۲۳۲	دیر الدین محمد
-۱۴۴-۱۳۴-۴۳-۲۳-۱۵	زین الدین	۴۱-۵۴-۲۹	رضی (قاضی)	۲۳۶-۱۱۵-۱۱۲	دلدار احمد
س		۲۵۰-۲۱۹	رضی احمد	۱۳۴	دلدار علی
-۴۵-۴۴-۴۳-۴۲-۴۱	ساجد (غازی)	۲۴۴	رضی الحسن	۲۳	دولت محمد
۱۱۴		-۱۱۵-۱۱۳-۱۱۲-۱۰۴	رضی علی	ذ	
۱۳۲-۱۳۱-۱۳۰	ساجد علی	۱۳۵-۱۳۴-۱۱۶		۱۱۰-۸۴-۸۶	ذکر علی
-۳۸-۲۶	ساجدنا (رجہ)	۲۳۳	رعایت احمد	-۱۱۰-۱۰۹-۱۰۸-۱۰۴	ذکر علی
۲۶۳	ساجد علی	-۹۴-۹۵-۴۵-۱۵	رعیت احمد	۲۶۴-۱۱۱	
۸۴	ساجد حسین	-۱۳۴-۱۳۲-۱۳۱-۱۳۰		۱۱۴	ذوالفقار احمد

عجایان کاکوری

(ج)

اشاره (مردانه)

سجاد علی	۲۵۸-۲۵۴-۸۵-۸۳	سلیم شاه	۲۶	شیم احمد	۲۱۸
سید الدین	۱۵۹-۱۵۸-۱۱۱	سمن (شاه)	۲۵-۱۹	شیم الدین	۱۳۵-۱۳۶-۱۹۰-۲۱۲
سراج الدین	۲۳۲۶-۲۳-۱۴-۱۴-۱۳	سمن علی	۲-۱۱-۸۲-۱۰۴-۱۱		۲۸۹-۲۴۲
	۲۴۰		۱۱۶-۱۱۴-۱۲۱	شوکت علی	۲۲۹-۸۵-۸۵-۸۳
سراج الدین علی	۹۶	سید حسین	۱۱۰		۲۶۳-۲۲۳
سرار احمد	۱۱۶-۱۱۳	سید بیان	۱۲	شهاب	۲۵-۱۸-۱۴
سرار علی	۱۳۳-۱۳۳	سیف الدین	۲۲۵-۲۲۴-۲۲۱	شهاب الدین	۱۸۴-۱۳۲
سرزار علی	۲۳۳	سیف الدین	۲۶	شهاب الدین احمد	۲۱۰
سعاد علی	۲۳۱-۱۱۰	منش		شهریار علی	۱۵۵
شاه علی	۱۰۱-۱۰۰-۹۴	شاکر علی	۲۶۲-۲۶۱-۸۳-۸۳	شهنشاه عالم	۲۶۳
سید احمد	۲۱۸-۲۱۴		۲۶۵	شهنشاه علی	۱۵۶
سید الدین	۲۳۶-۲۳۵	شاه علی	۱۲۱-۱۱۹-۱۱۴	شیر الدین	۱۲۸
	۱۵۹-۱۳۸-۱۰۴-۹۱	شاه عالم (بابا)	۹۰	شیخ بدر	۵۲
	۲۳۸-۲۲۱	شاه محمد	۲۳۲-۲۳۲	شیخ حسین	۵۴
سید لکساری	۱۲	شجاع علی	۵۴	شیخ سدی	
سید عزیزی	۱۳	شجاعت علی	۱۳۳	شیخ طیب	
سید علی	۲۳۳	فرات علی	۱۳۶-۹۱-۴۸	شیخ عالم	۶۱
سکندر (بابا)	۵۲-۵۱-۲۶-۲۵	شعیب حسن	۸۶	شیخ کلال	۲۸-۲۴-۲۹-۲۵-۲۱
سلام الدین	۱۱۵	شفقت علی	۲۱۲-۱۹۰		۵۳-۴۹
سلامت علی	۲۳۲-۱۳۲	شیرین احمد	۲۱۰-۱۹۰-۱۸۸-۶۲-۶۲	شیخ کریم	۵۲-۵۲-۲۵
سلطان الدین	۲۴۱		۲۱۸-۲۱۱	شیخ محمد	۲۳۸
سلطان حسین	۱۲۴-۱۱۴-۱۰۸	شیرین حسن	۱۸۶-۱۱۲	شیر علی	۲۱۶-۱۵۴-۱۳۸
سلطان عالم	۲۶۳	شفیع الدین	۲۳۰	شیر شاه (بابا)	۲۵
سلطان محمد	۲۳۲	شفیع الدین	۱۹۱-۱۵۸	شیر محمد	۲۳۴-۲۳۲
سلطان یار	۲۶۸	شکر الدین	۲۲۰-۲۲۸-۲۲۴-۲۶	ص	
سلیمان احمد	۱۵۹	شکیل احمد	۱۹۰	صابر علی	۱۱۶-۸۶-۸۳
سلیم الدین	۱۳۴	شمس الدین	۴۴	صادق حسن	۲۴۹

عباسیان کا کردی

(ج)

اشادیہ (مردار)

صادق حسین	۲۱۳-۲۱۳	طاہر	۲۵-۲۰-۲۳-۱۵	عباس بن ابیہ (۱۱۱)	۲۸
صادق شا	۲۲۲	طاہر علی	۲۶۱-۲۶۰	عباس بن ابیہ (۱۱۱)	۲۸
صادق علی	۱۰۲-۱۲۲-۱۲۲-۱۲۵	طیب	۲۵-۲۳	عباس بن ابیہ (۱۱۱)	۲۸
صالح	۳۹	ظ		عبداللطیف حضرت	۲۲-۲۶-۳۰-۳۱
صالح محمد	۲۳۴	ظفر احمد	۲۲۶	عبداللطیف حضرت	۳۲-۳۳
صفت اند	۸۹	ظفر الاسلام	۱۸۹	عباس علی	۲۴۱
صبح الدین جیک	۱۹۸-۲۰۰	ظفر علی	۱۹۰-۱۹۰	عبدالاحد	۴۵-۹۲-۲۲۲
	۱۶-۳۰-۴۲	ظفر الرحمن	۸۴	عبدالاعلا	۲۲۵
	۲۲۱-۲۲۰	ظہور احمد	۲۰۸-۲۱۶	عبدالباسط	۴۵-۹۵-۹۹
	۲۲۲-۲۲۲	ظہور علی	۲۱۱	عبدالباقی	۲۰۹-۲۴۳-۲۴۶
دھنڑا	۳۲	ظہیر احمد	۱۱۳-۱۵۰	عبدالبدیع	۵۰
دین حسن	۱۰۱	ظہیر الحسن	۲۵۵	عبدالحمید	۶۶-۶۶
صفت اند	۲۳۳	ظہیر الدین	۱۲-۲۱۵	عبدالحماد	۲۵۴-۲۵۹
غدر علی	۲۶۷-۲۶۱	ع		عبدالحمید	۲۱۳
	۱۰۶-۱۱۹-۱۶۲-۲۴۰	عابد حسین	۲۱۲-۲۱۳-۲۱۳	عبدالحمید	۵۰
غنی		عابد علی	۲-۱۱-۲۶-۲۶-۲۸	عبدالحمید	۲۱۵-۲۴۲
	۴۸-۹۱-۱۸۳		۲۹-۵۱-۱۰۵-۱۱۸	عبدالحمید	۵۲-۶۲-۲۴۶
غیر الحسن	۲۵۵		۱۱۹-۱۲۱-۱۲۶	عبدالحمید	۲۸۰
غیر الدین	۱۰۸	عادل الدین حسن	۱۸۲	عبدالحمید	۲۱-۲۶-۲۲۶-۲۴۸
غیر والد	۲۲۶-۲۳۱	عارف حسین	۲۳۵	عبدالحمید	۲۲۵
غیر والد حسن	۲۳۵-۲۵۵	عارف کمال	۱۱۵	عبدالحمید	۱۵-۲۵-۳۸-۵۱
غیر الدین	۲۰-۳۰-۳۲-۵۴-۱۸۶	عاشق حسین	۱۲۲-۱۲۵-۱۲۶-۲۱۵	عبدالحمید	۱۹۵-۲۰۸
غیر الدین	۵-۱۲۰-۱۶۸-۱۶۱	عاشق علی	۲۲۲-۲۲۲	عبدالحمید	۴۹-۲۲۲-۲۳۲
	۱۴۲-۲۴۵-۲۸۵	حاصم رضا	۲۱۱	عبدالحمید	۲۰۸-۲۲۹-۲۶۲
ط		عالم رضا	۲۰۹-۲۱۱	عبدالحمید	۲۲۹
طالب حسین	۱۲۳-۲۱۲	عالم علی	۱۳۸-۱۳۹	عبدالحمید	۹۶
طالب علی	۴۸-۸۲-۱۰۶-۱۱۴-۱۲۵	عالم علی	۴۳	عبدالحمید	۱۰-۱۵۶-۱۵۵-۲۱۹
	۱۳۶				۲۵۶-۲۵۳

اشاره (مردانه)

(د)

عجایان کا کری

۱۵۱	عزیز علی	۳۱-۳۰	عبدالمطلب	۲۲۱	عبدلہ ساجد
۲۲۱-۲۵۹	عسکر علی	۳۳-۳۲-۳۱-۲۰-۱۶	عبدالمکک	۱۲۵	عبد السلام
۲۳۵	عصار احمد	۲۲۳-۵۳		۲۲۰-۲۱۶-۲۱۱-۲۰۹	عبدالصمد
۶۶-۶۵-۵۸	عصمت احمد	۲۲۶-۲۲۵	عبدلشارف	۲۶۶-۲۶۰	
۹۱	عطا احمد	۵۵-۱۵	عبدلنبي	۲۲۰-۲۱۶-۲۰۹-۱۲۳	عبدلعزيز
۵۸	عظمت احمد	۲۱۶-۱۳۹	عبدالنعم	۲۶۸-۲۳۱-۲۲۳	
۱۳۲	عظمت علی	۲۰۶-۲۰۳-۱۳۲	عبدانوار احمد	۲۲۵-۱۱۵-۱۱۰-۱۱-۱۲	عبدالحسی
۶۶-۲۱	عظیم الدین	۲۳۰-۲۲۰	عبدالواحد	۲۶۳	
۸۶		۲۶۶	عبدالوالی	۲۶۲	عبدالطیم
۱۸۸	عقیل احمد	۲۲۵-۲۲۰-۱۰۹	عبدالوحید	۲۶۶-۲۶۰-۵۵-۵۲	عبدلنفور
۱۳۱	عقیل الدین	۲۵۵	عبدلکبیر	۲۲۲	
۱۶-۱۶۵-۱۱۹	علا الدین احمد	۲۳۰-۲۲۲	عبدالرباب	۲۰۳-۶۶	عبدلنقی
۲۱-۳۶-۳۳	علی اختر (نشا)	۶۲	عبدالہادی	۶۲	عبدلنشا
۱۶-۱۵	علی	۳۵-۳۸-۳۹	عبدالله	۲۱۱-۲۶-۲	عبدلنقاد
۳۶		۲۵۸-۲۵۲		۲۱۲-۲۱۳-۱۵۳	عبدلقدوس
۳		۳۳	عبدلہ اسحاق	۱۵۲	عبدالقید
۱۹۱	علی احمد	۱۹۱	عقیق احمد	۲۶۸-۲۰۶-۱۹۲-۱۸۶	عبدالقیم
۲۵۰-۲۳۸		۲۳۹-۲۳۸-۶۸	عقیق احمد	۲۸۱	
۲۱۲-۱۵۵	علی اختر	۳۵-۳۲	شمال علی اختر	۲۲-۲۶-۹۶-۸۵-۲۳	عبدلکیریم
۱۵۸-۲۲۰-۲۰-۲۳	علی الدین	۱۹۵	عزنان احمد	۲۳۲	
۲۱۵	علی اکبر قند	۲۳۲	عزت احمد	۲۲-۲۶	عبداللطیف
۲۰۰-۱۶۶-۱۶۲	علی ازرقندر	۱۸۶-۸۵-۶۲-۶۲	عزت علی	۲۶۰-۲۰۰-۱۹۵	عبدالله
۶۶-۱۶۲-۱۶۸-۸۶	علی ازرقندر	۲۲۳-۲۲۹		۲۸۲-۲۸۱	
۲۱۶-۲۰۱	علی بخش	۲۰۹	عزیز احمد	۲۶۰-۲۰۰-۱۹۵	
۱۳۶		۱۰۹	عزیز احسن	۲۶۰-۲۰۰-۱۹۵	عبدلہ دوا
۲۸۳	علی جعفر	۲۲۶-۲۲۳-۲۱۶-۱۶۰	عزیز الدین	۲۶۰-۲۰۰-۱۹۵	ابن عباس
۲۰۹	علی حسن	۲۶۳-۱۶۳-۱۶۲-۱۰۶	عزیز الدین	۲۶۰-۲۰۰-۱۹۵	عبد (نام) سلطان
۱۵۶	علی حسین	۲۶۳-۱۶۳-۱۶۲-۱۰۶	عزیز الدین	۲۶۱	عبدالمابد
۱۱۳-۱۰	علی حیدر	۲۲۲-۲۰۶	عزیز حسن		

۲۲۲-۲۳۶	غلام نبی	۱۲۸	غلام العین	۸۹-۸۵-۱۱-۱-۲	علی حیدر
۱۶۱	غلام محبت	۹۳-۷۵-۶۶	غلام ادلیا	۲۵۹	علی ذکی
۲۱۶-۲۰۸	غنی احمد	۱۳۵-۹۸-۷۷-۷۶	غلام جیلانی	۲۰۹-۱۵۰	علی رضا
۲۲۹	غوث محمد الدین	۲۳۱-۲۳۰	غلام حسن	۱۸۶	علی عسکری
۲۱-۱۳	غیاث الدین بن	۲۶۷	غلام حسین	۲۵۹-۲۵۵	علی نقی
	(بادشاہ)	۲۵۰-۲۳۹-۹۳	غلام حیدر	۲۳۸-۱۵۷-۱۳۲-۱۲۲	علیم الدین
۲۳۸-۱۸۶-۱۲۹-۸۵	غیاث الدین	۱۳۲-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۲	غلام حیدر	۲۳۸-۲۳۷-۲۳۲-۵۰	الہ
۲۵۵	غیور حسن	۲۸۳-۱۳۸		۱۵۷-۱۸۳-۱۱۹	
ف		۱۰۲-۲۰-۱۵	غلام حیدر	۲۵۷	
۲۵۰-۲۲۹	قاری احمد	۵۱-۵۰	غلام رسول	۳۷-۳۲-۳۲-۳۲	
۱۳۲	قاری الدین	۲۲۵-۶۳-۴۰-۵۸	غلام سرور	۲۱۸-۲۱۷	
۸۰-۷۹	قاری علی	۷۶	غلام شاہ	۲۰-۲۸-۲۵-۲۳-۱۲	
۱۰۹	نجر الحسن	۱۳۲-۱۳۳-۱۳۱-۷۷	غلام صفدر	۲۸۲-۱۲۸-۴۷-۲۳	
۲۷۵-۲۱۶-۲۸-۲۵	نجر الدین	۱۳۸	غلام عزیز	۲۳	
۲۰۳-۱۵۳-۱۵۲	خدا احمد	۵۱	غلام علاء الدین	۲۳-۳۰-۲۳	
۱۱۵	خدا حسین	۲۳۲-۲۲۹-۲۲۸-۲۹	غلام قادر	۲۱	
۱۱۶-۶۳-۶۳-۶۲	خدا علی	۲۰۵	غلام مجتبیٰ		
۱۳۹-۱۳۸		۱۳۳-۶۷-۶۶-۵۶	غلام محمد	غ	
۱۹۳	خزانت علی	۲۰۳-۱۳۳		۲۷۹-۲۷۵-۲۵۸-۲۱۵	غازی الدین
۲۳۹-۲۰۵	خزانت اسد	۲۳۱-۲۸-۱۳۳-۶۶	غلام محمد الدین	۱۳۵	غازی الدین
۲۱۱	خزانت حسین	۲۲۶-۲۲۳-۲۲۲		۲۶۳-۲۶۱	غالب علی
۲۵۷-۹۱-۷۷	خزانت علی	۲۱۶-۲۰۸-۲۰۵-۵۹	غلام مرتضیٰ	۱۵۷-۱۳۲	غریب اسد
۸۰	خزانت احمد	۲۷۳		۸۰	غفار احمد
۲۱۸-۱۲	خزانت احمد	۲۱۵-۲۷۷-۹۳-۹۲-۷۵	غلام مصطفیٰ	۱۱۳-۱۰۷-۷۸	غفر الدین
۲۱۲-۱۵۷-۶۷	خزانت الدین	۲۳۲-۲۲۸-۲۲۷		۱۱۲-۹۰-۸۸-۸۳	غلام احمد
۱۸۹	نصرت علی	۱۱۶	غلام معین الدین	۱۳۶-۱۳۵	
۱۳۱	نصرت الدین	۲۲۵-۲۲۳	غلام مینا	۲۳۲	غلام اشرف

م		ک		ق	
۱۸۴	ماجد علی	۱۰۳	کاظم حسین	۲۲-۲۵-۲۶-۲۸-۳۸	نفل
۳۱-۳۲	امون شید	۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹	کاظم علی	۲۲۲-۲۲۳-۲۵۲-۲۵۶	نفل احمد
۲۵۴-۲۵۵-۲۵۸	مبارک الدین	۲۸۱-۲۸۶	کاظم رضا	۱۱۸-۲۴۹	نفل حسین
۲۳۲-۲۳۳-۲۳۶	مبارک محمد الدین	۳۵	کثیر	۱۳۳	نفل حسن
۲۰۲-۲۰۱	بین علی	۲۵۲-۲۰۳-۵۹	کرامت احمد	۱۲۸-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸	نفل علی
۱۵۹	متین الدین	۱۸۴	کرامت حسین	۱۲	نور شاہ بابا
۱۱۵-۱۱۳	متین الزمان	۲۳۳-۱۷۲	کرامت علی	۲۸۳-۹۶-۳	فیض احمد
۲۰۲	متین علی	۲۵۳-۲۴	کرم احمد	۳-۱۱-۱۳-۲۱-۳۶	فیض بخش
۲۲-۱۱	مجاہد مجتبیٰ علی	۲۳۹	کرم رحمان	۵۱-۶۰	فیض علی
۱۰	مجتبیٰ احمد	۲۳۹-۲۳۸	کریم احمد	۶۰-۶۹	فیض علی
۱۵۳-۱۴۵	مجتبیٰ علی	۲۱۳	کریم الدین	۱۶-۳۰-۳۳	مسلم
۱۲۸	مجید الدین	۱۴۱	کفیل الدین	۱۳۸	قاسم علی
۲۱۸	مجید احمد	۲۳	کلم احمد	۲۲۶	قبول احمد
۳۳	مجید الدین	۱۵۹-۱۱۱	کلم الدین	۳۵	قثم
۱	محمد الدین حیدر	۹۰	کمال احمد	۶۱	قدرت احمد
۱۰۹	محمد علی	۱۱۲	کمال اختر	۲۰-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱	

عجایان نگاری

(ف)

اشاره (مراغه)

۲۳۶-۲۳۳-۵۴	محمد شاکر	۵۴-۵۸-۵۹-۸۳	محمد تقی	۱۶-۲۰-۲۶-۳۸-۳۹	محمد
۶۱-۶۵-۶۶-۲۳۸	محمد شاه	۱۲-۲۲۶-۲۳۰-۲۵۹		۳۰-۴۱-۴۲-۴۳	
۲۳۲		۲۸۳	محمد جان	۲۸۳	محمد اجل
۴۳	محمد شاه (با دشمن)	۵۰-۶۱	محمد جعفر	۸۶	محمد احسن
۲۳۰-۲۸۳-۲۸۸	محمد شاهر	۲۳۲	محمد جیل	۱۲۹-۱۵۱-۱۵۲-۲۰۰	محمد احمد
۸۸-۲۰۱	محمد شفیع	۸۳	محمد جواد	۲۱۴	
۲۳۳	محمد شعیب	۴۲-۵۸-۵۹-۶۲	محمد حافظ	۸۹-۲۳۲-۲۳۵	محمد ادریس
۲۳۶-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۶	محمد صادق	۴۵-۹۲-۹۳-۲۵۳		۲۳۳	ق
۲۳۲-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۶	محمد صالح	۱۳۸	محمد حامد	۴۶-۱۳۴	
۲۳۳	محمد صیب	۲-۵-۱۴۱-۱۴۶	محمد حسن	۶۲	
۲۳۸-۲۳۳	محمد ضمیر	۱۹۳-۲۴۱-۲۹۰		۶۶	
۲۳۴	محمد طیب	۱۱۶	محمد حسین	۱۱-۱۲-۱۵-۲۶	
۲۳۲-۲۳۶	محمد ظرافت	۲۳۶	محمد حنیف	۵۴-۴۵-۶۶-۹۳-۱۱۵	
۲۳۴-۲۳۵	محمد عادل	۲۳۰	محمد حیات	۵۳-۵۸-۶۰-۶۲-۶۳	
۲۳۴-۲۳۶-۶۲-۶۱	محمد عارف	۲۲۹	محمد حیدر	۲۳۶-۲۳۵-۲۳۶	
۲۳۹-۶۴	محمد عاشق	۲۲۱-۲۸۳	محمد خالد		
۲۸۸-۲۴۶-۲۴۳	محمد عاصم	۵۴-۲۳۱	محمد خرم	۱۲۱-۱۳۹-	
۲۳۰	محمد قاضی	۲۲۵	محمد خلیل	۲۲۴-۲۳۵	
۹۵-۱۳۴-۲۴۳	محمد عالم	۲۲۵	محمد داور	۲۳۲	محمد باسط
۲۳۶-۲۳۶	محمد عربی	۱۴۲	محمد داود	۳۹-۶۲	محمد باقر
۲۲۸	محمد عرفان	۲۳۰	محمد درویش	۴۰-۱۰۳	محمد شمس
۲۳۰	محمد عزت	۲۰۸-۲۰۹-۲۳۵-۲۸۱	محمد رضا	۲۸۸	محمد لبتا
۲۳۴	محمد عزیز	۲۳۸-۲۳۶-۲۶۴	محمد روشن	۴۶-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۶	محمد پناه
۶۵-۶۶-۶۹-۹۸	محمد علی	۲۳۰-۲۳۱-۲۸۳	محمد زاهد	۲۲۸	محمد تاج
۱۳۵-۲۳۴-۲۳۸		۲۳۳	محمد زبیر	۲۳۱	محمد زاب
۲۸۳-۲۸۳	محمد طیم	۲۳۵	محمد زان	۱۳	محمد تنلیق
۲۳۳	محمد عمر	۵۱	محمد سجاد	۴۲	محمد تقی (تلفند)

اشارہ (مردانہ)

(س)

عابیان کا کوری

۸۶-۸۴-۸۸-۸۳	محمد الدین	۲۸۸	محمد علی	۶۶	محمد عنایت
۲۱۴-۸۸		۲۳۲-۲۳۱	محمد زلف	۲۳۲-۲۳۵-۹۸-۵۱	محمد عوض
۱۱۶-۱۱۲	مختار احمد	۸۸	محمد نسیم	۲۳۵-۲۳۲-۶۸-۵۸	محمد خورش
۲۵۰-۲۳۳-۱۱	مرا علی	۲۳۲	محمد نظیر	۲۸۳	محمد فاخر
۴۰	مرفض حسین	۲۳۳-۲۳۱-۶۹	محمد نواز	۱۲۳	محمد نازوق
۱۵۱-۶۳-۶۳-۶۲	مرفض علی	۱۵۶-۱۳۴-۱۳۲-۴۹	محمد نوح	۲۳۶	محمد فضل
۴۰	مردان	-۲۳۸		۲۳۸-۲۳۵	محمد فیض
۶۵-۶۳	مستجاب علی	۲۳۳-۲۳۳-۲۳۳-۶۱	محمد داس	۱۱	محمد قاسم ہندو شاہ
۸۸	سرور الحسن	-۱۳۰-۱۰۶-۵۸	محمد داغظ	۲۸۳-۲۴۳	محمد قاسم
۳۰-۱۶	مسعود	-۹۵-۹۲-۴۵		۲۳۴	محمد قائم
۲۱۴-۲۱۲	مسعود احمد	۸۸	محمد دسم	۶۵-۵۸	محمد قدیر
۲۳۳	مسعود علی	۲۳۰-۲۲۸	محمد ولی	۹۲	محمد کاشف
۱۳۱	مسلم الدین	-۲۴۳-۲۴۱-۱۶۱	محمد ہاشم	۱۰۲-۹۲-۴۱	محمد کاظم قلندر
۲۲۴	سیح الہ	۵۸-۵۶	محمد ی	۲۸۳-۲۲۳	محمد کبیر
	سیح الدین	۶۲-۶۰	محمد یار	۲۳۰-۲۳۹-۴۶-۶۵	محمد راہ
	شتاق احمد	۲۸۲-۱۲۹-۱۲۴-۳۶	محمد یحییٰ	۲۳۱	
	شتاق حسین	۴۲	محمد حسین قلندر	۲۴۳-۱۶۱	محمد شفی
۴۰-۴۹	شتاق علی	۲۳۵	محمد حسین	۲۳۳-۴۵	محمد سیح
۱۹۲	مشراف احمد	-۲۱۳-۱۳۹-۱۲۲	محمد یعقوب	۲۳۲	محمد شایخ
۲۵۴-۱۲۹-۸۱-۴۸	مشراف علی	۲۳۵-۲۳۲		۲۲۴-۲۲۵	محمد شریف
۱۰۸-۱۰۴	مشکوٰۃ الدین	۲۱۳-۱۵۸-۱۲۳-۲۲	محمد یوسف	۲۳۹-۲۳۵	محمد مظفر
۲۵۵-۸۶	مشیر الحسن	۲۲۴-۸۶	محمد یونس	۲۳۹	محمد مشتوق
۱۳۰-۱۱۹-۱۰	مشیر الدین	۴۲-۳۰-۲۴-۱۶	محمد یونس	۲۳۱-۲۳۰	محمد مصدوم
۱۲۵	مشیر الزماں	۱۲	محمد د احمد	۲۳۳	محمد منتخب
۲۸۹-۲۱۵-۱۲۶-۸۲-۸۱	مشیر علی	۲۲۲	محمد داکتی	۲۳۲	محمد نسیم
۱۸۴	مصطفیٰ احمد	۲۳۴-۲۱۲-۱۹۳-۱۲۳	محمد حسن	۶۱	محمد نذیر
۱۱	مصطفیٰ حیدر	۱۲۸	محمد علی	۲۴۳-۲۴۰-۲۳۶	محمد ہدی

عہدیان کا کوری

(ش)

اشاریہ (مراد)

۲۲-۳۰-۱۶	موفق	۲۸۹-۱۲۰	مفضل الدین	۱۲۵-۱۲۱-۸۳-۶۴	مصطفیٰ علی
۲۰۸-۹۲	مومن علی	۲۴۶	مقبول احمد	۲۵۸-۲۵۴-۱۵۱	
۲۰	موسے	۱۰-۱۰-۱۵-۲۸-۴۴	مقبول الدین	۸۸	مطلوب حسن
۲۶-۲۰	مہدی	۱۱۲	مقبول حسن	۲۵-۲۳	مطر
۲۵۰-۲۴۴	مہدی حسن	۱۶۵	مقصود احمد	۴۵-۲۳	مطیب
۱۳۹-۱۳۸	محمد علی علی	۲۲۱-۲۰۸	مقصود علی	۲۳-۲۰-۱۱	منظفر
۲۳-۳۰-۱۶	میر	۱۲۰-۱۱۹	مقیم الدین	۸۴-۸۶-۸۴	میرزا علی
۲۳۳-۶۹-۶۸-۵۴	میران قاضی	۲۰۱-۱۱۰	مکرم احمد	۱۲۱	
۲۳۳	میران نجابت	۱۴۳-۱۴۳	مکرم علی	۲۹۰-۲۰۸-۱۲۸-۱۲۴	
۹۲	میر محمد قلندر	۲۲	مکرم عروفت	۲۶۱-۲۶۰-۲۱۲	
ن		۱۱-۳	ممتاز الدین	۳۱	
۸۳-۸۳	نادر علی	۲۶۳	ممتاز حسین	۲۵	
۲۳۸	ناصر الدین	۱۱۶	ممتاز علی	۹۱-۸	
۲۸۳	ناصر	۲۳-۳	من اللہ	۲۴۱	
۱۲۱	ناصر الدین	۱۴۶-۱۲۵-۱۲۰	منظلم الدین	۲۸	
۲۰۰	ناصر الدین حیدر	۱۲۱-۸۲	منصف الدین		
۲۱۰-۲۰۹	ناظر حسین	۳۰-۲۹-۲۰	منصور	۱۲۶-۱۲۱	
۱۹۳-۱۹۳	ناظم علی	۲۰۸	منصور علی		
۲۴۹	ناظم دینی احمد	۱۱۲-۱۰۴	منظور الدین	۱۵۸	میرزا الدین حسین
۲۴۴	نبی الحسن	۲۲۲-۲۲۱-۸۲-۸۱	منظور علی	۲۵۶-۲۵۵-۲۵۴	مشوق اللہ
۲۰۹-۱۵۹-۱۵۳	نبی احمد	۱۸۶-۱۸۵	منعم الدین	۲۱۲	مشوق حسن
۲۵۰-۲۴۸	نبی بخش	۲۴۰	منور علی	۲۲۳	مشوق علی
۵۹					
۲۶۴	نبی یادو	۲۵-۲۳-۱۸-۱۴-۱۵	منہاج الدین	۱۲۶	منظلم علی
۱۱۳-۱۳-۱۲-۱۰-۵	نثار احمد	۲۴۸-۲۴۳-۲۳-۲۳-۲۸		۱۸۲-۲۴۳-۲۴۳-۱۴	سین الدین
۱۱۵		۱۲۸	نیر الدین	۲۲۰-۲۰۱-۱۸۶	
۲۳۱	نجات احمد	۱۸۳-۱۸۳	نیر الدین احمد	۱۸۴	سین الدین حسن
۲۲۱-۲۱۴	نجم الدین	۱۳۱	نور الدین احمد	۲۲	سین الدین شاہ

اخاریہ (۲۰۲۰)

(ط)

عباسیان کا کردی

۲۰۱	توفیق النساء	۲۶۹	بشیر بیگم	۲۳۱-۱۱۶-۸۶-۳۵	آمنہ
۲۴۱-۱۳۸	توفیق النساء	۲۵۵-۱۱۸-۴۸	بصیر النساء	۲۵۳-۲۳۸	امید النساء
۸۱-۸۰	توفیق بانو	۲۳۲	بصیرت	۲۵۸-۲۵۶-۲۵۰-۱۶۲	امیر النساء
۱۸۴	توفیق النساء	۱۲۶	بصیرت النساء	۲۳۰-۲۲۹-۲۱۳	امینہ
۱۱۰	توفیق سلطانہ	۲۲۴-۵۹	بلاقن	۱۱۵	انتھالیہ
۱۲۵-۱۱۱	تہذیب فاطمہ	۲۶۰	لبقین حبان	۸۸	انجمن بی بی
فت		۲۲۵-۲۲۲	لبقین فاطمہ	۲۱۳	انعام النساء
۱۱۰	ثروت سلطانہ	۱۱۵	سندھ	۱۰۹	انوار النساء
۸۵-۸۰	ثریا	۱۹۴	بنو	۲۴۲-۲۱۲-۱۲۵	امیر النساء
ج		۱۳۴	برجان	۲۶۳-۲۶۰-۲۰۴-۱۲۸	امیر النساء
۲۲۵-۱۱۵	جفری بیگم	۲۳۲	برندا	۲۶۵	انیس فاطمہ
۱۳۶	جلیر فاطمہ	۹۲	بی بی حبیب	۲۳۳-۱۲۵	انیق فاطمہ
۹-۵۸	جیت النساء	پ		۱۰۹	اقوال النساء
۱۶۲	جیل النساء	۲۳۲	پھوندا	۲۰۰-۱۹۴	اولیا بی بی
جیل بانو		ت		۲۳۴	اہلیہ النساء
جیلہ		۱۶۲-۱۳۸-۱۳۴	راج النساء	۲۴۵	ب
جواد النساء		۱۸۴	تحسین النساء	۲۵۴	
۱۹۴	جوہر النساء	۹۱	ترہین بانو	۱۹۲	بانو بیگم
چ		۱۸۸	لسکینہ	۶۰	توال النساء
۱۶۲-۲۵۶-۲۰۵-۲۰۳	چندون	۱۳۰-۱۱۹	تسلیم النساء	۱۵۴	بشو
۸۰	چھٹن	۱۴۵-۱۶۸	تصدق النساء	۶۰	بخش النساء
۲۳۰	چھاسہ	۱۱۹	تعلیم النساء	۲۱۳	بخش
۴۴	چھنگا	۱۶۶-۱۴۵-۱۲۰	تکرمیہ	۶۲	بختاور
۲۳۲	چھوٹا	۲۰۱-۱۴۹	تکین النساء	۱۹۳	بختان
چ		۱۸۴	تکین النساء	۹۱	بہار النساء
۲۲۵-۱۵۰-۵۰	حافظہ	۱۳۳	تیز فاطمہ	۲۴۰-۲۵۵-۲۵۲-۱۶۵	برکت النساء
۲۶۴-۲۳۹-۲۲۶		۱۲۰	توفیق النساء		بشیر النساء

عباريات كاكوري

(ظ)

اشاريه (زناناز)

٢٤٩-٢٤٣-٢٣٣-٢١٤	راضيه	٣٣	خديجه الكبرى	٢٢٠	مجنى
٢٥١-٢٥٠-٩٠-٨٦	رافعه	٥٨	خوبوزيا	٢٣٣-٢٢٩-١٧٠	جيب النسا
٥٩-٥٨	رحم النسا	١٥٢-٢٠٨-٢٠٩	فليق النسا	٨٨	جيب فاطمه
٢٢٣	رحاني	٥٦-٥٠	خوب النسا	٢٢٣-٢١٨-١٣٩-٨٩	جيب
٢٢٠	رحمت النسا	١٠٢	خير النسا	٢٤٢-٢٤٠	
٢٥٦-٤٨-٤٤	رحيم النسا	٢٢٩-٢٢٨-٢٢٤-٢٥	خيريت	١٩٣	حنان جان
٢٥٣-٢٠٣	رحيمه	٢٢٣٢		٢٢٠	
٢٠٨	رزاقا	١٠١-١٠٠	خيريت النسا	٢٤٨-٢٣٤-٢١٨-٢٠٩	
٢٣٣	رشيد النسا	٥		٢١٥-١٢٥-١	
٢٤٩-٢٩٢-٨٨	رشيده	٦٩	داني بي بي	٢١٢ ٢١١	
١٩٣-١١٢	رضي النسا	٢٥٤	ديبر النسا	٢١٣	
٢٢٢-٢٠٠-١٩٩	رضيه	٩٨	دوگايي	٢٥٤	
٢٢٤-٢٥	رعابت	٤٤	دل دوست	٢٥٩-١٨٤-١٤	
٢٠٨-١٩٣-١٢٧-٥٩	رعابت النسا	٢٣٤	دوس		
٩٠-٨٩	رعنا شربا	٥			
٥٩	رعابت	٢١٣-١٨٦-١٥٣-١٥١	ذاكره	٢٢٥-٢٠١	
١٣١	رفت النسا	٢٣١-٢٢٨		٢٢٥-٢٠١	
١٣٦-٤٨	رفيع النسا	٢٤٤-١٩٠-١٣٥-١٣٣	زكيسه	٢٢٥-٢٠١	
٢٢٣	رفيعه	٥		٢٢٥-٢٠١	
١٣٧-١٣٥-٨٣	رفيق النسا	٣٩	رابطه	٩٢-٦٦	خيفه
١٩٦-١٩٨-١٨٣-١٥٩		٢٢٩-٢١٨-١٠٨-٥٨	رابعه	٢٢٣-٢٢٢	خواتون
٢٢٥-٢٢٣-٢٠٩		٢٣٤		٢١١	خوار النسا
١٣٥	رقيق فاطمه	٢٠٥	راج بي بي	٢٥٨-١٣٥-٤٤	حيات النسا
٨٠	رقيه بانو	٥٠	راجي	٢٢٣	حياتي
٢٢٥-٢٢٣	رؤف النسا	٢٢٢-٢٢٥-١٣١	راحت	١٨٦	خالده
٢٢٤-١٠٩	رئيس النسا	٢٥٤-١٩٢-١٢٦	راحت النسا	١٣١-٨٨-٨٢-٨١-٦٥	خديجه
١٢٥	رئيس فاطمه	٢٤٣-٢٤١-٤٩	راشده	٢٥١-٢٥٠-٢٣٤-٢١٦	

۱۸۹-۱۸۵	سیده النسا	۱۸۳-۱۵۴-۱۳۵-۱۲۴	سراج النسا	۲۱۸	ریشم
۱۹۰-۱۵۲-۱۵۰	سید و خاتون	۲۵۸-۲۵۴-۲۳۰-۲۱۴		۲۰۸-۱۳۸-۱۲۴	رایض النسا
ش		۲۱۱-۲۰۸-۱۳۲-۱۳۱	سرور و النسا	۲۶۸	
۸۰	شانه	۲۴۳		۱۲۲	ریحانه
۱۱۰	شانه ریحانه	۴۰-۶۹	سرور و زن	ف	
۲۰۸-۴۶-۵۴	شانه	۱۲۰-۹۰	سرور و النسا	۲۱۲-۲۰۸	زبده النسا
۱۵۶-۱۲۱-۹۰	شاکره	۲۵۵	سرور و جان	۸۱-۸۳-۹۹-۱۱۴	زبیده
۲۲۸		۲۴۵	سعاد و النسا	۲۳۱-۲۶۲	
۱۱۰	شاهانه	۲۲۴-۲۱۳-۱۱۴	سید و النسا	۳۸	زهره
۶۸-۱۲۹	شاه و النسا	۲۸۰-۲۲۸		۲۴۹	زهر و غزاله
۴-۲۴۲-۱۸۲	شاه و ده	۹۰	سید و بانو	۲۵۹-۲۵۸-۲۵۵	زلفش
۲۴۹	شاه و پری	۱۸۳-۱۳۳-۹۵-۸۲	سیده	۱۵۱-۱۳۸	زهره
۱-۱۲۳	شیراق	۲۳۴-۲۳۶-۱۸۲		۲۱۹	زهر و اتول
۲۶۹	شیراق و النسا	۲۶۸-۲۶۹		۱۲۹-۸۲-۸۱	زهره
	شیراق و شریف	۲۵۸-۲۵۶-۱۶۲	سکوت	۱۸۶	زینب
	شیراق و النسا	۲۵۰-۲۱۴-۲۰۵-۹۱	سکینه	۱۸۳-۲۱۲-۲۰۸-۲۱۴	زینب و النسا
	شیراق و النسا	۲۴۶-۲۴۰-۲۶۲-۵۹	سلام و النسا	۲۵۹-۲۵۶	
۲۴۶-۲۵۴		۲۴۹-۲۴۵-۱۸۸-۸۴	سلطان	۲۵۸-۲۵۴-۲۲۰-۲۲۹	زینب
۹۸	شریف	۱۳۵-۹۰-۸۴	سلم	۲۲۴-۲۲۶-۶۰-۶۹	زینت
۲۱۸	شفقت و النسا	۱۱۵-۳۵-۳۲	سلم	۱۳۱	زینت و النسا
۱۲۴-۱۲۶	شفیق و النسا	۲۱۵	سلم و النسا	۱۱۰	زینت و سلم
۲۴۵	شفیق	۱۳۹-۸۲-۸۱-۸۰	سبح و النسا	س	
۱۵۹-۱۳۵-۱۱۳	شفیق و النسا	۲۲۴-۲۲۰-۲۰۸-۲۰۶		۲۴۱	ساجده
۲۶۲-۲۶۴-۲۵۴		۲۴۹-۲۴۵-۲۶۲-۲۶۲		۲۲۰-۱۵۳-۱۵۲	ساده
۲۸۱-۲۸۰-۲۶۵		۲۶۴-۲۶۸-۲۶۴-۹	سجده	۱۵۸-۱۵۴	سالمه
۱۲۵	شفیق و فاطمه	۲۳۸-۵۴	سونگن	۱۸۶-۶۶	ساکره
۲۸۱-۲۴۰	شکور و النسا	۲۲۰-۲۰۹	سید و النسا	۱۳۳	ستار و النسا

(٤٦)

اشاره و زمانه

عجایان لاکری

٢٤٣	عالم النسا	١٢٠-١٨٢-٢١٢	صغیره	١٢٥	شکیل فاطمه
٢٣٢-١٣٤	عالمه	٢٥٣-٢٥٤-٢٧٣	صفت	٢٧٢	شکیلہ
١٣١	عالیۃ النسا	١١٢	صفی النسا	١٣٣-١٣٢-٢١٨	شمس النسا
٢٢٨-١٩٥-١٩٢-١١٥	عائشہ	٣٥-٢٧٩-٢٤٤	صفیہ	١٥٧	شمس بانو
٢٥٩		٧٤	صلاحی	١١٩-١١٧-١٧٧	شیم النسا
٢٥٧	عبید النسا	٨٠	صوفیہ	١١٣-١١٨	شوکت النسا
٢٣٩	عبیرہ خاتون	١١٠	صوفیہ سلطانہ	١٩١	سکینہ النسا
٢٤٨	عشرت النسا	ض		٢٤٨-٢٠١	
١٢٨	عقیقہ النسا	٢٢١	ضامن النسا	١٢١-٢٤٤-٢٤٨	
٢٥٧-٢٢٤	عقیقہ فاطمہ	١٥٥-١٩٩-٢١٢-٢١١	ضمیر النسا	٢٩٠	
١٣٨	عجیب النسا	ط		٩٢	
٢٢٩-١٠٠	عجیبہ	٨١-١٥٢-٢٢١-٢٨٠	طاهرہ	ص	
١٢٠-١٣٢	عید فاطمہ	١٠٥-١٣١-١٣٢-	طفیل النسا	١٥٢-١٥٩-١٢١	
٢٢٣-٢٢٣-٨٧	عندرا خاتون	١٣٥-٢٠٩	طیبہ	١٩٢	
١٠٣-١٠٢	عزت النسا	٤٤-٩٨-٢٢٨		٢٣٢	
١٢٩	عزیز النسا	ظ			
١٩١-٨٩	عزیزہ فاطمہ	١٠٥-١٤٠-٢٠١-	ظہیر النسا	٢٠٩	
٢٩٨-١٥٠	عزیزہ	٢٠٨-٢٨٠			
٢٧٢	عشرت	ع			
٢٤٧-٢٤٢-٨٢	عشرت النسا	٤٩-٨٠-٨٧-٩١-	عابدہ	٢٥٠	صائمہ
٢١٨-١٢٧-١٢٨-٩٩	عصمت النسا	١٥٨-٢٤٠		٤٩	صبح النسا
١٣٩	عصیم النسا	٢٢٩	عائکہ	١٨٣	مدرک
٢٠٠-١٩٩-١٢٢-٨٠	عطیہ	١٩٢	عارف النسا	٤٨-١٧٢	صدق النسا
١٢٤	عظمت	٤٤-٢٣٩-١٢٣-٢٣٩	عارفہ	٢٤٨	صدیق النسا
١٢١	عظمت النسا	١٢٩-١٢٢	عاشق النسا	٢٥٥-٢٥٧	صدیقہ
١٢٣	عظیم النسا	٢٥-٢٢٨-٢٢٠	عائیت	١٣٩-٢٧٢-٢٧٣	صغیرہ
٢٤٣-٢٢٧-٩٢	عظیمت	٥٨-٥٩-٦٠-٧٣-	عائکہ	١٤١	صغیرۃ النسا
		١٥٠-١٥١-١٩٥		١١٧	صغیر فاطمہ

اشاره (نشان)

(ف)

عجایان کاکوری

۲۱۱	کیر النسا	۱۸۶-۱۸۵-۱۸۶	لصیح النسا	۲۱۹	عفت النسا
۲۰۵-۲۰۴	کرامت النسا	۴۴	فضل النسا	۱۸۹-۸۹	عفت
۲۵۳	کریم النسا	۱۴۵	فضه	۱۲۶	علی النسا
۲۳۸-۲۳۷-۲۳۶	کریم النسا	۲۲۵	فضیلت	۲۱۸	علیم النسا
۱۳۳	کشور النسا	۱۳۷-۹۵	فضیلت النسا	۲۵۹	علیم
۲۲۵	کفایت	۲۰۵-۲۰۳	فلاحت النسا	۱۲۲	عماد النسا
۱۳۷	کفایت النسا	۲۲۲-۱۲۱	فصیله	۲۳۸-۲۳۵	عنایت
۱۱-۷۰	کاشوم	۱۲۶-۱۰۲-۷۷	فیم النسا	۱۷۱-۱۳۷	عنایت النسا
۱۹۰	کلیم فاطمه	۲۵۸-۲۵۶	لیمین	۱۵۷	عوض النسا
۱۹۳-۱۸۷	کمال النسا	۲۰۹-۲۰۸-۱۶۲	فیاض النسا	غ	
۲۷۲-۲۶۰	کینز فاطمه	۷۷-۷۲	فیض النسا	۲۲۲	غفوراً
۱۱-۱۳۰	کینزه	ق		۲۸۱-۲۶۳-۲۸۰	غفور النسا
گ	کلاب	۲۳۸-۲۳۰-۸۵	قدسیه	۱۲۹	غنی النسا
	کلبدن	۲۵۸-۲۵۷	قدیر النسا	۲۳۹	غنیّت
		۱۷۲-۱۷۱	قدیر النسا	۲۲۰-۱۵۵	غوشه
		۱۹۹	قدیر	ف	
		۱۰۹	قریشیه	۱۵۳-۱۵۱	فاخره
۲۵-۳۳	لبابه	۲۰۸-۱۵۷	قطب النسا	۲۲۵-۲۲۱	فاضله
۱۵۸-۱۵۷	سجاد النسا	۲۳۳	قرافل	۲۳۰-۱۳۸	فاطمه
۲۵۰-۲۰۵-۱۵۷-۷۷	لطف النسا	۱۳۵	قر النسا	۲۸۷-۲۵	فاطمه الزهراء
۲۵۸-۲۵۶-۲۵۴-۲۵۳	کهن	۱۷۲-۱۶۶-۱۶۵	قیام النسا	۱۲۲	فاکده
۲۲۶-۲۲۴	لطیف النسا	۲۶۳	قیصر	۱۰۲-۱۰۲	فخر النسا
۲۱۱-۲۰۹-۱۵۲-۷۸	لیق النسا	۱۰۷	قیصر النسا	۲۷۲-۱۳۳	زحمت النسا
۱۱۲-۱۰۷	لیق النسا	۸۶	قیصر فاطمه	۱۱۰	زخده سلطان
۲۲۵	لیله	ک		۱۳۲	فرزانه
م		ک		۱۳۸-۱۲۹-۷۱۴	فرید النسا
۲۳۳-۱۵۸	ماجره	۲۱۳-۱۵۳	کاظمه	۲۵۹-۲۵۵	فربه
۲۵۳-۷۵	ماجره	۷۶	کانه	۲۳۹	

(ق)

اشاريه (زناد)

عجاسيان كاكوري

٢٥٩-٢٥٨	مينا	٢٢٨-٢٢٤-٤٩-٤٨	سبح النسا	٢١٣	امرن النسا
-١٢٥	شاجان	٢٥٠		-١٣٢-١٢٤	مبارك النسا
٢٢٢-٩٢	منجي	-١٩٨-١١٠-١٠٩-٨٢	شتاق النسا	٢١٩-١٩٢-١٥٤-١١٤	بين النسا
٢٠٢-١١٣	منظور النسا	-٢١٠		٢٥٠	
٢٢٢	منهاج النسا	١٩٢-١٥٩-٨٢	مشفق النسا	٢٥٣	متوني
١٩٠	منور النسا	٢٨١-٢٤٩	مشقة	٢٤١-٢٤٠-١١٨	النا
٩٩	منى	٢٠٢	شكور النسا	٨٤	
١٢٤	نيب النسا	٢٥٣-٢١١	مشير النسا	٢١٨	
٢٤٣-٢٤٠-١٠٩-١٠٥	مير النسا	٢٠١-١٩١	معصا النسا	١	
٢٢٥-٢٨-٢٤	منيقه	٢٢٤-١٤١-١٩٣	مصري	١٠	
٢٢٨-٢٠٥-١٣٨	مومنه	٢١٢-١٢٦-١٢٥-١٢٢	مصباح النسا	٢٢٦	
٢٠١-١٩٩-١٨٢	مونسه	٢١٣	مصالح النسا	٢٢٢	
١٢٢	متهاب النسا	٢٤١-١٤٤	منطرة النسا		
٦٥-٥٨	ميكن	-١٢٨	معجز النسا		
-١٢٢-١٢١-٣٥-٣٢	ميمونه	٢١٣-١٢٢	معراج النسا		
٢٥٠-٢٢٩-١٥٩-١٣٠		١١٤	معز النسا		
ن		٨٥	معين النسا		
٢٨٠	نادرجان	٢٤٠	معينه	٢٢٠-٢١١-٢٠٩-٨٢	حدود النسا
٢٢٦-٨٨-٥٩	نادره	٢١٩	مفيض النسا	-١٣١	يحيى النسا
٢٥١-٢٣٤-٢٣٢	ناصره	١٣٢	مقبول النسا	١٥٠-١٣١-١٢٤-٨٢-٨١	فتح النسا
-٢٤٩		١٣٣	مقصود النسا	٢١٩-١٩٠	
٢١٥-١٩٥-٨٢	ناظمه	-٢٢٠-١٩٢-١٣٩	مقيم النسا	٥٩-٥٨	مراد النسا
١٢٥	نبى النسا	٢٢٩		١٩٨	مراض النسا
١٢٠	نشار فاطمه	١٩٥	سكره	١٢٣-١٢١-١١٤	مرشد النسا
٢٢٩-١٩٨-٩١-٤٩	نجم النسا	٢٢٦-٤٥	لموكن	-١٣١	مسجد النسا
١٣٢-١٣٣	نجوم النسا	١٤٠-١٠٣-١٠٣-٨٢	متاذ النسا	١٢٩-١٢٨	مسلم النسا
٢٢٦	نخب النسا	٢٤٦-٢٢١-٢١٩		١٩٩-١٨٢	مسلمه

(٤)

اشاره (زمانه)

عبارت کاکری

۱۸۸-۱۰۴	وصال النساء	۸۵	مکمل زمانه	۴۴	تجربه
۲۱۳-۲۰۹	وصلة النساء	۱۸۹	تکتم بافر	۲۳۳-۲۳۴-۲۳۸	تجربہ
۲۰۴-۲۰۸-۱۹۳-۱۶۲	دسی النساء	۸۵-۱۵۹-۲۱۰-۲۱۸	تکتم قاطمه	۲۲۲	
۲۳۰	وظیفه	۲۳۳	ترازی	۱۸۴	نذر النساء
۲۱۴-۲۰۹-۱۰۸-۱۰۴	وقار النساء	۱۵۶	زوشاپ	۲۰۸	نار
۲۵۴-۲۰۴-۲۰۶-۱۸۶	ولی النساء	۴۹	نیاز النساء	۱۶۸-۱۱۹	نیم النساء
۲۵۹		۹		۹۰	نیم باو
۱۴۲	ولیه	۴۵	داجیه	۱۲۸-۸۳	نصرت النساء
۲۰۱-۱۰۴	وراج النساء	۱۹۲-۱۹۱	والیه النساء	۲۱۵	نصیب النساء
۴		۲۸۱-۲۴۶	والیه قانون	۲۸۰	نصیر الیگم
		۱۳۹	وثیق النساء	۲۱۱	نصیر النساء
۲۱۰-۱۵۲	با جره	۲۱۳	دجیه النساء	۲۰۶-۲۰۵	نظام النساء
۱-۱۵۰	با شمه	۲۵۸-۲۵۴	دجیه النساء	۲۸۱-۲۴۸	نظیر النساء
	دایت النساء	۲۳۰-۱۳۸-۱۳۲	دایر النساء	۲۳۹	نعت
	سین	۲۴۲-۲۴۹		۱۸۶-۱۸۵-۱۳۱	نعت النساء
		۲۴۲-۱۹۲-۱۹۳	دیم النساء	۲۱۵	نیم النساء
		۲۲۴-۲۲۵-۸۸	دیمه	۲۲۴	نقیمه

